میرے جذباتِ دروں میری محبت اے خضر
آلِ پیغمبر کی عظمت کے نگہبانوں کے نام

آلِ رسول ﷺ

پیر سید خضر حسین چشتی

شبیر برادرز

Marfat.com

میرے جذباتِ دروں میری محبت اے خضر

آلِ پیغمبر کی عظمت کے نگہبانوں کے نام

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیر سید خضر حسین چشتی

DATA ENTERED

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

125755 جلد 1

باہتمام: ملک شبیر حسین

سن اشاعت اپریل 2013ء / جمادی الثانی 1434ھ

سرورق النافع گرافکس لاہور

قیمت 500/= روپے

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
انتساب	۱۴
کلام آلِ رسول	۱۶
قلم میرا	۱۷
میرا خضر راہ	۲۰
کتاب آلِ رسول	۲۳
یہ اتنا آسان کام نہیں	۲۶
اُمت میں پہلے فرقے کی نشاندہی	۲۹
شیطان کی علامات	۳۰
پہلا فرقہ	۳۰
حکم رسول	۳۲
پہلا اور آخری فرقہ	۳۴
اکہتر---اور بہتر	۳۵
جنتی جماعت	۳۵
خارجیوں کی علامات	۳۸
حدیث شریف	۳۸
کم ظرفی کی انتہا	۴۲
اہلسنّت و جماعت	۴۵
بارگاہِ رسالت مآب میں	۴۸
لفظ آل	۵۰
اہلِ بیت	۵۲
آلِ رسول ﷺ از روئے قرآنِ حکیم	۵۷
رِجس کے معنی	۵۸
حدیث رسول	۵۹
اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۵۹
حدیثِ کساء	۵۹
پنجتن پاک کے بارے میں	۶۵
آلِ عباء	۶۶
سات افراد کی موجودگی میں	۶۷
آیتِ تطہیر کا مطلب	۶۹
اس سے مراد کون؟	۷۶
آیتِ مُباہلہ	۷۸
مُباہلہ	۷۸
شانِ نزول	۷۸
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا	۷۹
واقعہ مُباہلہ	۸۰
فرمانِ رسول	۸۱
نصرانی وفد کے سرداروں کے نام	۸۲
ایک شبہ کا ازالہ	۸۳
آیتِ مودّت	۸۴
شانِ نزول	۸۴
ارشادِ امام زین العابدین علیہ السلام	۸۷
آلوسی اور نسفی	۸۸
ابنِ عربی فرماتے ہیں	۸۹
جنابِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اعلان	۹۰
اعلیٰ ترین نیکی	۹۱
امام رازی	۹۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
شکایت علی بدرگاہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۹۳
آیتِ مودّت کب نازل ہوئی؟	۹۵
جن وانس گواہ رہیں	۹۷
آیتِ مودّت مدنی ہے	۹۸
اللہ کا واسطہ دیتا ہوں	۹۸
رسول وآلِ رسول پر درود	۱۰۰
صلوٰۃ بتراء	۱۰۲
امام شافعی فرماتے ہیں	۱۰۳
فضائل درود شریف	۱۰۴
خدا آمین کہے	۱۰۴
دس نیکیاں اور دس درجے بلندی	۱۰۵
سو حاجتیں پوری ہوں گی	۱۰۶
سلام اور محبت	۱۰۷
آیت نمبر ۵	۱۰۸
سلام ہو آلِ محمد پر	۱۰۸
آل سے مراد	۱۰۸
پانچ باتوں میں مساوی	۱۰۹
(۱) سلام میں	۱۰۹
(۲) تشہد میں	۱۰۹
(۳) طہارت میں	۱۱۰
(۴) تحریم صدقہ میں	۱۱۰
(۵) محبت میں	۱۱۰
سلام ہو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر	۱۱۱
اہلِ بیت نبوت پہ لاکھوں سلام	۱۱۳
اہلِ بیتِ اطہار پر مستقلاً سلام کا جواز	۱۱۴
تیسرا اعتراض	۱۲۳
چوتھا اعتراض	۱۲۳
جواب	۱۲۳

عنوان	صفحہ
امام بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۴
پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام	۱۲۶
تفسیر ابنِ عباس	۱۲۷
تفسیر قرطبی	۱۲۷
تفسیر طبرانی	۱۲۸
تفسیر روح المعانی	۱۲۸
تفسیر روح البیان	۱۲۹
تفسیر خازن	۱۳۰
تفسیر ابنِ جریر	۱۳۱
تفسیر دُرِ منثور	۱۳۱
تفسیر ابنِ کثیر	۱۳۲
تفسیر فتح البیان	۱۳
تفسیر تبیان القرآن	۱۳۳
تفسیر رفاعی	۱۳۳
آیت نمبر ۶ - سلام ہو ہدایت کی پیروی کرنے والے پر	۱۳۵
۱- تفسیر مظہری	۱۳۵
آیت نمبر ۷ - اللہ پاک کا فرمان ہے	۱۳۶
۲- تفسیر طبرانی	۱۳۶
۳- تفسیر ابنِ عباس	۱۳۷
۴- تفسیر فتح البیان	۱۳۸
۵- تفسیر نسفی	۱۳۹
۶- تفسیر صفوۃ التفاسیر	۱۳۹
۷- تفسیر روح البیان	۱۳۹
۸- روح البیان ایضاً	۱۴۰
۹- تفسیر دُرِ منثور	۱۴۰
۱۰- تفسیر کبیر امام رازی	۱۴۱
۱۱- تفسیر بغوی	۱۴۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
۱۲-تفسیر ابنِ کثیر	۱۴۲
۱۳-تفسیر ابی السعود ---تفسیر کشاف	۱۴۲
۱۵-تفسیرِ عثمانی	۱۴۳
۱۶-تفسیر رفاعی	۱۴۳
۱۷-تفسیر صاوی	۱۴۳
۱۸-تفسیر الملتقط	۱۴۴
۱۹-تفسیر عزیزی	۱۴۴
آیت نمبر ۸	۱۴۶
آیت نمبر ۹ ---صلوٰت	۱۴۸
آیت نمبر ۱۰	۱۴۹
آیت نمبر ۱۱	۱۵۱
آیت نمبر ۱۲	۱۵۲
کتبِ احادیث میں ——علیہ السلام	۱۵۶
علیہ السلام تحیۃ الموتی	۱۵۹
اصول شاشی کی عبارت	۱۶۰
۱-پہلے بخاری شریف	۱۶۱
حدیث شریف	۱۶۱
۵۰-دروازہ خیبر	۱۸۰
۵۴-اہلِ بیت پر سلام	۱۸۲
۵۵-عَلَیہِ السَّلَامُ ——اور محدث دہلوی	۱۸۵
۵۶-اِمَامُ زَینُ العَابِدِینَ عَلَیہِ السَّلَامُ	۱۸۵
۵۷-عَلِیٌّ عَلَیہِ السَّلَامُ ——امام ابوالمؤید مکی حنفی	۱۸۵
۵۸-فتاویٰ عزیزی میں	۱۸۶
۶۰-الفصول المہمۃ	۱۸۶
۶۳-اَلمَوَدَّۃُ الثَّانِیَۃُ فِی فَضَائِلِ اَھلِ البَیتِ جُملَۃً عَلَیھِمُ السَّلَامُ	۱۸۷
صحابہ کرام کا ایک انوکھا عمل	۱۹۰
امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث	۱۹۲
ایضاً علامہ وحید الزماں	۱۹۳
شاعری کی زبان میں	۱۹۴
آخر میں	۱۹۵
اہلِ محشر کو روک کر پوچھا جائے گا	۱۹۷
کس لیے روکا جائے گا؟	۱۹۸
اللہ کی رسی	۲۰۰
حبل کا معنی	۲۰۰
حبل اللہ	۲۰۰
قرآن مجید	۲۰۰
جماعت	۲۰۲
حبل اللہ ---آلِ رسول اللہ	۲۰۳
جماعتِ اہلسنّت	۲۰۴
جن کی فضیلت پر حسد کیا گیا	۲۰۷
حسد کیا ہے؟	۲۰۷
امام باقر علیہ السلام کا ارشاد	۲۰۷
ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا ارشادِ پاک	۲۰۸
مرض حسد کے نقصانات	۲۰۸
حسد سے بچو!	۲۰۹
پیٹ میں	۲۰۹
ایمان کی خرابی کا باعث	۲۱۰
بعض علماء کے بارے میں	۲۱۰
اہلِ بیت امان ہیں	۲۱۱
شانِ نزول	۲۱۱
ستارے اور اہلِ بیت	۲۱۴
امان	۲۱۴
شیطان کا ٹولہ	۲۱۵
جو اہلِ بیت کی ولایت پر قائم رہا	۲۱۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
آگ سے چھڑا دیا	۲۱۷
ارشادِ مولا علی علیہ السلام	۲۱۷
سب سے پہلے جنت میں	۲۱۸
آیت نمبر ۱۸	۲۱۸
رضائے رسول اللہ	۲۱۸
خاتونِ جنت	۲۱۹
ایضاً	۲۱۹
فرمایا---ہم اہلِ بیت ہیں	۲۲۰
حضور راضی ہو گئے	۲۲۱
آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از روئے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۲۳
قرآن اور اہلِ بیت علیہم السلام	۲۲۴
حَبلِ مَمدُود	۲۲۵
اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بیت علیہم السلام سے محبت کرو	۲۲۷
کشتیِ نوح علیہ السلام کی طرح	۲۲۷
اس پر جنت حرام ہے	۲۲۸
سر اور آنکھیں	۲۲۹
تم میں سے بہتر وہ ہے	۲۳۰
اچھے سلوک کی تلقین	۲۳۰
رازِ عمر دراز	۲۳۱
سال کی عبادت، جنت میں داخلہ	۲۳۲
حُبِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۳۳
بغضِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۳۵
افسوس کی بات	۲۳۸
احسان کا بدلہ	۲۴۰
اذیت دینے والا	۲۴۱

عنوان	صفحہ
پل صراط پر گزرنے والو!	۲۴۱
اللہ کریم نے وعدہ فرمایا	۲۴۲
چار آدمیوں کی شفاعت	۲۴۲
وہ مومن نہیں ہو سکتا	۲۴۳
تین باتیں	۲۴۴
حضور نے قسم اٹھائی	۲۴۴
منافق کی پہچان	۲۴۵
آگ کے کوڑے	۲۴۵
آلِ محمد پر صدقہ حرام ہے	۲۴۶
اہلِ بیت کی مثال	۲۴۸
نسبِ رسول	۲۴۸
فضیلت والے	۲۴۹
درود شریف	۲۵۱
اس کی نماز قبول نہیں	۲۵۱
ہر دعا رک جاتی ہے	۲۵۲
ایضاً	۲۵۲
امام شافعی کا مذہب	۲۵۲
کلامِ شافعی	۲۵۳
شفاعتِ رسول	۲۵۴
حُبِ اہلِ بیت اور حوضِ کوثر	۲۵۵
جو یہ چاہتا ہے	۲۵۶
یہودی	۲۵۶
اہلِ بیت علیہم السلام کی دشمنی میں مرنے والا	۲۵۷
منافق، حرامی، ناپاک	۲۵۸
جنت کا درخت	۲۶۱
بابِ حطہ	۲۶۲
بنی اسرائیل کا بہشتی دروازہ	۲۶۲
محدثِ دہلوی	۲۶۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
متقی اور شقی	۲۶۵
منافق	۲۶۵
شقی	۲۶۵
جنتیوں کا چہرہ	۲۶۶
بچے اہل بیت	۲۶۶
قوت لایموت	۲۶۸
قوت لایموت	۲۶۹
جعلی سید	۲۷۰
امہات المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)	۲۷۰
اول	۲۷۰
ازواجِ مطہرات جنتی ہیں	۲۸۳
ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا	۲۸۵
نام و نسب	۲۸۵
لقب	۲۸۶
عقد	۲۸۶
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکاح	۲۸۶
خواب میں دیکھنا	۲۸۷
فضائل طاہرہ	۲۸۸
خدا کا سلام	۲۸۹
وفات خدیجۃ الکبریٰ	۲۹۲
آخری آرزو	۲۹۲
بہشتی کفن	۲۹۳
ام المومنین سیدہ سودہ سلام اللہ علیہا	۲۹۵
نام و نسب	۲۹۶
عقد اول	۲۹۶
خواب کی تعبیر	۲۹۶

عنوان	صفحہ
ایثار	۲۹۷
وفات	۲۹۸
ام المومنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا	۲۹۹
نام و نسب	۳۰۰
ام عبداللہ	۳۰۰
عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا از روئے قرآن عزیز	۳۰۰
واقعہ افک	۳۰۱
تفسیر نسفی میں ---- قصہ افک	۳۰۴
عمر، عثمان و علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)	۳۰۵
ایک شبہ کا ازالہ	۳۰۸
شان نزول	۳۱۰
سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۳۱۲
از روئے حدیث شریف	۳۱۲
وفات	۳۱۴
ام المومنین سیدہ حفصہ سلام اللہ علیہا	۳۲۳
نام و نسب	۳۲۳
عقد اول	۳۲۸
حضور علیہ السلام سے نکاح	۳۲۸
جبرئیل علیہ السلام کی خبر ہونے	۳۲۹
وفات	۳۲۹
ام المومنین سیدہ زینب ام المساکین سلام اللہ علیہا	۳۳۰
نام و نسب	۳۳۰
عقد اول	۳۳۰
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح	۳۳۱
وفات	۳۳۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمّ سلمہ سلامُ اللہِ علَیہا	۳۳۲
نام ونسب	۳۳۲
عقدِ اوّل	۳۳۳
ہجرت الی المدینہ	۳۳۳
وفات ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۳۳۵
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح	۳۳۵
وفات	۳۳۷
اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب بن جحش سلامُ اللہِ علَیہا	۳۳۸
نام ونسب	۳۳۹
عقد اول	۳۳۹
واقعہ طلاق	۳۴۲
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح	۳۴۶
وفات	۳۴۸
اُمُّ المُؤمنین سیّدہ جویریہ سلامُ اللہِ علَیہا	۳۵۰
نام ونسب	۳۵۰
عقد اول	۳۵۲
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح	۳۵۲
عابدہ ذاکرہ	۳۵۴
وفات	۳۵۴
اُمّ المُؤمنین سیّدہ اُمّ حبیبہ سلامُ اللہِ علَیہا	۳۵۵
نام ونسب	۳۵۵
پہلا شوہر	۳۵۶
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح	۳۵۶
اسلامی غیرت	۳۵۹
وفات	۳۶۰
اُمُّ المُؤمنین سیّدہ صفیہ سلامُ اللہِ علَیہا	۳۶۱
نام ونسب	۳۶۱
اصلی نام	۳۶۲
عقد اول	۳۶۲
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح	۳۶۲
حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	۳۶۴
جنابِ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ادب	۳۶۵
بنتِ ہارون علیہ السلام	۳۶
وفات	۳۶۷
اُمُّ المُؤمنین سیّدہ میمونہ سلامُ اللہِ علَیہا	۳۶۸
نام ونسب	۳۶۸
پہلا نام	۳۶۹
عقد اول	۳۷۰
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح	۳۷۰
وفات	۳۷۲
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باندیاں	۳۷۳
حضرت ماریہ	۳۷۳
حضرت ریحانہ	۳۷۳
حضرت جمیلہ	۳۷۳
اور چوتھی	۳۷۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
کثرتِ ازواج	۳۷۴
حضور علیہ السلام نے فرمایا	۳۷۷
ازواج کے درمیان باری	۳۷۷
ارشادِ خداوندی	۳۷۸
جھکاؤ	۳۷۹
باری میں انصاف	۳۸۰
بسترِ علالت پر بھی	۳۸۰
فرزندانِ رسول علیہم السلام	۳۸۳
سیّدنا قاسم علیہ السلام	۳۸۳
نام	۳۸۳
والدہ	۳۸۳
سیّدنا عبداللہ علیہ السلام	۳۸۴
نام	۳۸۴
والدہ	۳۸۴
لقب	۳۸۴
سیّدنا ابراہیم علیہ السلام	۳۸۵
اسمِ گرامی	۳۸۵
والدہ	۳۸۵
ولادت	۳۸۶
رضاعت	۳۸۶
وفات	۳۸۸
نمازِ جنازہ اور تجہیز و تکفین	۳۸۹
کسوفِ آفتاب	۳۹۰
سائنس کی رو سے	۳۹۱
از روئے حدیث	۳۹۱
بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۳۹۴
ایک شبہ کا ازالہ	۳۹۸
قرآنی فیصلہ	۳۹۸
حضرت سیدتنا زینب بنتِ رسول سلام اللہ علیہا	۴۰۱
نام و نسب	۴۰۱
والدہ	۴۰۲
تزویج	۴۰۲
آپ کے شوہر نامدار	۴۰۲
جنگِ بدر اور ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۰۴
ہجرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۴۰۶
منقبت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۴۰۷
ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام	۴۰۷
اولادِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۴۰۹
وفات	۴۱۰
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبطِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۱۰
امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۴۱۰
فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۱۱
وصیتِ زہرا علیہا السلام	۴۱۳
سیّدتنا رقیہ بنتِ رسول سلام اللہ علیہا	۴۱۴
نام و نسب	۴۱۴
عقدِ اوّل	۴۱۵
طلاق	۴۱۶
عتبہ یا عتیبہ	۴۱۷
ابوکبشہ	۴۱۸
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح	۴۱۹
ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۲۰
وفات	۴۲۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
اولاد	۴۲۱
سیّدتنا اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا	۴۲۲
نام ونسب	۴۲۳
والدہ	۴۲۳
عقد اوّل	۴۲۳
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح	۴۲۳
وفات	۴۲۶
ذوالنورین	۴۲۶
سیّدتنا فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا	۴۲۸
نام ونسب	۴۲۸
والدہ	۴۲۹
القاب	۴۲۹
کنیت	۴۳۰
ولادت	۴۳۳
بوقت ولادت چار خواتین آئیں	۴۳۳
غسل اوّل	۴۳۵
فاطمہ (علیہا السلام) کسے کہتے ہیں؟	۴۳۵
آگ حرام کردی	۴۳۶
مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں	۴۳۷
بتول کا معنی	۴۳۸
زہراء کسے کہتے ہیں؟	۴۳۹
انسانی حور	۴۴۰
سیّدہ کا نکاح	۴۴۱
بوقت رُخصتی دُعا	۴۴۱
حکمِ خداوندی	۴۴۶
آسمانوں پر سیّدہ کا نکاح	۴۴۷
حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے روکر عرض کیا	۴۴۸
شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا	۴۴۹
جبریل (علیہ السلام) منبر پر	۴۵۰
فرشتے نے خدا کا پیغام پہنچایا	۴۵۱
شاہِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا جہیز	۴۵۲
حقِ مہر	ش۴۵
پارچہ حریر پر	۴۵۵
جب اُمت پل صراط پر پہنچے گی	۴۵۶
نکاحِ فاطمہ اور شجر طوبیٰ	۴۵۷
ولیمہ	۴۵۸
علی علیہ السلام و فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کا گھر	۴۵۹
فضائلِ بتول علیہا السلام ازروئے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۶۲
جسم کا حصہ	۴۶۳
گستاخِ بتول کافر ہے	۴۶۳
محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	۴۶۴
حضور نے فرمایا---میں اجازت نہ دوں گا	۴۶۵
حبیبِ خدا کی بیٹی---اور دُشمنِ خدا کی بیٹی	۴۶۶
سرگوشی	۴۷۰
تعظیم بتول علیہا السلام	۴۷۲
بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انداز میں چلنا	۴۷۳
ادائے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ادائے زہراء بتول	۴۷۴
سب سے زیادہ پیارے	۴۷۵
حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا	۴۷۵
سیّدۃ نساء العلمین	۴۷۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
چار خواتین	۴۷۷
خیر النساء	۴۷۹
سیّدہ	۴۸۰
فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام	۴۸۰
انتہائی محبت	۴۸۱
فضیلت کے بارے اُمّ المومنین کا فیصلہ کن ارشاد	۴۸۱
زہراء ومریم علیہا السلام	۴۸۳
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرحبا فرمایا	۴۸۷
مسلک اہلِ حدیث	۴۸۹
شیعانِ علی	۴۸۹
اہلِ بیت کون ہیں؟	۴۹۰
خوشخبری	۴۹۱
تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل	۴۹۱
شرف فضیلت	۴۹۲
گفتگو میں مشابہت	۴۹۴
تلفظ کلام	۴۹۵
اے کاش میں تیرے سر کا بال ہوتی	۴۹۶
پانچوں ایک مکان میں	۴۹۷
ایک قبہ میں	۴۹۷
مقامِ وسیلہ	۴۹۸
وسیلہ کیا ہے؟	۴۹۹
جو میرے لئے وسیلہ مانگے	۵۰۰
سب سے افضل	۵۰۱
امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں	۵۰۲
خاتونِ جنت کے دونوں بیٹے	۵۰۲
میں ہی ان کا باپ ہوں	۵۰۳
عصبہ	۵۰۳
میزان علم	۵۰۴

عنوان	صفحہ
سیّدہ جلیلہ کا نام جنت کے دروازے پر	۵۰۵
وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے	۵۰۶
فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے	۵۰۷
میدانِ محشر میں ندا	۵۰۷
ستر ہزار کنیزوں کے ساتھ	۵۰۸
جنت کی طرف	۵۰۹
دو سبز چادریں	۵۰۹
تعظیم نامِ بتول علیہا السلام	۵۱۱
جنت میں داخلہ	۵۱۱
نوری شعاعیں	۵۱۲
انوارِ ہنسی	۵۱۳
قبر پر جھنڈا	۵۱۴
ہر جمعہ کو قبر کی زیارت	۵۱۴
اس سفید گنبد میں جس کی چھت عرش رحمٰن ہے	۵۱۷
ندبۂ بتول علیہا السلام	۵۱۷
اُونٹنی کی گفتگو	۵۱۸
شادی کا کرتہ	۵۲۰
سیّدہ عورتوں کے اجتماع میں	۵۲ٹ
سیّدہ بتول ایک یہودن کی شادی میں	۵۲۳
شمس وقمر، زُہرہ وفرقدین	۵۲۴
سورج	۵۲۵
زُہرہ	۵۲۶
فرقدین	۵۲۶
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -- بتول علیہا السلام علی علیہ السلام -- حسن علیہ السلام -- حسین علیہ السلام	۵۲۷
جنتِ عدن میں	۵۲۸
فرمان مولائے کائنات علیہ السلام	۵۳۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
گروہِ علی علیہ السلام شاد مان ہوگا	۵۳۶
شاخِ بار آور	۵۳۹
شجنہ	۵۴۰
اصلِ درخت اور شاخِ درخت	۵۴۲
دخترِ سلیمان علیہ السلام	۵۴۳
زہراء---مریم---جنت کا کھانا---	
قرآنی شہادت' قرآنِ مجید	۵۴۵
خاتونِ جنت کے لئے جنت کا کھانا	۵۴۶
دُعائے رسول	۵۴۹
بایہودے چادرِ خود را فروخت	۵۵۱
وفات سیدہ	۵۵۷
سیّدہ کے آخری لمحات	۵۵۷
کھانے سے انکار	۵۵۹
فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یتیم آئے	۵۶۰
سیّدہ نے خود غسل فرمایا	۵۶۱
سیّدہ کی امت رسول کے لیے دعا	۵۶۲
پردے کا اہتمام	۵۶۲
سیّدہ عالم کی روح ربّ عالم نے خود قبض فرمائی	۵۶۵
حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۵۶۶
نمازِ جنازہ	۵۶۷
سیّدہ کی اولاد	۵۶۸
آپ کی صاحبزادیاں	۵۶۸
اشعار سیّدہ بتول	۵۶۸
خاتونِ کربلا سیّدہ زینب بنت علی سَلَامُ اللہِ عَلَیْہَا	۵۶۹
نام ونسب	۵۷۱
باپ	۵۷۱
ماں	۵۷۱
لفظ زینب	۵۷۱
ولادت	۵۷۲
اسم والقاب	۵۷۳
زینب نام کیوں رکھا	۵۷۳
لوگ مبارکیں دے رہے تھے	۵۷۴
نبی وعلی پر رنج وملال طاری تھا	۵۷۴
سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا	۵۷۵
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی آنسو بہائے	۵۷۶
دل شفقت سے دھڑکنے لگا	۵۷۸
خاتونِ جنت کی وصیت	۵۷۹
جلالتِ زینب علیہا السلام اور امام حسین علیہ السلام	۵۸۰
مزار رسول پر حاضری	۵۸۱
سیّدہ زینب کے شوہر	۵۸۳
مہمان نوازی	۵۸۴
دعائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۵۸۵
سفارش	۵۸۵
سیّدہ زینب علیہا السلام کے سسر	۵۸۸
طیار	۵۸۹
شباہت	۵۸۹
فراست ابی المساکین	۵۹۰
افضلیت جعفر طیار	۵۹۱

Marfat.com

آلِ رسُول

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ طَہَّرَ اَہْلَ بَیْتِ نَبِیِّنَا مِنْ کُلِّ رِجْسٍ
وَّاٰتَاھُمْ مِنْ لَّدُنْہُ فَضْلًا کَبِیْرًا ط

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِا للّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ○
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ
وَسَلِّمْ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

انتساب

مصطفیٰ کے پر شکوہ ، ذیشان ایوانوں کے نام
سیّدہ زہراء کے عالی شان بستانوں کے نام

یہ خمار و کیف و مستی یہ سرور و انبساط — ساقیٔ کوثر شہِ والا کے میخانوں کے نام
میرے رشحات قلم، تحریر و تقریر و بیاں — مرتضائی علم کے تازہ خیابانوں کے نام
کٹ گئے دشت بلا میں جس کے سب سرو وسمن — مجتبیٰ پر چلنے والے غم کے طوفانوں کے نام
قاسم و عباس و اکبر ، اصغر وعونِ علی — سب شہیدوں تاجداروں حُر کے سلطانوں کے نام
جس زمیں پر آلِ پیغمبر کے خیمے جل گئے — اس زمینِ کربلا کے تپتے میدانوں کے نام
پابجولاں جن پہ زین العابدیں چلتا رہا — ان شکستہ راستوں، بے کل بیابانوں کے نام

دیکھ کر پسرانِ مسلم کو فرشتے رو پڑے
بے سہارا بے وطن، کوفے کے مہمانوں کے نام

ہر برادر کی مدینے میں رہی جو منتظر — اس پریشاں سیّدہ صغریٰ کے ارمانوں کے نام
جس جگہ رکھا گیا آلِ نبی کو قید میں — شام کے اُن بے ضیاء تاریک زندانوں کے نام
ہے غریق کیف جن سے آج تک ہر میگسار — شمسؔ کے لبریز ان پر کیف پیمانوں کے نام
جس درِ اقدس سے حبِ آلِ احمد ہے ملی — اس درِ قمرؔ زماں کے سارے دربانوں کے نام

Marfat.com

بے وقر ذروں کو جس نے روشنی کر دی عطا

اس حمید الدین کے پرزور فرمانوں کے نام

جس نے مجھ کو دینِ سُرور کا دکھایا راستہ   اُس چراغِ سیّداں کے جملہ احسانوں کے نام

جس جگہ ملتا ہے درسِ اُلفتِ مولا علی   ان عظیم المرتبت عالی دبستانوں کے نام

میرے جذباتِ دروں میری محبت اے خضرؔ!

آلِ پیغمبر کی عظمت کے نگہبانوں کے نام

نیاز آگیں

خضر حسین چشتی

Marfat.com

کلامِ آلِ رسُول

بلند تر ہے ازل سے مقامِ آلِ رسول
رہے گا تابہ ابد احتشامِ آلِ رسول

فرشتے اس کا محبت سے ذکر کرتے ہیں ہے لیتا جو بھی عقیدت سے نامِ آلِ رسول
خدا کی اور فرشتوں کی اس پہ لعنت ہو نہ جس نے دل سے کیا احترامِ آلِ رسول
اُسی کو حشر میں کوثر پلایا جائے گا پیا ہے جس نے محبت سے جامِ آلِ رسول
ہو دیکھنا جو کسی نے نظامِ شاہِ رسل وہ دیکھے کرب و بلا میں نظامِ آلِ رسول
دُھواں، دھواں تھے سراپے الم نصیبوں کے گھری ہوئی تھی بلاؤں میں شامِ آلِ رسول
کھلا یہ راز، زمانے پہ اَنْتَ فِیْھِمْ سے بشکلِ نورِ نبی ہے دوامِ آلِ رسول
کلامِ حق کی شہادت ہے آلِ احمد پر کلامِ حق کی شہادت، کلامِ آلِ رسول
کسی یزید کے ہاتھوں میں ہاتھ نہ دینا یہی تھا کرب و بلا میں پیامِ آلِ رسول
قیامِ دین کا باعث بھی ہے عبادت بھی سجودِ آلِ محمد، قیامِ آلِ رسول

خضرؔ حقیر سہی پر یہ شان رکھتا ہے
مرید آلِ علی ہے، غلامِ آلِ رسول

(خضر)

Marfat.com

قلم میرا

خدا کی حمد کے نغمے سنائے گا قلم میرا
خدا کے فضل سے فتنے مٹائے گا قلم میرا
نبی کی نعت لکھ کر، مرتضٰی کی منقبت لکھ کر
جہانِ شعر پہ سکّے بٹھائے گا قلم میرا
صدائے بھیک جتنی بار دے گا، جس گھڑی دے گا
درِ زہرا پہ اپنا سر جھکائے گا قلم میرا
لکھے گا داستاں جب بھی محمد کے نواسوں کی
یہ خود رو کر، زمانے کو رُلائے گا قلم میرا
نبی کے، پاک زہرا و حسن کے اور حیدر کے
علم شبیرِ عاطر کے اڑائے گا قلم میرا
مرے اشکِ شفق گوں سینۂ قرطاس پر رکھ کر
گلِ لالہ کی صورت میں سجائے گا قلم میرا
اجازت سے قمر کی توڑ کر افلاک سے تارے
زمیں پر کہکشاں رنگیں بنائے گا قلم میرا

Marfat.com

ہو موت و قبر کی، یا روزِ محشر کی عقوبت ہو
بفیضِ پنج تن سب سے بچائے گا قلم میرا
لکھا ہے تذکرہ آلِ نبی کا، روزِ محشر میں
لوائے حمد کے نیچے بٹھائے گا قلم میرا
یہ لے کر بھیک زہراء پاک کی چوکھٹ سے عالم میں
خزانے دین و دنیا کے لٹائے گا قلم میرا
یہ لکھ لکھ کر قصیدے مصطفٰی کی آلِ اطہر کے
مری سوئی ہوئی قسمت جگائے گا قلم میرا

--------O--------

نبی کی آل کے اے دشمنو! روکو زبانوں کو
وگرنہ اک نیا طوفاں اٹھائے گا قلم میرا
زباں کو کاٹ کر رکھ دے گا ان سب بد زبانوں کی
کہ ان کے نطق پر خنجر چلائے گا قلم میرا
ارے! فتویٰ فروشو! تیرہ بختو! باز آ جاؤ
تمہیں قعر مذلت میں گرائے گا قلم میرا
علی، خُورشید عالم ہے، وہ خُوردَہ شَپَر کیا جانے
علی اعلیٰ ہے، اعظم ہے بتائے گا قلم میرا
یہ مردودِ طریقت، کیا طریقت کی زباں سمجھے
کہ اس پر قہر کی بجلی گرائے گا قلم میرا

Marfat.com

سیاہی بغضِ اہلِ بیت کی چہرے پہ پھیلی ہے
سیہ رُو، کی سیاہی کو بڑھائے گا قلم میرا
نسب گم کردہ یہ اک خارجی ہے دشمن حیدر
اسے روزِ قیامت تک ستائے گا قلم میرا
یہ کلکِ خضرؔ، حیدر کے قمر کی ہے عطا بے شک
جبھی تو قلعے باطل کے گرائے گا قلم میرا

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میرا ــــــ بھائی

میرا خضرِ راہ

از ــــ خطیب سادات صاحبزادہ پیر سیّد مزمل حسین جماعتی

مانچسٹر برطانیہ

کائنات کی مختلف اشیاء میں اللہ تعالیٰ کی گوناگوں قدرتوں کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے ــــ فرمانِ خداوندی ہے۔

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا (پارہ اوّل سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۹)

''وہی ہے جس نے تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے پیدا کیا۔''

کائناتِ ارضی کی ہر چیز پر ایک عمیق نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ خلاقِ عالم نے اس میں کتنے فوائد وَدِیعت فرمائے ہیں۔

اور ایک چھوٹے سے دانے میں پورا درخت اور اس کے پھل، پھول، ٹہنیاں، پتے اور ذائقے کیسی عجیب شان وحکمت اور دانائی سے سمو دیئے ہیں، گویا یہ تمام ایک چھوٹے سے بیج کے دانے میں بطورِ قوت موجود ہیں اور جب وہ دانہ ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد ایک بہت بڑے تناور درخت کی شکل اختیار کرتا ہے تو ہر آنکھ اس کے جوبن کو دیکھ کر فرحت محسوس کرتی ہے۔

اسی طرح خالقِ ارض وسماء نے انسانی ذہن و دماغ میں بے شمار صلاحیتیں رکھ دی

Marfat.com

ہیں۔ اگر آپ ایک انسان کو اپنے شوق کے مطابق متبحر عالم دین ——— یا ——— ٹیکنیکل ماہر، سیاست دان یا دیگر علوم وفنون سکھائیں تو وہ ہر قسم کے فنی آسمان کی بلندیوں کو چھو سکتا ہے۔

ناظرین! ——— یہ بات آپ کے علم میں ہوگی کہ ایک دانے کو درخت بن کر اپنا رنگ وبو ظاہر کرنے میں کاشت کے مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، آب وگل میں غلطید رہتے ہوئے آفتاب کی تمازت اور موسمی تغیرات کے تھپیڑے کھانے پڑتے ہیں۔

اسی طرح عالم اسباب میں اللہ تعالیٰ کے عظیم شاہکار، حضرتِ انسان کو اپنی مخفی صلاحیتیں اُجاگر کرنے اور تجرباتی میدان میں اترنے تک بے شمار تربیتی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اگر کسی انسان کو کوئی معلم ومربی یا کوئی ''خضر راہ'' مل جائے تو یہ انسان خلاقِ عالم کی ودیعت کردہ صلاحیتوں ''جو اس کے خزانۂ دماغ میں پوشیدہ ہیں'' کے محیر العقول کارنامے سرانجام دیتا ہے اور خود کو قعر مذلت کی اتھاہ گہرائیوں سے اُٹھا کر بامِ عروج وکمال تک پہنچا دیتا ہے۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

الغرض! ——— مندرجہ بالا سطور سے یہ بات آفتابِ نیمروز کی طرح واضح ہوئی کہ انسان کو اپنی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے کسی ماہرفن کی زیرنگرانی تجربات کی دنیا سے گزرنا پڑتا ہے ——— وہ مہربان والد ہو یا والدہ ——— بھائی ہو یا مشفق اُستاد کی صورت میں ہو ——— اس قانونِ فطرت کے مطابق راقم الحروف کو بھی زندگی کے نشیب وفراز سے گزرے ہوئے خطابت کے عملی میدان میں شرکت کے لئے بہرحال کسی مشفق رہنما کی ضرورت تھی، سو یہ عظیم ذمہ داری میرے برادرِ اکبر ——— پیر طریقت، خضر ملت پیر سیّد خضر

Marfat.com

حسین چشتی مدظلہ العالی نے سنبھالی۔

حضرتِ برادرِ مکرم صرف ایک رسمی مولوی نہیں بلکہ دنیائے اسلام کے مقبول ترین خطیب، نامور مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم ادیب، بہترین شاعر، کامیاب مصنف ـــــ اور ایک درویش صفت، خدارسیدہ رُوحانی پیشوا بھی ہیں۔

چنانچہ آپ نے بندۂ ناچیز کی تعلیمی، اخلاقی اور روحانی تربیت احسن طریقہ سے فرمائی ـــــ یہ آپ کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ ہے کہ بندہ آج یورپ کے ملک برطانیہ میں بحیثیت خطیب دین رسول کی خدمت سرانجام دے رہا ہے ـــــ یہ میرے برادرِ اکبر! زندگی کے ہر بل کھاتے موڑ پر میرے لئے خضر راہ ثابت ہوئے ـــــ لہٰذا یہ کہتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں ـــــ میرا بھائی، ''میرا خضر راہ'' ہے۔

آپ مصروف ترین زندگی گزارنے کے عادی ہیں ـــــ ملک بھر میں، بلکہ بیرونی ممالک میں بھی تقریری مصروفیات کے باوجود عرصہ دراز سے ایک بہت بڑے تعلیمی ادارے ـــــ دارالعلوم چشتیہ غوثیہ (منڈی بہاؤالدین) کی سرپرستی فرما رہے ہیں ـــــ اور اس کے ساتھ ساتھ تصانیف کا کام بھی جاری رکھے ہوئے ہیں ـــــ زیر نظر کتاب ''آلِ رسول'' بھی آپ کی ادبی اور تحقیقی کاوشوں کا بین ثبوت ہونے کے ساتھ ساتھ اہلِ بیتِ اطہار سے آپ کے والہانہ محبت کا اظہار بھی ہے۔

بندہ ربّ ذوالجلال کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تالیف کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور آپ کو دارین میں بلند درجات عطا فرمائے اور آپ کا سایۂ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

آمین ثم آمین

۱۲۵۷۰۵

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب آلِ رسول

فریبِ شورشِ اہلِ جفا دیکھا نہیں جاتا
تماشائے ستم صبح و مسا دیکھا نہیں جاتا
یزیدانِ جہاں کا مصطفیٰ کی آلِ و عترت پر
کسی صورت بھی ظلمِ ناروا دیکھا نہیں جاتا

○

آلِ رسول! —— یہ نام ہے ایک عظیم ترین نسبت کا —— اس نسبت کو کسی طور پر —— بلکہ نسبی اعتبار سے ایک خاص مقام حاصل ہے —— یہ وہ سلسلہ نسب ہے جو تمام ... اب سے افضل و برتر ہے —— وہ اس لئے کہ اس نسل کا مرکز اور جد اعلیٰ —— وہ عظیم شخصیت ہے جو اللہ رب العزت کی مخلوق میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔

○ —— یہ دنیائے اسلام اور آئینِ کلام کا متفقہ قانون اور مسلمہ اصول ہے کہ جس چیز کی نسبت اللہ کریم کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے وہ اپنی نوع میں دوسروں سے افضل و اعلیٰ اور ممتاز ہو جاتی ہے۔

○ —— ملکِ عرب! —— تمام ممالک سے اس لئے جداگانہ حیثیت رکھتا ہے —— کہ وہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وطن ہے۔

Marfat.com

○ —— قریش اور بنو ہاشم کی جہاں والوں سے منفرد حیثیتیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے چاند کے دم قدم سے ہیں۔

○ —— عضباء اونٹنی کا اپنے ہم جنسوں سے افضل ہونا —— اور اس کے مرنے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قبر کھود کر اسے نہایت احترام کے ساتھ دفن کرنا —— اس نسبت کے لحاظ سے تھا کہ اس پر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری فرمائی۔

○ —— یعفور —— اپنے تمام ہم جنس گدھوں سے اس لئے برتر مانا گیا کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سواری کے لئے منتخب فرمایا۔

○ —— اصحابِ رسول کا بعد از انبیاء فضیلتوں اور عظمتوں —— کا مالک ہونا —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت ومعیت! —— اور نظر کرم کا نتیجہ ہے۔

○ —— عاشقوں کا مدینہ منورہ کو پناہ گاہِ عاصیاں کہنا —— اور گنبد خضریٰ کو عرشِ معلیٰ کے ساتھ تشبیہ دینا، —— مسکن رسول ہونے کی وجہ سے ہے —— اور روضۂ رسول پر فرشتوں کی حاضری —— اور رحمتوں کی برسات آقا علیہ السلام کے طفیل ہے۔

○ —— ازواجِ رسول تمام اُمت کی مائیں ہیں —— وہ اس لئے کہ ان کی نسبت شاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

○ —— قرآن مجید، فرقان حمید! —— تمام کتب سماوی سے افضل ترین ہے —— کہ وہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

○ —— بالکل اسی طرح مخدومہ کونین، سیّدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا کو اولادِ رسول ہونے کے ناطے —— قرابت کے رشتے کی —— نسبت کے سبب وہ مقام حاصل ہے —— جو کسی اور کے حصے نہیں آیا —— یہ بات پہلے بیان ہو چکی کہ جس چیز کی نسبت،

Marfat.com

حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہو جائے، بلندیاں اس کے قدم چوم لیتی ہیں ـــــ اور اہلِ ایمان کے دلوں میں اس چیز کا احترام پیدا ہو جاتا ہے ـــــ یہی وجہ ہے کہ آلِ رسول ـــــ اولادِ بتول ـــــ کی محبت ومودّت ـــــ اور عقیدت واحترام اُنہی لوگوں کے دلوں میں ڈیرے جمائے ہوئے ہے، جن کا قلبی تعلق اپنے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہے ـــــ اور سچائی کی ترجمان زبانیں چاروں طرف محبتِ اہلِ بیت کے نغمے الاپ رہی ہیں۔

ـــــ ○ ـــــ

○ ـــــ برادرانِ اسلام! ـــــ راقم الحروف کو اہلِ بیت کے موضوع پر بے شمار علماء اور مقررین کی تقریریں سننے کی سعادت نصیب ہوئی ـــــ ان میں اکثریت ایسے علماء اور خطباء کی ہے جو اہلِ بیت سے متعلق بہت ہی کم معلومات رکھتے ہیں ـــــ وہ دورانِ تقریر ایسی ایسی بے جوڑ اور اوٹ پٹانگ باتیں فرماتے ہیں کہ سامعین کے دلوں میں عقیدت و محبت کی بجائے شکوک وشبہات جنم لیتے ہیں۔

جب وہ ولایت وعلم کے آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں ـــــ غوثوں، قطبوں، ابدالوں، ولیوں ـــــ یا پھر اپنے پیروں، مرشدوں ـــــ یا اپنے استادوں کا تذکرہ کریں، ـــــ یا بزرگوں کی کرامات بیان فرمائیں، تو پورا پورا دن اور پوری پوری رات خطابت کے جوہر دکھا سکتے ہیں ـــــ اور جن ہستیوں کے متعلق وہ معلومات نہیں رکھتے، وہ ہستیاں یہ ہیں ـــــ مرکزِ ولایت، آسمانِ علم وحکمت، تاجدارِ ہل اتی، مولا مشکل کشا ـــــ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ـــــ امام زین العابدین ـــــ باقر العلوم امام محمد باقر ـــــ امام ابوحنیفہ

Marfat.com

اور امام مالک کے استاد امام جعفر صادق —— دنیائے علم وولایت کا سلطان امام موسیٰ کاظم —— علم قرآن وحدیث کا امام علی رضا —— علم لدنی کا کوکب دری امام محمد تقی —— جہانِ ولایت کے غوثوں کا بادشاہ —— سلطنت فقرِ علی کا شہر یار، امام علی نقی —— آسمان علم وعمل کا نیر تاباں امام حسن عسکری ''علیہم السلام'' یہ ہستیاں اگر اپنے دامن ولایت کو ہلادیں —— تو لاکھوں اولیائے کرام اور علمائے عظام ان کے قدموں کی خاک کو آنکھوں کا سرمنہ بنالیں۔

○ —— ان حالات وحقائق کو سامنے رکھتے ہوئے، اس فقیر بے مایہ اور بندۂ بے بصاعت نے —— ''کتاب آلِ رسول'' —— خطبائے اسلام کی بصارتوں کی نذر کرنے کے لئے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں لکھی —— تاکہ انہیں فضائل اہلِ بیت کے موضوع پر تقریر ارشاد فرماتے ہوئے جھجک محسوس نہ ہو —— اور وہ روانی کے ساتھ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت کے مناقب بیان فرماسکیں ——

یہ اتنا آسان کام نہیں

اے دُنیائے اسلام کے علمائے کرام! —— اے خطیبانِ دل نواز! —— اہلِ بیت رسول کی عظمتوں، فضیلتوں —— اور مقام ومرتبت کا تحریری اور تقریری طور پر بیان کرنا اتنا آسان نہیں، بلکہ یہ مشکل ترین کام ہے —— سب سے پہلے خوارج ونواصب کی طرف سے آپ پر شیعہ ہونے کا بہتان باندھا جائے گا —— اس کے بعد آپ کے خلاف ایسا پروپیگنڈا کیا جائے گا —— کہ آپ اپنی تقریروں میں صفائیاں پیش کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔

○ —— بندۂ ناچیز نے بڑے بڑے شہزوروں کو جھوٹے پروپیگنڈوں کے سامنے دم توڑتے ہوئے دیکھا ہے —— اور دنیائے خطابت کے بادشاہوں کو دورانِ تقریر معذرت خوانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے اپنے کانوں سے سنا ہے —— اگر آپ نے خانۂ

Marfat.com

رسول کے لوگوں کی مدحت سرائی کے جہاد میں حصہ دار بننا ہے ——— تو سنیت کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے والوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میدانِ عمل میں نکلنا ہوگا۔

کیونکہ موجودہ دور میں خارجیت و ناصبیت کے جراثیم لاتعداد سینوں میں اندر تک سرایت کر چکے ہیں ——— رسول دشمنی کا دھواں اب آگ کے شعلوں کی صورت اختیار کر چکا ہے ——— ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے چاروں طرف یزیدیت کی حکمرانی ہو۔

○ ——— آج کل یزید لعین کو ایک ہیرو کی صورت میں مسلمانوں کے سامنے پیش کرنے کی ظالمانہ جسارتیں کی جا رہی ہیں ——— اور امام حسین علیہ السلام کو ایک باغی کی صورت میں دکھایا جا رہا ہے، ——— یزید کی مدحت میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے جا رہے ہیں ——— یزید کو امیر المومنین ——— پیدائشی جنتی اور خلیفہ برحق کہا جا رہا ہے ———

قارئین کرام! ——— آپ حیران ہوں گے کہ وہ بدنصیب کون ہے؟ ——— جو آلِ پیغمبر سے عداوت رکھتا ہے ——— کیا عالم اسلام میں کوئی ایسا گیا گزرا انسان ہو سکتا ہے؟ ——— جو علی المرتضیٰ ——— زہرا بتول ——— حسنین کریمین اور ان کی اولاد سے دشمنی رکھتا ہو۔

○ ——— ایمان والو! جان لو! وہ کوئی ایک آدمی نہیں، بلکہ وہ راسبی صفت لوگوں کا ایک پورا گروہ ہے، جن کے سینوں میں نارِ سقر کے شعلے بھڑک رہے ہیں ——— یہ وہی لوگ ہیں جو اپنے سوا تمام اہلِ اسلام کو کافر و مشرک اور بدعتی کہتے ہیں ——— ان میں سے بعض لوگ تو اسلام کی سفید نوری چادر پر ایسے بدنما دھبے ہیں ——— جو مذہب کے نام پر، لوٹ مار کرنا اپنا مذہبی حق سمجھتے ہیں ——— اور سادہ لوح مسلمانوں کے دلوں میں منافرت کا بیج بونا اپنا دینی فریضہ تصور کرتے ہیں۔

قتل و غارت گری ——— دہشت گردی ——— خون ریزی، ——— اور ڈاکہ زنی ان

Marfat.com

کے مذہب ومسلک میں سب سے بڑی عبادت ہے —— یہ وہی لوگ ہیں جو شاتمانِ رسول کے نام سے مشہور ہیں —— یہ حضرات اپنے پورے فرقے کو اعتقادی طور پر ابنِ تیمیہ کا مقلد —— اور بلا زری جیسے مشہور ناصبی کا پیروکار کہتے ہیں —— اور شیخ نجدی (ابنِ عبدالوہاب) جیسے انتہا پسند شخص کو عقیدے کے اعتبار سے پیرومرشد گردانتے ہیں —— اور سیّد الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کو باغی اور یزید کو امامِ برحق کہتے ہیں —— اور اس کی ظالمانہ طرزِ حکومت اور آمرانہ طور طریقوں کو خلافت راشدہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقتوں کا سامنا کرنے کا یارا نہیں رکھتے —— حقائق کو توڑ مروڑ کر بیان کرنا —— بتوں کے بارے میں نازل شدہ آیات کو انبیاء ومرسلین اور اولیائے کاملین پر چسپاں کرنا —— نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گانوں سے تشبیہ دینا —— صوفیاء کے افکار ونظریات کو تسلیم نہ کرتے ہوئے بے جا نکتہ چینی کرنا —— خانقاہی نظام اور اس کے انقلابی طور وطریقوں کا کفر کی حد تک انکار کرنا —— تصوفِ اسلام کو افیون کہنا، ان حضرات کے ہاں دینِ اسلام کی اعلیٰ ترین خدمت واشاعت ہے —— دراصل اس گروہ کو ہر اس چیز سے پرخاش ہے، جس کی نسبت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ کے گھر والوں سے ہے۔

قارئین عظام! —— یہی وہ لوگ ہیں جو توحید خالص کے نام پر دینِ اسلام کو بگاڑنے میں شب وروز اسی طرح منہمک ہیں کہ اپنے ایمانوں کا ستیاناس ہونے تک کی خبر نہیں اور اپنی تمام تر قوتیں فقط اہلِ ایمان کو کافر ومشرک اور بدعتی پکارنے پر ضائع کر رہے ہیں —— غالباً ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ

Marfat.com

يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا (پارہ ۸ سورۃ انعام آیت نمبر ۱۲۵)

ترجمہ: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے، اور جس کو گمراہ رکھنے کا ارادہ فرماتا ہے اس کا سینہ تنگ اور بیزار کر دیتا ہے۔''

○ ــــ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں ایک بے وقوف قوم پیدا ہوگی، جو حدیث شریف بیان کریں گے اور قرآن پڑھیں گے ــــ لیکن ــــ

لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ (خصائص نسائی (امام نسائی) ص ۱۴۳ مطبوعہ دار الکتاب عربی)

''ان کا ایمان ان کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا، یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے بدن سے گھس کر نکل جاتا ہے۔''

اس حدیث شریف کو سوید بن غفلہ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے۔

اُمت میں پہلے فرقے کی نشاندہی

آیئے! ــــ ایک اور حدیث دیکھئے! جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسے ہی فرقے کی نشاندہی فرمائی ہے۔ جس فرقے کا گزشتہ اوراق میں ذکر ہو رہا ہے ــــ آپ اس حدیث کے مطالعہ سے دوزخی فرقے کے ایک ایک آدمی کو پہچان جائیں گے۔

حضرت شیخ المشائخ سیّد عبدالعزیز دباغ قدس سرہ العزیز (متوفّٰی ۱۰۲۹) کی شہرہ آفاق کتاب ــــ الابریز ــــ میں مختلف طرق کے ساتھ حدیث شریف موجود ہے ــــ

Marfat.com

جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں ـــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ـــــ کہ ہم میں سے ایک شخص بہت بڑا عابد وزاہد تھا ـــــ ہم نے حضور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا، تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہ پہچانا ـــــ اور فرمایا! میں اسے نہیں جانتا ـــــ ہم نے اس کا حلیہ اور اس کی وضع وقطع بیان کی ـــــ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بھی نہ پہنچانا ـــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی گفتگو میں تھے کہ وہ آدمی خود ہی آ گیا۔ ہم نے عرض کیا ـــــ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ هٰذَا، فَقَالَ اِنِّىْ لَاَرٰى عَلٰى وَجْهِهٖ سَفْعَةً مِّنَ الشَّيْطَانِ (الابریز شریف ص ۳۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

"یا رسول اللہ! یہ ہے وہ آدمی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، بے شک میں اس کے چہرے پر شیطان کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔"

شیطان کی علامات

اسی حدیث کے طریق ثانی کو ان الفاظ میں روایت کیا گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ لَسَفْعَةً مِّنَ الشَّيْطٰنِ

(الابریز شریف ص ۳۹۶ مطبو دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان شیطان کی علامات دیکھ رہا ہوں۔"

پہلا فرقہ

اس حدیث کے طریق رابع میں ان الفاظ کے ساتھ ہے ـــــ کہ اس شخص کے آنے

Marfat.com

پر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا —— یارسول اللہ! یہ وہی شخص ہے —— جس کے زہد وتقویٰ کا ہم ذکر کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا كُنْتُ اَعْرِفُ هٰذَا هُوَ اَوَّلُ فِرَقٍ رَاَيْتُهُ فِىْ اُمَّتِىْ، اِنَّ فِيْهِ لَسَفْعَةً مِنَ الشَّيْطَانِ (الابریز ص ۲۹۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

''میں اسے نہیں جانتا، لیکن یہ میری اُمت میں سب سے پہلا فرقہ ہے۔ اس میں شیطان کی علامات ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب وہ آدمی قریب آیا تو اس نے سب کو سلام کیا —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا:

اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ حَدَّثْتَ نَفْسَكَ حِيْنَ طَلَعْتَ عَلَيْنَا اَنْ لَّيْسَ فِى الْقَوْمِ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (الابریز ص ۲۹۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

''میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا؟ تو نے اپنے نفس و دل میں یہ چیز پیدا کر دی ہے کہ جب تو ہمارے پاس آیا یہ کہ (اس) قوم میں تجھ سے کوئی بھی افضل نہیں ہے۔''

اس شخص نے کہا —— ہاں!

○ دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

اَجَعَلْتَ فِىْ نَفْسِكَ اَنْ لَّيْسَ فِى الْقَوْمِ خَيْرٌ مِّنْكَ —— قَالَ نَعَم

(الابریز ص ۳۹۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

''کیا؟ تو اپنے دل میں یہ چیز پاتا ہے کہ تیری قوم میں تجھ سے کوئی بہتر نہیں —— اس نے کہا ہاں'' ——

Marfat.com

○ اسی حدیث کے طریق ثانی میں یہ الفاظ موجود ہیں ـــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَقُلْتَ حِیْنَ وَقَفْتَ عَلَی الْمَجْلِسِ فِیْ نَفْسِكَ لَیْسَ فِی الْقَوْمِ خَیْرٌ مِّنِّیْ (الابریز ص ۳۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

کہ ''جب تو (ہماری اس پاکیزہ) مجلس میں کھڑا ہوا تو کیا تم نے اپنے دِل میں یہ سوچا ہے کہ اس قوم میں تجھ سے بہتر کوئی نہیں؟''

اس شخص نے کہا ـــــ نَعَمْ ـــــ ہاں میں نے یہ سوچا ہے۔

پھر وہ متکبر شخص چلا گیا ـــــ اور مسجد میں داخل ہو گیا۔

حکم رسول

اس بدنہاد آدمی کے چلے جانے اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم جاری فرمایا۔

فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ قُمْ فَاقْتُلْہُ

(الابریز ص ۳۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ اُٹھو! اور اسے قتل کر دو۔''

جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور مسجد میں داخل ہو کر دیکھا تو وہ شخص نماز پڑھ رہا تھا ـــــ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دل میں سوچا کہ بے شک نماز کا احترام اور ایک حق ہے ـــــ اگر اسی حالت میں اس کو قتل کرنے کی میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے لوں تو اچھا ہے ـــــ چنانچہ یہ سوچ کر

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ـــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ـــــ اَقَتَلْتَهٗ ؟ ـــــ کیا تو نے اُسے قتل کر دیا ہے؟ ـــــ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، نہیں ـــــ میں نے اُسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو سوچا کہ نماز کا احترام اور اس کا ایک حق ہے ـــــ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے اسی حالت میں قتل کر دوں ـــــ تو میں اُسے قتل کر دیتا ہوں ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ قَالَ لَسْتَ بِصَاحِبِهٖ ـــــ ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ (رہنے دے) تو ایسا نہیں ہے۔''

○ ـــــ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ـــــ

اِذْهَبْ يَا عُمَرُ فَاقْتُلْهُ

اے عمر رضی اللہ عنہ تم جاؤ اور اسے قتل کر دو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ شخص سجدے میں ہے ـــــ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا بہت انتظار کیا ـــــ اور پھر سوچا کہ سجدے کا احترام اور توقیر ہے ـــــ اگر میں جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے لوں ـــــ اس لئے کہ مجھ سے پہلے اس شخصیت نے اجازت مانگی تھی جو مجھ سے بہتر ہے ـــــ جناب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ـــــ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ کیا تو نے اسے قتل کر دیا ہے؟ ـــــ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق کی طرح اظہار کیا ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ

لَسْتَ بِصَاحِبِهٖ ـــــ تو ایسا نہیں ہے ـــــ

Marfat.com

—— پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظریں شیرِ خدا کی طرف اُٹھیں —— اور حکم فرمایا

قُمْ یَا عَلِیُّ فَاَنْتَ صَاحِبُہٗ اِنْ وَجَدْتَّہٗ

''(اے علی) تم اٹھو اگر تم نے اسے پالیا تو ضرور قتل کرو گے۔''

سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سن کر —— قَسِیْمُ الْجَنَّۃِ وَالنَّار —— قاتلِ کفار —— حیدر کرار اُٹھے —— تلوار سونت کر مسجد میں داخل ہوئے —— تو وہ شخص مسجد سے جا چکا تھا —— جب آپ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو سرکارِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا —— اے علی رضی اللہ عنہ! کیا تو نے اسے قتل کر دیا ہے؟ —— جناب مولا مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، نہیں یارسول اللہ! وہ شخص مسجد سے نکل گیا ہے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَوْ قَتَلْتَہٗ مَا اخْتَلَفَ رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِیْ حَتّٰی الدَّجَّالِ

(الابریز ص ۲۹۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

''(اے علی رضی اللہ عنہ) اگر تو اس کو قتل کر دیتا تو میری اُمت میں سے دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے یہاں تک کہ دجال بھی۔''

پہلا اور آخری فرقہ

طریق اوّل کی روایت میں ان الفاظ کے ساتھ ہے —— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاللّٰہِ لَوْ قَتَلْتَہٗ لَکَانَ اَوَّلَھُمْ وَاٰخِرَھُمْ وَلَمَا اخْتَلَفَ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَانِ

(الابریز ص ۲۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

Marfat.com

(اے علی) خدائے لایزال کی قسم! اگر تو اس کو قتل کر دیتا تو وہ آدمی پہلا اور آخری (فرقہ باز) ہوتا اور میری اُمت کے دو آدمیوں کے درمیان بھی اختلاف نہ ہوتا۔"

اکہتر ـــــ اور بہتر

اسی حدیث شریف جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں کے طریق ثانی میں ان الفاظ کے ساتھ ارشاد نبوی مرقوم ہے۔

اِنَّ هٰذَا اَوَّلُ فِرَقٍ خَرَجَ مِنْ اُمَّتِیْ لَوْ قَتَلْتَهٗ مَا اخْتَلَفَ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَانِ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقُوْا عَلٰی اِحْدٰی سَبْعِیْنَ فِرْقَةً، وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ سَتَفْرِقُ عَلٰی اِثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَةً

(الابریز شریف ص ۳۹۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

"(اے علی رضی اللہ عنہ) بلاشبہ یہ میری اُمت میں پہلا فرقہ ہے، اگر تو اسے قتل کر دیتا تو میری اُمت میں سے دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے۔
بے شک بنی اسرائیل کے لوگ اکہتر (۷۱) فرقوں میں بٹ گئے تھے ـــــ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ میری اُمت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔"

جنتی جماعت

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنتی جماعت اور جہنمی فرقوں کا ان الفاظ میں اعلان فرمایا۔

کُلُّهَا فِی النَّارِ اِلَّا فِرْقَةً وَاحِدَةً، قُلْنَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ تِلْكَ الْفِرْقَةُ ؟

Marfat.com

—— قَالَ —— اَلْجَمَاعَةُ (الابریز شریف ص ۳۹۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

دیگر تمام فرقے دوزخی ہوں گے، سوائے ایک فریق کے (صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں) ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ جنتی گروہ کون ہے؟ —— آپ نے فرمایا: الجماعت (یعنی جماعت اہلسنّت)''

—— برادرانِ اسلام! —— مندرجہ بالا حدیث شریف جو مختلف طریقوں سے بیان کی گئی ہے اس کو بنظر غائر دیکھیں، سوچیں اور اس پر بار بار غور فرمائیں کہ وہ کون سا فرقہ ہے، جو اس قسم کے نظریات وعقائد کا حامل ہے —— اور اس بات پر بھی غور فرمائیں کہ —— وہ رسول جسے رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ کے عظیم ترین لقب سے نوازا گیا —— وہ آج اُس آدمی کے قتل کا حکم دے رہے ہیں، جو بظاہر تقویٰ شعار اور فرشتہ سیرت نظر آرہا تھا —— جس کی طرز عبادت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم نے بھی یہ تک کہنا شروع کر دیا —— اِنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلَيْهِمْ —— کہ وہ ہم سب سے فضیلت رکھتا ہے —— لیکن نگاہِ نبوت نے اس کے چہرے پر شیطانی علامات —— اور آنکھوں کے درمیان شیطان کی طرح سیاہی مائل سرخ نشان دیکھ لیا —— اور اس کے ماتھے پر خباثت کی سلوٹیں اور تکبر کی لکیریں دیکھ لیں —— اور ساتھ ہی فرمایا کہ اگر اس آدمی کو قتل کر دیا جاتا تو قیامت تک میری اُمت فتنوں، اختلافات اور فرقہ ورانہ قتل وغارت گری سے محفوظ رہتی —— یہاں تک کہ فتنہ دجال بھی رونما نہ ہوتا۔

زبانِ نبوت نے اس شخص کے اندر چھپے ہوئے بغض وعناد اور تکبر کو ظاہر کر دیا —— وہ آدمی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سمیت اس پاکیزہ مجلس میں موجود تمام صحابہ کرام سے اپنے آپ کو افضل وبرتر سمجھتا تھا۔

Marfat.com

حضراتِ گرامی! —— آپ ذرا اپنے اردگرد کا بغور جائزہ لیں تو آپ کو اس قسم کے لاکھوں کی تعداد میں اس بدبخت شخص کے ہم خیال نظر آئیں گے —— بلکہ اس سے بھی دو ہاتھ آگے —— اس دنیا میں ایسے بدبخت لوگ بھی گزرے ہیں ''اور اب بھی موجود ہیں'' جنہوں نے اپنے ہاتھ کی چھڑی کو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے زیادہ بااختیار اور بہتر کہا ہے —— اور یہ سب کچھ آقا علیہ السلام کے ساتھ بغض و عناد —— اور کمالاتِ رسالت کے ساتھ حسد کی وجہ سے ہے۔

شیطان حسد کی وجہ سے ہی راندۂ درگاہ ہوا اور اس نے پیغمبر کی عظمت و شان کا انکار کیا —— جس کی بنا پر وہ مردود ہوا —— اور مقامِ ارفع سے قعرِ مذلت میں ڈوبتا چلا گیا —— یہی حال خوارج و نواصب کا ہے، ان کا اہلِ بیتِ اطہار کی عظمتوں کا انکار کرنا ہی دراصل سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسبی تعلق کی وجہ سے حسد میں مبتلا ہونا ہے —— ہمارا دعویٰ ہے کہ اس فرقے کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اعتقادی قسم کا کوئی تعلق نہیں، یہ صرف صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کبار کے نام کی آڑ میں آلِ رسول کے ساتھ دُشمنی کرتا ہے۔

وہ لوگ جو نبوت کی عظمتوں اور کمالات کے قائل نہ ہوں —— وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت و عظمت اور شان و مرتبت کا دفاع کیسے کر سکتے ہیں اور ان کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی صورت بھی عقیدت و محبت نہیں ہو سکتی۔

ہر صاحبِ نظر اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ اُمت کے اندر جس قدر فتنوں نے جنم لیا اُن میں زیادہ تر ہاتھ ایسے ہی لوگوں کا ہے جن کا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے —— اور اُمت کو فرقوں میں تقسیم کر کے طاغوتی طاقتوں کے ہاتھ مضبوط سے مضبوط تر کر دیئے ہیں۔

Marfat.com

خارجیوں کی علامات

خارجیوں، ناصبیوں اور دیگر شاتمانِ رسول کے مزاجوں میں گستاخانہ رویہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے —— اور ان کی منکرانہ عادت کا یہ عالم ہے —— کہ وہ آیت جو بتوں کے بارے میں نازل ہوئی اسے انبیاء و اولیاء پر چسپاں کر دیتے ہیں —— اور ان کے علمی انحطاط کی یہ حالت ہے کہ وہ بغیر صحاح ستہ کے دیگر تمام کتب احادیث سے کنارہ کشی کئے ہوئے ہیں —— حالانکہ ان میں وہ مصنّفین صحاح ستہ کے عظیم المرتبت اساتذہ بھی ہیں۔

اب راقم الحروف جو حدیث بیان کرنے جا رہا ہے —— وہ حدیث ان تمام خارجیوں کی ایسی تصویر کشی کرتی ہے کہ ان کی اصلی صورتیں آپ کے سامنے آ جائیں گی۔

حدیث شریف

جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے سیّدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یمن سے ایک رنگے ہوئے چمڑے میں کچھ ایسا سونا بھیجا جس سے تا حال مٹّی کو الگ نہیں کیا گیا تھا "یعنی جیسا کان سے نکلا تھا ویسا ہی بھیج دیا" —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سونے کو چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

جن چار آدمیوں کے درمیان یہ سونا تقسیم کیا گیا وہ چار آدمی یہ ہیں —— اقرع بن حابس حنظلی —— عُیینہ بن بدر فزاری —— علقمہ بن علاثہ عامری —— پھر بنو کلاب اور زید الخیر الطائی —— پھر بنو نبہان کے ایک شخص کو —— اس بات پر قریش کے کچھ لوگوں نے ناراضگی کا اظہار کیا کہ ان نجد کے سرداروں کی بہ نسبت ہم اس مال کے زیادہ حقدار ہیں۔

یہ بات آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچی تو آپ نے فرمایا:

Marfat.com

اِنِّیْ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ

''میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ میں ان لوگوں کی دل جوئی کروں۔'' (تا کہ ان کے دلوں میں ایمان کی محبت پیدا ہو)

فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِي الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ

''پھر ایک شخص آیا، جس کی گھنی داڑھی (بے ترتیب) تھی گال اُبھرے ہوئے اور آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی اونچی تھی اور سر منڈا ہوا تھا، وہ کہنے لگا، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ سے ڈر۔''

اس کی بکواس سن کر سرکار علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِنْ عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں تو پھر اطاعت کون کرے گا، اللہ نے مجھے زمین والوں پر امین بنا کر بھیجا ہے، اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔''

پھر وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا گیا —— آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اس گستاخ کے قتل کی اجازت چاہی —— لوگوں کا خیال ہے کہ وہ خالد بن ولید تھے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اجازت نہ دیتے ہوئے فرمایا)

اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ

Marfat.com

قَتْلَ عَادٍ (صحیح مسلم ج اول ص ۳۴۰ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

''بے شک اس کی اصل سے ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی اور قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اُترے گا، یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑ دیں گے اور یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اگر میں ان لوگوں کو پالیتا تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کر ڈالتا۔''

○ —— مسلم شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے —— مُشَمِّرُ الْاِزَارِ —— کہ اس کا تہہ بند اوپر چڑھا ہوا تھا جس سے پنڈلیاں نظر آرہی تھیں۔'' (ایضاً ص ۳۴۱)

○ —— حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپسی پر جعفرانہ میں تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا اس حال میں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو عطا فرما رہے تھے، اس شخص نے کہا —— یَا مُحَمَّدُ اِعْدِلْ —— اے محمد عدل کر —— حضور نے فرمایا —— وَیْلَكَ مَنْ یَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ (مسلم شریف جلد اول ص ۳۴۱ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی) —— تمہیں عذاب ہو! اگر میں عدل نہ کروں گا تو اور کون عدل کرے گا۔

○ —— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، حنین کے دن سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقسیم میں کچھ لوگوں کو ترجیح دی —— اقرع بن حابس اور عیینہ کو سو سو اونٹ عطا فرمائے —— اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی اتنا ہی دیا، اور اس دن انہیں تقسیم میں ترجیح دی، ایک شخص نے کہا ——

Marfat.com

وَاللّٰہِ اِنَّ ھٰذِہٖ لَقِسْمَۃٌ مَّا عُدِلَ فِیْھَا وَمَا اُرِیْدَ فِیْھَا وَجْہُ اللّٰہِ

(مسلم ایضاً صفحہ ۳۴۰)

''اللہ کی قسم! اس تقسیم میں عدل نہیں کیا گیا اور نہ ہی اللہ کی رضا مندی کا ارادہ کیا گیا ہے۔''

ناظرین کرام! —— خارجیوں اور اسلام سے نکلے ہوئے لوگوں کی علامات پہچان لیں ہوں گی، یہ علامات مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تاکہ میری اُمت ان لوگوں کی ظاہری صورتیں دیکھ کر فریب کے جال میں نہ پھنس جائیں، اور ان سے دور رہیں اور ان کی باتوں پر دھیان نہ دیں، جن کا سر منڈا ہو، داڑھی گھنی بے ترتیب، ماتھا اور رخسار اُبھرے ہوئے اور آنکھیں دھنسی ہوئی، تہہ بند یا شلوار پنڈلیوں تک چڑھی ہو —— سمجھ لیں کہ یہ دو جہان کے سردار، کونین کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا دشمن جا رہا ہے —— اس سے اپنے پاکیزہ عقیدے اور عقیدتوں کے دامن کو بچا کر رکھنا۔

جس شخص کا اوپر ذکر ہوا ذرا اس کا اندازِ تخاطب دیکھئے!

—— یا محمد اللہ سے ڈر —— یا محمد عدل کر —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقسیم پر یہ بھی کہا کہ اس تقسیم پر اللہ کی رضا شامل نہیں —— اور نہ انصاف ہوا ہے۔

یعنی وہ بدبخت خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آپ کو بہتر تصور کر رہا ہے —— مسلم شریف کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں —— اس روایت کے راوی بھی ابوسعید خدری ہیں —— فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِتَّقِ اللّٰہَ —— اے اللہ کے رسول اللہ سے ڈر! —— یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول بھی کہتا ہے اور اللہ کے ڈرنے کا حکم بھی دے رہا ہے۔ اس بدانجام کو یہ تک معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا رسول، اللہ تعالیٰ کی مرضی

Marfat.com

کے بغیر کچھ نہیں کرتا ـــــ جنابِ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کی اجازت چاہی تو سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا رہنے دے ـــــ اس کی نسل سے ایسے ایسے لوگ پیدا ہوں گے ـــــ وہ بھی آخری زمانہ میں ـــــ جن کا دین و اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہ ہوگا۔

قارئین کرام! ـــــ آپ روزانہ اپنے اردگرد نظر دوڑا لیا کریں۔ آپ کو اس قسم کے لوگ وافر مقدار میں نظر آئیں گے ـــــ اُن سے اپنے ایمان کے دامن کو بچا کر رکھیں ـــــ اُن لوگوں کی بدنصیبی کا یہ عالم ہے کہ حضور فرما رہے ہیں اگر میں ان کو پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کردوں۔"

کم ظرفی کی انتہا

منکرین رسالت کی ناصبیوں اور خارجیوں کی کم ظرفی اور سفلے پن کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے ـــــ کہ جب بھی کوئی صاحب علم اور اہلِ محبت ـــــ آلِ پیغمبر کی شان و عظمت اور فضائل و مناقب بیان کرے تو اس پر فوراً شیعہ ہونے کا فتویٰ لگا دیتے ہیں ـــــ بہتان تراشی اس دنیا کا آسان ترین کام ہے اور اس قسم کے الزام لگانے کے پیچھے بھی بُغضِ رسول و آلِ رسول اور انتقامی جلن کی گرمی موجود ہوتی ہے ـــــ اس لئے یہ بات ان لوگوں کی تسکین کا باعث ہوتی ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ان کے خیالات اور حسد و عناد پر مبنی عقائد کی دنیا میں دلائل اور براہین کی ذرّہ برابر بھی گنجائش نہیں ـــــ یہی وجہ ہے کہ اہلسنّت کے ہر اس شخص پر، جو اہلِ بیتِ رسول کا نام لیوا ہو اس پر شیعہ ہونے کا بے بنیاد الزام اور ناروا تہمت لگا دیتے ہیں ـــــ اُن کے نزدیک یہ کام آسان بھی ہے اور تسکین بخش بھی ـــــ حالانکہ اہلسنّت کا ہی یہ

Marfat.com

امتیازی نشان ہے کہ وہ صحابہ کرام اور اہلِ بیت عظام کے ساتھ والہانہ محبت وعقیدت رکھتے ہیں ـــــ اس بدنہاد ٹولے کی یہ پرانی عادت ہے کہ جسے محبّ اہلِ بیت دیکھا اسے شیعہ اور رافضی کہہ دیا ـــــ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ امام الائمہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کو بھی اہلِ بیت کے ساتھ محبت وعقیدت کی بنا پر رافضی ہونے کا الزام دیا گیا ـــــ امام شافعی نے اس الزام کے جواب میں صرف اتنا کہا:

اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ آلُ مُحَمَّدٍ
فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَیْنِ اِنِّیْ رَافِضٌ

(دیوانِ شافعی ص ۸۹)

''اگر آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا نام رفض ہے، تو جن وانسان گواہ ہوجائیں کہ میں رافضی ہوں۔''

امام شافعی کے اس شعر کا مطلب بالکل واضح ہے کہ آلِ محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا نام ہرگز رفض نہیں ـــــ امام شافعی کا اہلِ بیت عظام سے توسل کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

آپ فرماتے ہیں ـــــ

آلُ النَّبِیِّ ذَرِیْعَتِیْ وَهُمْ اِلَیْهِ وَسِیْلَتِیْ
اَرْجُوْبِهِمْ اُعْطٰی غَدًا بِیَدِ الْیَمِیْنِ صَحِیْفَتِیْ

(دیوان شافعی مطبوعہ قاہرہ مصر ص ۵۷)

''آلِ نبی: بارگاہِ الٰہی میں میرا ذریعہ اور وسیلہ ہیں، امید ہے کہ کل قیامت کے دن ان کے وسیلے سے مجھے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا۔''

Marfat.com

—— قرآنی تفسیر کے آسمان کا کوکب ضیاء بار —— اور اپنے دور کے مفسرین کا سردار —— امام نظام الدین حسن محمد خراسانی —— جو امام نیشاپوری کے نام سے مشہور ہیں ”پر بھی شیعہ ہونے کا فتویٰ لگایا گیا —— وہ اس لئے کہ آپ نے اپنی تفسیر میں مولا علی سے توسل کیا ہے —— اور جناب علی علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ولی قرار دیا —— لکھتے ہیں۔

اِنِّیْ اَرْجُوْ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْهِ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ ثُمَّ بِنَبِیِّهِ الْقُرَشِیِّ الْاَبْطَحِیِّ وَوَلِیِّهِ الْمُعَظَّمِ الْعَلِیِّ

(تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان علی ہامش جامع القرآن (تفسیر ابن جریر) جلد ۳۰ ص ۲۲۸)

”بے شک میں امید رکھتا ہوں اس کی طرف اس کی ذات کریم سے، پھر اس کے قریشی، بطحا کے رہنے والے پیغمبر اور اس کے معظم ولی علی سے۔“

امام نیشاپوری نے تفسیر کے آخر میں یہ عبارت لکھی —— اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے فضلِ عظیم کا سوال کرتے ہوئے —— نبی مختار اور حیدر کرار کے وسیلہ سے دعا مانگی —— بس یہ لکھنا تھا کہ اس دور کے خوارج ونواصب اور خونِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیاسوں نے آسمان سر پر اٹھالیا —— اور آپ کو شیعہ کہنا شروع کر دیا —— لیکن آپ نے ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا علمی اور اعتقادی سفر جاری رکھا اور عمدہ ترین اور گراں قدر تصانیف کا ایک بہت بڑا خزانہ علمائے اُمت کے لئے چھوڑا۔

قارئین کرام! —— یاد رہے کہ جس فرقے کی بات ہو رہی ہے، ان کی ظاہری حالت سے ایسا ظاہر ہوتا ہے، جیسے آسمان سے فرشتوں کی قطاریں اتر رہی ہوں —— لیکن یہ بات اہلِ نظر اور اربابِ بصیرت کے علم میں ہے کہ منکرین اوصافِ رسالت نے اپنے اصلی نظریات وعقائد پر مکر وفریب کے غلاف چڑھا رکھے ہیں، کہ ان کے اصلی چہرے عام

Marfat.com

قسم کی خوردبین بھی نہیں دیکھ سکتی۔

اس دور میں ان کے دامِ تزویر سے بچنا ہر مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے ــــ ان سطور کے لکھنے کا واحد مقصد یہ ہے کہ جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ــــ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت علیہم السلام سے محبت وعقیدت رکھنے والے مسلمان دین رسول کے ان چھپے ہوئے دُشمنوں اور زہریلے ناگوں کے زہر سے محفوظ رہیں۔

اہلسنّت وجماعت

اہلسنّت و جماعت ــــ اہلِ ایمان کی وہ جماعت ہے، جس کو ــــ ''جماعت اہلسنّت'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ــــ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ــــ صحابہ کرام کی محبت ــــ اہلِ بیت کی مودّت ــــ اور اولیائے کرام کے ساتھ عقیدت کا پورا چمنستان آباد ہے ــــ یہ نام ان کو رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب سے ملا ہے۔

اس جماعت کے علماء نے منکرین اوصافِ رسالت اور خلافت وولایت کے مخالفین کی طرف سے اٹھائے گئے ہر قسم کے اعتراضات کے جوابات نہایت مدلل انداز میں دیئے ہیں ــــ جن سے مخالفین پر ہذیانی کیفیتیں طاری ہوتی رہیں ــــ یہ وہ علماء ہیں جو خانۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ناپاک انگلیوں کو علم کی تیغ دو، دم سے کاٹ کر پھینکتے رہے ہیں ــــ اگر فضائل اہلِ بیت کے بارے میں احادیث وروایات کی تلاش ہو تو وہ فقط علمائے اہلسنّت کی کتب سے ملیں گی۔ اور ان کا اسلوب بیان، دنیا سے نرالا ہے۔

مگر: ــــ نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس دور پر آشوب میں ــــ میری جماعت میں بھی کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں ــــ جن کے دل و دماغ میں خارجیت وناصبیت کے جراثیم آہستہ آہستہ سرایت کرتے جا رہے ہیں ــــ یہ ایک نہایت

Marfat.com

خطرناک بات ہے —— میں انہیں پہلے گنتی کے چند لوگ سمجھتا تھا اور انہیں آٹے میں نمک کے برابر جانتا تھا —— لیکن ایسا نہیں، ان میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے —— اور میں ان کی اندرونی کیفیتوں اور بیماریوں سے پوری طرح واقف ہوں —— پہلے یہ فقیر بھی یہی سمجھتا تھا کہ شاید ان کے ماحول نے ان کو نواصب کے نظریات کی تائید کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں۔

بندہ جس جگہ رہائش پذیر ہے وہاں کی دنیا ہی الگ ہے، —— حسد و عناد کا ایک ایسا لق و دق صحرا ہے، جہاں حُضرت کا نام و نشان تک نظر نہیں آتا —— اور محبت و عقیدت کا نوری چمن دُور، دُور تک دکھائی نہیں دیتا —— ناصبیت کے بادِ صرصر کے تھپیڑے اور ایک یہ فقیر ناتواں! —— لیکن اپنے شیخ —— شیخ الاسلام والمسلمین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر عنایت کا یہ اثر ہے —— کہ جب علی کے نام کا جھنڈا لے کر نکلتا ہوں تو خارجیت کی آندھیاں اپنا رُخ موڑ لیتی ہیں۔

آپ حیران ہوں گے کہ آخر وہ ایسا کیوں کرتے ہیں —— تو جان لیں کہ وہ میرے ساتھ ذاتی عناد کی بناء پر ایسا کرتے ہیں —— اور کہتے ہیں کہ یہ اہلِ بیت کے فضائل بیان کرتا ہے —— اور فضائل اس انداز سے بیان کرتا ہے کہ جس سے فلاں فرقے کو تقویت پہنچتی ہے —— اہلِ شعور بتائیں کہ ایسی بات کو جہالت کے کس خانے میں رکھا جائے —— بھلا ان سے کوئی پوچھے، کہ بھلے مانسو! —— کہ خاتونِ جنت کے فضائل بیان کرنے سے —— ذکر مولائے کائنات کرنے سے —— حسنین کریمین کو یاد کرنے سے ایمان کو تازگی ملتی ہے، یا کسی فرقے کو تقویت ملتی ہے؟ —— یاد رکھو! —— یادِ حسین میں آنسو بہنے سے دنیا بدل جاتی ہے اور حسنین کے نانا سے شفاعت کی بھیک ملتی ہے —— جس فرقے کا

Marfat.com

نام لیتے ہیں، اس فرقے کے افراد کو کیا معلوم کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل کیا ہیں —— اور محبت و مودّت اہلِ بیت کس کیفیت کا نام ہے۔

اہل محبت یادرکھیں —— کہ جن لوگوں کا اوپر ذکر ہوا —— ان کی محفلوں میں کبھی بھی —— بی بی پاک، مولائے کائنات، —— حسنین کریمین علیہم السلام کو عقیدت سے یادنہیں کیا جاتا —— معذرت خداہانہ طرز اپنائی جاتی ہے ——

چھوڑیں! ان سوداگروں پر قلم اٹھا کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں —— اس لئے نہیں —— کہ ان کی علمی نبضیں خود بخود دم توڑتی جارہی ہیں —— محبت کے گلستان اُجڑتے جارہے ہیں، مدت ہوئی اُجالوں نے اُن سے رخ پھیر لیا ہے —— اور دنیا کی ہوس نے تباہی کے آخری کنارے پر لا کھڑا کیا ہے —— بس ان کے لئے دعا ہی کی جاسکتی ہے —— کہ اللہ تعالیٰ انہیں اکابر اہلسنّت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ناظرینِ ذی فراست! —— برادرانِ اہلسنّت! —— آپ کی خدمت میں اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں، —— کہ ایسے مولویوں اور خطیبوں سے دور رہیں —— جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں اہلِ بیتِ رسول کو نشانہ بناتے ہیں —— اور ان لوگوں سے بھی دور رہیں جو اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب کرتے ہیں —— ایسے مولویوں کے پیچھے نماز درست نہیں، جو اپنے سینوں میں بغض علی رکھتے ہیں —— اور ایسے پیروں کے ہاتھ پر بیعت کرنا حرام ہے، جن کے دلوں میں مولا مرتضیٰ کے بغض کی آگ بھڑک رہی ہو —— خدائے بزرگ و برتر سے مصطفیٰ کریم کے گھرانے والوں کی محبت و عقیدت کی ہر وقت دعا مانگتے رہا کرو!

Marfat.com

بارگاہِ رسالت مآب میں

یارسول اللہ! ـــــ آپ سراجِ منیر ـــــ انسانیت کے محسن اعظم ـــــ مقام محمود اور شفاعت کبریٰ کے مالک ہیں ـــــ آپ کی ذاتِ گرامی محبوبِ ذاتِ باری ہے ـــــ دین و دنیا کی تمام رعنائیاں، آپ ہی کے لئے پیدا کی گئیں ـــــ کل موجودات آپ پر شیدا کی گئیں ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ذاتِ گرامی! ـــــ ازل کی زینت اور ابد کی رونق ہے ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرورِ کونین اور رحمت دارین ہیں ـــــ آپ ہی کا نور، جلوہ ریز اور ضیاء گستر ہے۔

آپ ہی کا آستانہ، وہ آستانہ ہے، جہاں شمس وقمر انتہائی ادب کے ساتھ اپنے نور کا نذرانہ پیش کرتے ہیں ـــــ اور فرشتے اپنی پلکوں سے جاروب کشی کو موجبِ ازدیادِ رحمت الٰہی سمجھتے ہیں ـــــ آپ ہی رشد وہدایت کے وہ نیّرِ اعظم اور نقطہ نورانی ہیں ـــــ جس سے پھیلنے والی نوری کرنوں سے تمام عالم کو یکساں پرنور بنادیا ہے ـــــ ہر شہر، ہر مقام ـــــ اور ہر گھر آپ کے لائے ہوئے نظامِ اسلام کے نور سے روشن ہوا ہے ـــــ کفر وشرک ـــــ ظلم وجبر ـــــ اور فسق وفجور کی تاریکیاں کافور ہوئیں، اور دنیا جہالت وتاریکی میں جس طرح گم ہوگئی تھی ـــــ آپ ہی کے نورِ ہدایت سے عقل وسلامتی اور روشنی کی فضاء میں آکر زندگی اور توانائی کی دولت سے بہرہ یاب ہوئی ـــــ

○ ـــــ اے تمام جہانوں کے لئے کرۂ ارض میں تشریف لانے والے آقا! ـــــ

آپ کی مقدس ترین بعثت سے دنیا کو اسلام وایمان کی دولت ونعمت ملی ـــــ گمراہوں کو آپ کی دکھائی ہوئی راہِ راست کی روشنی نے نوری منزلوں تک پہنچایا ـــــ آپ کی نورانی تعلیمات نے جاہلوں کو عالم، ظالموں کو عدل وانصاف کے پیکر ـــــ اور مغرور ترین

Marfat.com

انسانوں کو عجز وانکساری کا حسین مرقع بنا دیا۔

○ —— اے کرمِ مجسم! —— اے بے کسوں کے ہمدم! —— اے رسولِ مکرم! —— اے سردارِ بنی آدم! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم —— آپ کے اس عاصی اور پر تقصیر اُمتی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد، آپؐ کی آل وعترت اور آپ کے پیاروں کے مناقب میں ٹوٹے پھوٹے انداز میں جو کتاب تحریر کی، اسے قبول فرمائیے۔

اپنی اولاد وآل کے طفیل، اپنے اس منگتے کی جھولی میں خیرات ڈالئے۔

○ —— اے کشتیءِ اُمت کے ناخدا! —— اے خضرِ راہِ حق وصداقت! —— اپنے پیاروں کے صدقے میں مجھ غریب وبے کس پر نظرِ رحمت فرمائیے —— اے سخی لجپال داتا! —— میرے کاسۂ گدائی کی طرف چشمِ رحمت اٹھائیے —— میں اُس طائرِ بے پر کی طرح ہوں، جس کا کوئی آشیانہ نہ ہو —— اے شفیعِ مجرماں! —— اپنے گنہگار اُمتی کو قبر کے شدائد سے بچا کر قیامت کی گرمی میں اپنی چادرِ شفاعت کے سایہ میں جگہ مرحمت فرما۔

زمانے میں تو کوئی صورتِ پناہ نہیں
حضور! کیا درِ دولت پہ بھی پناہ نہیں

گدائے کوچۂ زہرا

سیّد خضر حسین چشتی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ کوٹلہ سارنگ شریف

نزد لالہ موسیٰ ضلع گجرات

مہتمم دار العلوم چشتیہ غوثیہ، کچہری روڈ منڈی بہاؤالدین

(مارچ ۲۰۰۴ء)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لفظ آل

لفظ آل ــــ اَصۡلُهَا اَهۡلٌ

لفظِ آل اصل میں ــــ اَهۡل ــــ تھا ــــ ھا ــــ کو ہمزہ میں تبدیل کیا تو ــــ أَأْلٌ ــــ بن گیا ــــ جب دو ہمزے اکٹھے ہوں، تو دوسرے ہمزہ کو الف میں تبدیل کیا تو آلٌ بن گیا۔

آل

آلُ الرَّجُلِ ــــ اَهۡلُهٗ ــــ آدمی کی آل سے مراد اس کے اہل ہیں ــــ یعنی گھر والے۔ وَآلُ اللّٰهِ وَآلُ رَسُوۡلِهٖ ــــ اَوۡلِيَاءُهٗ

(لسان العرب علامہ ابن منظور جلد ۱۱ مطبوعہ قم ایران)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کی آل سے مراد ان کے دوست ہیں۔

مندرجہ بالا تحقیق کی روشنی میں یہ امر واضح ہو گیا کہ آل سے مراد ''اَهۡلٌ'' ہے ــــ اور ــــ ''اَهۡلٌ'' ــــ کے متعلق صاحب لسان العرب علامہ ابنِ منظور رحمۃ اللہ علیہ جن کا نام محمد بن مکرم ہے ــــ رقم طراز ہیں:

اَهۡلُ الرَّجُلِ ــــ عَشِيۡرَتُهٗ وَ ذَوُوۡ قُرۡبَاهُ وَاَهۡلُ بَيۡتِ ــــ سُكَّانُهٗ ــــ وَاَهۡلُ بَيۡتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اَزۡوَاجُهٗ وَبَنَاتُهٗ وَ صِهۡرُهٗ اَعۡنِيۡ عَلِيًّا عَلَيۡهِ السَّلَام

(لسان العرب ج ۱۱ مطبوعہ قم (ایران)

Marfat.com

’’آدمی کی اہل سے مراد، اس کے کنبہ کے افراد اور اُس کے نسبی اقرباء ہیں اور اہلِ بیت سے مراد ——— گھر میں رہنے والے ہیں ——— اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت سے مراد ——— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی صاحبزادیاں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد! ——— یعنی حضرت علی علیہ السلام ہیں۔‘‘

○

آئمہ لغت نے ——— ’’اہل‘‘ ——— اور ——— ’’آل‘‘ ——— میں ایک لطیف سا فرق بیان کیا ہے ——— وہ کہتے ہیں کہ ——— لفظ آل ——— اَخَصّ اور اشراف کے لئے استعمال ہوا ہے ——— اور اہل اس سے عام ہے۔

موجودہ دور کی شہرۂ آفاق لغت المنجد ——— سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے ——— صاحب منجد لکھتے ہیں:

آلُ الرَّجُلِ ——— اَهْلُهٗ ——— وَلَا یُسْتَعْمَلُ اِلَّا مَا فِیْهِ شَرَفٌ (المنجد)

’’آدمی کی آل سے مراد اس کے اہل ہیں ——— اور لفظ آل صرف اصحابِ شرف کے لئے استعمال ہوتا ہے۔‘‘

○

یہ بات واضح ہوگئی کہ لفظ آل اَخَصّ کے لئے استعمال ہوتا ہے ——— اَخَصّ ——— خاص کی تفصیل ہے ——— اور اس کا معنی بنتا ہے بہت زیادہ ——— خاص ——— بہت زیادہ قریبی ——— جن پر ہر طرح کا اعتماد کیا جائے۔

Marfat.com

صاحب منجد کے نزدیک —— لفظ آل صرف اصحاب شرف کے لئے استعمال ہوتا ہے —— یعنی جن میں نسبی پاکیزگی پائی جائے اور نسب کے اعتبار سے افضل و اعلیٰ ہوں —— اور یہ امر بھی حقیقت پر مبنی ہے کہ شہزادیٔ کونین خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کا حسب و نسب ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ اور سب سے جداگانہ حیثیت رکھتا ہے —— یہی وجہ ہے کہ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے بارگاہِ مصطفوی میں نذرانۂ محبت وعقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

اہلِ بیت

قرآن وحدیث اس بات پر شاہد ہیں —— اور یہ امر بھی غیر مبہم اور ہر طرح کے شک وشبہ سے پاک اور مبرّا ہے —— کہ ازواجِ رسول، اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہر اعتبار اور پاکیزہ ترین نسبت کے لحاظ سے اہلِ بیت میں شامل وداخل ہیں۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشادِ خداوندی ہے کہ فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اہلِ بیت کہا ہے۔

آیت نمبر ا

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ (پارہ ۱۲ سورہ ہود آیت ۷۳)

ترجمہ: فرشتے بولے کیا اللہ تعالیٰ کے کام کا تعجب کرتی ہو؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں تم پر ہیں —— اے اس گھر والو۔

Marfat.com

آیت نمبر۲

قرآن پاک میں جناب سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی اہلیہ حضرت بی بی صفورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کی اہل فرمایا گیا ہے۔

اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَھْلِہٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ (پارہ ۱۹ سورۂ نمل آیت ۷)

ترجمہ: ''جب موسیٰ ''علیہ السلام'' نے اپنی گھر والی سے فرمایا مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے۔''

آیت نمبر۳

قرآنِ عزیز نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی اہلِ بیت فرمایا ہے۔

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِکَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ (پ۴ آل عمران آیت ۱۲۱)

ترجمہ: ''اور یاد کرو ''اے محبوب'' جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ (عائشہ کے گھر) سے برآمد ہوئے، مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے (غزوۂ اُحد میں)''

ان قرآنی شواہد کے سامنے قیاس آرائیاں اور لایعنی تاویلات —— اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے امہات المومنین کو اہلِ بیت تسلیم نہ کرنا کسی طور بھی مستحسن بات نہیں —— بلکہ اسلوب قرآن سے قطعی لاعلمی اور حقیقت وسچائی کا کھلا انکار ہے —— جو لوگ ازواجِ رسول کو اہلِ بیت میں شامل نہیں سمجھتے —— ان حضرات کی خدمت میں زوردار انداز میں اپیل کروں گا، کہ یہ ضد چھوڑ دیں کہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اہلِ بیت میں داخل نہیں —— ضد —— ہٹ دھرمی —— اور بغض وعناد کسی مسئلے کا حل نہیں۔

Marfat.com

راقم الحروف اُن لوگوں کو اسلام وایمان کی دنیا کے آدمی نہیں سمجھتا جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد کے طرف دار نہیں —— مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں —— کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج کو اہلِ بیت سے خارج تصور کیا جائے —— ملکۂ کونین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کو بیتِ رسول سے نکال کر دنیائے اسلام کو کیا پیغام دینا چاہتے ہو —— اس اسلام اور انسانیت کی محسنہ کے احسانوں کا بدلہ اتارنے کا یہ طریقہ کس احسان فراموش سے سیکھا ہے —— کہ سیّدہ خدیجہ طاہرہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گھر والی ماننے سے انکار کیا جارہا ہے —— ازواجِ مطہرات کو اہلِ بیت سے خارج کرنا کسی نوری، ناری، خاکی، آبی کے بس کی بات نہیں —— اور اس کے ساتھ ساتھ احادیث رسول کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح اور ہر قسم کے ظن وگمان سے پاک نظر آئے گا —— کہ مولا مرتضیٰ —— سیّدہ زہرا بتول —— اور حسنین کریمین علیہم السلام سرورِ کائنات علیہ افضل التحیات واکمل التسلیمات کے اہلِ بیت ہیں —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ غیر مبہم اور واضح ارشادِ پاک اس بات پر شاہد ہے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ

"الٰہی یہ علی —— فاطمہ —— حسن —— حسین —— میرے اہلِ بیت ہیں۔"

خیال رہے کہ یہ وہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے —— اور یہ وہ حقیقت ہے جس کو ثقلین نے بغیر کسی تردد وتذبذب تسلیم کیا ہے۔

○ —— مگر ہزاروں افسوس اس بات پر کہ ایک خاص گروہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر، محبوبِ ربّ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت کا دم بھرنے اور اطاعتِ کاملہ کا دعویٰ کرنے

Marfat.com

کے باوصف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نظر انداز کر کے دامن اسلام کو خارجی نظریات سے آلودہ کرنے کی سعیٔ لاحاصل میں دن رات ایک کیے ہوئے ہے —— اور خاندانِ نبوت کی برگزیدہ ہستیوں کا تقدس پامال کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا —— علامہ اقبال نے شاید اسی قسم کے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

یہی شیخ حرم ہے جو چُرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیمِ بوذر دلقِ اویس و چادرِ زہراء

اور یہ بھی فرمایا:

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغِ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

قارئین کرام! —— خیال رہے کہ ان لوگوں کے ناپاک عزائم کسی اہلِ حق سے پوشیدہ نہیں —— یہ وہ لوگ ہیں، جو شاتمانِ علی علیہ السلام گستاخانِ رسول —— اور دشمنانِ اہلِ بیت کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔

یہ وہی خارجیوں کا منظم گروہ اور بے یقین لوگوں کا ایک خاص ٹولہ ہے جو مولائے کائنات، دامادِ رسول، حضرت علی شیرِ خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے دورِ خلافت کو عبوری دورِ حکومت سے تعبیر کرتا ہے۔ یہ وہی بے ادب لوگ ہیں جنہوں نے یزید جیسے ملعون —— ناپاک —— اور بے حیا شخص کی صفائی میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے —— اور منبر رسول پر چڑھ کر آلِ رسول کو جی بھر کر گالیاں دینا اپنا شعار بنا رکھا ہے۔

یہ وہی بختوں جلا، بے نصیب فرقہ ہے —— جس نے شہید خنجر جور و جفا —— شہزادۂ گل گوں قبا —— راکبِ دوشِ مصطفیٰ —— امام حسین علیہ السلام کو یزید لعین کا باغی قرار

Marfat.com

دے کر اپنی باطل پرستی کا ثبوت مہیا کیا —— اور اہلِ حق کے بارے میں بازاری زبان استعمال کر کے کفر و شرک اور بدعت کے فتوے صادر کئے —— ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس قسم کی شرانگیزیوں کو دیکھتے ہوئے ہی —— تو یہ کہا تھا۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

Marfat.com

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از رُوئے

قرآنِ حکیم

○

ان کی پاکی کو خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت

خالقِ ارضین وسماوات نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں کئی مقامات پر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل وعترت اور اہلِ بیت کا ذکر فرمایا ہے۔

آیت نمبر ا

آیت تطہیر

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ (پارہ ۲۲ سورہ احزاب آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ:۔۔۔ ’’اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والو کہ تم سے دور کر دے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمہیں پوری طرح سے پاک وصاف کر دے۔‘‘

Marfat.com

اس آیتِ مبارکہ میں اہلِ بیتِ رسول کو تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب نجاستوں سے بچنے کا حکم اور گناہوں سے نفرت دلائی گئی ہے۔

ظاہری اور باطنی فواحش سے بچنے کی طرف اشارہ ہے۔

رِجس کے معنی

رِجس کے معنی —— اَلشَّیْءُ الْقَذِرُ —— ہر گندی چیز کے ہیں —— امام زہری رضی اللہ عنہ —— ''جو امام زین العابدین کے شاگرد ہیں'' نے فرمایا:

اَلرِّجْسُ اِسْمٌ لِکُلِّ مُسْتَقْذِرٍ مِّنْ عَمَلٍ وَغَیْرِہٖ

(الشرف المؤبد لآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

ہر ناپسندیدہ چیز کو رجس کہتے ہیں خواہ وہ عمل ہو یا غیر عمل۔

○ —— یہ بات خیال میں رہے کہ اکثر علماء نے مجازاً اس سے ذنب (گناہ) مراد لیا ہے —— اور جناب سدی نے اس سے مراد اِثم لیا ہے جس کے معنی اخلاقی یا مذہبی جرم ہے۔

○ —— جنابِ زُجاج کہتے ہیں کہ اس سے مراد فسق ہے —— جو نافرمانی، گناہ، گمراہی، جرم اور بدکاری کے معنوں میں ہے۔

○ —— ابنِ زید کے نزدیک شیطان ہے —— یعنی تمام شیطانی افعال و عقائد کو رجس کہتے ہیں۔

○ —— اور حسن نے اس کو شرک کہا ہے۔

○ —— اور بعض علماء نے اس سے شک —— بخل —— طمع —— بدعت —— نقص —— خواہشات وغیرہ مراد لیا ہے۔

Marfat.com

○ —— عظیم مفسر علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْمُرَادُ بِهٖ هٰهُنَا مَا يَعُمُّ كُلَّ ذَالِكَ

یہاں اس سے مراد "وہ سب کچھ ہے" جو ان سب (معانی) کو شامل ہے۔

(تفسیر روح المعانی ج [illegible] ص [illegible])

اس سے معلوم ہوا کہ خالقِ کائنات نے اہلِ بیتِ رسول کو اس قسم کی تمام آلائشوں سے محفوظ رکھا جو رجس کے ضمن میں آتی ہیں۔

حدیثِ رسول

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَا وَاَهْلُ بَيْتِيْ مُطَهَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ

(تفسیر روح المعانی ج [illegible] ص [illegible] مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

ترجمہ: "کہ میں اور میرے اہلِ بیت گناہوں سے پاک ہیں۔"

○ —— یہ بات طے شدہ ہے کہ مذکورہ آیت مقدسہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ کی اولادِ پاک کے بارے میں نازل ہوئی —— اور وہ سب اہل بیت میں شامل ہیں —— ان پاکیزہ ہستیوں میں سے کسی کو بھی اہل بیت سے خارج نہیں کیا جا سکتا —— اس قسم کی تمام کوششیں علمی، اخلاقی اور اعتقادی طور پر ناکام ہو چکی ہیں۔

اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیثِ کساء

علامہ خازن (علاؤ الدین علی بن محمد بغدادی) رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں کہ حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز

Marfat.com

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو تشریف لائے اور آپ اس وقت سیاہ بالوں کی ایک منقش ''دھاری دار'' چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ پھر آپ بیٹھ گئے۔

فَاَتَتْ فَاطِمَۃُ فَاَدْخَلَھَا فِیْہِ — سیّدہ فاطمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں چادر میں داخل فرمالیا

ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ فَاَدْخَلَہٗ فِیْہِ — پھر علی مرتضٰی آئے ان کو بھی چادر مبارک کے نیچے جگہ عطا فرمائی

ثُمَّ جَآءَ الْحَسَنُ فَاَدْخَلَہٗ فِیْہِ — پھر جناب حسن مجتبٰی آئے تو انہیں بھی چادر میں داخل فرمالیا

ثُمَّ جَآءَ الْحُسَیْنُ فَاَدْخَلَہٗ فِیْہِ — پھر حضرت حسین آئے انہیں بھی اسی چادر میں داخل فرمالیا

اور پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

''اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝

(تفسیر خازن جلد ۳ ص ۴۹۹ مطبوعہ مصر — تفسیر خازن جلد ۳ ص ۴۲۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

روایت نمبر ۲

امّ المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی کہ جب میں دروازے کے پاس بیٹھی تھی — تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا —

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْتُ مِنْ — یا رسول اللہ کیا میں اہلِ بیت میں سے نہیں

Marfat.com

اَهْلِ الْبَیْتِ؟ ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّكَ اِلٰی خَیْرٍ اَنْتَ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ

یقیناً آپ بھلائی پر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے ہیں۔

آپ فرماتی ہیں کہ گھر میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ علی، فاطمہ، حسن، حسین علیہم السلام موجود تھے ـــــ تو سیّد عالم نے ان سب کے اوپر چادر ڈال دی ـــــ اور ـــــ فرمایا:

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِی

اے اللہ کریم یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

فَاذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ، وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا

تو ان سے رجس کو دُور فرما اور انہیں خوب پاک فرما۔

(تفسیر خازن ج ۳ ص ۴۹۹ مطبوعہ مصر، تفسیر خازن ج ۳ ص ۴۲۵ مطبوعہ بیروت لبنان، تفسیر دُرِ منثور ج ۵ ص ۱۹۸ مطبوعہ بیروت لبنان)

روایت نمبر ۳

امام ابنِ جریر ـــــ امام ابنِ ابی حاتم ـــــ امام طبرانی ـــــ امام ابنِ مردویہ رحمۃ اللہ علیہم نے زوجۂ رسول امّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے ـــــ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں سوئے ہوئے تھے ـــــ آپ پر خیبر کی بنی ہوئی چادر تھی۔ اسی اثناء میں سیّدہ خاتونِ جنت سلام اللہ تعالیٰ علیہا ایک ہنڈیا لائیں جس میں خزیرہ (قیمہ نما پکا ہوا گوشت جس پر خشک آٹا بکھیر دیا جائے) حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

Marfat.com

نے سیدہ سے فرمایا:

اُدْعِیْ زَوْجَکِ ، وَابْنَیْكِ ، حَسَنًا وَ حُسَیْنًا

اپنے شوہر اور دونوں بیٹوں حسن اور حسین کو بلاؤ

سیدہ خاتونِ جنت مولا علی، امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کو بلا لائیں۔ سب ہستیاں کھانا تناول فرما رہی تھیں کہ اسی اثناء میں رسول اللہ پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی ——حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر شریف کا ایک کنارہ پکڑا اور اس چادر سے انہیں ڈھانپ دیا —— اور پھر چادر سے اپنا ہاتھ —— اور آسمان کی طرف اشارہ کیا —— اور پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَخَاصَّتِیْ فَاذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ، وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا

اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں اور میرے خاص افراد ہیں، ان سے رجس کو دور کر دے اور انہیں پاک وصاف کر دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔

اُمّ المؤمنین سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں:

فَاَدْخَلْتُ رَأْسِیْ فِی السِّتْرِ

کہ میں نے اپنا سر پردے کے اندر کر لیا۔

فرماتی ہیں میں نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کی۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنَا مَعَکُمْ؟

''یا رسول اللہ! کیا میں بھی تمہارے ساتھ ہوں؟''

Marfat.com

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّكَ اِلٰی خَیْرٍ   تو خیر کی طرف ہے

(تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ج ۵ ص ۳۷۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔ بیہقی ج ۲ ص ۱۴۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان)

اوپر والی روایت میں ہے۔

هٰٓؤُلَاۤءِ اَهْلُ بَیْتِیْ خَاصَّتِیْ

''یہ میرے خاص ترین افراد خانہ ہیں''

قارئین کرام! —— خَاصَّتِیْ —— لفظ پر بار بار غور فرمائیں تو آپ کو پنج تن پاک کی فضیلتوں کے آسمانوں پر چمکتے ہوئے لاتعداد ستارے نظر آئیں گے جو آپ کے سینوں کو عقیدتوں کے نور سے روشن کر دیں گے۔

لفظ خاص: —— کے معنوں میں مشہور ترین معنے —— صرف —— فقط —— مختص —— عمدہ ترین —— منتخب —— مرغوب —— پیارا —— منظور نظر —— چہیتا —— اور افضل کے ہیں —— آپ ان معنوں پر غور فرمائیں اور پھر خارجیوں کی چیخ چیخ کو سامنے رکھیں تو حقیقتیں خود بخود نکھر کر سامنے آجائیں گی۔

Marfat.com

روایت نمبر۴

امام طبرانی (حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُمّ المومنین حضرت امّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت نقل کی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا سے فرمایا۔

اَئتِینِی بِزَوْجِكِ وَابْنَیْهِ — اپنے شوہروں اور اپنے دونوں بیٹوں کو میرے پاس لے آؤ۔

شہزادیٔ کونین، حسنین کریمین اور علی ذوالقرنین کو بارگاہِ رسولِ ثقلین میں لے آئیں —— والی دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر فدک کی بنی ہوئی چادر ڈال دی۔

ثُمَّ وَضَعَ یَدَهٗ عَلَیْهِمْ — پھر اپنا ہاتھ ان سب پر رکھ دیا۔

ثُمَّ قَالَ —— پھر فرمایا

"اَللّٰھُمَّ اِنَّ هٰؤُلَآءِ اٰلُ مُحَمَّدٍ فَجعَلَ صَلٰوتِكَ وَ بَرَکَاتِكَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ! یہ آلِ محمد ہیں، اپنی برکتیں اور رحمتیں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرما۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

قَالَتْ اُمُّ سَلْمَةَ —— اُمّ المؤمنین امّ سلمہ فرماتی ہیں۔

فَرَفَعْتُ الْکِسَآءَ لِاَدْخُلَ مَعَهُمْ فَجَبَذَهٗ مِنْ یَدِیْ، وَقَالَ —— اِنَّكِ عَلٰی خَیْرٍ (المعجم الکبیر ج ۳ ص ۵۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

کہ میں نے وہ چادر اوپر اٹھائی تاکہ میں بھی ان میں داخل ہو جاؤں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ چادر میرے ہاتھ سے کھینچ لی —— اور فرمایا

Marfat.com

——تو بھلائی پر ہے۔

روایت نمبر ۵

پنجتن پاک کے بارے میں

امام ابنِ جریر، ابنِ ابی حاتم اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ خَمْسَةٍ فِيَّ، وَ فِيْ عَلِيٍّ وَ حَسَنٍ وَّ حُسَيْنٍ وَّ فَاطِمَةَ (سَلَامُ اللهِ عَلَيْهِمْ)

(تفسیر ابن جریر (ابوجعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ) ج ۲۲ ص ۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان ——تفسیر درمنثور ج ۵ ص ۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان —— المعجم الکبیر جلد ۳ ص ۵۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان (امام ابوقاسم سلیمان بن محمد طبرانی)

''یہ آیت (آیت تطہیر) پانچ افراد کے بارے میں نازل ہوئی، میرے بارے، اور علی المرتضیٰ اور حسن مجتبیٰ اور حسین اور سیّدہ زہرا (علیہم السلام) کے بارے میں نازل ہوئی۔''

مندرجہ بالا حدیث شریف امام ابنِ جریر طبری نے تفسیر جامع البیان میں —— امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے تفسیر درمنثور میں —— امام ابوالقاسم سلیمان بن محمد طبرانی نے المعجم الکبیر میں نقل فرمائی ہے —— المعجم الکبیر کی تخریج —— حمدی عبدالمجید سلفی نے کی ہے —— آنجناب —— خَمْسَةٍ —— کا لفظ حذف کر گئے ہیں —— یہ سلفیوں کی پرانی عادت ہے —— اور یہ بھی ممکن ہے کہ معجم کبیر شائع کرنے والے ادارے کا کارنامہ ہو

Marfat.com

—— اور یہ بھی ممکن ہے کہ کتابت کی غلطی ہو —— وہ ادارے جو عبارات کو کتابوں سے اڑا رہے ہیں، وہ قرآن واحادیث اور تفاسیر اور مصطفیٰ کریم کے ساتھ غداری کے مرتکب ہو رہے ہیں —— وہ اہلِ علم کے مجرم اور دینِ اسلام پر ظلم کرنے والے خائن اور بددیانت ہیں۔ علمی اور اعتقادی میدانوں میں بار بار شکست کھانے کے بعد اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔

آلِ عباء

امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ —— علامہ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے آیت تطہیر کے ضمن رقم طراز ہیں کہ اسی وجہ کی بناء پر آلِ عبا کا لفظ پنجتن پاک پر بولتے ہیں —— لکھتے ہیں ——

آلُ الْعِبَاءِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَابْنَتُهُ وَالْمُرْتَضٰى ثُمَّ سِبْطَاهُ اِذَا اجْتَمِعُوْا[1]

(روح البیان جلد ۷ ص ۱۷۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

آلِ عباء یہ حضرات ہیں —— رسول اللہ —— آپ کی صاحبزادی سیّدہ زہراء —— مولا علی المرتضیٰ —— پھر آپ کے دونوں صاحبزادے امام حسن، امام حسین علیہم السلام جب جمع ہوں "تو آلِ عبا بنتی ہے۔"

Marfat.com

روایت نمبر ۶

سات افراد کی موجودگی میں

امام ابنِ مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُمّ المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی:

وَ فِی الْبَیْتِ سَبْعَةٌ: جِبْرِیْلُ، وَ مِیْکَائِیْلُ وَ عَلِیٌّ، وَ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَا بِبَابِ الْبَیْتِ، قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللهِ اَلَسْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ؟ قَالَ اِنَّكِ اِلٰی خَیْرٍ اِنَّكِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(روح البیان جلد ۷ ص ۱۷۱ مطبوعہ مکتبہ الاسلامیہ کانسی روڈ کوئٹہ پاکستان)

”اور گھر میں سات افراد تھے، حضرت جبریل، جناب مکائیل علی المرتضٰی سیّدہ خاتونِ جنت، امام حسن، امام حسین —— اور میں گھر کے دروازے کے پاس تھی —— میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا میں اہلِ بیت میں سے نہیں ہوں؟ —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— تو بھلائی پر ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے ہے۔

روایت نمبر ۷

امام ابنِ مردویہ، حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے —— حضرت اُمّ المومنین امّ سلمہ سلام اللہ علیہا کی باری کا دن تھا —— تو حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اس آیت (آیت تطہیر) کو لائے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حسنین کریمین سیّدہ پاک اور حضرت

Marfat.com

علی المرتضٰی سلام اللہ علیہم کو بلایا۔ (تفسیر درمنثور جلد ۵ ص ۳۷۷)

فَضَمَّهُمْ اِلَيْهِ وَ نَشَرَ عَلَيْهِمُ الثَّوْبَ

اور انہیں اپنے جسم کے ساتھ لگالیا، ان پر کپڑا اڈالا۔

وَالْحِجَابُ عَلٰی اُمِّ سَلْمَةَ

جبکہ حضرت امّ سلمہ پر حجاب ڈالا ہوا تھا

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا

''اے اللہ کریم! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، اے اللہ کریم! ان سے ہر قسم کی ناپاکی کو دُور فرمادے، اور انہیں پاکیزہ بنادے۔''

حضرت امّ سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی۔

فَاَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ اے اللہ کے نبی! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ تو اپنے مکان پر ہے اور تو بھلائی پر ہے۔

(تفسیر الدر المنثور فی التفسیر الماثور جلد ۵ ص ۳۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

Marfat.com

روایت نمبر ۸

آیتِ تطہیر کا مطلب

امام حکیم ترمذی، امام طبرانی، امام ابنِ مردویہ، امام ابونعیم، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا —— مجھے اس میں سے بہتر حصہ میں رکھا —— اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَاَصْحَابُ الْيَمِيْنِ (سورہ واقعہ آیت ۲۷) —— اور —— وَاَصْحَابُ الشِّمَالِ (سورۂ واقعہ آیت ۴۱) کا یہی مطلب ہے —— میں اصحابِ یمین میں سے ہوں —— اور میں اصحاب یمین میں بہترین ہوں —— پھر دونوں قسموں کو مزید تین حصوں میں تقسیم کیا۔ اور ان تین حصوں میں سے بہترین حصہ میں رکھا —— اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ عالی شان

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○

(سورۃ واقعہ پارہ ۲۷ آیت ۸-۹-۱۰-۱۱)

کا یہی مطلب ہے —— فرمایا —— میں سابقین میں سے ہوں —— اور بہترین سابقین میں سے ہوں —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں —— پھر ان تین قسموں کو مختلف قبیلوں میں تقسیم کیا —— اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا —— اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ پاک

وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ (سورہ حجرات آیت ۱۳)

Marfat.com

کا یہی مطلب ہے۔

وَاَنَا اَتْقٰی وُلْدِ اٰدَمَ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا فَخْرَ

میں اولادِ آدم میں سے سب سے زیادہ متقی ہوں، بارگاہِ خداوندی میں سب سے زیادہ معزز ہوں (مجھے) اس پر کوئی فخر نہیں۔

فرمایا —— پھر اللہ تعالیٰ نے قبیلوں کو گھروں میں تقسیم فرمایا —— اور مجھے گھر کی رُو سے، ''یعنی خاندانی اعتبار سے'' —— بہترین گھر میں رکھا —— آگے فرمایا —— کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ عالی شان

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ○

کا یہی مطلب ہے۔ آخر میں فرمایا

فَاَنَا وَاَھْلُ بَیْتِیْ مُطَھَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ

میں اور میرے اہلِ بیت گناہوں سے پاک ہیں۔

(درمنثور ج ۵ ص ۳۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان المعجم الکبیر ج ۳ ص ۵۷ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

مندرجہ بالا روایت جس میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شان ورفعت اور مقام ومرتبت کو حکمت آگیں پیرایہ میں بیان فرمانے کے بعد اپنے اہلِ بیت کا ذکر بھی فرمایا —— کہ میں اور میرے اہلِ بیت گناہوں سے پاک ہیں۔

لیکن برا ہو تعصب کا کہ معجم کبیر کو شائع کرنے والے ادارے ''احیاء التراث العربی'' نے آخری عبارت حذف کر دی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام ومقام کے ساتھ غداری —— اور دینِ اسلام کے ساتھ بد دیانتی ہے —— ''دار الکتب العلمیہ'' بیروت

Marfat.com

لبنان کی بھی یہی روش ہے وہ ادارہ بھی خیانت کا مرتکب ہو رہا ہے —— اگر ان اداروں کے مالکان مسلمان ہیں تو پھر ایسا کیوں؟ —— چند سکوں کی خاطر دیانت کا سودہ تو کسی قوم کے مفاد میں نہیں ہے —— علماء کی ایک پوری جماعت بھی تخریج کی آڑ میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت ومنزلت کو کم کرنے اور فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق تشکیک کا بیج بو رہی ہے —— ایمان وایقان کا سستے داموں سودہ کرنے والے علماء —— علمائے سو ہیں —— جن کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں —— اور مذہب کی دنیا میں کسی قسم کا کوئی وقار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ملتِ اسلامیہ کو ان خائنوں سے محفوظ فرمائے۔

روایت نمبر ۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— جب سیّدہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کے دروازے کے پاس سے نمازِ فجر کے لئے گزرتے تو بلند آواز سے فرمائے۔

اَلصَّلٰوۃُ —— یَا اَھْلَ الْبَیْتِ —— اَلصَّلٰوۃ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝

(تفسیر در منثور ج ۵ ص ۳۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

”نماز (کا وقت ہے) اے اہلِ بیت نماز ادا کرو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے، اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والو! کہ تم سے دور کر دے ہر قسم کا رجس، کہ تمہیں پوری طرح سے پاک وصاف کر دے۔“

اور یہ عمل مسلسل چھ ماہ تک جاری رہا —— بقول ابنِ عباس یہ معمول سات ماہ تک جاری رہا —— حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں —— کہ نبی اکرم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم ــــ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد، چالیس صبح تک ــــ حضرت خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کے دروازے پر تشریف لا کر یہ فرماتے رہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ــــ اَلصَّلٰوۃَ ــــ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ (الشرف المؤبد لال محمد ص ۸ مطبوعہ مصر)

''اے اہلِ بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو ــــ نماز پڑھو! خدا تم پر رحم فرمائے'' ــــ

روایت نمبر ۱۰

امام ابنِ ابی شیبہ ــــ امام احمد بن حنبل ــــ امام ابنِ جریر ــــ امام منذر ــــ امام ابنِ ابی حاتم ــــ امام طبرانی ــــ امام حاکم ــــ (امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) ــــ امام ابوبکر بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــــ سیّدہ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کے ہاں تشریف لائے۔ حضرت مولا علی علیہ السلام ــــ اور جنابِ زہراء کو اپنے سامنے قریب بٹھایا ــــ اور امام حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کو اپنی آغوش میں بٹھالیا ــــ پھر ان سب کو اپنے دامن رحمت میں لے کر ــــ آیت تطہیر تلاوت فرمائی ــــ اور ان الفاظ میں دعا فرمائی ــــ

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ ــــ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ، وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا

اے اللہ کریم! یہ میرے اہلِ بیت ہیں ــــ ان سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور رکھ اور انہیں پاک وصاف فرمادے۔''

Marfat.com

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ——— میں نے عرض کیا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا مِنْ اَهْلِكَ

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی آپ کے اہل میں سے ہوں۔''

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

وَاَنْتِ مِنْ اَهْلِيْ اِنَّهَا لَاَرْجٰى مَا اَرْجُوْا

''ہاں! تم بھی میرے اہل میں سے ہو ——— میرے لئے یہ بہت بڑی امید کی بات ہے۔''

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (متوفی ۴۰۸ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ وَ كَاَنَّهُ جَعَلَهُ فِيْ حُكْمِ الْاَهْلِ تَشْبِيْهًا بِمَنْ يَسْتَحِقُّ هٰذَا الْاِسْمَ لَا تَحْقِيْقًا (الصواعق المحرقۃ ص ۱۴۴)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، گویا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بطور تشبیہ اُسے اہل حکم میں داخل فرمایا جو اس نام کا مستحق تھا، نہ کہ حقیقتاً، ایسا فرمایا

جناب علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''الصواعق المحرقۃ'' میں مذکورہ بالا، آیت تطہیر کے ضمن میں ایک روایت بیان فرمائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا کے بعد ارشاد فرمایا:

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ وَعَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاهُمْ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۴۴)

''کہ جو ان سے جنگ کرے گا، میں اس سے جنگ کروں گا۔ اور جو ان

Marfat.com

سے صلح کرے گا، میں اس سے صلح کروں گا اور جو ان سے دشمنی کرے گا، میں اس کا دشمن ہوں۔"

روایت نمبر ۱۱

ایک اور روایت جسے امام مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب ابو سعید خدری سے روایت اس طرح بیان کی ہے ـــــ کہ جب مولا مرتضٰی ـــــ اور ـــــ سیّدہ خیر النساء علیہا السلام کی شادی ہوئی تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ـــــ چالیس روز تک اُن (زہراء و علی) کے دروازے پر آتے رہے اور آپ ان الفاظ میں ارشاد فرماتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْت وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ـــــ اَلصَّلٰوۃَ ـــــ رَحِمَکُمُ اللہُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝ انا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ انا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ (درمنثور ج۵ ص ۲۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اے اہلِ بیت! تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو ـــــ نماز کا وقت ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے ـــــ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والو! ـــــ تم سے دور کر دے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمہیں پوری طرح پاک و صاف کر دے" ـــــ جو تم سے جنگ کرے گا میں اس سے جنگ کرنے والا ہوں، ـــــ اور جو تم سے صلح کرے گا ـــــ میں اس سے صلح کرنے والا ہوں۔"

روایت نمبر ۱۲

امام ابنِ جریر اور امام ابنِ ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ

Marfat.com

قول نقل فرمایا ہے:

قَالَ: هُمْ اَهْلُ بَيْتٍ طَهَّرَهُمُ اللهُ مِنَ السُّوْءِ، وَاخْتَصَّهُمْ بِرَحْمَتِهٖ —

فرمایا: — کہ یہ اہلِ بیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے گناہ سے محفوظ رکھا اور اپنی رحمت کے ساتھ خاص کیا۔

○ — اور ضحاک بن مزاحم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے — کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

نَحْنُ اَهْلُ بَيْتٍ طَهَّرَهُمُ اللهُ مِنْ شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ، وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلِفِ الْمَلَائِكَةِ، وَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ، وَ مَعْدَنِ الْعِلْمِ

(تفسیر الدر المنثور (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) ج ۵ ص ۳۷۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

ہم اہل ہیں! کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کے درخت، رسالت کے محل، فرشتوں کے آنے جانے رحمت کے گھر، علم کے معدن ومخزن کے ساتھ پاکیزہ بنایا۔

اوپر والی روایت میں آقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اہلِ بیت کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے فرمایا — یہ وہ اہلِ بیت جنہیں خدا تعالیٰ نے ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھ کر اپنی رحمت کے ساتھ خاص کیا — اس سے پہلے کہ کوئی اس میں ابہام پیدا کرنے کی کوشش کرے اس امر کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا — کہ ہم اہلِ بیت ہیں! — کہ جنہیں اللہ کریم نے نبوت کے بہار آگیں درخت اور رسالت کے عالی شان محل — رحمت کا گھر، جس میں فرشتوں کی آمدورفت ہے — اور ہمارے گھر سے ہی علمی انوار

Marfat.com

کے سوتے پھوٹتے ہیں ـــــ اس لئے کہ ہم پاکیزہ ترین ہیں ـــــ اور ان تمام اُمور کے ساتھ ہمیں پاکیزگی کی دولت سے نوازا ـــــ

اس سے مراد کون؟

مذکورہ آیت تطہیر میں اہلِ بیت سے مراد کون ہیں ـــــ اس سلسلے میں مفسرین عظام کا اختلاف ہے ـــــ امام بغوی (ابو محمد حسین بن فراء) ـــــ علامہ خازن ـــــ اور بہت سے دیگر مفسرین کرام کے مطابق ـــــ ایک جماعت میں صحابیٔ رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ـــــ اور تابعین میں حضرت مجاہد ـــــ اور جناب قتادہ وغیرہم ہیں ـــــ کہ اہلِ بیت سے مراد اہلِ عبا (چادر والے) یعنی سیّدنا سیّد عالم محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـــــ حضرت مولا علی ـــــ مخدومہ کونین سیّدہ زہراء بتول ـــــ اور حسنین کریمین علیہم السلام ہیں۔

دوسرے گروہ! ـــــ جس میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ـــــ اور تابعی جناب عکرمہ ہیں ـــــ کا موقف یہ ہے کہ اہلِ بیت سے مراد اُمہات المومنین سلام اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

علامہ خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے امام بقاعی کے حوالے سے بتایا ہے کہ اہلِ بیت سے مراد ـــــ وہ تمام حضرات ہیں جو رسول دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خصوصی وابستگی رکھتے ہیں ـــــ مرد ـــــ عورتیں ـــــ ازواجِ رسول ـــــ کنیزیں ـــــ قریبی رشتہ دار ـــــ

امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس سے مراد بنو ہاشم ہیں ـــــ اور بعض نے ـــــ بنو عباس ـــــ آلِ عقیل ـــــ اور دیگر جن پر صدقہ حرام ہے،

Marfat.com

——سب مراد ہیں۔

لیکن جمہور علماء کا یہ فیصلہ ہے—— کہ اس سے مراد—— ازواجِ رسول—— اور اولادِ رسول مراد ہیں—— یعنی تمام امہات المومنین سلام اللہ علیہم—— مولا علی—— سیّدہ بتول—— امام حسن—— اور امام حسین علیہم السلام ہیں۔ (ماخوذ از شرف مؤبد امام یوسف نبھانی)

یہ امر یقینی ہے—— اور اس میں سوائے عکرمہ اور گنتی کے چند علماء کے کسی نے اختلاف نہیں کیا—— کہ مولائے کائنات حضرت علی—— مخدومۂ کونین سیّدہ زہرا بتول —— امام حسن مجتبیٰ—— امام حسین شہید کربلا علیہم السلام—— ہر حال اور ہر صورت میں اہلِ بیت میں شامل ہیں۔

اور فخر عالم سیّدنا محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پاک باز ہستیوں کو اہلِ بیت فرما کر تمام اختلافات کے دروازے بند کر دیئے ہیں—— اگر کوئی بد بخت ان جملہ شواہد کی موجودگی میں حسنین کریمین علیہما السلام کو اہلِ بیتِ رسول ماننے کے لئے تیار نہیں تو یہ اس کی ہٹ دھرمی—— ضد، یا اس کے اندرونی عناد کی علامت ہے۔

باغِ جنت کے ہیں، بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلِ بیت
ان کی پاکی کو خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت
مصطفیٰ عزت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دودمانِ اہلِ بیت

Marfat.com

آیت نمبر۲

آیتِ مُباہلہ

ارشادِ خداوندی ہے:

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ○

(پارہ۳ سورۂ آلِ عمران آیت ۶۱)

"(اے حبیب) ان سے فرما دو کہ آؤ! ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو بھی اور تمہارے بیٹوں کو بھی —— اپنی عورتوں کو بھی اور تمہاری عورتوں کو بھی، اپنے آپ کو بھی اور تم کو بھی پھر مُباہلہ کریں —— تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔"

مُباہلہ

مُباہلہ اس کو کہتے ہیں —— کہ فریقین نہایت عجز وانکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بددعا کریں کہ ان میں سے جو جھوٹا ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

شانِ نزول

اوپر درج آیتِ مبارکہ کی شانِ نزول کے بارے میں مفسرین عظام نے جو بیان فرمایا —— وہ کچھ اس طرح ہے —— کہ بنی نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا —— شرکائے وفد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنے لگے —— کہ آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! —— اس کے بندے —— اور اس کے رسول صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہٖ وسلم ـــــ اور اس کے کلمہ ہیں، جو کنواری، بتول، عذرا کی طرف القاء کیے گئے۔

یہ سن کر نجرانی عیسائی بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے ـــــ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ جناب عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ!)

خالق کائنات نے ان کے جواب میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ (پ۳ سورہ آل عمران آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ: ''بے شک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم (علیہ السلام) کی طرح ہے، بنایا مٹی سے، پھر فرمایا اسے، ہو جا، تو وہ ہو گیا۔''

خیال رہے کہ عیسائی، جناب عیسیٰ کو بغیر باپ کے ولادت کو اس بات کی دلیل بتائے کہ آپ خدا ـــــ یا خدا کے بیٹے ہیں۔ قرآنِ عزیز ان کی واضح طور پر تردید فرماتا ہے ـــــ کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا ہونے کی یہی دلیل ہے ـــــ تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے ـــــ جس کا نہ کوئی باپ تھا اور نہ کوئی ماں ـــــ اگر تم ان کو انسان مانتے ہو تو عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں خدا یا خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ـــــ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ نے حضرتِ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے ـــــ اس آیت مُباہلہ کے نازل ہونے کے بعد ـــــ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ـــــ حضرت علی ـــــ سیّدہ خاتونِ جنت ـــــ حضرت حسن ـــــ حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا ـــــ اور بارگاہِ خدا

Marfat.com

وندی میں عرض کیا۔

اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِي (تفسیر مظہری جز۲ص۶۱ مطبوعہ کوئٹہ)

''اے اللہ! یہی میرے اہلِ بیت ہیں۔''

واقعہ مُباہلہ

مفسرین نے اس سلسلے میں جو واقعہ نقل فرمایا ہے، اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے ــــ کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام اعتراضات کے تحقیقی جوابات ارشاد فرمائے ــــ تو نجرانی بھی دعوتِ توحید کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوا ــــ اور اپنے عقیدۂ تثلیث پر اڑا رہا ــــ تو ان تمام معاندین پر حجت قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان سے مُباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

چنانچہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ــــ حضرت امام حسین علیہ السلام کو اٹھائے ــــ حضرت امام حسن علیہ السلام کو انگلی سے پکڑائے ہوئے تشریف لائے ــــ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے سیدہ خاتونِ جنت ــــ اور ان کے پیچھے حیدرِ کرار آ رہے تھے ــــ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں فرما رہے تھے۔

اِذَا دَعَوْتُ فَاٰمِنُوْا (تفسیر مظہری ج۲ص۶۱ مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ (پاکستان)

''جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا۔''

جب سرکار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان کے سامنے آیت مُباہلہ پڑھی اور ان کو مُباہلہ کی دعوت دی ــــ تو ان کا پادری انہیں کہنے لگا۔

يَا مَعْشَرَ النَّصَارٰى اِنِّيْ لَاَرٰى وُجُوْهًا لَوْ سَاَلُوا اللّٰهَ اَنْ يُّزِيْلَ جَبَلًا مَّكَانَهٗ لَاَزَالَهٗ

Marfat.com

"اے گروہ نصاریٰ! مجھے ایسے چہرے نظر آ رہے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو بھی اس جگہ سے ہٹا دے گا۔"

لہٰذا بہتر یہی ہے کہ تم ان سے مُباہلہ نہ کرو، ورنہ سب مارے جاؤ گے اور روزِ قیامت تک رُوئے زمین پر کوئی عیسائی باقی نہ رہے گا۔

چنانچہ انہوں نے صلاح مشورہ کے لئے مہلت طلب کی —— اور دوسرے روز مُباہلہ کرنے سے انکار کر دیا —— اور جزیہ ادا کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور صلح کر لی۔

فرمانِ رسول

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ الْعَذَابَ قَدْ تَدَلّٰی عَلٰی اَهْلِ نَجْرَان	مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اہلِ نجران پر عذاب آ ہی گیا تھا
وَلَوْ تَلَاعَنُوْا لَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِیْرَ وَلَاضْطَرَمَ عَلَیْهِمُ الْوَادِیْ نَارًا وَّلَا اسْتَاْصَلَ اللّٰهُ نَجْرَانَ وَاَهْلَهٗ حَتَّی الطَّیْرِ عَلَی الشَّجَرِ وَمَا حَالَ الْحَوْلُ عَلَی النَّصَارٰی کُلِّهِمْ حَتّٰی هَلَکُوْا	اگر وہ مُباہلہ کرتے تو ان کی صورتیں مسخ ہو کر بندروں اور سوروں جیسی ہو جاتیں اور ساری وادی بھڑکتی ہوئی آگ سے بھر جاتی، اور اللہ تعالیٰ نجران اور نجران کے رہنے والوں کو جڑ سے اکھاڑ دیتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی تباہ و برباد ہو جاتے اور سال گزرنے نہ پاتا کہ تمام عیسائی ہلاک ہو جاتے۔

(التفسیر المظہری ج ۲ ص ۶۱ مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی حنفی مظہری)

Marfat.com

○—— علامہ ابنِ کثیر نے اپنی تفسیر میں —— امام احمد بن حنبل کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جن نصرانیوں کو مُباہلہ کی دعوت دی گئی تھی —— اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ میں مُباہلہ کے لئے نکلتے —— تو وہ

لَرَجَعُوْا لَا یَجِدُوْنَ مَالًا وَّلَا اَهْلًا

(تفسیر ابنِ کثیر جلد اوّل ص ۳۶۹ مطبوعہ امجد اکیڈمی اردو بازار لاہور)

''لوٹ کر اپنے مالوں اور بال بچوں کو نہ پاتے۔''

نصرانی وفد کے سرداروں کے نام

نجران کے نصرانیوں نے بطورِ وفد ساٹھ (۶۰) آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں بھیجے تھے —— جن میں چودہ شخص ان کے سردار تھے —— جن کے نام یہ ہیں ——

(۱) عاقب، جس کا نام عبدالمسیح تھا (۲) السید، جس کا نام ایہم تھا (۳) ابوحارثہ بن علقمہ جو بکر بن وائل کا بھائی تھا (۴) اویس بن حارث (۵) زید (۶) قیس (۷) یزید اور اس کے (۸) (۹) دونوں لڑکے (۱۰) خویلد (۱۱) عمر (۱۲) خالد (۱۳) عبداللہ (۱۴) محسن —— یہ سب چودہ سردار تھے —— لیکن پھر ان میں بڑے سردار تین تھے —— عاقب —— جو امیر قوم تھا اور عقل مند سمجھا جاتا تھا اور صاحب مشورہ تھا اور اس کی رائے پر یہ لوگ مطمئن ہو جاتے تھے —— دوسرا سردار السید، جو ان کا لاٹ پادری تھا —— تیسرا شخص ابوحارثہ، جو مدرس اعلیٰ تھا —— یہ بنو بکر بن وائل کے عرب قبیلے میں سے تھا —— لیکن نصرانی بن گیا تھا —— اور پہلی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفات پڑھ چکا تھا —— دل سے

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا قائل تھا ـــــ لیکن نصرانیوں میں جو اس کی تکریم و تعظیم تھی اور وہاں جو جاہ و منصب اسے حاصل تھا، اسے کے چھن جانے کے خوف سے راہِ حق کی طرف نہ آ سکا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۳۶۹)

مذکورہ بالا آیت مُباہلہ کی مختصر تفسیر سے جن اُمور کا تذکرہ ہوا ان سے جو چیز نکھر کے سامنے آئی وہ یہ ہے ـــــ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ـــــ جو کسی مخلوق کو خدا، یا خدا کا بیٹا تسلیم کرے وہ باطل پر ہے ـــــ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ـــــ علی ـــــ سیدہ بتول ـــــ حسن و حسین ـــــ سلام اللہ علیہم سب سے زیادہ محبوب ہیں ـــــ

جو لوگ علی اور حسنین کریمین کے بارے میں اپنے سینوں میں بغض و عناد رکھتے ہیں ـــــ وہ اس آیت سے عبرت حاصل کریں، اور اپنے اذہان و قلوب میں ان پاک باز ہستیوں کا احترام پیدا کریں۔

ایک شبہ کا ازالہ

بعض لوگوں نے مُباہلہ کے سلسلے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صرف ایک ہی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا تھیں ـــــ اگر کوئی اور صاحبزادی ہوتی تو اس دن مُباہلہ میں ضرور شرکت فرماتی ـــــ جواباً عرض ہے ـــــ کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار صاحبزادیں تھیں اور مُباہلہ کے روز خاتون جنت کا اکیلے تشریف لانا اس لئے تھا ـــــ کہ باقی صاحبزادیاں انتقال فرما چکی تھیں ـــــ سیدہ رقیہ نے ۲ھ میں ـــــ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے ۸ھ میں ـــــ اور سیدہ اُمِ کلثوم نے ۹ھ میں انتقال فرمایا (سلام اللہ علیہم) ـــــ اور مُباہلہ کا واقعہ ۱۰ھ کا ہے۔

Marfat.com

آیت نمبر۳

آیتِ مودّت

خالقِ ارضین وسماوات کا ارشادِ گرامی ہے:

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۝

(پارہ ۲۵ سورۂ شوریٰ آیت ۲۳)

ترجمہ: —— (یا رسول اللہ) آپ فرما دیجئے، میں نہیں مانگتا اس (دعوتِ حق) پر کوئی معاوضہ، سوائے قرابت کی محبت کے، اور جو شخص کماتا ہے کوئی نیکی، ہم دوبالا کر دیں گے، اس کے لئے اس میں حسن، بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔

شانِ نزول

آیتِ مودّت کی شانِ نزول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یوں بیان فرمائی ہے —— کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے —— اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مصارف بہت ہیں، اور مال کچھ بھی نہیں ہے، تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق واحسانات یاد کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بہت سا مال جمع کیا —— اور اس کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، —— اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت نصیب ہوئی —— اور ہم نے گمراہی سے نجات پائی —— ہم دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصارف (خرچ واخراجات) بہت زیادہ ہیں، اس

Marfat.com

لئے ہم یہ مال خدام آستانہ کی خدمت میں نذر کے لئے لائیں، قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے —— اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی —— اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اموال واپس فرما دیئے۔ (تفسیر خزائن العرفان ص ۷۰۳ مطبوعہ تاج کمپنی سن اشاعت ۱۹۸۳ء)

مفسرین عظام نے اس آیت کی تفسیر میں کافی اقوال نقل فرمائے ہیں:

○ —— بعض کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا —— کہ میں تم سے کوئی اجر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا، سوائے اس کے تم آپس میں پیار اور محبت کرو۔

○ —— بعض نے لکھا ہے کہ —— مودّۃ فی القربیٰ —— سے مراد یہ ہے کہ تم میری قرابت کا لحاظ کرو —— اور مجھ سے تقاضائے قرابت کے مطابق مودّت کرو، اور میرے رشتہ قرابت کو جوڑے رکھو۔

○ —— اور بعض کے نزدیک یہ ہے —— کہ تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اطاعت کے ذریعے اس کا قرب حاصل کرو!

قارئین کرام! —— اس آیت کے ضمن میں متعدد کتب و تفاسیر دیکھیں، جن میں کچھ ایسی عبارات بھی نظر سے گزریں جو مصنف کے اندرونی خلفشار کی نشاندہی کرتی ہیں —— اور اگر کسی مقام پر اہلِ بیتِ رسول کی شان و عظمت کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت محسوس ہوئی تو معذرت خواہانہ انداز اپنایا گیا —— جیسے قلم سے کوئی جرم سرزد ہونے یا پھر خارجیوں کے واویلا اور طعن و تشنیع سے بچنے کے لئے قلم کی آبرو کو ملحوظ نہ رکھا گیا —— صرف دو ایک تفسیروں کے حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

○ —— آیت مذکورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی خدمت کے

Marfat.com

معاوضہ میں قوم سے اپنی اولاد کی محبت وعظمت کے لئے کوئی درخواست نہیں کی۔

(معارف القرآن جلد ۷ ص ۶۹۱ مصنف جناب مفتی محمد شفیع صاحب خلیفہ مجاز مولانا محمد اشرف علی تھانوی مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی)

○ —— اس کارِ عظیم پر یہ اجر مانگنا کہ تم میرے رشتہ داروں سے محبت کرو، اتنی گری ہوئی بات ہے کہ کوئی صاحب ذوقِ سلیم، اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ بات سکھائی ہوگی۔

(تفسیر تفہیم القرآن جلد ۴ ص ۵۰۱ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن لاہور سن اشاعت ستمبر ۱۹۸۲ء)

مندرجہ بالا دونوں عبارتوں پر تبصرہ کرنے کی بجائے مذکورہ آیت کی حقیقی تفسیر کی طرف نظر پھیرتے ہوئے مودّت کے گلشن سے اٹھنے والی مہک مشامِ جان میں اتارتے ہیں —— حضرت سعید بن جبیر اور عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا۔

"اَلَّا اَنْ تَوَدُّوْا قَرَابَتِیْ وَعِتْرَتِیْ وَ تَحْفَظُوْنِیْ فِیْهِمْ

(تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۳۱۸ مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ (پاکستان)

"کہ میں تم سے اتنا چاہتا ہوں کہ تم میرے قرابت داروں اور میری اولاد سے محبت کرو اور ان کے معاملہ میں میرا لحاظ کرو۔"

○ —— ابنِ ابی حاتم —— طبرانی —— اور ابنِ مردویہ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے —— کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا گیا۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قَرَابَتُکَ هٰؤُلَاءِ قَالَ عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا

(تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۳۱۸ مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان)

Marfat.com

یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ کے قرابت داروں سے کون لوگ مراد ہیں؟ —— فرمایا —— علی، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کے دونوں بیٹے (حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام)

ارشادِ امام زین العابدین علیہ السلام

حافظ ابنِ کثیر نے اپنی مشہور ترین تفسیر میں ابو دیلم کے حوالے سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ (واقعہ کربلا کے بعد) حضرت علی زین العابدین بن حسین علیہما السلام کو قید کر کے لایا گیا —— اور دمشق کے بالا خانے میں رکھا گیا —— تو ایک شامی شخص نے کھڑے ہو کر کہا (نہایت بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَتَلَکُمْ وَاسْتَاصَلَکُمْ وَقَطَعَ قَرْنَ الْفِتْنَۃِ

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے تمہیں قتل کرایا، اور جڑوں سے اکھیڑا، اور فتنے کا سینگ کاٹ دیا۔"

یہ سن کر امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نے قرآنِ مجید پڑھا ہے؟ —— اس شامی (بدبخت) نے کہا، ہاں پڑھا ہے۔

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا —— کیا تو نے اس میں —— حٰمٓ والی سورتیں پڑھی ہیں؟ —— اس شامی نے کہا —— جب سارا قرآن پڑھ لیا، تو پھر —— حم —— والی سورتیں نہیں پڑھیں —— "یہ کیسے ہو سکتا ہے" —— آپ نے فرمایا —— کیا تو نے اس میں اس آیت کی تلاوت نہیں کی؟

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

اس شامی شخص نے کہا:

Marfat.com

وَاِنَّکُمْ لَاَنْتُمْ هُمْ —— قَالَ نَعَمْ

(تفسیر ابن کثیر ج۴ص۱۱۲مطبوعہ امجد اکیڈمی اردو بازار لاہور پاکستان سن اشاعت ۱۹۸۲ء)

(تفسیر روح المعانی جلد ۲۵ص۳۱مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

کیا تم وہ ہو؟ (جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے) آپ نے فرمایا —— ہاں —— (ہم وہی ہیں)

اوپر درج واقعہ میں امام علی زین العابدین علیہ السلام سے ایک شام کے رہنے والے ناصبی کی زہریلی گفتگو سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یزید اور اس کے قریبی خونِ رسول کے کتنے پیاسے اور خاندانِ مصطفیٰؐ کے کس قدر دُشمن تھے —— اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ گستاخ شخص قرآن بھی پڑھا ہوا تھا ہو سکتا ہے کہ قرآن کا حافظ بھی ہو۔

قارئین! —— خدا کی اس زمین پر لاکھوں ایسے لوگ موجود ہیں جو آلِ رسول کے ساتھ عقیدت رکھتے ہیں —— اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتا تا چلوں کہ لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انتہائی بغض اور دُشمنی رکھتے ہیں —— اور اپنے آپ کو مسلمان اور سرکار کا اُمتی بھی کہتے ہیں۔

یہ بات حاشہ خیال میں رہے —— کہ جو اوپر روایت بیان کی ہے —— جسے علامہ ابنِ کثیر اور دوسرے مفسرین نے نقل کیا ہے۔ —— جس میں امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آیتِ مودّت سے ہم لوگ مراد ہیں —— اور امام علی زین العابدین کوئی عام قسم کے مفسر نہیں —— یہ امام شہاب زُہری جو اقلیم علم کے بادشاہ ہیں، کے استاد ہیں۔

آلوسی اور نسفی

علامہ امام سیّد محمود آلوسی بغدادی —— اور علامہ امام نسفی (الوالبرکات عبداللہ بن احمد

Marfat.com

بن محمود) ـــــ اور علامہ امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہم ـــــ اپنی اپنی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں ـــــ کہ جب آیتِ مودّت نازل ہوئی ـــــ تو سرکار علیہ السلام سے دریافت کیا گیا

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قَرَابَتُکَ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ

''اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ آپ کے قریبی کون ہیں؟ جن کی محبت ہم (تمام مسلمانوں) پر واجب ہے۔''

قَالَ: عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَۃُ وَابْنَاھُمَا[1]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن وحسین) علیہم السلام،

ابنِ عربی فرماتے ہیں

عارف باللہ، شیخ اکبر حضرت علامہ امام محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں آیتِ مودّت کے تحت رقم طراز ہیں کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا گیا۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قَرَابَتُکَ ھٰٓؤُلَآءِ

یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے قریبی کون لوگ ہیں جن کی محبت (قرآنی حکم کے مطابق) ہم سب پر واجب ہے۔

قَالَ: ـــــ عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَابْنَاھُمَا

''سرکار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ـــــ علی، زہراء، حسن وحسین (علیہم

[1] تفسیر نفسی (مدارک التنزیل وحقائق التاویل) جلد ۳ ص ۲۹۲ مطبوعہ دار الکتاب العربیۃ بیروت لبنان ـــــ تفسیر روح المعانی حصہ ۲۵ ص ۳۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان ـــــ تفسیر روح البیان جلد ۸ ص ۳۱۱ مطبوعہ مکتبہ، اسلامیہ کوئٹہ ـــــ

Marfat.com

السلام) اور ان دونوں (حسنین) کی اولاد۔

امام ابنِ عربی سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے مذکورہ آیت کے تحت آگے چل کر لکھتے ہیں —— کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلٰى مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ بَيْتِىْ وَاٰذَانِىْ عِتْرَتِىْ وَمَنِ اصْطَنَعَ صَنِيْعَةً اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ وُّلْدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُجَازِهٖ، فَاَنَا اُجَازِيْهِ عَلَيْهَا غَدًا، اِذَا لَقِيَنِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[1]

اس شخص پر جنت حرام کر دی گئی ہے جس نے میرے اہلِ بیت پر ظلم کیا اور مجھے میری عترت کے بارے میں تکلیف دی۔ اور جس نے عبدالمطلب کے کسی بیٹے کے ساتھ احسان کیا اور وہ اس کا بدلہ نہ دے سکا تو اس کے احسان کا بدلہ کل قیامت کے دن میں دوں گا جب وہ مجھے ملے گا۔

جنابِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اعلان

حضرت علامہ امام خازن (علاؤالدین بن محمد بغدادی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر (لباب التاویل فی معانی التنزیل) میں اسی آیت کے ضمن میں رقم طراز ہیں —— کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں —— کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

اِرْقَبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَهْلِ بَيْتِهٖ

(تفسیر رُوح البیان ج ۸ ص ۳۱۱ مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ سن اشاعت ۱۹۵۸ء)

(تفسیر الخازن ج ۴ ص ۹۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

---

[1] تفسیر ابنِ عربی ج ثانی ص ۴۳۳ مطبوعہ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۶۸ء

Marfat.com

''کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ان کے اہلِ بیت کے معاملہ میں لحاظ کرو۔''

آیتِ مودّت کے تحت لکھے گئے تفسیری حقائق سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا —— کہ عترتِ پیغمبر علیہ السلام سے محبت وعقیدت ہر مومن پر واجب ہے —— اور بخشش ومغفرت کا وسیلہ ہے۔

آقا علیہ السلام کا مندرجہ بالا فرمان کہ ''میرے اہلِ بیت پر ظلم کرنے والے پر جنت حرام کردی گئی ہے'' —— ان لوگوں کے لئے انتباہ ہے، جو یزید لعین کو امیر المومنین —— خلیفہ برحق —— فتی العرب —— متقی، پرہیزگار —— اور پیدائشی جنتی —— وغیرہ کہتے نہیں تھکتے —— اور ان مرضِ نفاق مبتلا لوگوں کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کا بھی خیال رکھنا چاہئے جو مذکورہ آیت کے ضمن میں اوپر درج کیا گیا ہے —— کہ

''نبی کریم کا ان کی اہلِ بیت کے معاملہ میں لحاظ کرو۔''

اعلیٰ ترین نیکی

علامہ سیّد محمود احمد آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ (سورۂ شوریٰ آیت ۲۳)

ترجمہ: اور جو شخص کماتا ہے کوئی نیکی ہم دوبالا کردیں گے اس کے لئے اس میں حُسن۔

کے تحت ارقام فرماتے ہیں۔

حُبُّ اٰلِ الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنْ اَعْظَمِ الْحَسَنَاتِ

(تفسیر روح المعانی ج ۲۵ ص ۳۳ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

Marfat.com

کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل وعترت کی محبت اعلیٰ ترین نیکیوں میں سے ہے۔

امام رازی

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریبی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ــــ کہ یہ چیز تواتر کے ساتھ منقول ہے ــــ کہ سیّدہ زہراء ــــ مولا علی المرتضیٰ ــــ امام حسن ــــ اور امام حسین کا حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے تعلق سب سے بڑھ کر ہے اور اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

فَوَجَبَ اَنْ یَّکُوْنُوْا ھُمُ الْاٰلُ

پس ثابت ہوا کہ آل سے مراد یہی ہیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے لکھتے ہیں۔ کہ لفظ آل میں بعض لوگوں میں اختلاف کیا ہے ــــ بعض نے یہ کہا ہے کہ اس سے مراد قریبی لوگ ہیں ــــ بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد آپ کی اُمت ہے ــــ رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، کہ لفظ آل کو جن معنوں میں بھی لیا جائے ان میں یہ افراد (علی، فاطمہ حسنین) بہر صورت موجود ہیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مودّت نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قَرَابَتُكَ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ ؟ ــــ فَقَالَ عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَةُ وَابْنَاھُمَا

Marfat.com

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کے قرابت داروں سے کون لوگ مراد ہیں، جن کی محبت ہم (تمام مسلمانوں) پر واجب ہے—— حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:——علی——فاطمہ——اور ان کے دونوں بیٹے (حسن وحسین علیہم السلام)''

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ رازی فرماتے ہیں:

فَثَبَتَ اَنَّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةَ اَقَارِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا ثَبَتَ هٰذَا وَجَبَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مَخْصُوْصِيْنَ بِمَزِيْدِ التَّعْظِيْمِ

(التفسیر الکبیر ج ۲۷ ص ۱۶۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

تو یہ امر ثابت ہو گیا کہ بے شک یہ چاروں افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریبی ہیں—— اور جب یہ بات ثابت ہو چکی ہے—— تو یہ بات لازمی ہے کہ یہ ''چاروں ہستیاں'' انتہائی تعظیم کے لئے مخصوص ونامزد کی گئی ہیں۔

شکایت علی بدرگاہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

علامہ ابو القاسم محمود بن عمر جار اللہ زمخشری نے اپنی تفسیر—— الکشاف—— میں آیتِ مودّت کے تحت لکھا ہے—— کہ سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں۔

شَكَوْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَاٰلِهٖ) وَسَلَّمَ حَسَدَ النَّاسِ لِيْ۔

کہ میں نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اپنے متعلق لوگوں کے حسد کی شکایت کی۔

Marfat.com

مطلب یہ تھا کہ یارسول اللہ! لوگ میرے ساتھ حسد کرتے ہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ رَابِعَ اَرْبَعَةٍ : — اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اَنَا وَاَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ، وَاَزْوَاجُنَا عَنْ اَیْمَانِنَا وَشَمَائِلِنَا، وَ ذُرِّیَّتُنَا خَلْفَ اَزْوَاجِنَا

(تفسیر الکشاف ج ۴ص ۱۶۷-۱۶۸مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان.

اے علی علیہ السلام! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ ان چار میں سے تم چوتھے ہو (یعنی ان چار میں سے تم شامل ہو) جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ یعنی — میں — تو — حسن — اور حسین — اور ہماری ازواج — ہمارے دائیں اور بائیں ہوں گی — اور ہماری اولاد ہماری بیویوں کے پیچھے ہوگی۔

مولا مرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بارگاہِ رسالت میں شکایت کی کہ لوگ میرا حسد کرتے ہیں — وہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جو مولا علی کا حسد کرتے تھے — یہ امر واضح ہے کہ وہ منافقین کی پوری جماعت تھی، جو حضرتِ علی کے بارے میں حسد میں مبتلا تھی — آج بھی اس جماعت کے پسماندگان علی علیہ السلام کے حسد کی آگ میں جُھلس رہے ہیں — اُن کی زبانوں سے آگ برس رہی ہے اور نوکِ قلم ناوک کی صورت میں ذوالفقارِ حیدری سے ٹکرانے کی کوشش میں جنون کی آخری حدود کو چُھو رہی ہے — آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنابِ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا — تیرے سمیت ہم چاروں اکٹھے جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔ سبحان اللہ — شکایت کا رنگ اور جواب کا

Marfat.com

حسن دیکھیں —— اس کو کہتے ہیں اپنائیت کا انداز۔

آیتِ مودّت کب نازل ہوئی؟

علامہ زمخشری نے —— کشاف —— میں اس آیتِ مودّت کی شانِ نزول میں ایک اور روایت بیان کی ہے —— وہ کچھ اس طرح ہے کہ —— انصارِ مدینہ کا ایک گروہ ایک جگہ پر اکٹھے بیٹھ کر اپنے کارناموں پر فخریہ گفتگو کر رہے تھے —— حضرت عباس یا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں فرمایا۔

لَنَا الْفَضْلُ عَلَيْكُمْ —— ہمیں تم پر فضیلت حاصل ہے

یہ بات سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ ان کی محفل میں تشریف لائے —— اور فرمایا —— اے گروہِ انصار! —— کیا تم خستہ حال نہ تھے۔

فَاَعَزَّكُمُ اللّٰهُ بِیْ —— تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے عزت عطا فرمائی۔

تو انصار نے عرض کیا۔

بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ —— ہاں یارسول اللہ!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلَمْ تَكُوْنُوْا ضُلَّالًا؟ —— کیا تم گمراہ نہیں تھے؟

فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ —— تو اللہ تعالیٰ نہ تمہیں میرے وسیلے سے ہدایت عطا کی۔

انصار نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ —— سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اَفَلَا تُجِيْبُوْنِىْ؟ کیا تم لوگوں نے مجھے قبول نہیں کیا؟

انصار نے عرض کیا —— یا رسول اللہ خیر تو ہے —— ہم نے کیا کہا ہے کہ آپ ناراض ناراض دکھائی دے رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا تَقُوْلُوْنَ؟ کیا تم یہ نہیں کہو گے؟

اَلَمْ يُخْرِجْكَ قَوْمُكَ فَاٰوَيْنَاكَ کیا آپ کی قوم نے آپ کو نکال نہیں دیا تھا تو ہم نے آپ کی مدد کی۔

اَوَلَمْ يُكَذِّبُوْكَ فَصَدَّقْنَاكَ کیا آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب نہیں کی تھی تو ہم نے آپ کی تصدیق کی۔

اَوَلَمْ يَخْذُلُوْكَ فَنَصَرْنَاكَ "کیا آپ کی قوم نے آپ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا تو ہم نے آپ کی مدد کی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماتے جا رہے تھے —— تو انصارِ مدینہ نے گھٹنے ٹیک کر عرض کیا۔

اَمْوَالُنَا وَمَا فِىْ اَيْدِيْنَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ہمارا تمام مال اور جو کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے یہ سب اللہ اور اس کے رسول کا ہے اس

فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ پر آیتِ مودّت نازل ہوئی۔

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا

اور جو شخص کماتا ہے کوئی نیکی تو ہم دوبالا کر دیں گے اس کے لئے اس میں حُسن۔

Marfat.com

کے تحت زمخشری جناب سُدّی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔

اَنَّهَا الْمُوَدَّةُ فِیْ اٰلِ رَسُوْلِ اللهِ بے شک یہ نیکی آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبت کرنا ہے۔

(الکشاف ج ۴ ص ۱۶۸/ ۱۶۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

جن وانس گواہ رہیں

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت آل کے بارے مختلف احادیث سے استدلال پیش کیا ہے —— ان میں ایک یہ ہے کہ نماز میں تشہد کا خاتمہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پر درود شریف بھیجنے پر کیا ہے۔

وَهٰذَا التَّعْظِیْمُ لَمْ یُوْجَدْ فِیْ حَقِّ غَیْرِ الْاٰلِ

اور یہ تعظیم آلِ رسول کے علاوہ کسی کے حق میں ثابت نہیں ہے۔

فَکُلُّ ذٰلِكَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ حُبَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجِبٌ

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت واجب ہے۔

اس کے بعد امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے —— امام شافعی کے تین شعر نقل فرمائے ہیں:

یَا رَاکِبًا قِفْ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِّنٰی
وَاهْتِفْ بِسَاکِنِ خَیْفِهَا وَالنَّاهِضِ
سَحَرًا اِذَا فَاضَ الْحَجِیْجُ اِلٰی مِنٰی
فَیْضًا کَمَا نَظَمَ الْفُرَاتُ الْفَائِضِ
اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَانِ —— اِنِّیْ رَافِضٌ

Marfat.com

''اے سوار! منی کی وادیٔ محصب میں رُک جا! اور جب صبح کے وقت عازمین حج کا سیلاب ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دریائے فرات کی طرح منیٰ کی طرف روانہ ہو، تو اس علاقے کے ہر باشندے اور ہر ایک رہگزر سے پکار کر یہ کہہ دو، کہ اگر آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت کا نام رفض ہے، تو اس کائنات ارضی کے تمام جنات ــــ وانسان گواہ رہیں کہ میں بھی رافضی ہوں۔''

(التفسیر الکبیر ج ۲۷ ص ۱۶۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

آیتِ مودّت مدنی ہے

اس آیتِ مودّت کی تفسیر میں بعض مفسرین نے اس بات پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ سورۂ شوریٰ مکی ہے اور مکہ میں خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کی شادی بھی نہیں ہوئی تھی ــــ اور حسنین کریمین علیہما السلام کی ولادت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس آیت سے ــــ علی علیہ السلام ــــ خاتونِ جنت ــــ حسن وحسین، مراد نہیں

○ ــــ صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے سورۂ شوریٰ جمہور علماء کے نزدیک مکیہ ہے ــــ اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایک قول میں اس کی چار آیات مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں۔

جن میں پہلی ــــ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان ص ۶۹۸ مطبوعہ تاج کمپنی لاہور سن اشاعت اکتوبر ۲۰۰۰ء)

اللہ کا واسطہ دیتا ہوں

اس آیتِ مودّت کے ضمن میں تفسیری حوالوں کے آخر میں ایک حوالہ پیش خدمت

Marfat.com

ہے ـــــ جسے امام مُسلم ـــــ امام ترمذی ـــــ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے ـــــ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ (الدر المنثور ج ۵ ص ۱۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

''میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔''

بعض علماء نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ ـــــ ''میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں''

مطلب یہ کہ ان کے ساتھ اللہ کے لئے محبت کرو۔

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ معلوم ہوا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریبیوں اور آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ایمان کی علامت ہے ـــــ اور ان سے بُغض و عناد منافقت کی نشانی ہے ـــــ جنت کی بشارت ہے۔ ان لوگوں کے لئے جن کے دلوں میں اہلِ بیتِ اطہار کی محبت وعقیدت کے سمندر موجزن ہیں وہ لوگ نہایت خوش مقدر ہیں ـــــ جو اصحاب رسول ـــــ اور آلِ مصطفیٰ سے محبت رکھتے ہیں ـــــ اور علی علیہ السلام کو اپنا مولا ـــــ فاطمہ سلام اللہ علیہا طاہرہ کو مخدومہ کونین ـــــ حسن مجتبیٰ کو آخری خلیفہ راشد ـــــ اور حسین علیہ السلام شہید کو اپنا امام تسلیم کرتے ہیں۔

وہ بڑا بدبخت انسان ہے جو علی پاک کی مدتِ خلافت کو عبوری دورِ حکومت سے تعبیر کرے ـــــ سیّدۃ نساء العالمین کی جناب میں ہرزہ سرائی کرے ـــــ امام حسن علیہ السلام کی توہین کرے ـــــ اور امام حسین شہید کربلا کو باغی قرار دے ـــــ ایسے یا وہ گو بدنہاد کے دونوں جہاں تاریک ہیں ـــــ اس طرح کے عقائد ونظریات دراصل محمد مصطفیٰ

Marfat.com

کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ کسی اندرونی دشمنی کی نشان دہی کرتے ہیں۔

اہلِ بیت پاک سے گستاخیاں ، بے باکیاں
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ، دشمنانِ اہلِ بیت

آیت نمبر ۴

رسول وآلِ رسول پر درود

اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (پارہ ۲۲ سورہ احزاب آیت نمبر ۵۶)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ـــــ اے ایمان والو! ـــــ تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرو، اور (بڑے ادب اور محبت سے) سلام عرض کیا کرو۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اس آیتِ مبارکہ میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا حکم فرمایا گیا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا ـــــ رحمت و برکت نازل فرمانے ـــــ آپ کا ذکر بلند کرنے ـــــ آپ کے دین کو غلبہ دینے ـــــ آپ کی شفاعت قبول فرمانے ـــــ آپ کی شان و بزرگی کو آشکارا کرنے اور تعریف وثناء کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔

فرشتوں کا درود ـــــ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ـــــ اس پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی ـــــ اور مقامات کی رفعت کے لئے دعا کرنا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو حکم فرما رہا ہے کہ تم بھی میرے پیارے محبوب کی

Marfat.com

رفعت شان کے لئے دعا مانگا کرو۔

○ —— علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے صواعق محرقہ میں حضرت کعب بن عجرہ کی ایک صحیح روایت نقل فرمائی ہے —— کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی —— تو ہم نے بارگاہِ رسالت مآب میں عرض کیا —— یارسول اللہ! —— ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپ کی جناب میں سلام پیش کرنے کا طریقہ کیا ہے —— اب ہمیں تعلیم دیں کہ ہم آپ پر درود کیسے بھیجا کریں —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— تم یوں پڑھا کرو! ——

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ —— اِلٰی اٰخر (تشہد میں پڑھا جانے والا درود)

تعلیم فرمایا —— پس اس آیت کے نزول کے بعد ان کا سوال کرنا —— اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب دینا

دَلِیْلٌ ظَاھِرٌ عَلٰی اَنَّ الْاَمْرَ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ بَقِیَّۃِ اٰلِہٖ مُرَادٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ

اس بات کی روشن ترین دلیل ہے کہ اس آیت میں درود کا حکم ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت علیہم السلام اور بقیہ آل کے لئے مراد و مقصود ہے۔

ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ —— اگر اس سے یہ مفہوم ظاہر نہ ہوتا تو وہ اہلِ بیت علیہم السلام اور آپ کی آل پر صلوٰۃ کے بارے میں نزول آیت کے بعد دریافت نہ کرتے —— اور انہیں ایسا جواب نہ ملتا —— جب یہ جواب دیا گیا تو معلوم ہوا جو احکام دیئے گئے ہیں ان میں صلوٰۃ پڑھنے کا بھی حکم ہے —— اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے —— اہلِ بیت علیہم السلام کو اس بات میں اپنا قائم مقام بنایا ہے —— کیونکہ آپ پر درود پڑھنے کا

Marfat.com

مقصد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزید تعظیم وتکریم کرنا ہے۔

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے، علامہ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ مکی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان نفوسِ قدسیہ کو اپنی چادر شریف میں داخل فرما کر خدا کی جناب میں ان الفاظ کے ساتھ عرض کیا۔

"اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ"

ترجمہ:—— اے اللہ کریم!—— یہ مجھ سے ہیں، میں ان سے ہوں، پس تو اپنی صلاۃ ورحمت، مغفرت اور رضا مندی مجھے اور انہیں عطا فرما۔

اور اس دعا کی قبولیت کی بات یہ ہے۔

اَنَّ اللهَ صَلّٰى عَلَيْهِمْ مَعَهٗ

(الصواعق المحرقہ ص ۱۴۶ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان سن اشاعت ۱۹۷۶ء)

کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان پر بھی صلاۃ بھیجی۔

اور اس وقت تمام مومنوں سے مطالبہ کیا کہ وہ بھی آپ کے ساتھ ان پر صلوٰۃ بھیجا کریں۔

علی کے لال کروڑوں سلام ہوں تم پر
نبی کی آل کروڑوں سلام ہوں تم پر

صلوٰۃ بتراء

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے غلاموں کو حکم)—— فرمایا کہ مجھ پر صلوٰۃ بتراء نہ بھیجا کرو!—— صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا—— یا

Marfat.com

رسول اللہ! صلوٰۃ بتراء کیا ہے؟ ـــــ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، تم کہتے ہو ـــــ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ـــــ اور اسی پر اکتفا کرتے ہوئے رُک جاتے ہو ـــــ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم صلوٰۃ اس طرح پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۴۶ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان پاکستان اشاعت ۱۹۷۶ء)

اے اللہ! رحمت و برکت بھیج رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وآلِ رسول پر ـــــ

امام دیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا ہے

کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عالی شان ہے۔

اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۴۸ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان سن اشاعت ۱۹۷۶ء)

کہ جب تک محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور آپ کے اہلِ بیت پر درود نہ پڑھا جائے تو دعا قبولیت سے رُک جاتی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل پر درود شریف کے بارے میں بہت خوبصورت شعر کہے ہیں ـــــ لکھتے ہیں:

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ
فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ
کَفَاکُمْ مِّنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ
مَنْ لَّمْ یُّصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ

Marfat.com

”اے اہلِ بیتِ رسول اللہ تمہاری محبت اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآن مجید میں فرض قرار دی گئی ہے ـــــ تمہارے عظیم المرتبت ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی ۔“

فضائل درود شریف

یہ بات تو واضح ہوگئی کہ وہ درود نامکمل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجا جائے اور آلِ رسول پر نہ بھیجا ـــــ اب درود شریف پڑھنے کی برکت کے بارے میں چند روایات دیکھیں ـــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور حضور علیہ السلام کی آل پر کثرت سے درود بھیجیں۔

خدا آمین کہے

امام طبرانی ـــــ امام ابنِ مردویہ ـــــ امام بخاری ـــــ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے امام حسن بن علی علیہما السلام سے روایت بیان کی ہے ـــــ فرماتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بارگاہِ مصطفوی میں عرض کیا ـــــ یا رسول اللہ! ـــــ ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ـــــ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ـــــ کے بارے میں کچھ بتایئے ـــــ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ اِنَّ ھٰذَا لَمِنَ الْمَکْتُوْنِ ـــــ ”یہ ایک پوشیدہ راز ہے“ ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر تم مجھ سے اس کے بارے میں نہ پوچھتے تو میں تمہیں ہرگز نہ بتاتا ـــــ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے میرے لئے متعین کئے ہیں ـــــ جب کسی مسلمان کے پاس میرا ذکر کیا جاتا ہے ـــــ اور مسلمان مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں:

غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَقَالَ اللّٰہُ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ ـــــ اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے اللہ تعالیٰ اور اس

Marfat.com

جَوَابًا لِذَیْنِکَ الْمَلَکَیْنِ: کے فرشتے ان دونوں فرشتوں کے جواب

اٰمِیْن میں کہتے ہیں: آمین

فرمایا —— ایسا بندہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جاتا ہے —— وہ مجھ پر درود نہیں

پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں ——

لَا غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَقَالَ اللّٰہُ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ اللہ تعالیٰ تجھے نہ بخشے اللہ تعالیٰ اور اس

لِذَیْنِکَ الْمَلَکَیْنِ ۔ اٰمِیْنَ کے فرشتے جواب میں کہتے ہیں —— آمین

(تفسیر الدر المنثور فی التفسیر الماثور ج ۵ ص ۴۱۰ مطبوعہ دار الکتاب العلمیہ بیروت لبنان،

امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ)

دس نیکیاں اور دس درجے بلندی

امام ابنِ ابی شیبہ —— امام احمد بن حنبل —— امام عبد بن حمید —— امام ترمذی رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے —— کہ ایک دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خوبصورت ترین صبح کی کہ آپ کے چہرۂ انور سے خوشی کے انوار پھوٹ رہے تھے —— صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا —— یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! —— آپ نے کتنی اچھی صبح کی کہ آپ کے رُخِ انور سے خوشی عیاں ہو رہی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا —— میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا (یعنی ایک فرشتہ خدا کی طرف سے یہ پیغام لے کر حاضر ہوا) —— اس نے عرض کیا —— یا رسول اللہ! آپ کی اُمت میں سے جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔

کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں دس نیکیاں

Marfat.com

وَمَحَا عَنْهُ عَشَرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشَرَ دَرَجَاتٍ[1] لکھے گا اور دس گناہ مٹا دے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔

(تفسیر در منثور جلد ۵ ص ۴۱۱ ایضاً)

سو حاجتیں پوری ہوں گی

امام بیہقی نے شعب الایمان میں ابنِ عساکر اور ابنِ منذر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے اپنی اپنی تاریخ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ـــــ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا، جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پڑھتا تھا ـــــ اور فرمایا

مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَى اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ

ترجمہ: ـــــ ''جس نے جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔''

ـــــ اور فرمایا ـــــ سو حاجتوں میں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی ـــــ پھر اللہ تعالیٰ اس کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا ـــــ جو اسے میری قبر میں پیش کرے گا ـــــ جیسے تم پر تحائف پیش کئے جاتے ہیں ـــــ جو مجھ پر درود پڑھنے والے کا نام اور دس پشتوں تک اس کا نسب پیش کرے گا۔

فَاُثْبِتَهٗ عِنْدِىْ فِىْ صَحِيْفَةٍ بَيْضَآءَ میں اس کے عمل صحیفہ بیضاء میں لکھ لوں گا۔

(تفسیر در منثور جلد ۵ ص ۴۱۱)

Marfat.com

سلام اور محبت

امام خطیب بغدادی (ابوبکر احمد بن علی متوفی ۴۶۳ھ) اصفہانی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں درود ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ، وَحُبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ مُهَجِ الْاَنْفُسِ (تفسیر در منثور جلد۵ ص ۴۱۱)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام پیش کرنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے —— اور آقا علیہ الصلوٰۃ و السلام کی ذات سے محبت جان قربان کرنے سے افضل ہے۔

مذکورہ بالا آیت مقدسہ کی تفسیر سے یہ امر واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کے نزول کے بعد اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو درود وسلام پڑھنے کا طریقہ بتایا اور ساتھ ہی اس میں اپنی آل وعترت پر درود بھیجنے اور سلام پڑھنے کا حکم فرمایا —— اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ درود نامکمل ہے جو صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا جائے —— اور آپ کی آل علیہ السلام پر نہ پڑھا جائے —— اور یہ بھی کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی آل پر درود پڑھا جائے تو اس کے بے شمار فوائد ہیں —— اور اگر آپ اور آپ کی اولاد پر درود نہ پڑھا جائے تو کوئی دعا قبول نہیں ہوتی —— ان ارشادات وفرامین پر وہ لوگ بار بار غور کریں جو اُن اُمور کا انکار کرنے والے ہیں اور وہ بھی جن کے سینوں میں بُغضِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آگ بھڑک رہی ہے۔

Marfat.com

آیت نمبر ۵

سلام ہو آلِ محمد پر

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

سَلٰمٌ عَلٰٓی اٰلِ یَاسِیْنَ (پ۲۳ سورۃ صافات آیت ۱۳۰)

سلام ہو آلِ یاسین پر

اِلْیَاسِیْن ——— اور ——— اٰلِ یَاسِیْنَ ——— کے الفاظ پر مفسرین کے درمیان اختلاف ہے ——— اکثر مفسرین کے مطابق مندرجہ بالا آیت سے مراد حضرت الیاس علیہ السلام ہیں ——— لیکن نافع ——— ابن عامر ——— یعقوب کے نزدیک اس کی قرأت آلِ یاسین علیہ السلام ہی ہے۔

تفسیر کبیر ”امام رازی“ میں ہے:

اٰلِ یٰسِیْنَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	آلِ یاسین آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

آل سے مراد

جناب علامہ ابنِ حجر کی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور ترین کتاب ”الصواعق المحرقۃ“ میں بیان فرماتے ہیں ——— کہ مفسرین کی ایک پوری جماعت نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے۔

اِنَّ الْمُرَادَ بِذٰلِكَ سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّكَذَا قَالَهُ الْكَلْبِیُّ

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۴۸)

کہ آل سے مرادآلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھنا ہے ——— اور

Marfat.com

علامہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی کہا ہے۔

پانچ باتوں میں مساوی

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ اہلِ بیتِ رسول —— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پانچ چیزوں میں ساتھ ساتھ ہے —— یعنی جو چیز سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے —— وہ اہلِ بیت علیہم السلام کے ساتھ بھی خاص ہے —— لکھتے ہیں۔

اَنَّ اَهْلَ بَيْتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَاوُوْنَهٗ فِىْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ

"کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہلِ بیت پانچ باتوں میں آپ کے مساوی ہیں۔"

(۱) سلام میں

جیسا کہ فرمایا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ

سلام ہو آپ پر اے نبی اکرم!

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

○ —— اور اہلِ بیت علیہم السلام کے بارے میں ہے۔

سَلَامٌ عَلٰى اٰلِ يَاسِيْنَ

سلام ہو آلِ یاسین پر

(۲) تشہد میں

تشہد کی صلوٰۃ میں —— جب نمازی آخری تشہد میں بیٹھتا ہے تو درود ابراہیمی پڑھتا

Marfat.com

ہے —— تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل علیہ السلام پر بھی درود پڑھتا ہے۔

(۳) طہارت میں

ارشادِ خداوندی ہے:

طٰہٰ —— اے طاہر

خیال رہے —— طٰہٰ —— حضور کا اسم شریف ہے، جس کے معنی ہیں —— اے طاہر و پاک —— دوسری جگہ اہلِ بیت کے بارے میں فرمایا

وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

تمہیں پوری طرح پاک وصاف کر دے

(۴) تحریم صدقہ میں

جس طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صدقہ حرام ہے —— اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر بھی صدقہ حرام ہے۔

(۵) محبت میں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پارہ ۳ سورہ آل عمران آیت ۳۱)

ترجمہ: —— ''(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ فرمائیے (انہیں کہ) اگر تم (واقعی) محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے تو میری پیروی کرو (تب) اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمانے لگے گا۔''

○ —— اہلِ بیت کے بارے میں دوسرے مقام پر ارشادِ خداوندی ہے:

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى

(پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ آیت ۲۳)

"آپ فرمایئے میں نہیں مانگتا اس (دعوتِ حق) پر کوئی معاوضہ سوائے قرابت کی محبت کے۔"

سلام ہو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

بات چل رہی تھی —— سلامِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی —— بعض نے کہا ہے کہ یاسین حضرت الیاس علیہ السلام کے والد گرامی کا نام ہوگا۔ اس لئے —— سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ —— کا مطلب ہے سلام ہو الیاس علیہ السلام پر ——

○ —— ابن ابی حاتم —— امام طبرانی —— اور امام ابنِ مردویہ —— رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کرتے ہیں —— کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ——

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ نَحْنُ اٰلُ مُحَمَّدٍ (آلُ يَاسِيْنَ) کے بارے میں فرمایا: ہم آلِ محمد ہیں، یعنی آلِ یاسین ہیں

(تفسیر در منثور جلد ۵ ص ۵۳۹)

○ —— علامہ ابنِ کثیر (حافظ عماد الدین) نے بیان کیا ہے۔ بعض قراء نے —— سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ —— یعنی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ —— یعنی اس سے مراد آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(تفسیر ابنِ کثیر ج ۴ ص ۲۰ مطبوعہ امجد اکیڈمی اردو بازار لاہور)

○ —— امام رازی اور دیگر مفسرین کے ارشادات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ سیّد

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت جن پانچ چیزوں میں آپ کے ساتھ ہیں ---- وہ صلوۃ وسلام ---- محبت وعقیدت ---- تحریم صدقہ وزکوۃ وغیرہ ہیں ---- جن سے آل رسول کی شان وعظمت ---- مرتبہ ومقام ---- اور بلندی کا پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کی قرابت کے باعث ان پاک باز ہستیوں کو بھی نعمتیں عطا فرمائیں اور اعلیٰ ترین نعمتوں سے نوازا ہے۔

○ ---- برادران اسلام! ---- آل رسول جن پانچ چیزوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہیں ---- ان میں ایک تحریم صدقہ بھی ہے ---- یعنی جس طرح صدقہ و زکوۃ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حرام ہے۔ اسی طرح آل رسول پر بھی صدقہ حرام ہے ---- اس لئے سادات کرام کو چاہئے کہ وہ بھوک سے مرجانا گوارا کرلیں ---- لیکن وہ صدقہ وزکوۃ کو اپنا ذاتی مال سمجھ کر بے دریغ اپنے بچوں پر خرچ نہ کریں ---- اور جو ایسا کر رہے ہیں۔ وہ اندر سے لٹتے جا رہے ہیں ---- اس لئے اولاد زہرا علیہا السلام کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے ---- اس میں بچوں سے بچنے کی آخری حد تک کوشش فرمائیں ---- کیونکہ اس کے بے پناہ نقصانات ہیں ---- صدقہ سادات بنو زہرا کے لئے زہر سے زیادہ خطرناک ہے ---- یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ---- امام حسن علیہ السلام کے حلقوم میں انگلی ڈال کر صدقے کی کھجور باہر نکال کر پھینک دی تھی۔

Marfat.com

اہلِ بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

باغِ جنت کے ہیں بہرِ خوانِ اہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا، اے دشمنانِ اہلِ بیت
ان کی پاکی کو خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیہ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت
ان کے گھر میں بے اجازت جبرئیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں، قدر و شانِ اہلِ بیت
مصطفےٰ ﷺ عزت بڑھانے کے لیے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا دودمانِ اہلِ بیت
جمعہ کا دن ہے کتابیں زیست کی طے کر کے آج
کھیلتے ہیں جان پر شہزادگانِ اہلِ بیت
اہلِ بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لَعْنَۃُ اللہِ عَلَیْکُمْ دشمنانِ اہلِ بیت

(مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

قارئین کرام! ـــــ آج کے دورِ پُرفتن میں عجیب عجیب قسم کی تحریکیں جنم لے رہی ہیں۔ کہیں قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔ کہیں فتنہ پروری عروج پر ہے۔ ایک سمت

Marfat.com

سے دہشت گردی کی آگ کو بھڑکایا جارہا ہے۔ کہیں فرقہ وارانہ فسادات کا دیو انسانی جانوں کو بے دریغ نگل رہا ہے۔ جس سے علماء کا وقار مجروح ہوتا جارہا ہے۔ دہشت گردی کی ایک صورت ایسی ہے جس سے ایمان و یقین اور عقیدت آگیں جذبوں کے برباد ہونے کا خطرہ دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔ وہ دہشت گردی ہے۔ اہلِ بیتِ اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عظمتوں کے خلاف حرف گیری، نکتہ چینی اور واویلا مچانا۔ راقم کو پاکستان بھر میں اور بیرونی ممالک میں جانے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے۔ اِدھر، اُدھر ہر جگہ ایک ایسی بادِ صرصر چل رہی ہے جو اسلامی دنیا کے لیے نیک شگون نہیں۔ وہ کچھ اس طرح ہے کہ اہلِ بیتِ اطہار کے اسمائے گرامی کے ساتھ ''علیہ السلام'' کہنا جائز ہے یا نہیں۔ علمائے اہلسنّت کی ایک پوری جماعت ''علیہ السلام'' کہنے کے جواز کی قائل ہے۔ ان کے نزدیک ''رضی اللہ عنہ'' کہنا بھی جائز ہے اور ''علیہ السلام'' کہنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ ان میں سے ایک نام امام اہلسنّت غزالی زماں حضرت علامہ پیر سیّد احمد سعید کاظمی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ آپ کے اور میرے شیخ کریم، شیخ الاسلام والمسلمین، حاکم الحدیث حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان محبت کا ایک عظیم رشتہ قائم تھا۔ جو اپنی مثال آپ ہے۔ امام کاظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس مسئلہ پر ایک رسالہ ہے۔ جس کا عنوان ہے۔

اہلِ بیتِ اطہار پر مستقلاً سلام کا جواز

علامہ کاظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب کے اس رسالہ کا مختصر خلاصہ ہدیہ قارئین کرنے کے بعد مزید دلائل پیش کروں گا۔ کوشش کروں گا کہ آپ کے علمی، تحقیقی اور دقیق الفاظ اصطلاحات کو نہایت آسان پیرایہ میں بیان کروں۔ جو لوگ غیر انبیاء علیہم السلام پر مستقلاً

Marfat.com

(براہِ راست بلا واسطہ) سلام کہنے کو ناجائز، مکروہ اور خلافِ اولیٰ کہتے ہیں ان کا جواب دیتے ہوئے غزالی زماں فرماتے ہیں کہ:

غیر انبیاء وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بالاستقلال (براہِ راست) صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے جواز کو اگرچہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے عامہ اہلِ علم سے نقل کیا ہے۔

كَمَا فِيْ تَفْسِيْرِ رُوْحِ الْمَعَانِيْ . (پارہ۲۲،ص۸۶) وَاَمَّا الصَّلٰوةُ عَلٰى غَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ قَدْ اِضْطَرَبَتْ فِيْهَا اَقْوَالُ الْعُلَمَاءِ فَقِيْلَ تَجُوْزُ مُطْلَقًا . قَالَ الْقَاضِيْ عِيَاضُ وَعَلَيْهِ عَامَةُ اَهْلِ الْعِلْمِ .

(انتھی)

”جیسا کہ تفسیرِ روح المعانی (پارہ۲۲،ص۸۶) میں ہے، بہر حال صلوٰۃ غیر انبیاء اور فرشتوں پر بھیجنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ مطلقاً جائز ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر عام اہلِ علم ہیں لیکن جمہور کے مسلک کے مطابق ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم بالتبع (بالواسطہ) بلا کراہت جائز ہونے کے قائل ہیں اور بالاستقلال (براہِ راست) مکروہ سمجھتے ہیں۔ البتہ صلوٰۃ کے بغیر صرف سلام نبیوں اور فرشتوں پر۔ ہمارے نزدیک براہِ راست اور بالواسطہ دونوں طرح بغیر کسی قسم کی کراہت کے جائز ہے۔

فقہائے کرام کے ایک گروہ نے اس مسئلے میں عدم جواز یا کراہت کا قول کیا ہے۔ وہ تنہا سلام سے متعلق نہیں بلکہ مجموعہ صلوٰۃ وسلام کے بارے میں ہے جو ہم پر دلیل و حجت نہیں۔ جو حضرت سلام مذکور کو ناجائز، مکروہ تنزیہی اور خلافِ اولیٰ کہتے ہیں۔ ان کی خدمت

Marfat.com

میں نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ کسی کتاب میں کوئی ایسی عبارت موجود نہیں جس سے بغیر اختلاف کے علماء اہلسنّت یا کم از کم علمائے احناف کے نزدیک سلام مذکور ناجائز، مکروہ یا خلافِ اولیٰ ثابت ہوتا ہو۔ نہ یہ جمہور کا مذہب ہے۔

وَمَنِ ادَّعٰی فَعَلَیْهِ الْبَیَانُ ۔

یقیناً بعض نے عدم جواز اور بعض نے کراہت تنزیہی یا خلافِ اولیٰ کا قول کیا ہے۔ مگر ان کے بالمقابل دوسرے علماء کرام نے اس قول کا انکار بھی فرمایا ہے۔ جس کی روشن دلیل ان کے کلام میں سلام مذکور کا ورود ہے۔

مانعین (منع کرنے والے) حضرات کے دلائل کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱- ''علمائے اہلسنّت نے غیر انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لیے علیہ السلام لکھنے کو بالاتفاق ممنوع قرار دیا ہے۔'' اس کا جواب دیتے ہوئے غزالی زماں فرماتے ہیں۔

بالاتفاق اور علی الاطلاق غیرِ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے لیے بالاستقلال تنہا سلام کو آج تک کسی نے ممنوع نہیں کہا اور اگر کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہے تو اس کا تعاقب کیا گیا ہے۔

فرماتے ہیں۔ اس سلام کو ممنوع، ناجائز یا خلافِ اولیٰ کہنے والے بعض علماء ہیں۔ جس کو ان کی تحقیق پر اعتماد ہو، وہ اس پر عمل کرے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن مجوزین پر کراہت سے اجتناب ان کے لیے درست نہیں۔ کیونکہ بمقابل محققین اہلسنت کا ایک ایسا گروہ بھی موجود ہے جو غیر انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے بالاستقلال لفظ سلام استعمال کرتا ہے۔

۲- اعتراض نمبر ۲- لفظ ''سلام'' ـــــ صلوٰۃ ـــــ کے معنی میں ہے لہٰذا صلوٰۃ کی

Marfat.com

طرح ''سلام'' بھی ناجائز اور مکروہ ہوگا۔

غزالی زماں رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواباً ارشاد فرماتے ہیں: لفظ ''سلام'' کا ''صلوٰۃ'' کے معنی میں ہو بداہۃً باطل ہے۔ اس لیے کہ دونوں کا مادہ ترکیب اشتقاق، وضع وہیت اور استعمال بالکل الگ ہے پھر ایک معنیٰ میں ہونا کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

البتہ امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے صلوٰۃ کو بمعنیٰ سلام کہا ہے اور اسی قول کو سامنے رکھ کر امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ جوہنی نے سلام کو بمعنیٰ صلوٰۃ قرار دیا ہے لیکن یہ مخفی نہ رہے کہ دونوں بزرگ شافعی ہیں لہذا یہ قول شوافع کا ہوا جسے بعض حنفیوں نے ذکر دیا۔ نیز یہ کہ امام حلیمی اور امام جوہنی رحمہما اللہ نے صلوٰۃ کو بمعنیٰ سلام اور بالعکس مطلقاً نہیں کہا بلکہ اس امر میں کہ صلوٰۃ وسلام دونوں ہماری دعا اور منزل من اللہ ہونے میں ایک دوسرے کے ہم معنیٰ اور مشعر تعظیم ہیں۔

اگرچہ اس معنیٰ کو امام جوہنی رحمۃ اللہ علیہ نے غیرِ انبیاء وملائکہ کے حق میں مستقلاً لفظ سلام بولنے کیلئے علتِ منع قرار دیا ہے لیکن اہلسنّت وفقہائے احناف کے دیگر محققین نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

علامہ کاظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کہ بعض متاخرین کی تصانیف میں سلام مذکور کا ترک، متعارف ہے لیکن تفحص (جستجو، تلاش، جانچ پڑتال، تحقیق) کے بعد متقدمین کا مسلک یہی ثابت ہوا کہ وہ بالخصوص اہلِ بیتِ اطہار کے حق میں بالاستقلال تنہا لفظ سلام بولتے اور لکھتے رہے۔

شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محقق سلام مذکور کا ترک متعارف کرانے کے باوجود بذات خود آلِ پاک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بالاستقلال ''علیہ السلام'' لکھتے ہیں۔

Marfat.com

۱-سن سات ہجری میں غزوہ خیبر ہوا۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے دست مبارک سے جب سپر گر پڑی تو آپ نے خیبر کے دروازے کو اکھیڑ کر سپر (ڈھال) بنائی۔ (جذب القلوب مترجم ص ۸۷)

۲-دوسرے تمام دروازے سوائے دروازہ علی سلام اللہ علیہ کے بند کر دیئے۔

(جذب القلوب، ص ۱۱۴)

۳-سیّد کے ذکر سے اس روایت میں اتنی وضاحت ہوگئی ہے کہ علی سلام اللہ علیہ کا واقعہ پہلے کا ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۵)

۴-فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مکان بھی اسی جگہ تھا۔

(جذب القلوب ص ۱۱۰ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ بندر روڈ کراچی)

۵-حضرت فاطمہ، علی، حسن اور حسین سلام اللہ علیہم السلام۔ (ایضاً ص ۱۱۱)

۶-امیر المومنین علی سلام اللہ علیہ سے روایت ہے کہ۔

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھانا تیار کرایا۔ اُمّ ایمن نے میرے واسطے دودھ بھیجا تھا۔ میں نے وہ بھی کھانے کے ساتھ حاضر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا اور دودھ پیا اس کے بعد میں نے ہاتھ دھلائے جب ہاتھ دھوئے تب آپ نے دست مبارک اپنے روئے انور اور ریش مبارک پر پھیر کے دعا کی اور سجدہ میں جا کر آنسوؤں سے رونے لگے۔ کسی کو بوجہ ہیبت مجال نہ تھی جو رونے کا سبب دریافت کرتا۔ اسی اثناء میں حسین سلام اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور رونے لگے۔ آنسرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا رونا بھول گئے اور نواسے کی طرف متوجہ

Marfat.com

ہو کر فرمایا۔

بِاَبِیْ وَاَنْتَ اُمِّیْ یَا حُسَیْنُ ۔

''میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں اے حسین۔''

کیوں روتے ہو؟ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ اے پدر بزرگوار میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں کبھی نہیں دیکھا۔ جس طرح آج دیکھ رہا ہوں۔ بتائیے کیا حال ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے! آج مجھ کو تمہارے جمال مسرت مآل کے دیکھنے سے ایسا سرور اور خوشی حاصل ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی لیکن جبریل علیہ السلام دربار خداوندی سے آئے اور مجھے خبر دی کہ تمہاری امت کے بعض لوگ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحالت غربت ہلاک کر ڈالیں گے۔ میں سجدے میں گر کر دعا کرنے لگا کہ اگر دنیا کے محن و مصائب تمہارے سر پر آئیں لیکن تمہاری آخرت اچھی ہو جائے۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب مترجم ص ۱۱۱ تا ۱۱۲ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

۷- حضرت محقق شاہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ اپنے آبائے کرام کی سند سے بیان کرتے ہیں۔ (ایضاً ص ۱۵۲)

۸- امام جعفر صادق سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلٰی آبَائِہِ الْکِرَامِ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کو ان کے حجرے میں ہی دفن کیا گیا۔ (ایضاً ۱۸۲)

۹- ابنِ عبدالبر نے امام حسن علیہ السلام کی وفات کے متعلق جو خبر نقل کی ہے۔

(جذب القلوب ایضاً ص ۱۸۵)

۱۰- حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ یزید بن معاویہ نے سر مبارک

Marfat.com

حضرت امامِ المومنین حسین بن علی مرتضٰی سلام اللہ علیہ کا عمرو بن العاص کے پاس جو اس (یزید) بدبخت کی جانب سے مدینہ منورہ کا حاکم تھا۔ (ایضاً ص ۱۸۶)

۱۱- قبہ سیّدنا اسمٰعیل بن امام جعفر صادق سلام اللہ علیہما۔ یہ قبہ مغربی جانب سیّدنا عباس کے قبہ کے مقابل ہے۔ (ایضاً ص ۱۹۲)

۱۲- ابو جعفر محمد باقر سلام اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا حمزہ (عمِ رسول) کی قبر پر زیارت کے لیے آتی تھیں اور (قبر کی) مرمت بھی کرتی تھیں۔

۱۳- حاکم، امیر المومنین علی سلام اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہر جمعہ کو حمزہ کی قبر پر جاتی تھیں اور نماز ادا کرتی تھیں اور روتی تھیں۔

(ایضاً ص ۱۹۳)

''خیال رہے کہ جذب القلوب فارسی زبان میں ہے۔ جو شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔ اس کا ترجمہ حضرت سیّد حکیم عرفان علی نے کیا ہے۔ انہوں نے نہایت دیانت سے جہاں ''رضی اللہ عنہ'' لکھا تھا آپ نے اسی طرح لکھا اور جہاں ''علیہ السلام'' یا ''سلام اللہ علیہ'' تھا اس مقام پر اسی طرح لکھ کر علمی دیانت کا ثبوت دیا۔

مانعین علیہ السلام کی بددیانتی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔

۱۴- غزالی زماں تفسیر عرائس البیان (عارف باللہ ابو محمد صدر الدین روز بہان بقلی متوفی ۶۰۶ھ کے صفحہ نمبر ۵۱۰ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

وَعَنْ عَلِيِّ ابْنِ مُوْسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَعْفَرَ الصَّادِقِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔

۱۵- امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر جلد دوم کے حوالے سے لکھتے

Marfat.com

ہیں۔

هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّةٌ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ كَانَا اِبْنَىْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۶-نیز تفسیر کبیر کی تیسری جلد کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

لَايَجُوْزُ اِسْنَادُهٗ اِلٰى عَلِى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

۱۷-اسی صفحہ پر تیسری سطر میں ہے۔

وَهُوَ اَنَّ اللَّائِقَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامِ ۔

۱۸-یہی امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر کی جلد ہشتم ص ۳۲۲ پر فرماتے ہیں۔

هٰذِهِ الْاٰيَاتُ نَزَلَتْ فِىْ حَقِّ عَلِيِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

۱۹-ایضاً سطر سوم فی کتاب البسیط۔ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِىْ حَقِّ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

۲۰-ایضاً سطر چہارم۔ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَرِضَا ۔

۲۱-ایضاً سطر ۲۲-اَخَذَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ۔

۲۲-ایضاً سطر ۲۴-وَلَا يُنْكِرُ دَخُوْلَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِىْ طَالِبِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْهِ ۔

۲۳-ایضاً سطر ۲۸، ۲۹-اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مُخْتَصَّةٌ بِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

۲۴-تفسیرِ مظہری جلد ہفتم ص ۴۱۲ سطر ۶ پر حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامِ ۔

۲۵-ایضاً سطر ۷-وَرَوَی الطَّبْرَانِیُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ۔

۲۶-تحفہ اثناء عشری —— فتاویٰ عزیزی —— تفسیر فتح العزیز —— تینوں کتابوں میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ بیتِ اطہار کے لیے بکثرت ''علیہ السلام'' استعمال فرمایا ہے۔

۲۷- ناظرین کرام بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ جلیل القدر علماء متعدمین ومتاخرین اور اکابرِ اہلسنّت وفقہائے اَحناف میں ایسے محققین بکثرت ہوئے جن کے نزدیک اہلِ بیتِ اطہار وآئمہ کبار کے لیے مستقلاً ''علیہ السلام'' بولنا بلا کراہت جائز ہے۔ بالخصوص اصول الشاشی کی عبارت۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَحْبَابِہٖ ۔

سلام ہو ابوحنیفہ اوران کے دوستوں پر۔

(اصول الشاشی، شیخ نظام الدین شاشی) ص ۷ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور)

خیال رہے کہ اصولِ شاشی چھ سو سال سے دنیائے اسلام کے حنفی مدارس میں پڑھائی جارہی ہے۔ مسلک مجوزین (جائز سمجھنے والے) کی حقانیت کی ایسی روشن دلیل ہے جس سے انصاف پسند حضرات کے لیے تردد کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

Marfat.com

تیسرا اعتراض

رُسُل و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ تعظیماً استعمال کیے جاتے ہیں۔ اگر ان کے غیر کے لیے بھی مستقلاً استعمال کیے جائیں تو غیر نبی کی تعظیم —— تعظیم نبی کی مثل ہو جائے گی۔

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ——

مانعین (منع کرنے والے) حضرات کا یہ فرمانا کہ صلوٰۃ وسلام کے الفاظ مستقلاً انبیاء، ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے تعظیماً استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس لیے ان ہی کے ساتھ خاص رہیں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو لفظ بھی تعظیم انبیاء علیہم السلام کے لیے استعمال کیا جائے وہ اس کے ساتھ خاص ہو، دیکھیے ''سیّدنا و مولانا'' انبیاء کے لیے تعظیماً استعمال کئے جاتے ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کے ساتھ صحابہ کرام، تابعین و دیگر بزرگان دین کے لیے بھی سیّدنا و مولانا بکثرت بولا جاتا ہے۔

چوتھا اعتراض

غیر انبیاء اور ملائکہ علیہم السلام کے لیے صلوٰۃ وسلام یا تنہا ''سلام'' کے الفاظ استعمال کرنا روافض اور اہلِ بدعت کا شعار ہے، اس لیے یہ استعمال ناجائز ہوگا۔

جواب

روافض کا شعار صرف ''علیہ السلام'' نہیں بلکہ ''علیہ الصلوٰۃ والسلام'' ہے کیونکہ علیہ السلام کے ثبوت میں جلیل القدر علمائے اہلسنّت کی عبارات کثیر ہم ابھی نقل کر چکے ہیں۔

علاوہ ازیں یہ کہ اہلِ بدعت کا شعار اہلسنّت کے لیے اسی وقت مکروہ وممنوع قرار پائے گا جبکہ وہ کسی امر میں ہو۔ جیسے کہ نوحہ گری اور سینہ کوبی، زنجیر زنی وغیرہ یا ان کے ساتھ تشبُّہ کا

Marfat.com

قصد کیا جائے۔ الحمدللہ! یہاں دونوں میں سے ایک بات بھی نہیں پائی جاتی۔ ''علیہ السلام'' کہنا نہ مذموم ہے اور نہ کہنے والا تَشَبُّہ کا قصد کرتا ہے لہٰذا علت منع نہ پائی گئی جب علت ہی نہیں تو حکم کراہت ومنع کا مدار کس چیز پر ہوگا؟

غزالی زماں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مانعین حضرت اسی تَشَبُّہ کی وجہ سے عشرہ محرم میں ذکر شہادتِ امام حسن وحسین علیہما السلام کے لیے ایصال ثواب وغیرہ اُمور مستحسنہ کو بھی ناجائز وممنوع قرار دیں۔ اس لیے کہ یہ سب کام بقول مانعین روافض کا شعار ہیں اور ان کا تَشَبُّہ ممنوع ہے۔ فرماتے ہیں۔ حسنین علیہ السلام کے نام کے ساتھ لفظ امام لکھنے کو بھی ناجائز کہیں کیونکہ روافض کے مذہب میں امامت کا عقیدہ بھی ضروریات دین سے ہے جب کہ ہمارے ہاں ایسا نہیں ہے۔

امام بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے بالاستقلال سلام بھیجا ہے نمونے کے طور پر صرف چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

اس بتولِ جگر پارہ مصطفےٰ ﷺ! — حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ ومہر نے — اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
سیّدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
حسن مجتبیٰ، سیّد الاسخیاء — راکبِ دوش عزت پہ لاکھوں سلام
اس شہیدِ کربلا، شاہِ گلگوں قبا — بے کسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام
بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی ﷺ — اس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام
شافعی، مالک، احمد امام حنیف — چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء　　اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
شاہِ برکات و برکات پیشینیاں　　نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب وعتاب وحساب وکتاب　　تاابد اہلسنّت پہ لاکھوں سلام
میرے استاد، ماں باپ، بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

اس مقام پر یہ کہنا انتہائی مضحکہ خیر ہوگا کہ یہ سلام بالتبع ہے بالاستقلال نہیں۔ کیونکہ بالتبع سلام وہ ہوتا ہے جو تابعین کے لیے مستقلاً نہ لایا جائے بلکہ مسلم علیہ متبوع پر تابعین کا عطف کردیا جائے۔ جیسے ''سَلَامُ اللّٰہِ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ آلِہٖ اَجْمَعِیْنَ'' کہ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر بالتبع سلام ہے۔

علامہ کاظمی قدس سرہ العزیز حرف آخر کے عنوان کے تحت ارقام فرماتے ہیں کہ اہلِ بیتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں ''علیہ السلام'' کو خلافِ اولیٰ قرار دینے والے حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ اگر آپ حضرات بعض علماء کے قول پر اعتماد کرنے کی وجہ سے اہلِ بیتِ اطہار کے لیے مستقلاً ''علیہ السلام'' کہہ کر خلافِ اولیٰ کا ارتکاب اپنی پرہیزگاری اور پاک دامنی کے منافی سمجھتے ہیں۔ تو از راہ کرم غیر صحابہ علیہم الرضوان کے لیے ''رضی اللہ عنہ'' کہہ کر بھی ترک مستحب کے دھبہ سے اپنے دامن اتقاء کو داغدار نہ کیجئے۔ ماخوذ از رسالہ (اہلِ بیتِ اطہار پر مستقلاً سلام کا جواز) از امام اہلسنّت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی قدس سرہ العزیز۔

غزالی زماں کے تحقیقی مقالہ سے چیدہ چیدہ الفاظ و بیان اور تحریر کا کچھ حصہ پیش کیا۔ اب اپنی طرف سے مزید دلائل وحوالہ جات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

Marfat.com

پرتو دست قدرت پہ ایک تبصرہ

پرتو کے مؤلف کے مقدمہ پر نظر ڈالیں ان کی بدعقیدگی کو صرف نظر کرتے ہوئے اپنی جماعت کے بگڑے ہوئے چند نام نہاد علماء کو دلائل کی روشنی میں سمجھانے کی کوشش کروں گا جنہوں نے اس مسئلہ پر اودھم مچا رکھا ہے۔ شاید طاغوت نے ان کے کانوں میں پھونک دیا ہے کہ اہل بیت رسول پر تنقید کرنے سے سستی شہرت ملتی ہے اور ان کا تجربہ ہے۔ اس کے پیچھے ان کی یہ بات اور سوچ کسی حد تک ٹھیک بھی ہے کہ ماضی میں ایسا ہوتا رہا ہے۔ یزیدی اور مروانی دور میں علی پر سب وشتم کرنے والے علماء کو مال و متاع سے نوازا جاتا رہا ہے۔ ان عقل کے اندھوں کو یہ تک نہیں معلوم کہ ایسا کرنے والوں اور کروانے والوں کی پیچھے سے ڈور کون ہلا رہا ہے اور اس کا سیاسی پس منظر کیا ہے اور ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ ان کے رویہ سے کتنے لوگ صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے متعلق تزلزل کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔

ایک خفیہ اور نہایت خطرناک سازش کے تحت کتب احادیث اور محدثین پر سے اعتماد و یقین کی خوشبو کو بساند میں تبدیل کرنے کی ناکام کوششیں جاری ہیں۔ اس پر کئی کتابیں لکھی گئیں بالخصوص اہلِ بیت کی شان و عظمت میں وارد احادیث پر نکتہ چینی تو آج کل رواج بن گیا ہے۔ خارجیوں نے بخاری شریف کی ایک روایت کو لے کر آخری حد تک شور مچا رکھا ہے۔ حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف زبان دراز کرتے ہیں۔

وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَىٰ عَامَّةَ مَا يُرْوَىٰ عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ ۔

اور ابنِ سیرین کی رائے یہ ہے کہ عام طور پر جو روایات علی علیہ السلام سے مروی ہیں وہ اکثر جھوٹی ہیں۔

(بخاری ج اول ص ۵۲۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ بخاری شریف ص ۶۷۷ حدیث نمبر ۳۷۰۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

Marfat.com

اس روایت پر صرف اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ اس سے مراد وہ روایات ہیں جو شیخین کے بارے میں روافض کی طرف سے بیان کی جاتی ہیں چونکہ خوارج و روافض مولا علی کے دشمن ہیں اس لیے وہ ایسے اُمور پر شور مچاتے رہتے ہیں۔ بات دور نکل گئی، بات ہو رہی تھی اہلِ بیتِ اطہار پر بالاستقلال سلام پیش کرنے کی۔ کچھ نادان دوست اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں کہ اہلِ بیت پر ''علیہ السلام'' کا لفظ بولا جائے۔ ان کو اس لفظ کی بہت تکلیف ہے۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ''رضی اللہ عنہ'' بھی جائز ہے اور ''علیہ السلام'' بھی جائز ہے مکروہ نہیں۔ اب آیئے دلائل کی طرف۔ پہلے اللہ کریم کا قرآن مجید۔

تفسیر ابنِ عباس

اہلِ بیت کی شان میں آیت نمبر ۵ کی طرف آتے ہیں اور اس پر مزید کتب تفسیر کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ ۔

''سلام ہو الیاسین پر۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مندرجہ بالا آیت کے تحت لکھا ہے۔

(عَلٰی آلِ یَاسِیْنِ)

عَلٰی آلُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔

(اس آیت سے مراد) علی آلِ یاسین، آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ص ۴۷۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت سن اشاعت ۲۰۰۱ء)

تفسیر قرطبی

جناب ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر بیان فرماتے ہیں۔

Marfat.com

سَلَامٌ عَلٰی آلِ یَاسِیْنَ...... اَیْ عَلٰی آلُ مُحَمَّدٍ ۔

''سلام ہو آلِ یاسین پر یعنی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔''

مولا علی سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَسْمَانِیْ فِی الْقُرْآنِ سَبْعَۃَ اَسْمَاءٍ مُحَمَّدٌ وَّ اَحْمَدُ وَطٰہٰ وَ یٰسٓ وَالْمُزَّمِّلُ وَالْمُدَّثِّرُ وَعَبْدُ اللّٰہِ ۔

''بے شک اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن مجید میں مجھے سات ناموں سے پکارا ہے محمد، احمد، طٰہٰ، یٰسٓ، مزمل، مدثر، عبداللہ۔''

(تفسیر قرطبی ج ۱۵ ص ۴، ۵ مطبوعہ دار احیاء التراث عربی بیروت لبنان)

تفسیر طبرانی

امام حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۶۰ھ ارقام فرماتے ہیں۔

سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ ۔

''سلام ہو الیاسین پر۔''

اَیْ سَلَامٌ عَلٰی اَھْلِ کَلَامِ اللّٰہِ وَآلُ مُحَمَّدٍ ۔

''یعنی سلام ہو اہل کلام اللہ پر اور آلِ محمد پر۔''

(تفسیر الکبیر امام الطبرانی ج ۵ ۳۱۵ مطبوعہ دار الکتاب الثقافی اردن سن اشاعت ۲۰۰۸ء)

تفسیر روح المعانی

حضرت امام مفتی سید شہاب الدین محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۷۰ھ رقم

Marfat.com

طراز ہیں۔

يَاسِيْنَ فِيْهَا اِسْمٌ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ فَآلُ يَاسِيْنَ آلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۔

ابنِ ابی حاتم ،طبرانی ،ابنِ مردویہ نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

اِنَّـهٗ قَـالَ فِـىْ (سَلَامٌ عَـلٰـى آلِ يَـاسِـيْـنَ) نَحْنُ آلُ مُحَمَّدٍ، آلُ يَاسِيْنَ ۔ (روح المعانی ج ۱۲ پارہ ۲۳ ص ۱۴۲ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

قاضی بغداد علامہ سیّد محمود آلوسی قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے آلِ یاسین، آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ امام آلوسی کی ایک عبارت پر چیخنے والے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ امام آلوسی کی عقیدتوں سے وہ لوگ کیا سمجھیں جو خرافات کی دنیا کے ساکنان ہیں۔ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے غالباً ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا ہے۔

حرام زادہ بدفعل و شوم و بے بنیاد
برمدح شاہ جہاں کے کجا کند اقرار
متابعت بمنافق چومی کنی بگذر
زیادہ گفتن نامش ہزار استغفار

''بدکار، منحوس اور حرامی، بدذات کب اور کہاں جہاں کے بادشاہ (علی) کی تعریف کا اقرار کرتا ہے؟ اگر تو منافق کی پیروی کرتا ہے تو اسے چھوڑ دے اس کا نام فضول لینے سے ہزار بار توبہ۔''

(دیوان حافظ مترجم ص ۶۱ ۴ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز کراچی)

تفسیر روح البیان

امام اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لفظ ''یاسین'' سے متعلق خامہ فرسا ہیں:

Marfat.com

عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ مَعْنَاهُ يَا مُحَمَّدُ دَلِيْلُهُ قَوْلُهُ بَعْدَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ وَفِي الْحَدِيْدِ، اِنَّ اللهَ سَمَّانِيْ بِسَبْعَةِ اَسْمَاءِ مُحَمَّدُ وَّاَحْمَدُ وَ طٰهٰ وَ يٰسٓ وَالْمُزَّمِّلُ وَالْمُدَّثِّرُ وَعَبْدُاللهِ ۔ وَ يُؤَيِّدُهُ اَنَّهُ يُقَالُ لِاَهْلِ الْبَيْتِ آلُ يٰسٓ كَمَا قِيْلَ ۔

سَلَامٌ عَلٰى آلِ طٰهٰ وَ يٰسٓ
وَسَلَامٌ عَلٰى آلِ خَيْرِ النَّبِيِّيْنَ

ابنِ حنفیہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اس کا معنٰی ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ اس کا مابعد اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۔اس کا مؤید یعنی تائید کرنے والا ہے۔ (حدیث میں ہے) اللہ تعالٰی نے ''قرآن میں'' میرے سات نام رکھے ہیں۔محمد، احمد، طٰہٰ، یٰس، مزمل، مدثر، عبداللہ۔ ''اس کی تفسیر میں'' تائید یوں بھی ہے کہ اہلِ بیت کو آلِ یٰس سے یاد کرتے ہیں۔چنانچہ ایک شعر میں ہے:

سَلَامٌ عَلٰى آلِ طٰهٰ و يٰس وَسَلَامٌ عَلٰى آلِ خَيْرِ النَّبِيِّيْنَ

''سلام ہو آلِ طٰہٰ ویٰس پر اور خیر الانبیاء کی آل پر۔''

لِلّٰهِ دَرُّكُمُوْ يَا آلَ يَاسِيْنَا ۔

''تم پر اللہ کا انعام ہوا ے آلِ یاسین۔''

(تفسیر روح البیان ج ۷، ص ۴۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

تفسیرِ خازن

حضرت علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی الشہیر بالخازن متوفی ۷۲۵ھ اپنی تفسیر میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں:

Marfat.com

سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ ۔ قُرِئَ آلَ یَاسِیْنَ بِالْقَطْعِ قِیْلَ اَرَادَ آلَ مُحَمَّدٍ ۔

سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ ۔ اس کی ایک قرأت آلِ یاسین (ھمزہ) کوگرانے کے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے اس سے مراد آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

(تفسیر الخازن ج ۴، ص ۲۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت اشاعت ۲۰۰۴ء)

تفسیر ابنِ جریر

امام کبیر، محدث شہیر حضرت ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۱۰ھ اسی آیت کے ضمن میں ارقام فرماتے ہیں۔

سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ ۔ بِمَعْنِی ۔ سَلَامٌ عَلٰی آلُ مُحَمَّدٍ ۔

"سلام ہوالیاسین پر یعنی سلام ہو آلِ محمد پر۔"

جامع البیان فی تفسیر القرآن (تفسیر ابنِ جریر طبری) ج ۲۳ ص ۶۱ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان (عباس احمد باز مکہ مکرمہ)

تفسیرِ دُرِّ منثور

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ اپنی تفسیر "اَلدُّرُّ الْمَنْثُوْرُ فِی تَفْسِیْرِ الْمَاثُوْرِ" میں رقم طراز ہیں کہ امام ابنِ ابی حاتم، امام طبرانی، امام ابنِ مردویہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرماتے ہیں۔

سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ ۔ نَحْنُ آلُ مُحَمَّدٍ (آلُ یَاسِیْنَ)

"سلام ہوالیاسین پر۔ ہم آلِ محمد ہی آلِ یاسین ہیں"

(ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے الیاسین کو آلِ محمد قرار دیا)

(تفسیر درمنثور ج ۵، ص ۵۳۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

Marfat.com

تفسیر ابنِ کثیر

جناب حافظ ابوالفداء عماد الدین اسمٰعیل بن کثیر القرشی الدمشقی اپنی تفسیر میں اسی آیت کے تحت رقم طراز ہیں۔

(سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ) یَعْنِیْ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

''سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ پر یعنی اس سے مراد آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔''

(تفسیر ابنِ کثیر ج ۴،ص ۲۰ مطبوعہ امجد اکیڈمی اردو بازار لاہور ۱۹۸۲ء)

تفسیر فتح البیان

مسلک اہلِ حدیث وغیر مقلدین کے امام وپیشوا جناب ابوالطیب علامہ صدیق بن حسن بن علی حسینی،قنوجی، بخاری المعروف نواب صدیق الحسن بھوپالی متوفی ۱۳۰۷ھ اپنی تفسیر فتح البیان فی معاصد القرآن میں رقم طراز ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔''یٰس'' محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ (سورۃ الصافات کی آیت ۱۳۰)

سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ ۔ اَیْ آلُ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ)

''سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ پر یعنی آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر یہاں پر بطور دلیل کسی شاعر کا شعر لکھتے ہیں،فرماتے ہیں۔

وَمِنْہُ قَوْلُ الشَّاعِرِ

یَا نَفْسُ لَا تَمْحَضِیْ بِالنُّصْحِ جَاھِدَۃً
عَلَی الْمَوَدَّۃِ اِلَّا اٰلِ یَاسِیْنَا

Marfat.com

''اے نفس! تو کسی سے محبت کرنے پر خالص خیر خواہی و نصیحت کی جدو جہد نہ کر، اگر (خیر خواہی کی کوشش کرنی ہے) تو آلِ یاسین سے کر۔''

(فتح البیان ج ۵ ص ۴۲۸ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت سن اشاعت ۲۰۰۸ء) فتح البیان ایضا)

نواب صاحب کلبی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

اَلْمُرَادُ بِآلِ یَاسِیْنَ، آلُ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ۔

''آلِ یاسین سے مراد آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔''

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَحْنُ آلُ مُحَمَّدٍ آلُ یَاسِیْنَ ۔

''حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ہم آلِ محمد، آلِ یاسین ہیں۔''

(فتح البیان ج ۵ ص ۴۹۷ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت اشاعت ۲۰۰۸ء)

تفسیر تبیانُ القرآن

شیخ الحدیث مفسر قرآن حضرت علامہ غلام رسول سعیدی اپنی تفسیر تبیان القرآن میں ارقام فرماتے ہیں کہ اس آیت میں یاسین سے مراد سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم ہے اور آلِ یاسین سے مراد سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل ہے۔ امام ابنِ ابی حاتم، امام ابنِ مردویہ اور امام طبرانی نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ''سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ'' کی تفسیر میں کہا ہے۔ ہم آلِ محمد، آلِ یاسین ہیں۔

(تفسیر تبیان القرآن ج ۹ ص ۹۵۳ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور اشاعت ۲۰۰۶ء)

تفسیرِ رفاعی

حضرت علامہ پیر سیّد محمد رفاعی عرب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں

Marfat.com

"سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ" سلام ہو الیاسین پر —— کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عباس سے منقول ہے "آلِ یَاسِیْنَ" آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یاسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

(تفسیر رفاعی حاشیہ ص ۵۵۷ مطبوعہ دینی کتب خانہ اردو بازار لاہور)

کیوں جناب خوردہ شید! کوئی بات عقل نارسا میں جگہ پا سکی یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجا ہے۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔ آپ نے ایک دن چیختے ہوئے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجا ہے۔ مخلوق میں سے کسی نے نہیں بھیجا اور ساری امت ایک طرف ہے اور اکیلے علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ایک طرف ہیں۔ آپ اپنی اس چنگھاڑ کا جواب دیکھیں گے تو مبہوت ہو جائیں گے اور اپنی آنے والی نسلوں کو سبق دے جائیں گے کہ کسی فقیرِ قمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی علیہ السلام سے نہ الجھنا۔

بہر حال حضرت! آپ سے نہ کوئی گلہ ہے، نہ کوئی شکوہ ہے، نہ کوئی شکایت، وہ اس لیے کہ

آگ سے خیمہ زینب کو جلانا یاد ہے
ابنِ اشعث یاد ہے، شمر زمانہ یاد ہے
یاد ہیں مجھ کو سکینہ طاہرہ کی بالیاں
گردنِ اصغر پہ حرمل کا نشانہ یاد ہے

گزشتہ دنوں ایک مولوی نما جانور کے بھدے انداز گفتگو کو دیکھتے ہوئے کچھ کہنے کو جی چاہا جو اشعار کی صورت اختیار کر گیا۔ چلو! یہ اشعار ان حضرت کی نذر کرتے ہیں۔ میرا روئے سخن جن کی طرف ہے۔

Marfat.com

گستاخ، نبی کی عترت کا، حیدر کی ولایت کیا جانے
دنیا کا گدا، دردر کا گدا، زہرا کی سخاوت کیا جانے
بے اصل بھی ہے، اور سنگ دل بھی، جو آلِ نبی کا دشمن ہے
وہ راز عقیدت کیا سمجھے، وہ رنگ مودّت کیا جانے
استاد کا جانی دشمن ہے، باغی بھی ہے اپنے مرشد کا
وہ اصل حقیقت، رسم وفا مردود طریقت کیا جانے
رہتا ہے جو ریگستانوں میں، کھاتا ہے تھپیڑے صرصر کے
وہ باغ میں نغمے بلبل کے، وہ خضؔر کی حضرت کیا جانے

آیت نمبر ٦ - سلام ہو ہدایت کی پیروی کرنے والے پر

ارشاد خداوندی ہے:

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔

"سلام ہے اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔" (پارہ ١٦ سورہ طٰہٰ آیت نمبر ٤٧)

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کی تخصیص نہیں ہے۔ (فتوٰی عزیزی ص ٢٦١)

١- تفسیرِ مظہری

برصغیر کے مشہور مفسر علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کو جملہ معترضہ قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

اَیْ سَلَامِیْ وَ سَلَامُ الْمَلَائِکَۃِ وَ خَزَنَۃِ الْجَنَّۃِ عَلَی الْمُھْتَدِیْنَ اَوِ السَّلَامَۃُ فِی الدَّارَیْنِ لَھُمْ مِنَ النَّقْمَۃِ فِی الدُّنْیَا وَالْعَذَابِ فِیْ

Marfat.com

الْاٰخِرَۃِ ۔

یعنی (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) سلام ہو میرا اور فرشتوں کا اور ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے لیے جنت کے خزانے ہیں۔ اس کو دونوں جہاں میں سلام ہے۔ اس کے لیے دنیا میں پکڑ اور آخرت میں عذاب فرمانے سے سلامتی ہے۔[۱]

آیت نمبر ۷۔ اللہ پاک کا فرمان ہے

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ ۔ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۔

ترجمہ: (لیلۃ القدر) میں اترتے ہیں فرشتے اور روح القدس (جبریل) اپنے ربّ کے حکم سے ہر حکم بجالانے وہ سلامتی ہے اور وہ طلوع فجر تک ہوتی ہے۔ (پارہ ۳۰ سورۃ قدر آیت نمبر ۴، ۵)

۲۔ تفسیر طبرانی

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ اسی آیت کے ضمن میں ارشاد کناں ہیں۔

(مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلام) مَعْنَاہُ ۔ مِنْ کُلِّ مَلَکٍ سَلَامٌ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَ قِیْلَ عَلٰی ھٰذِہِ الْقِرَأۃِ اَیْضًا اَنَّ (مِنْ) بِمَعْنٰی (عَلٰی) تَقْدِیْرُہٗ عَلٰی کُلِّ آمْرِئٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَلَامٌ مِنَ

۱۔ کیا فرماتے ہیں حضرت خوردہ شید کہ اہلِ بیتِ رسول اور آئمہ اہلِ بیت ہدایت کی پیروی کرنے والے ہیں یا نہیں۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو ان پر سلام بھیجنا مکروہ کیوں ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ایقان کی دنیا اجڑ گئی ہے۔

(تفسیر مظہری ج ۶ ص ۷۱ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

Marfat.com

الْمَلٰئِكَةِ ۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قرأت میں) (مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ) اس کا معنیٰ ہے مومنین پر ہر فرشتے کا اس رات (شب قدر) میں سلام ہے اور یہ بھی کہ اس قرأت پر بلا شبہ لفظ ''من'' لفظ ''علی'' کے معنیٰ میں ہے۔ اس صورت میں اس کا معنیٰ ہوگا کہ مسلمانوں میں سے ہر مرد پر ہر عورت پر فرشتوں کی طرف سے سلام ہو۔

(تفسیر طبرانی ج ۷، ص ۵۳۵ مطبوعہ دار الکتاب الثقافی اردن)

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر کا مختصر مفہوم یہ بنتا ہے کہ شب قدر میں جبریل علیہ السلام سمیت تمام فرشتے طلوع فجر تک تمام ایمان والوں پر سلام کہتے ہیں سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ ہر مومن پر سلام ہے اہلِ بیت پر کیوں نہیں؟

۳۔ تفسیر ابنِ عباس

اسی آیت کے تحت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

يُسَلِّمُوْنَ عَلٰى اَهْلِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ۔

''فرشتے'' شب قدر میں امت رسول میں سے روزے داروں اور نمازیوں پر سلام بھیجتے ہیں۔

(تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ص ۶۵۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت سن اشاعت ۲۰۰۸ء)

میں پوچھتا ہوں، خوردہ شید کے تمام چھچھوروں سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے گھر والوں میں سے کوئی بھی صوم وصلوٰۃ کا پابند نہیں تھا؟ یقیناً سب کے سب پابندِ صوم وصلوٰۃ تھے، تقویٰ وطہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے تو پھر ان پر سلام بھیجنا مکروہ کیوں؟ ہم تو صرف شعر کی زبان میں منکرین سلام اہلِ بیت کو یہی مشورہ دیں گے کہ

Marfat.com

حق کے کلام میں ترمیم چھوڑ دو
اب تو نبی کے دین کی تقسیم چھوڑ دو
جھکتے ہو خود تو ہر بت ظلم کے سامنے
کہتے ہو اہلِ بیت کی تعظیم چھوڑ دو

قرآن وحدیث کی رو سے یہ امر آشکار ہے کہ

رکھتا ہے دل میں بغض جو آلِ رسول سے
ایسے فقیہِ شہر کی تکریم چھوڑ دو
جو شہر و بابِ علم سے رکھتی ہے دور دور
اس درسگاہِ کفر کی تعلیم چھوڑ دو

(خضر)

۴۔تفسیر فتح البیان

غیر مقلدوں کے امام و پیشوا علامہ سیّد صداق الحسن قنوجی بھوپالی (نواب آف بھوپال) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ امام شعبی فرماتے ہیں۔ لیلۃ القدر میں مغرب سے لے کر طلوع فجر تک فرشتے اہلِ مسجد (یعنی مسجد میں عبادت کرنے والوں) پر سلام بھیجتے ہیں اور ہر مسلمان پر گزرتے ہیں اور کہتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمُؤْمِنِ ۔

''اے مومن! تجھ پر سلام ہو۔''

(تفسیر فتح البیان ج ۷، ص ۴۴۳ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء)

فرشتے ہر مومن پر سلام بھیجتے ہیں جس مولوی کی طرف میرا روئے سخن ہے وہ کہتا ہے

Marfat.com

یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ (مومنوں کے سردار) پر سلام نہ بھیجو! مسلمانو! یاد رہے کہ یہی وہ نوائے ناخوش گوار ہے جس کو منافقت کی آواز کہتے ہیں۔

۵۔ تفسیرِ نسفی

امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ وہ رات (لیلۃ القدر) سلامتی کی رات ہے۔ اس لیے کہ (وہ تمام فرشتے) کثرت سے مسلمانوں کو سلام کرتے ہیں اور یہ بھی کہ۔

لَا یَلْقُوْنَ مُؤْمِنًا وَّلَا مُؤْمِنَةً اِلَّا سَلَّمُوْا عَلَیْهِ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ ۔

اس رات میں "فرشتے" جس مومن مرد اور مومنہ عورت سے ملتے ہیں تو اس کو سلام کرتے ہیں (اور یہ سلسلہ سلام فجر تک جاری رہتا ہے)

(تفسیر مدارک التنزیل ج ۳ ص ۱۲۷ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

۶۔ تفسیر صفوۃ التفاسیر

علامہ محمد علی صابونی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

اَیْ هِیَ سَلَامٌ مِنْ اَوَّلِ یَوْمِهَا اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ تُسَلِّمُ فِیْهَا الْمَلَائِکَةُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

یعنی یہ سلام رات کے اول "حصہ" سے طلوع فجر تک ہے کہ "فرشتے" اس رات کے اندر تمام مومنوں پر سلام کرتے ہیں۔

(صفوۃ التفاسیر ج ۳ ص ۵۸۵ مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت)

۷۔ تفسیر روح البیان

حضرت امام اسمٰعیل حقی بن مصطفیٰ حنفی (متوفی ۱۱۲۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر روح

Marfat.com

البیان میں ارقام فرماتے ہیں:

وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِنْ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ سَلَامٌ، اَیْ یُسَلِّمُ فِیْهَا الْمَلَائِکَةُ عَلَی الْمُطِیْعِیْنَ اِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ ثُمَّ یَصْعَدُوْنَ اِلَی السَّمَآءِ ۔

اور بعض ''مفسرین'' فرماتے ہیں کہ قدر والی رات سورج غروب ہونے سے فجر کے طلوع ہونے تک (اہل ایمان پر) سلام ہے۔ فرشتے اس رات اطاعت وفرماں برداری کرنے والوں پر طلوع فجر تک سلام بھیجتے ہیں۔ پھر آسمان کی طرف بلند ہو جاتے ہیں۔

(تفسیر روح البیان ج ۱۰، ص ۴۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

۸- روح البیان ایضاً

نیز فرماتے ہیں۔

یَنْزِلُ جِبْرَائِیْلُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِیْ کَبْکَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ اَیْ جَمَاعَةٍ مُتَضَامَةٍ یُصَلُّوْنَ وَ یُسَلِّمُوْنَ عَلٰى کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ بِذِکْرِ اللّٰهِ ۔

حضرت جبریل علیہ السلام شب قدر کو فرشتوں کی جماعت کے جلو میں تشریف لاتے ہیں یعنی ایسی جماعت جو ہر بندے پر جو کہ کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو'' فرشتے اس پر'' صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔

(روح البیان ایضاً)

۹- تفسیرِ دُرِ منثور

امام جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر ''الدر المنثور'' میں اسی آیت کے ضمن میں فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ سورج کے غروب ہونے کے وقت سے لے کر فجر کے طلوع ہونے تک فرشتے اترتے رہتے ہیں اور وہ ہر مومن کے پاس سے گزرتے ہیں اور کہتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُؤْمِنُ ۔

اے بندۂ مومن! تجھ پر سلام ہو۔ (الدرالمنثور ج۶ ص۶۳۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

۱۰۔تفسیر کبیر امام رازی

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں ارقام فرماتے ہیں۔ بے شک لیلۃ القدر صبح ہونے تک سلامتی والی ہے۔

اَیْ تُسَلِّمَ الْمَلَائِکَۃُ عَلَی الْمُطِیْعِیْنَ وَذٰلِکَ لِاَنَّ الْمَلَائِکَۃَ یَنْزِلُوْنَ فَوْجًا فَوْجًا مِنْ اِبْتِدَاءِ اللَّیْلِ اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ ۔

یعنی فرشتے اطاعت کرنے والوں پر سلام بھیجتے ہیں اور یہ اس طرح ہے کہ فرشتے فوج درفوج رات کے ابتدائی وقت سے لے کر صبح طلوع ہونے تک نازل ہوتے رہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر امام رازی ج۳۲ ص۳۶ مطبوعہ داراحیاء التراث)

۱۱۔تفسیر بغوی

امام محی السنہ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۱۶ھ اپنی تفسیر معالم التنزیل میں اسی آیت کے تحت حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں۔

اَلْمَلَائِکَۃُ یَنْزِلُوْنَ کُلَّمَا لَقُوْا مُؤْمِنًا وَ مُؤْمِنَۃً مِنْ رَّبِّہٖ حَتّٰی یَطْلَعَ الْفَجْرُ ۔

فرشتے اسی رات (شب قدر) جب اترتے ہیں تو مومن مرد اور مومنہ عورت

Marfat.com

سے ملاقات کرتے ہیں۔ ان پر ان کے ربّ کی طرف سے سلام بھیجتے ہیں یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(معالم التنزیل ج ۴، ص ۵۱۲ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان پاکستان)

۱۲- تفسیر ابنِ کثیر

جناب ابو الفداء حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۷۴ھ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اسی رات (لیلۃ القدر) میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

قَالَ تَسْلِيْمُ الْمَلَائِكَةِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عَلٰى اَهْلِ الْمَسَاجِدِ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ .

فرماتے ہیں کہ رات کو فرشتے مسجد والوں پر صبح تک سلام بھیجتے ہیں۔

(تفسیر ابنِ کثیر ج ۴، ص ۵۳۱ مطبوعہ امجد اکیڈمی اردو بازار لاہور سن اشاعت ۱۹۸۲ء)

۱۳- تفسیر ابی السعود ـــــ تفسیر کشاف

علامہ ابو سعود محمد بن عمادی متوفی ۹۵۱ھ اور علامہ محمود بن عمر زمخشری اپنی اپنی تفسیر میں ارقام کرتے ہیں۔

مَا هِيَ اِلَّا سَلَامَةٌ لِكَثْرَةِ مَا يُسَلِّمُوْنَ فِيْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ .

فرشتے اس رات میں کثرت کے ساتھ مومنوں پر سلام بھیجتے ہیں۔

......لِكَثْرَةِ مَا يُسَلِّمُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ .

وہ فرشتے کثرت کے ساتھ مومنون پر سلام بھیجتے ہیں۔

(تفسیر الکشاف ج ۴، ص ۵۹۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت سن اشاعت ۲۰۰۶ء)

(تفسیر ابی سعود ج ۹، ص ۱۸۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

Marfat.com

۱۵- تفسیرِ عثمانی

جناب علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب اپنی تفسیر میں اسی آیت کے تحت رقم طراز ہیں کہ بعض روایات میں ہے کہ اس رات جبریل علیہ السلام اور فرشتے عابدین و ذاکرین پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں (غور فرمائیں کہ فرشتے صلوٰۃ بھی بھیجتے ہیں اور سلام بھی)

(تفسیر عثمان (علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی) ص ۱۰۲۹ مطبوعہ تاج کمپنی کراچی)

۱۶- تفسیر رفاعی

حضرت جناب پیر سیّد محمد رفاعی عرب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں سورۂ قدر کے ضمن میں ارقام فرماتے ہیں کہ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا تم جانتے ہو کہ لیلۃ القدر کا کیا مطلب ہے؟ (علی کریم فرماتے ہیں) میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک آپ نہ بتائیں میں کیوں کر جانوں! آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اس رات میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب مقرر فرما دیا ہے پس منجملہ ان سب باتوں کے تمہاری اور تمہاری اولاد کی ولایت بھی ہے جو قیامت رہنے والی ہے۔

(تفسیر رفاعی (سید محمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ عرب) ص ۱۲۳ مطبوعہ مدنی کتب خانہ لاہور)

۱۷- تفسیر صاوی

حضرت علامہ عارف باللہ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں سورۂ قدر کی آخری آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

سَلَامٌ ...... بِمَعْنٰی ...... التَّسْلِيْمِ...... وَالْمَعْنٰی ...... اَنَّ الْمَلَائِكَةَ

Marfat.com

يُسَلِّمُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

سلام بمعنیٰ تسلیم ہے اور تسلیم کا معنیٰ یہ ہے کہ بے شک فرشتے مسلمانوں پر سلام بھیجتے ہیں۔ (الصاوی علی الجلالین ج ۴، ص ۲۸۹ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ)

۱۸۔ تفسیر الملتقط

سلسلہ چشتیہ کے مینارۂ نور حضرت سیّد محمد حسینی گیسودراز قدس سرہ العزیز اپنی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ مِنَ اللّٰهِ، اَشَارَ لِعِبَادِهٖ ۔

سلام اللہ کی طرف سے ہے اور اس میں اشارہ سلام کرنے کا اس کے بندوں کے لیے ہے۔ (تفسیر الملتقط ج ۲، ص ۱۸۲۷ مطبوعہ مکتبہ نفائس القرآن لاہور)

۱۹۔ تفسیر عزیزی

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

بعضے از علما گفتہ اند کہ معنیٰ (سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ) آنست کہ ملائکہ و ارواح دراں شب بر جمیع مومناں سلام میگویند و بااھل کمال مصافحہ می نمایند ۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ "سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" کے معنیٰ یہ ہیں کہ فرشتے اور روحیں اس رات سب مسلمانوں پر سلام کہتی ہیں اور صاحبان کمال سے مصافحہ کرتی ہیں۔

---

[۱] فقیر کے پاس کتب تفاسیر کافی تعداد میں موجود ہیں لیکن ۱۹ کے عدد پر اس لیے ختم کیا ہے کہ بسم اللہ شریف کے حروف انیس ۱۹ ہیں اور وہ اس لیے کہ ہوسکتا ہے منکرین علیہ السلام بسم اللہ شریف کے نام پر ہی حیا سے کام لیں۔

(تفسیر فتح العزیز ج ۳، ص ۲۶۱، ۲۶۲ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ کوئٹہ پاکستان)

(تفسیر ضیاالقرآن ج ۵، ص ۶۲۱ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور سن اشاعت ۱۴۰۰ھ)

Marfat.com

قارئین کرام! کسی بھی یزیدی عالم سے پوچھیے تو وہ ان تمام دلائل کی موجودگی کو نظر انداز کرتے ہوئے یہی کہے گا کہ اہلِ بیت پر سلام مکروہ ہے۔

تمام تفاسیر میں ایک بات مشترک ہے کہ جبریل علیہ السلام سمیت تمام فرشتے اہلِ ایمان پر سلام بھیجتے ہیں اور مومنوں سے مصافحہ کرتے اور جو لوگ مسجد میں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتے ہیں ان پر محبت کے ساتھ سلام بھیجتے ہیں۔

تعجب کی بات جو نیزے کی نوک پر سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رکھے اس پر سلام بھیجنا مکروہ کیوں ہے؟

میں سخن نا آشنا قسم کے مولویوں سے پوچھتا ہوں کہ تمہارا یہ دعویٰ کہ اہلِ بیتِ اطہار پر بالاستقلال سلام بھیجنے سے متعلق امام اہلسنّت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیلے ہیں تو میں نے ثابت کر دیا کہ ان کے ساتھ لاتعداد فرشتے بھی شامل ہیں۔ تم علامہ خفاجی کی بات بار بار کرتے ہو۔ خیال رہے کہ میں خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کو کاظمی صاحب کے برابر نہیں سمجھتا اس لیے کہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق قبیلہ خفاجہ سے ہے اور علامہ کاظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور وہ بنو زہراء علیہا السلام کا چاند ہے۔

رہی یہ بات کہ ساری امت ایک طرف اور علامہ کاظمی ایک طرف ہے تو تھوڑی دیر صبر کریں ابھی پتہ چل جائے گا کہ ساری امت ایک طرف ہے اور مولوی تردید عالم ایک طرف ہے۔ ارے ناداں کسی سے پوچھ ہی لیتے کہ شیروں کی کچھاروں میں ہاتھ ڈالنے کا ردعمل کیا ہوتا ہے۔ کہاں آبِ خضر —— کہاں گاگری —— کہاں تہذیب —— کہاں تکذیب —— اس فقیر نے زمانے کے فریب کاروں کو دیکھا ہے اور اہلِ بیتِ رسول کے

Marfat.com

ناپاک دشمنوں کو سنا ہے۔ سیدنا حسین علیہ السلام کے ذکر کرنے والوں کو منبروں سے اتارا گیا۔ ان کو گالیاں دی گئیں اور پھر ایک ایسا دور بھی گزرا ہے۔ بقول امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ جس بچے کا نام علی رکھا جاتا اس بچے کو قتل کر دیا جاتا۔ بعض خطیبوں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا کہ انہیں کسی شمر لعین کی روح نے گھٹی (گڑھتی) پلا رکھی ہے۔ ارے صاحب! کیا بتائیں؟ بس اتنا یاد رکھیں کہ۔

سر منبر ہیں ایمانوں کے تاجر
مرے ہمدم زمانے کی ہوا دیکھ
یہ کس کا خونِ ناحق بن گیا ہے
کسی کے ہاتھ کی رنگیں حنا دیکھ
فقیہہِ شہر کے دارالاماں سے
یہ کس کا آج بھر لاشہ اٹھا دیکھ
خضر! یہ کون ہے؟ آندھی کی صورت
بجھانے آ گیا دل کا دیا دیکھ

آیت نمبر ۸

خالقِ ارضین وسماوات کا ارشادِ گرامی ہے:

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۝

اور رحمان کے بندے کہ زمین پر انکساری سے آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو (وہ) کہتے ہیں کہ بس ہمارا اسلام ہے۔

(پارہ ۱۹، سورۂ فرقان آیت نمبر ۶۳)

امام احمد نے حضرت نعمان بن مقرن مزنی (رضی اللہ عنہم) سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو گالی دی۔ جس آدمی کو گالی دی گئی وہ کہنے لگا "عَلَيْكَ السَّلَامُ" تم پر سلام ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار! ایک فرشتہ تمہارے درمیان موجود ہے جو تیری طرف سے اسے جواب دے رہا ہے، جب بھی یہ تجھے گالی دیتا ہے تو یہ فرشتہ اسے کہتا ہے بلکہ تو ایسا ہے تو اس کا زیادہ مستحق ہے۔

وَاِذَا قُلْتَ لَهٗ: عَلَيْكَ السَّلَامُ ۔ قَالَ: لَا لَكَ اَنْتَ اَحَقُّ بِهٖ ۔

جب تو اسے جواب میں ''عَلَیْکَ السَّلَامُ'' کہتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے نہیں کہ تو اس کا زیادہ مستحق ہے۔ (تفسیر درمنثور ج ۵، ص ۱۴۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

قارئین! اگر یہ مسئلہ کسی اور قسم کے مولوی صاحب سے پوچھیں گے تو وہ یہی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے، جاہلوں کی واہی تباہی کو نظر انداز کر کے ان پر سلام بھیج کر آگے گزر جاتے ہیں۔ فقیر کو بھی کچھ تجربہ ہے کہ مادرزاد قسم کے جاہلوں سے تکرار و تکلم مستحسن اقدام نہیں کیونکہ یہ خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدائشی دشمن ہوتے ہیں۔

فقیر کہتا ہے کہ جب جاہلوں پر سلام جائز ہے تو علم نبوت کے شہر کے دروازہ —— مولائے مومناں علی علیہ السلام —— پر سلام مکروہ کیوں ہے؟ گو یہ سلام —— سلام متارکت ہے۔ یعنی جاہلوں کے ساتھ جھگڑا وغیرہ کرنے سے اعراض کرنا لیکن یہاں بات ہو رہی ہے غیر انبیاء پر سلام کے جواز کی اور اس متعلق قرآن کی آیت کو بطور ثبوت پیش کیا ہے کہ اگر کسی دین دار نما بے دین کی گالیاں سن کر سلام کہہ کر دامن چھڑانا قرآن میں ہے، تو اہلِ بیتِ اطہار کا دامن تھامنے کے لیے سلام کہنا ناجائز کیوں ہے؟ ارے صاحب! یاد رکھیں، یہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل وعزت اور آپ کے گھر والوں سے دشمنی رکھ کر دنیا کما رہے ہیں۔ یہ پتہ ہے کیا چاہتے ہیں؟

یہ کیوں؟ شور و غوغا کیے جا رہے ہیں   یہ کیا؟ مجھ سے زاغ و زغن چاہتے ہیں

Marfat.com

مٹا دیں نشانات، دین متیں کے
یہی بے ادب، بدچلن چاہتے ہیں
عقیدت کے گلشن کو تاراج کر دیں
یہی دین کے راہزن چاہتے ہیں
ضیاء بیچ کر چہرۂ دینِ حق کی
اندھیروں سے، احمق ثمن چاہتے ہیں
یہ جھکتے ہیں اصنام دنیا کے آگے
تو ہم الفتِ پنج تن چاہتے ہیں
خضر جیسے منگتے ہیں لاکھوں جہاں میں
جو خیراتِ خیبر شکن چاہتے ہیں

آیت نمبر ۹ ــــ صلوٰت

رب عالم جل جلالہ کا ارشاد اقدس ہے۔

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

ترجمہ: اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بشارت دیں ان صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اللہ کی طرف لوٹ جانا ہے۔ اور یہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

(پارہ ۲ سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۵۶-۱۵۷)

اب کیا بنے گا حضرت خطیب صاحب؟ فرمان خداوندی ہے کہ صبر کرنے والوں پر صلوٰت یعنی درود ہیں۔ جو مصائب و آلام میں صبر کرتے ہیں۔ ان پر درود ہیں۔ اور رحمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔

Marfat.com

مولوی صاحب! جس ہستی کے سرانور کو نوک نیزہ پر اچھالا گیا، جن کی نورانی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے گئے، جن مخدات حرم کے خیمے جلائے گئے، ایک ننھی سی بچی کی بالیاں نوچی گئیں، چھ ماہ کے ایک معصوم کے گلے پر تیر چلائے گئے، اور انہوں نے کربلا کے ریگزاروں پر صبر کے آسمان تعمیر کیے۔ ان پر سلام جائز کیوں نہیں؟ آپ کو اس امر میں تکلیف کیوں ہے؟

آیت نمبر ۱۰

خدائے لم یزل جل جلالہٗ کا قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے: اگر اللہ کریم کے اس ارشاد کی سمجھ آجائے تو رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں پر سلام بھیجتے رہنا، اور اہل بیتِ اطہار میں کسی ہستی کا نام زبان پر آجائے ''علیہ السلام'' ضرور کہنا۔ اس لیے یہ ہستیاں جنت کی وارث ہیں۔

وَ سِیۡقَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّہُمۡ اِلَی الۡجَنَّۃِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡہَا وَ فُتِحَتۡ اَبۡوَابُہَا وَ قَالَ لَہُمۡ خَزَنَتُہَا سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡہَا خٰلِدِیۡنَ ۝

اور جو لوگ اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں وہ گروہ در گروہ جنت کی طرف بھیجے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہاں وارد ہوں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ کہیں گے۔ سلام ہو تم پر۔ تم پاکیزہ رہے اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ (پارہ ۲۴ سورۂ زمر آیت نمبر ۷۳)

مولائے مومناں سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کا اسی آیت کے تحت فرمان ہے جسے حضرت قاضی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ متقی لوگوں کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔

Marfat.com

جب وہ جنت کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کے پاس ایک درخت پائیں گے۔ اس کے تنے کے نیچے سے دو۲ چشمے جاری ہوں گے۔ پس بندۂ مومن ان میں سے ایک میں غسل کرے گا تو اس کا ظاہر پاک وصاف ہو جائے گا۔

وَيَشْرَبُ مِنَ الْاُخْرٰى فَيُطَهِّرُ بَاطِنَهٗ

اور دوسرے چشمے سے پیئے گا تو اس کے سبب اس کا باطن پاک وصاف ہو جائے گا۔

وَتَلَقَّتْهُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَقُوْلُوْنَ (سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ)

اور فرشتے جنت کے دروازوں پر ان سے ملاقات کریں گے اور کہہ کر ان کا استقبال کریں گے۔ تم پر سلام ہو۔ تم پاکیزہ رہے اور جنت میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ (التفسیر المظہری ج ۸، ص ۲۳۷ مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ)

حضرت سیّد محمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان فرماتے ہیں کہ تم گناہوں کی پلیدی سے پاک ہو گئے۔ نیز اس کے یہ معنی ہیں کہ تمہاری ولادت پاکیزہ ہے۔ اس لیے کہ جنت میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جن کی ولادت پاکیزہ ہو گی۔

(تفسیر رفاعی ص ۵۶۰ مطبوعہ دینی کتب خانہ اردو بازار لاہور پاکستان)

علامہ سیّد محمد رفاعی عرب رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان ونظریہ اور تفسیر کے مطابق یہ امر واضح ہو گیا کہ کوئی بھی ''پلید عالم'' جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ ہے کوئی انصاف حامی؟ کائنات ارضی کوئی ہے مودّت اہلِ بیت کا نور اپنے سینے میں بسانے والا؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا احترام کرنے والا اور سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کے بچوں کی

Marfat.com

عقیدت کو اپنے دل میں جگہ دینے والا؟ جو اپنے اپنے علاقے میں رہنے والے ہر ایک مولوی نافرجام و بدانجام کو بتائے کہ جنت کے دروازے پر داروغہ جنت سمیت فرشتے مومنوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔

"یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ" سرداران جنت پر سلام مکروہ کہتے ہو۔ اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو ان علی، حسنین کریمین اور خاتونِ جنت کے دشمنوں پر لعنت بھیجو اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ جو آئمہ اہلِ بیت کا منکر ہے وہ کسی مسجد کا امام بننے کے قابل نہیں۔ ان مولویوں کی ہر تان خانہ رسول میں رہنے والوں کی مخالفت پر ٹوٹتی ہے۔

مریض عشق کب تک بچ سکے گا ان عطایوں سے
نکل زنبیل سے آتی ہے اک سے اک نئی بوٹی
بیاں آتش فشاں تھا خوب لفظوں میں روانی تھی
عجب انداز کا ظالم ہے، پر ہر بات تھی جھوٹی
لبادہ اوڑھ کر مذہب کی خدمت کا ہوئے وارد
ستمگاروں نے یوں دینِ نبی کی آبرو لوٹی

آیت نمبر ۱۱

ارشادِ خداوندی ہے:

وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۝

اور وہ لوگ جو ایمان لائے، اور نیک کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں

Marfat.com

گے، اپنے ربّ کے حکم سے۔ اور ان کے ملتے وقت کی تعظیم وتکریم سلام ہو گا۔ (پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۲۳)

حضرت ابنِ جریر و ابنِ منذر نے حضرت ابنِ جریج رضی اللہ عنہ نے اسی آیت مبارکہ کے تحت روایت بیان فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں۔

اَلْمَلَائِكَةُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِمْ فِي الْجَنَّةِ ۔

فرشتے انہیں جنت میں سلام پیش کریں گے۔

(تفسیر درمنثور ج ۴، ص ۱۴۲ مطبوعہ دارالکتب علمیہ بیروت لبنان)

حضرت عارف باللہ ابو محمد صدر الدین روزبھان بن ابی نصر بقلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۶ھ اپنی تفسیر ''عرائس البیان فی حقائق القرآن'' میں ارقام فرماتے ہیں۔

وَلِاَهْلِ الطَّاعَاتِ وَالدَّرَجَاتِ تَحِيَّةُ الْمَلَائِكَةِ وَسَلَامُهُمْ ۔

اہل درجات واطاعت کے لیے فرشتوں کا سلام وتحیت ہے۔

(تفسیر عرائس البیان ج ۲، ص ۲۶۱ مطبوعہ دارالکتب علمیہ بیروت)

آیت نمبر ۱۲

اللہ ربّ العزت کا پاک ارشاد ہے۔

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

اور جو لائق ہوں، ان کے باپ دادا اور ان کی بیویاں اور اولادیں اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے ہوئے داخل ہوں گے کہ تم پر سلام ہو۔ جو

Marfat.com

تمہارے صبر کا بدلہ ہے اور آخرت کا گھر کتنا اچھا ہے۔

(پارہ ۱۳ سورۂ رعد آیت نمبر ۲۳-۲۴)

جناب ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابنِ عباس سے روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ اہلِ جنت میں سے قیامت کے دن گھٹیا منزل والا وہ شخص ہوگا جس کا کھوکھلا موتیوں سے بنا ہوا محل ہوگا۔

فِیْهَا سَبْعَةُ آلَافِ غُرْفَةٌ سَبْعُوْنَ اَلْفِ بَابٍ یَدْخُلُ عَلَیْهِ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ بِالتَّحِیَّةِ وَالسَّلَامِ ۔

جس کے سات ہزار بالا خانے ہوں گے۔ ہر بالا خانہ کے ستر ہزار دروازے ہوں گے۔ اس پر ہر دروازے سے ستر ہزار فرشتے تحیہ اور سلام کے ساتھ داخل ہوں گے۔ (درمنثور ج ۴، ص ۱۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ سن اشاعت ۲۰۰۴ء)

امام ابنِ منذر اور امام ابنِ مردویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔ كَانَ یَأْتِیْ اُحُدًا كُلَّ عَامٍ ۔ فَاِذَا تَفَوَّهَ الشِّعْبَ، سَلَّمَ عَلٰى قُبُوْرِ الشُّهَدَاءِ، فَقَالَ (سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر سال احد "پہاڑ" پر تشریف لے جاتے۔ جب وادی کے دہانے پر پہنچتے تو شہیدوں کی قبروں پر سلام عطا فرماتے (اور فرماتے) تم پر سلام ہو، جو تمہارے صبر کا بدلہ ہے آخرت کا گھر کتنا اچھا ہے۔

Marfat.com

امام ابنِ جریر نے حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ . يَأْتِي قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ . فَيَقُوْلُ: (سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ○) وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال کی ابتداء میں شہیدوں کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے (اے شہیدو!) تم پر سلام ہو، جو تمہارے صبر کا بدلہ ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(تفسیر درمنثور ج ۴، ص ۱۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اوپر درج تمام آیات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ فرشتے اہلِ جنت کو بالاستقلال سلام پیش کرتے ہیں۔ متعدد آیات کے تحت مختلف کتب تفاسیر سے دلائل پیش کیے ہیں اور یہ بھی کہ اہلِ بیتِ اطہار پر براہِ راست سلام بھیجنا اللہ کریم، رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اولیائے عظام کی سنت ہے مکروہ نہیں۔ جن مولویوں کی رگوں میں صاف خون دوڑ رہا ہے وہ اہلِ بیتِ اطہار سے متعلق اس قسم کی بے باکی کا ارتکاب نہیں کرتے۔ اس قسم کی گستاخانہ روش وہ لوگ اختیار کرتے ہیں بفرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جن کا جنم نہایت بے احتیاط ہو۔

اہلِ بیت کے گستاخ مولویوں کے قلوب واذہان اور جبینوں پر سیاہی مائل مردنی ہر وقت چھائی رہتی ہے۔ ان کی شکل وصورت، وضع قطع پر پرلے درجے کی نحوست وکراہت ہر وقت، ہر لمحہ بدنما دھبوں کی طرح دکھائی دتی ہے۔ اہلِ بیت بالخصوص مولائے مومنان

Marfat.com

حضرت علی شیر خدا ـــــ خیبر کشا کرم اللہ وجہہ کے بُغض کی بدبو مشام جان پر نہایت ناگوار گزرتی ہے۔ ذکر حسین علیہ السلام کے وقت ان حضرات کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ان پر نزع وسکرات کا عالم طاری ہو گیا۔ یہ سب کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اہلِ بیت کا ذکر اہل ایمان ہی کر سکتے ہیں اور سن بھی اہلِ ایمان ہی سکتے ہیں۔ اور منافقین! ذکرِ علی علیہ السلام کے وقت سکتہ میں آ جاتے ہیں اور ان لوگوں کو گالیاں بکتے ہیں جو اہلِ بیت کے اوصاف حمیدہ بیان کرتا علم کے چمنستان میں آوارگی کرنے والوں کے پاس ایک ہی حربہ ہے کہ جو خاندان نبوت کا مدحت سرا ہو اس پر شیعہ اور رافعی ہونے کی تہمت لگا دیتے ہیں جس سے بے چارے خطیب خانہ رسول میں رہنے والوں کا ذکر چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر کہیں کوئی بات کرنا چاہتے ہوں تو انداز میں نہایت درجے کی معذرت چھپی ہوتی ہے۔ باقی رہے ہم فقیر لوگ! تو یاد رہے، ہم فقیر ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ولایت مولا علی کے ماننے والے ہیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا آخری حد تک احترام کرتے ہیں لیکن اس سے ہرگز خوفزدہ نہیں۔ ہمارا نعرہ ہے۔

سرِ غرور زمیں پر جھکا کے چھوڑیں گے
نشانِ ظلم، جہاں سے مٹا کے چھوڑیں گے
ہم اس لیے ہیں حسینی علم لیے نکلے
گرے ہوؤں کو بھی آخر اٹھا چھوڑیں گے
جلاتے دل ہیں سدا جو وفا شعاروں کا
ہم ان کے قصرِ طرب کو جلا کے چھوڑیں گے
رقم کریں گے نئی داستاں وفاؤں کی
خضرؔ! جفا کی کہانی مٹا کے چھوڑیں گے

Marfat.com

کتبِ احادیث میں ——— علیہ السلام

علیہ السلام کے عنوان کے ضمن میں ——— کتب حدیث کے حوالہ جات پیش کرنے سے قبل ——— مفتی اعظم حضرت استاذ العلماء مفتی غلام رسول نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں میں سے کچھ اقتباسات نقل کرنے کے بعد کتبِ حدیث میں سے ——— علیہ السلام ——— کے حوالہ جات پیش کیے جائیں گے۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ (اموی اور عباسی حکومتوں کی) دخل اندازی کی وجہ سے بلکہ ان حکومتوں کے کھلنڈرے عالم ان حکومتوں کی خوشنودی کے لیے آلِ رسول پر درود پڑھنے سے بھی منع کرتے تھے۔

چنانچہ حاشیہ ''نبراس'' میں ہے۔

قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِیْنَ تَرْكُ الْمُحَدِّثِیْنَ لَفْظَ الْاٰلِ عِنْدَ الصَّلٰوۃِ عَلٰی خَاتَمِ الْاِرْسَالِ لِغَلَبَۃِ الْاِمْوِیَّۃِ وَالْعَبَّاسِیَّۃِ لِاَنَّھُمْ یَمْنَعُوْنَ عَنْ ذٰلِكَ بَلْ یَسُبُّوْنَ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۔

بعض محققین نے کہا ہے کہ محدثین نے لفظ آلِ ختم المرسلین پر درود بھیجتے وقت بنو امیہ اور بنو عباسیہ کے غلبہ کی وجہ سے ترک کر دیا تھا، کیونکہ بنو امیہ و بنو عباسیہ اس سے منع کرتے تھے اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کون سی جگہ پر لوٹ کر جاتے ہیں۔ (حاشیہ نبراس ص ۱۰۔ حاشیہ نمبر ۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدہ سرکی روڈ کوئٹہ)

Marfat.com

یعنی بعض محققین نے کہا ہے کہ محدثین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تو صرف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں۔ جس میں آل کا ذکر نہیں کرتے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ جب اموی اور عباسی حکومت کا دور تھا اور ناصبیوں کا زور تھا تو انہوں نے محدثین کو منع کر دیا تھا کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجیں تو صرف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر صلوٰۃ بھیجیں۔ آل کا ذکر نہ کریں بلکہ آلِ رسول پر سب وشتم کریں۔ یہ غیر اخلاقی حرکت اموی حکومت کے دور اول سے شروع ہوئی تھی، جب حضرت عمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ) (متوفی ۱۰۱ھ) کا دورِ حکومت شروع ہوا تو انہوں نے اس قبیح اور گندی حرکت کو بدلا اور حکم دیا کہ خطبہ جمعہ میں جو علی علیہ السلام پر سب وشتم کیا جاتا ہے اس کو بند کیا جائے اور اس کی جگہ یہ آیت پڑھی جائے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ○

بے شک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی کا اور رشتے داروں کو دینے کا، اور منع فرمایا ہے بے حیائی اور بری باتوں سے اور سرکشی سے اور تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم اس کو سمجھو۔ (پارہ ۱۴ سورہ نحل آیت نمبر ۹۰)

علامہ عبدالحلیم جندی لکھتے ہیں کہ جس طرح جناب عمر بن عبدالعزیز نے حضرت علی علیہ السلام پر سب وشتم (گالی گلوچ) کو بند کیا اسی طرح آپ نے یہ حکم بھی نافذ کیا کہ آج کے بعد واعظین لوگ جو بنوامیہ کے حکمرانوں پر خطبہ میں حمد وثناء کرتے ہیں وہ ختم کر دی جائے۔ یہ علماء سو بنوامیہ کے اعلیٰ حکمرانوں کا خطبہ جمعہ میں ذکر کرتے اور ان کی حمد وثناء کرتے اور ان پر رحمتیں بھیجتے تھے۔ حافظ ابنِ کثیر کی تفسیر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ یہ

Marfat.com

علمائے سوان پر صلوٰۃ بھیجتے تھے، اور آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی کا ذکر تک نہ کرتے بلکہ ان پر سب وشتم کرتے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دونوں باتوں پر پابندی عائد کردی کہ نہ علی علیہ السلام پر سب وشتم کی جائے اور نہ ہی بنوامیہ کے حکمرانوں کی حمد وثناء کی جائے اور نہ ہی ان پر صلوٰۃ بھیجی جائے بہرصورت اس تحقیق بالا سے ثابت ہوا کہ ناصبیوں نے علی اور آلِ علی پر صلوٰۃ پڑھنے سے روکا تھا۔ چونکہ ناصبی لوگ پہلے بھی ہر دور میں رہے اور اب بھی موجود ہیں۔ لہٰذا یہ جو بغض علی اور آلِ علی سے رکھتے ہیں اس کا مظاہرہ کسی نہ کسی صورت میں کرتے رہتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ صرف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا چاہئے، آل کا ذکر نہ کرنا چاہئے اور کبھی کہتے ہیں آئمہ اہلِ بیتِ اطہار کے اسمائے گرامی کے ساتھ مستقل طور پر ''علیہ السلام'' نہ کہنا چاہئے۔ لیکن اہلسنت وجماعت کا مسلک ہے کہ جب امام حسین اور امام زین العابدین۔ یا دیگر آئمہ اہلِ بیت کا ذکر کیا جائے تو ان کے ناموں کے ساتھ ''علیہ السلام'' کہنا جائز ہے۔

چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ لفظ سلام غیر انبیاء کی شان میں کہہ سکتے ہیں۔ اس کی سند یہ ہے کہ اہلسنت کی کتب قدیمہ حدیث میں علی الخصوص ابوداؤد، صحیح بخاری میں حضرت علی، حضرات حسنین وحضرت فاطمہ اور حضرت خدیجہ وحضرت عباس کے ذکر کے ساتھ لفظ ''علیہ السلام'' کا مذکور ہے۔ البتہ بعض علمائے ماوراء النہر (۱) نے شیعہ کی مشابہت کے لحاظ سے اس کو منع لکھا ہے۔ لیکن فی الواقع مشابہت بدوں کی امر خیر میں منع

---

(۱)۔ ماوراء النہر کے متعلق شیخ الجامعہ علامہ غلام رحمۃ اللہ علیہ محمد گھوٹوی (متوفی ۱۳۶۷ھ) فرماتے ہیں کہ ماوراء النہر اور کچھ دیگر علاقوں کے ۔۔۔ حنف خارجی بھی ہیں اور معتزلی بھی۔ ان کا قول ہمارے لیے حجت نہیں ہوسکتا (یہ بات انہوں نے تحقیق الحق ص د کے حوالے سے ۔۔۔ ہے) اسی وجہ سے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے علمائے ماوراء النہر کے قول کو حجت نہیں سمجھا اور فرمایا کہ اہل بیت اطہار کے لیے لفظ علیہ السلام ۔۔۔ جائز ہے۔ (از مفتی غلام رسول)

Marfat.com

نہیں۔ اور یہ ثابت ہے کہ پہلی کتاب اصول حنفیہ کی شاشی (اصول شاشی) ہے اس میں نفس خطبہ میں بعد حمد وصلوٰۃ کے لکھا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَحْبَابِہٖ ۔

''سلام نازل ہو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے احباب پر'' اور ظاہر ہے کہ مرتبہ حضرات موصوفین کا جن کا نام نامی اوپر مذکور ہوا ہے۔ حضرت امام اعظم کے مرتبہ سے کم نہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ اہلسنّت کے نزدیک بھی سلام کا اطلاق ان بزرگوں کی شان میں بہتر ہے اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ لفظ ''علیہ السلام'' کا غیر انبیاء کی شان میں کہنا چاہئے۔ یہ حدیث ہے۔

علیہ السلام تحیۃ الموتٰی

''یعنی اموات کی شان میں ''علیہ السلام'' کہنا ان کے لیے تحفہ ہے''۔ یعنی بلا تخصیص ہر میت مسلمان کے لیے لفظ سلام تحفہ ہے تو اہلِ اسلام میں غیر انبیاء کی شان میں علیہ السلام کہنا شرعاً ثابت ہے۔ خلیل الرحمٰن برھان پوری کا کلام ہے جو کہ صواعق محرقہ میں لکھا ہے یعنی تیسری آیت یہ ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے —— سَلَامٌ عَلٰٓی اِلْیَاسِیْنَ —— تو ایک جماعت مفسّرین نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اس کلام پاک سے مراد یہ ہے کہ سلام ہو آلِ محمد پر ایسا کلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جن انبیاء علیہم السلام کے حق میں سلام فرمایا ہے ان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بطریق اولیٰ سلام ہوا۔

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''معالم التنزیل'' میں یہ روایت لکھی ہے اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں فرمایا ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔

Marfat.com

''سلام ہے اس پر جس نے راہ راست اختیار کی۔''

تو اس میں تخصیص انبیاء کی نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اہلِ بیت کے آئمہ کے ناموں کے ساتھ ''علیہ السلام'' کہنا جائز ہے اور یہ اہلسنّت کا مسلک ہے جو کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے[1]۔ (فتاویٰ عزیزی ص ۲۶۱ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

اصول شاشی کی عبارت

اصول شاشی کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ اصول شاشی چھ سو سال سے حنفیوں کے مدرسوں میں آج تک پڑھائی جاتی ہے۔

وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَاَصْحَابِہٖ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَحْبَابِہٖ ۔

اور صلوٰۃ ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور سلام ہو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے احباب پر۔

اب اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ مصنف اصول شاشی (علامہ اسحاق بن ابراہیم نظام الدین شاشی) نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صحابہ پر صلوٰۃ کہا ہے سلام نہیں کہا لیکن زید (مفتی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا کسی لم چھڑے مولوی کی طرف اشارہ ہے) اپنے عدم علم کی وجہ سے کہہ رہا ہے کہ یہاں سلام بالتبع ہے کہ پہلے سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے اور پھر سلام ابو حنیفہ پر ہے۔ گویا کہ زید نے اصول شاشی کو دیکھا تک نہیں ہے۔ اور اصول شاشی کے مصنف نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام نہیں بھیجا بلکہ صلوٰۃ (درود شریف) بھیجا ہے نیز یہاں ''وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ۔'' علیحدہ مستقل جملہ

[1] کتاب امام زین العابدین ص ۳۱۰ تا ۳۱۴ مطبوعہ دار العلوم قادریہ جیلانیہ والتھم سٹو لندن برطانیہ (مفتی غلام رحمۃ اللہ علیہ رسول)

Marfat.com

ہے۔ یہ لفظ نبی کے تابع نہیں ہے اگر سلام لفظ نبی کے تابع ہو تو مرفوع نہیں ہوگا بلکہ مجرور ہو گا۔ اور معنٰی بھی غلط ہوگا۔ یہ بات ہر طالب علم مانتا ہے جس نے اصول شاشی پڑھی ہے یا دیکھی ہے کہ یہاں سلام ابوحنیفہ پر مستقل طور پر مصنف پیش کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ پہلی کتاب اصول حنفیہ کی شاشی ہے۔ اس میں نفسی خطبہ میں بعد حمد وصلوٰۃ کے لکھا ہے "وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَحْبَابِہٖ ۔" اب شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے ان الفاظ سے کہ بعد حمد وصلوٰۃ کے لکھا ہے۔ تصریح اور وضاحت کر رہی ہے کہ "وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَحْبَابِہٖ" مستقل جملہ ہے تابع نہیں۔ اگر تابع ہوتا تو بعد حمد وصلوٰۃ کے نہ کہتے۔ نیز شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اصول شاشی کی عبارت کو مستقل سلام کہنے پر بطور استشہاد پیش کر رہے ہیں۔

(کتاب امام زین العابدین ص ۳۱۶ - ۳۱۷ مطبوعہ دارالعلوم جیلانیہ لندن)

۱- پہلے بخاری شریف

صحیح بخاری سے متعلق علماء کا خیال وارشاد ہے کہ کتب احادیث میں اس کا بہت بڑا مقام اور پہلا درجہ ہے۔

حدیث شریف

حضرت عمرو سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے سنا ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ، قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ...... فَاَتَاهُ اَبِىْ، فَقَالَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِىْ اَوْفٰى ۔

Marfat.com

حضرت ابنِ ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی مال صدقہ (بیت المال میں جمع کرانے کیلئے) لے کر آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے۔ اے اللہ تعالیٰ فلاں کی آل پر صلوٰۃ نازل فرما! چنانچہ اسی طرح میرے والد ماجد حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے اللہ کریم! آلِ ابی اوفیٰ پر صلوٰۃ نازل فرما۔

(صحیح البخاری ص ۱۱۵۹ کتاب الدعوات مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت حدیث نمبر ۶۳۳۲ سن اشاعت ۲۰۰۹ء)

کیوں مولوی صاحب؟ یہ کیا ہے؟ اس حدیث شریف میں ''صل علی'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اب کیا بنے گا۔ لفظ ''علیہ السلام'' سن کر آپ سیخ پا ہو جاتے یہاں تو بات ہی اور ہے۔ آلِ ابی اوفیٰ پر ''صلی علی'' بولا گیا ہے۔ آپ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے سے منع کرتے ہیں۔ آپ لوگوں کو خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنی دشمنی کیوں ہے۔ مولوی صاحب! جن کی رگوں میں حلالی خون دوڑ رہا ہو وہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بیت سے مودت کرتے ہیں۔ دشمنی نہیں کرتے۔ کل قیامت کے دن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے۔ اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرا نے اپنی اولاد کے دشمنوں کی شفاعت سے انکار کر دیا تو کدھر جاؤ گے! اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ۔ مالِ قلیل کی خاطر ایمان کا سودا نہ کرو۔ خاتون قیامت کے در دولت پر اپنا دامن بھیک بچھا دو، جو چاہو گے ملے گا۔ طاغوتیوں کے تلوے چاٹنے کی بجائے خاک در زہراء کو چوم لو۔ بگڑی بن جائے گی (انشاء اللہ!)

۲ – جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَآلِهِ) وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے۔ (بخاری شریف ص ۱۱۴۹ حدیث نمبر ۶۲۸۰ مطبوعہ بیروت)

۳- عَنْ عَائِشَةَ عَلَيْهَا السَّلَام : اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت عائشہ علیہا السلام اُمّ المومنین سے روایت ہے کہ فاطمہ اور عباس علیہما السلام میراث کے مسئلہ سے متعلق جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے) (بخاری شریف ص ۱۲۲۲ حدیث نمبر ۶۷۲۵ مطبوعہ الیف)

۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ۔

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا، ان کا قد مبارک ساٹھ میٹر تھا۔

جب انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کی جماعت پر سلام بھیجو جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور غور سے سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ'' تم سب پر سلام ہو۔ فرشتوں نے جناب آدم سے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ'' تم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو اور فرشتوں نے وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کا اضافہ کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم

Marfat.com

علیہ السلام کی صورت میں داخل ہوگا۔

فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ ۔

اوران کے بعد سے اب تک انسانوں کے قد کاٹھ میں کمی ہوتی آ رہی ہے۔

(بخاری شریف ص ۱۱۴۰ حدیث نمبر ۶۲۲۷ مطبوعہ ایضاً)

۵- وَمَنْقَبَةُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر سیّدہ فاطمہ علیہا السلام کی منقبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

۶- حضرت عائشہ اُمّ المومنین سلام اللہ علیہا سے روایت ہے۔

اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ ۔

سیّدہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آدمی بھیجا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی صحیح میں ''علیہ السلام'' کا لفظ مل گیا جو آپ نے اہلِ بیت کے اسمائے گرامی کے ساتھ لکھا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مولوی صاحبان امام بخاری کو گالی گلوچ نہیں کریں گے۔ اور نہ ہی بدعتی کا فتویٰ صادر فرمائیں گے اور نہ ہی یہ کہ بخاری مکروہ کے مرتکب ہوئے ہیں، اور مجھے امید ہے کہ آئیں، بائیں، شائیں سے بھی پرہیز فرمائیں گے۔

Marfat.com

۷۔ مسند ابو یعلیٰ موصلی (ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی متوفی ۳۰۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے۔ اگر اس حدیث شریف کو بغض و تعصب کی عینک اتار کر دیکھا گیا تو مانعین کے دل و دماغ روشن ہو جائیں گے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے صحن میں کھڑا تھا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجرہ شریف کے دروازے سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ میں کچھ دیر وہاں ٹھہرا رہا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کچی دیوار کے ''احاطہ'' میں داخل ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نماز میں طویل سجدہ فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمالی تو میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں مجھ پر اس امر کا خوف طاری ہوا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں وصال فرما گئے ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ جِبْرِیْلَ بَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ...... صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ......
وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ، سَلَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ......

بے شک جبریل امین علیہ السلام نے مجھے خوشخبری دی کہ جو مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجے گا۔ اور جو مجھ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجے گا۔

(مسند ابی یعلیٰ موصلی ج اول ص ۳۵۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

۸۔ جناب محمد بن جبیر نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مسجد شریف میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لے جا رہے تھے۔ میں

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام مجھے پیچھے پیچھے آتے ہوئے محسوس بھی نہ فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی جس میں سجدہ اتنا طویل فرمایا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصال سے ہمکنار فرما دیا ہے۔ تو میں نے اپنے سر کو اونچا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر انور اٹھایا اور فرمایا: اے عبدالرحمن بن عوف! تجھے کیا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!'' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے کو طویل فرمایا تو مجھے گمان گزرا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف نظر فرمائی اور فرمایا۔ جب تم میرے پیچھے پیچھے باغ میں داخل ہوئے تو جبریل علیہ السلام مجھ سے ملاقات کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا۔

اِنِّی اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللہَ یَقُوْلُ: مَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ ۔ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ ۔

بے شک میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خوشخبری پیش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام پیش کیا میں اس پر سلام بھیجتا ہوں اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا میں اس پر درود بھیجتا ہوں۔ (مسند ابی یعلیٰ ج اول ص ۳۵۸ مطبوعہ ایضاً)

مندرجہ بالا دونوں حدیثوں سے جو بات ظاہر ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ جبریل علیہ

Marfat.com

السلام عرض کرتے ہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو امتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس امتی پر درود وسلام بھیجے گا۔ جب اللہ کریم سرکار علیہ السلام کے عام امتیوں پر سلام بھیجتا ہے۔ اور سلام بھیجنا سنت خداوندی ہے تو دشمنِ اہلِ بیتِ اطہار پر سلام بھیجنے پر مولوی جی کا دل ناصبور آزردہ کیوں؟ اور مزاج میں تلملاہٹ کیوں؟

۹ - عُبَیْدُ اللهِ بْنُ اَبِیْ رَافِعٍ وَکَانَ کَاتِبًا لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ......

قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیًّا عَلَیْهِ السَّلام .

حضرت علی کے کاتب عبید اللہ بن ابی رافع نے علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ (سنن ابی داؤد ص ۴۲۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن ۲۰۰۱ء)

۱۰ - فَلَمَّا ذَهَبَتْ اِذَا هِیَ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ .

پس جب ان کے چلے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ فاطمہ علیہا السلام تھیں۔

(سنن ابی داؤد ص ۵۰۵ مطبوعہ ایضاً)

۱۱ - قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ .

حضرت علی علیہ السلام نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا۔

(سنن ابی داؤد ص ۷۸۷ مطبوعہ ایضاً)

۱۲ - عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامَ .

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ (سنن ابی داؤد ص ۵۱۷ مطبوعہ ایضاً)

۱۳ - اَنْ یُّدْفَعَ اِلٰی فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَام مِنْهَا شَیْئًا .

Marfat.com

حضرت فاطمہ علیہا السلام کو کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

۱۴-فَرَأَيْتُ امْرًا مَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام ۔

(حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا) کہ میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے انکار کر دیا۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۹ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

۱۵-حضرت امام ابوداؤد (سلیمان بن اشعث بن شداد بن عمران) رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ بالا حدیث کے آگے والی حدیث جس کے راوی جناب ابوطفیل ہیں میں اس طرح کہ سیّدہ کریمہ نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مطالبہ فرمایا۔

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَيْهِ السَّلَام ۔

تو ابوبکر علیہ السلام نے فرمایا۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۹ مطبوعہ ایضاً)

۱۶-جناب قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اِنْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاُشْتُرُ اِلٰى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

کہ میں اور اشتر بن مالک دونوں علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۵۸ مطبوعہ ایضاً)

۱۷-جناب محمد فریابی فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان کو فرماتے ہوئے سنا۔

يَقُوْلُ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

جو یہ گمان رکھتا ہے اور کہے کہ حضرت علی علیہ السلام (خلافت کے ان دونوں حضرات سے زیادہ مستحق ہیں تو اس کا یہ گمان غلطی پر ٹھہرا) (حوالہ ایضاً ج ۲ ص ۱۶۶)

Marfat.com

۱۸-حضرت بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً یُؤْتِی اللّٰہُ الْمُلْکَ مَنْ یَّشَآءُ ۔

''خلافت نبوت کے تیس ۳۰ سال ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنا ملک دیتا جسے چاہے۔''

جناب سعید فرماتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ جوڑتے گنتی کرتے جاؤ کہ دو۲ سال حضرت ابوبکر کے، دس سال حضرت عمر کے اور بارہ سال حضرت عثمان کے اور اتنے سال حضرت علی (رضی اللہ عنہم) کے۔

جناب سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ کی خدمت میں عرض کیا۔

اِنَّ هٰؤُلَآءِ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَلِیًّا عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمْ یَکُنْ بِخَلِیْفَةٍ ۔ قَالَ: کَذَبَتْ بَنِی الزَّرْقَآءِ یَعْنِی بَنِی مَرْوَانَ ۔

کہ یہ لوگ (اموی) کہتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام خلیفہ نہیں ہیں، آپ نے فرمایا، بنی زرقا یعنی بنی مروان جھوٹ بکتے ہیں۔

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۶۷ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

۱۹- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ۔ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ خام سونا بھیجا۔

(حوالہ ایضاً ج ۲، ص ۱۷۹)

Marfat.com

۲۰-حضرت عروہ بن زبیر نے اُمّ المومنین سے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَآئِشَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ .

اُمّ المؤمنین عائشہ علیہا السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرگز کسی خادم اور عورت کو نہیں مارا پیٹا۔

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۸۲ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

۲۱- عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ اَبِیْ شَبِيْبٍ اَنَّ عَائِشَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرَّبِهَا سَائِلٌ فَاَعْطَتْهُ كِسْرَةً .

میمون بن ابی شبیب نے حضرت عائشہ علیہا السلام سے روایت بیان کی ہے کہ ان کے پاس سے ایک سائل گزرا تو انہوں نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۸۶ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی)

۲۲- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ .

جناب عروہ نے حضرت عائشہ علیہا السلام سے روایت بیان کی۔ (حوالہ ایضاً ص ۱۹۴)

۲۳- جناب محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میرے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر اور اس کی کنیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر بن شیبہ لفظ "قلت" نہیں کہا بلکہ

قَالَ قَالَ عَلِیٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّبِیِّ .

Marfat.com

فرماتے ہیں بارگاہ نبوت میں علی علیہ السلام عرض گزار ہوئے۔

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۹۶ مطبوعہ ایضاً)

۲۴ - عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَآئِشَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ يَنْسُبُ اَحَدًا اِلَّا اِلَى الدِّيْنِ ۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ علیہا السلام نے فرمایا میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو نسبت دیتے ہوں مگر دین کی طرف۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۱۹۶ مطبوعہ ایضاً)

۲۵ - عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ ۔ اَلصَّلٰوةَ اَلصَّلٰوةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا نماز، نماز اور اپنے غلام، لونڈی کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ (ابوداؤد ایضاً ج ۲ ص ۳۱۳)

۲۶ - حضرت اُمّ المومنین عائشہ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کو بھی چال ڈھال، بات چیت، شکل و شباہت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت میں کسی اور سے نہیں ملتی سوائے سیّدہ عالم فاطمۃ الزہراء کے۔ امام ابوداؤد نے آپ کا اسم گرامی اس طرح لکھا ہے۔

مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهَا ۔ كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا

Marfat.com

وَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ ۔ (الحدیث)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے (زیادہ کوئی عکس کامل نہیں) جب آپ علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے۔

سنن ابوداؤد ج ۲، ص ۲۱۸ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کراچی' سنن ابوداؤد ص ۸۱۲ تا ۸۱۳، حدیث نمبر ۵۲۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۱ء

۲۷- جناب ایاس بن دعفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو دیکھا۔

قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَام ۔

کہ انہوں نے حضرت حسن بن علی علیہما السلام کے رخسار پر بوسہ دیا۔

(حوالہ ایضاً ص ۸۱۳ مطبوعہ نور محمد کراچی ج ۲، ص ۲۱۸)

۲۸- اُمّ المومنین عائشہ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے۔

قَالَ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ ۔

مسند احمد احمد بن حنبل ج اول ص ۶ مطبوعہ دار صادر بیروت' مسند امام احمد بن حنبل ج اول ص ۸۲ مطبوعہ عالۃ الکتب بیروت، لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء حدیث نمبر ۲۵

۲۹- حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام کے وصال مبارک کے چند دن بعد نماز عصر پڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا۔

بَلَيَالٍ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَمَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَلْعَبُ مَعَ غِلْمَانٍ فَاحْتَمَلَهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ ۔ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاِبَابِيْ شَبِيْهُ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ ۔ قَالَ وَ عَلِيٌّ يَضْحَكُ ۔

Marfat.com

حضرت علی علیہ السلام بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک جانب تھے۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گزر حضرت امام حسن علیہ السلام کے پاس سے ہوا جو اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور فرمانے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ تو مکمل طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ (یعنی نظیر و ہمشکل مطابق) ہے۔ علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ مشابہت تھوڑی ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہ سن کر مسکرا رہے تھے۔

مسند امام احمد بن حنبل ج اول، ص ۸۶، حدیث نمبر ۴۰ مطبوعہ عالم الکتب' مسند امام احمد بن حنبل ایضاً ج اول، ص ۸ مطبوعہ دار صادر بیروت، لبنان

۳۰- حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن کے علاوہ قریش کے خلاف بددعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ دائیں بائیں کے کچھ لوگ موجود تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ایک اونٹ کی اوجھڑی پڑی ہوئی تھی، قریش کے لوگ کہنے لگے کہ یہ اوجھڑی لے کر ان کی پشت پر کون ڈالے گا۔ عقبہ بن ابی معیط نے اس امر کی حامی بھر لی اور اس نے اوجھڑی لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر ڈال دی جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابھی اپنا سر مبارک نہ اٹھایا تھا کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پتہ چلا۔

وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهَا فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِىْ ۔

سیّدہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا جلدی جلدی تشریف لائیں اور اوجھڑی سرکار

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرانوار سے اتار کر دور پھینک دی۔

مسند امام احمد بن حنبل ج ۲، ص ۱۰۶ مطبوعہ عالم الکتب بیروت لبنان حدیث نمبر ۳۹۶۲ سن اشاعت ۱۹۹۸ء؛ مسند امام احمد بن حنبل ج اول، ص ۱۴۷ مطبوعہ دار صادر بیروت

کیا فرماتے ہیں مولوی صاحب اس بارے میں کہ امام ابویعلیٰ، امام ابوداؤد، امام احمد بن حنبل نے اہلِ بیتِ اطہار پر علیہ السلام کا لفظ جگہ جگہ تحریر فرمایا اور خاندان رسالت پر سلام بھیج کر اہلِ بیت کے ساتھ مودّت کا ثبوت دیا۔ یہ وہ آئمہ حدیث ہیں جن مرتبت کا انکار کرنا آخری حد کی کمینگی ہے۔

کہاں یہ آئمہ کہاں اہلِ بیت کا دشمن مولوی۔ محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے کے ساتھ بغض منافقوں کی عادت ہے۔ ایمان والے ایسا ہرگز نہیں کرتے چونکہ لفظ علیہ السلام کا دشمن مولوی اسی قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جو علی کرم اللہ وجہہ کے دشمن ہیں۔ اس قسم کے آدمی کی خدمت میں یہ عرض کیا جا سکتا ہے۔

خودسری اچھی نہیں، یہ سرکشی اچھی نہیں
سادگی اچھی ہے پر آوارگی اچھی نہیں
کون سامنہ لے کے جائے گا نبی کے سامنے
غور کر آلِ نبی سے دشمنی اچھی نہیں
شمر کی خو چھوڑ دے، اے کینہ پرور باز آ
سن! یزیدِ بے حیا کی پیروی اچھی نہیں
بھول جاتا ہے جو دیکھے ظاہری صورت تری
پر تری بدبخت! حالت باطنی اچھی نہیں

ابھی کافی آئمہ کے حوالہ جات موجود ہیں جن سے مانعین مولویوں کے ہوش

Marfat.com

پراگندہ اور بکھرنا شروع ہو جائیں گے اور یہ ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جائیں گے۔ اور آخر میں بطور نتیجہ بتایا جائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں اور ان کی اصلیت کیا ہے۔

۳۱۔ امام ابنِ جریر طبری (ابو جعفر محمد بن جریر) متوفی ۳۱۰ھ اپنی عظیم تفسیر میں لکھتے ہیں۔

عَنْ اَبِی الدَّیْلَمِ قَالَ: قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ۔

حضرت ابودیلم فرماتے ہیں کہ علی امام زین العابدین بن امام حسین علیہما السلام نے فرمایا:

تفسیر ابن جریر ج ۱۵ ص ۵۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۷ء

۳۲۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آخری عہد میں سفر پر جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخر میں سیّدہ بتول علیہا السلام کے گھر تشریف لے جاتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو۔

اِذَا قَدِمَ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ ۔

سیّدہ فاطمہ علیہا السلام سے پہلے ملاقات فرماتے۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۳۷ مطبوعہ مصر)

۳۳۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۔

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا۔ (حوالہ ایضاً ص ۴۵)

۳۴۔ امام محبّ الدین احمد طبری نے اپنی کتاب (ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ) میں جو باب باندھے ہیں ان کے عنوانات یوں لکھے ہیں۔

ذِکْرُ وُلْدِ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ ۔

بی بی پاک علیہا السلام کی اولاد کا ذکر خیر۔ (حوالہ ایضاً ص ۵۵)

۳۵۔ بَابٌ فِیْ ذِکْرِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ

Marfat.com

السَّلَامُ ۔

حضرت علی امیر المومنین بن ابی طالب علیہ السلام کے ذکر کا باب۔

(حوالہ ایضاً ص ۵۵)

۳۶- ذِكْرُ نَسَبِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

علی علیہ السلام کے نسب کا ذکر۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۵۵)

۳۷- ذِكْرُ اِسْمِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كُنْيَتِهِ ۔

"علی" علیہ السلام کے اسم مبارک اور کنیت کا ذکر۔ (حوالہ ایضاً ص ۵۶)

۳۸- ذِكْرُ صِفَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

علی علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ کا ذکر۔ (حوالہ ایضاً ۵۷)

۳۹- ذِكْرُ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ ۔

علی علیہ السلام کے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کے بارے میں۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۵۸

۴۰- ذِكْرُ فَضِيْلَةِ اِخْتِصَاصِهِ بِتَزْوِيْجِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامَ ۔

"علی علیہ السلام" کے بی بی پاک فاطمہ علیہا السلام کے نکاح خصوصی کی فضیلت کا ذکر۔ (حوالہ ایضاً ۶۱)

۴۱- ذِكْرُ بَعْضِ اَقْضِيَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

علی علیہ السلام کے بعض فیصلوں کا ذکر۔ (ایضاً ۸۴)

۴۲- عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔ (ایضاً ص ۹۰)

Marfat.com

۴۳- عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۔

علی علیہ السلام سے روایت ہے۔

۴۴ــــــــــــــ ایضاً ص ۱۰۵

۴۵ــــــــــــــ ایضاً ص ۱۰۶

۴۶ــــــــــــــ ایضاً ص ۱۰۹

۴۷ــــــــــــــ ایضاً ص ۱۱۵

۴۸- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام حسین علیہ السلام کی قبر انور کی زیارت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد گرامی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بتایا:

مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَارِفًا بِحَقِّهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، وَقَالَ: اِنَّ حَوْلَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ شُعْثًا غُبْرًا سَيَكُوْنُ عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

کہ جو شخص حق کو پہچان کر امام حسین علیہ السلام کی قبر انور کی زیارت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مقام علیین میں لکھ دے گا اور فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام کی قبر انور کے اردگرد ستر ہزار فرشتے قیامت تک غبار آلود بالوں کے ساتھ روتے رہیں گے۔ (شعثاً، بکھرے ہوئے بال) ـــــ غبر اً ـــــ دھول سے اٹے ہوئے بال) (ذخائر العقبیٰ ص ۱۵۱ مطبوعہ مصر نسخہ خزانہ تیموریہ)

مذکورہ حدیث شریف میں بھی ''علیہ السلام'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اور پھر یہ بھی کہ جو امام حسین علیہ السلام کی قبر شریف کی زیارت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس فعل کو علیین

Marfat.com

کے اعلیٰ مقام پر لکھ دے گا۔ یاد رہے کہ "عِلِّیِّیْنَ" وہ مقام ہے جو جنتیوں میں سے اعلیٰ جنتی کو عطا فرمایا جائے گا اور قبر حسین علیہ السلام کا مقام ملاحظہ فرمائیں کہ ستر ہزار فرشتے جن کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہوں۔ ان فرشتوں کی ایک ہی ڈیوٹی ہوگی کہ وہ امام حسین علیہ السلام کی قبر شریف کے اردگرد کھڑے ہو کر قیامت تک روتے رہیں۔ یہی ان کی اطاعت و عبادت ہے۔

میں اس یزید کے طرف دار مولوی سے پوچھتا ہوں کہ حسین کریم کے مصائب و آلام پر رونا ثواب ہے یا نہیں۔ اگر بات ہے تو کبھی کبھی یاد حسین اور غم سیّدہ زینب علیہا السلام پر رو لیا کر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ پر ضرور نظر رحمت فرمائیں گے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ کام تجھ سے نہیں ہوگا۔ وہ اس لیے کہ یہ کام دردناک اور رقت انگیز ہے۔ اور یہ بھی کہ اس کا تعلق عقیدت و مودّت سے ہے۔ اور دونوں چیزیں آپ کے مرشد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے تجھ سے واپس لے لی ہیں۔ وہ اس لیے کہ گندی اور پھٹی ہوئی زنبیلوں میں لعل و جواہرات نہیں رکھے جاتے۔

۴۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی ۔

مولوی صاحب! آپ کیا یاد کریں گے۔ آپ نے کچھ حوالوں سے بغض اہلِ بیت میں ایک بات کہی ہے کہ صلوٰۃ و سلام بالاستقلال مکروہ ہے۔ سجدہ میں امام حسین علیہ السلام کی گردن پر نیزہ مارنے والے کی آنکھوں سے مشابہت رکھتی ہوئی چشمان کو پوری طرح وا کر کے دیکھیں مجھے یہ خوف ہے کہ آپ کی نگاہ حسرت آلود کہیں خیرہ نہ ہو جائے۔ اور آپ رقیب روسیاہ کی طرح تلپٹ نہ ہو جائیں۔ ہمسائیگی کا لحاظ کرتے ہوئے چھوڑ رہا ہوں ورنہ —— ویسے آپ سے متعلق مشہور یہ ہے۔

Marfat.com

ہے بہت مشہور تیر خبث باطن، اس لیے
لوگ کہتے ہیں تیری ہمسائیگی اچھی نہیں

حضرت مالک بن یخامر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث شریف بیان کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جہاں نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۔

اے اللہ! درود بھیج ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر، بے شک وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عُمَرَ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۔

اے اللہ! درود بھیج عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عُثْمَانَ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۔

اے اللہ! درود بھیج عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بے شک یہ محبت کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیٍّ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۔

اے اللہ! درود بھیج علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہُ وَرَسُوْلَہٗ ۔

اے اللہ! درود بھیج ابوعبیدہ پر بے شک یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَاِنَّهٗ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔

اے اللہ! درود بھیج عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کرتا ہے۔[1]

مولوی جی! اب کیا بنے گا۔ یہاں تو درود بھیجا جا رہا ہے اور وہ بھی فرداً فرداً بالاستقلال۔ ہوسکتا ہے یہ تمام حوالہ جات آپ کے علم میں ہوں اور بغض اہلِ بیت کی تپش سے مجبور ہو کر آپ ''علیہ السلام'' کے لفظ سے سیخ پا ہو کر طاغوت سے انعام حاصل فرماتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ ایک اور ارشاد بھی سن لیں مزا آ جائے گا۔

۵۰- دروازہ خیبر

حضرت علامہ نظام الدین حسن بن محمد حسین نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں (تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان) میں حدیث مولا علی بیان فرماتے ہیں۔

یَـقُوْلُ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاللّٰهِ مَا قَلَعْتُ بَابَ خَیْبَرَ بِقُوَّةٍ جَسَدَانِیَّةٍ ۔ وَلٰـکِنْ بِقُوَّةٍ رَبَّانِیَّةٍ ۔

حضرت علی صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے دروازہ خیبر کو جسمانی قوت سے نہیں بلکہ ربانی قوت سے اکھاڑا ہے۔

(تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان (تفسیر نیشا پوری) علیٰ ہامش تفسیر ابنِ جریر ج ۱۵، ص ۱۲۸ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت بن اشاعت ۱۹۸۷ء)

اس مقام پر بھی لفظ صلوٰۃ استعمال ہوا ہے۔ علامہ نیشا پوری پر فتویٰ لگانے کے لیے اپنے خنجر اور سنان وکماں تیز کرلیں تا کہ آئمہ اہلسنّت سے کوئی بھی آپ سے بچ کر نہ

[1] جلاء الافہام فی الصلوٰۃ و السلام علی خیر الانام (علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف ابنِ قیم خوریہ متوفی ۷۵۱ھ) ص ۲۸۳ مطبوعہ المکتبۃ الرضویۃ بالجامع بغدادی گل برگ فیصل آباد۔

Marfat.com

جائے۔ جبھی تو طاغوتی قوتیں خیرات سے نوازیں گی۔ ہم بھی جھولی پھیلاتے ہیں۔ بوسیلہ رسول بارگاہ خداوندی میں —— شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرتضٰی —— اور قمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علمدار کربلا کی جناب میں —— ہم ان کے فقیر ہیں جو فقر کی کائنات کے مالک ہیں ہم ان ہستیوں کے بھکاری ہیں اور ہم آپ کی طرح مردود طریقت نہیں۔ ہم وفا و محبت کے جہان میں رہنے والے اللہ کریم کے عاجز بندے ہیں۔

دلوں کو دی ہے محبت کی روشنی ہم نے
رہِ وفا میں گزاری ہے زندگی ہم نے
ہزار بار ہیں گردابِ کرب سے گزرے
وقار جہد میں آنے نہ دی کمی ہم نے
بنام خضر ہمیں بادشاہی ملتی تھی
مگر نہ فقر کے بدلے قبول کی ہم نے

۵۱- حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !مجھ پر اور میرے شوہر پر درود بھیجیں۔

فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى زَوْجِكِ ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر اور تیرے خاوند پر درود نازل فرمائے۔ (مسند ابی یعلیٰ ج ۶ ص ۲۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

کیوں حضرت! آنکھیں پوری کھلی ہیں یا پھر کربلا معلیٰ میں مخدرات حرم کے خیموں میں لوٹ مار کرنے والے اور سیّدہ اُمّ کلثوم علیہا السلام ''بنت علی علیہ السلام'' کے پازیب

Marfat.com

اتارنے والے کی لنجی (چندھی) آنکھوں کی طرح ابھی تک پہلی سی شکل وصورت میں ہیں۔

۵۲-علامہ ابنِ قیم نے "جلاء الافہام" میں یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔

فَاِذَا کَانَتِ الْمَلَائِکَۃُ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ" جَازَ ذٰلِکَ اَیْضًا لِلْمُؤْمِنِیْنَ بَعْضِھِمْ لِبَعْضٍ ۔

جب فرشتے مومنوں کو "صلی اللہ علیہ" کہہ سکتے ہیں تو آپس میں مومنوں کا ایک دوسرے کو یہ کہنا بھی جائز ہے۔ (جلاء الافہام (ابنِ قیم) ص ۲۸۲ مطبوعہ مکتبہ رضویہ)۔

۵۳-حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَآئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ ۔

کہ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (نزھۃ المجالس ج اول ص ۱۷۲ مطبوعہ مکتبہ مصطفی بابی حلبی مصر سن اشاعت ۱۹۶۷ء)

۵۴-اہلِ بیت پر سلام

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے "روض الافکار" کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت ملک الموت علیہ السلام اور ایک فرشتہ جس کا نام اسمٰعیل علیہ السلام ہے ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ اترے اور حضرت عزرائیل علیہ السلام دروازہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ أَ اَدْخُلُ وَلَابُدَّ مِنَ الدُّخُوْلِ ۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والو! تم پر سلام ہو، مجھے گھر میں داخل ہونے کی اجازت ہے؟ کیوں کہ اندر آنا ضروری ہے۔

(یہ سن کر) رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: یہ جماعتوں میں تفریق ڈالنے والا ہے

Marfat.com

(یعنی یہ موت کا فرشتہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عزرائیل کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عزرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا۔

اَیْنَ تَرَکْتَ اَخِیْ جِبْرِیْلَ ۔

(اے عزرائیل!) میرے بھائی جبریل علیہ السلام کو کہاں چھوڑا ہے؟

عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!''

تَرَکْتُهٗ فِیْ سَمَاءِ الدُّنْیَا وَالْمَلَائِکَةُ یَعْزُوْنَهٗ فِیْكَ ۔

میں انہیں آسمان دنیا میں چھوڑ آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق فرشتے ان سے تعزیت کر رہے ہیں۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو۔''

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا جِبْرِیْلُ بَشِّرْنِیْ ۔

اے جبریل! مجھے کوئی خوشخبری سناؤ۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔

اَبْشِرْ فَاِنَّ الْجَنَّةَ قَدْ حُرِّمَتْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ ۔

Marfat.com

آپ کے لیے خوشخبری یہ ہے کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت جنت میں داخل نہ ہوگی جنت تمام امتوں پر حرام ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۷ مطبوعہ مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

اوپر درج روایات واحادیث میں ''صلوٰۃ'' کا لفظ بھی ہے اور ''سلام'' کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ اور یہ دونوں مستقلاً براہِ راست استعمال ہوئے ہیں۔ جس سے یہ امر واضح ہوگیا کہ اہلِ بیتِ اطہار کے ساتھ علیہ السلام کہنا مکروہ ہرگز نہیں۔ علماء کا اختلاف لفظ صلوٰۃ میں ہے سلام میں نہیں۔ وگرنہ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی شدت مآب شخصیت جو منکرین شان رسالت پر شدت کرنے کو عبادت کا درجہ دیتے تھے۔ منکر احمد پر شدت کیجئے۔ وہ اہلِ بیتِ اطہار پر سلام ہرگز نہ بھیجتے اور جو شخص یہ کہے کہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ''سلام'' بالاستقلال نہیں وہ آدمی علم عروض سے ناواقف اور شعر مزاج سے ناآشنا ہے۔ غزل کا ہر شعر اپنے وزن وقافیہ کے دائرہ میں مستقل ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مصرع ثانی مصرع اولی کے تابع نہیں ہوتا۔ دنیائے شاعری میں استعاروں اور تشبیہات سے کام چلتا ہے اور شعرا اپنے اندر ایک اپنی الگ دنیا رکھتا ہے۔ ایک بات یاد رہے جہاں مشبہ مذکور ہو اور مشبہ بہ متروک ہو تو اسے استعارہ بالکنایہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کا مصرع ہے۔

آتش، ابراھیم را دنداں نہ زد ۔

نمرود کی آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دانت نہیں چلائے۔

''دنداں نہ زد'' کے لفظ سے ظاہر ہے کہ آگ کو درندہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ آگ کے دانت نہیں ہوتے اور اس مقام پر مشبہ کا ذکر ہے۔ مشبہ بہ

Marfat.com

کا ذکر نہیں ہے۔ یہ بات چیڑتوں قسم کے مولوی [illegible]

نے اپنے پیر و مرشد سے سفر میں جانے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے فرمایا [illegible]

رستہ میں کیچڑ نظر آ رہا ہے۔ اس مولوی نے اس بات کو نہ سمجھتے ہوئے کہا [illegible]

نہیں ہوائی جہاز میں سفر کرنا ہے۔ وہاں کیچڑ کہاں! میں اس مولوی کو ذاتی طور پر جانتا

ہوں۔ وہ آج تک دلدل میں پھنسا ہوا ہے جس کیچڑ میں وہ پھنسا ہوا ہے وہ خاندان نبوت

کے ساتھ بغض و عناد کی دلدل ہے۔ جس سے نکلنا تقریباً ناممکن نظر آتا ہے۔

۵۵-عَلَیْہِ السَّلَامُ ——— اور شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں تحفہ اثنا عشریہ میں کسی جگہ صلوٰۃ بالاستقلال غیر انبیاء کے حق میں نہیں لکھا گیا البتہ لفظ ''علیہ السلام'' حضرت امیر المومنین و حضرت سیّدۃ النساء و جناب حسنین و دیگر آئمہ کے حق میں مذکور ہے اور اہلسنّت کا یہی مذہب ہے کہ صلوٰۃ بالاستقلال غیر انبیاء کے حق میں درست نہیں اور لفظ سلام کو غیر انبیاء کی شان میں کہہ سکتے ہیں۔

(فتاویٰ عزیزی ص ۲۶۰ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

۵۶-اِمَامُ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

دوسرے صاحبزادے علی اوسط امام زین العابدین علیہ السلام تھے، آپ اس وقت بیمار تھے۔ (ایضاً ص ۲۶۲)

۵۷-عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ——— امام ابوالمؤید مکی حنفی

''امام علامہ ابوالمؤید موفق بن احمد بن محمد مکی حنفی، خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۶۷ھ نے اپنی کتاب میں ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے۔

Marfat.com

خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ نُوْرِ وَجْہِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ وَلِمَحَبِّیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ۔

اللہ تعالیٰ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کے چہرے کے نور سے ستر ہزار فرشتوں کو پیدا فرمایا ہے جو علی اور آپ کے ساتھ محبت کرنے والوں کے لیے قیامت تک استغفار کرتے رہیں گے۔

(مقتل الحسین للخوارزمی ج اول، ص ۴۸ مطبوعہ دارانوار الہدیٰ قم)

۵۸-فتاویٰ عزیزی میں

کہ امام زین العابدین بن حسین عَلَیْہِمَا السَّلَامُ وَعَلٰی آبَائِهِ الْکِرَامِ

(فتاویٰ عزیزی ص ۲۹۸ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

۵۹- عَنْ اَبِیْ فَاخِتَةَ ۔ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ، لِفَاطِمَةَ عَلَیْہَا السَّلَامُ اِنِّیْ وَاِیَّاكِ وَھٰذَا یَعْنِیْ، عَلِیًّا وَّ ھٰذَیْنِ ۔ یَعْنِیْ، اَلْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ۔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ مَکَانٍ وَّاحِدٍ ۔

جناب ابو فاختہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا۔ بے شک میں اور تم اور یہ علی علیہ السلام اور یہ دونوں یعنی حسن وحسین قیامت کے دن ایک مکان میں ہوں گے۔ (مقتل الحسین للخوارزمی ج اول، ص ۹۶ مطبوعہ قم)

۶۰-الفصول المھمة

امام علامہ فہامہ علی بن محمد بن احمد مالکی مکی المعروف ابن صباغ مالکی متوفی ۸۵۵ھ

Marfat.com

نے اپنی عظیم کتاب "اَلْفُصُوْلُ الْمُھِمَّۃُ فِیْ مَعْرِفَۃِ اَحْوَالِ الْاَئِمَّۃِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ"
میں حدیث نقل فرمائی ہے جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔
فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے

نَظَرَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۔ فَقَالَ لَہٗ اَنْتَ سَیِّدٌ
فِی الدُّنْیَا وَ سَیِّدٌ فِی الْاٰخِرَۃِ ۔

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف دیکھا اور ان سے فرمایا۔ تم دنیا
میں بھی سیّد ہو اور آخرت میں بھی سیّد ہو۔

(الفصول المھمۃ فی معرفۃ احوال الآئمۃ ۱۲۸ مطبوعہ مطبعۃ العدل فی النجف سن اشاعت ۱۳۷۵ھ)

۶۱ - قدوۃ العارفین حضرت امیر سیّد علی بن شہاب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب
"مودۃ القربیٰ" میں لکھتے ہیں۔

عَنِ الْاِمَامِ جَعْفَرَ الصَّادِقِ عَنْ اٰبَائِہٖ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ ۔

حضرت امام جعفر صادق نے اپنے آبا علیہم السلام سے روایت کیا۔

(مودۃ القربیٰ ص ۵ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی بیروت)

۶۲ - فِیْ فَضَائِلِ اَھْلِ الْبَیْتِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

فضائل اہلِ بیت علیہم السلام میں۔ (حوالہ ایضاً ص ۱)

۶۳ - اَلْمَوَدَّۃُ الثَّانِیَۃُ فِیْ فَضَائِلِ اَھْلِ الْبَیْتِ جُمْلَۃً عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

مودّت ثانیہ جملہ اہلِ بیت علیہم السلام کے فضائل میں۔ (حوالہ ایضاً ص ۳)

۶۴ - حضرت سیّد امیر علی ھمدانی قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں:

وَعَنِ الْاِمَامِ الْبَاقِرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ (الْاِمَامِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ) عَنْ

Marfat.com

اٰبَائِہٖ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ ۔(مودۃ القربیٰ ص ۶ مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت، لبنان)

۶۵۔ قاضی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں حدیث نقل فرماتے ہیں۔

عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ وَھَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ غُلَامَیْنِ اَخَوَیْنِ فَبِعْتُ اَحَدَھُمَا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُہٗ، قَالَ: رُدَّہٗ رُدَّہٗ ۔

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو غلام عطا فرمائے جو آپس میں دونوں بھائی تھے میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیرے غلام کا کیا ہوا؟ علی فرماتے ہیں۔ میں نے اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مطلع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا اسے ضرور واپس لوٹا لو۔ (تفسیر مظہری ج ۷، ص ۳۳۰ مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت لبنان)

۶۷۔ مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب روضۃ الشھداء میں جگہ جگہ علیہ السلام لکھتے ہیں۔

۶۸۔ در بعضے از احوال سیّدۃ النساء فاطمہ زہرا علیہا السلام ۔(روضۃ الشھداء ص ۱۱۷ مطبوعہ خیابان بوذر تہران)

۶۹۔ در بیان فضائل امام حسن علیہ السلام (ایضاً ۱۷۴)

۷۰۔ اخلاق ستودہ واوصاف پسندیدہ امام حسین علیہ السلام (ایضاً ص ۱۹۶)

۷۱۔ و ابن بابویہ در کتاب آل از حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

(حوالہ ایضاً ص ۱۲۲)

Marfat.com

ہوسکتا ہے کہ "میزان الکتب" کے مصنف کی طرح کوئی بغض اہل بیت کا مارا ہوا حضرت علامہ حسین کاشفی علیہ الرحمہ کوشیعہ کہہ دے لیکن ہم سیالویوں کی طبیعت میں کسی قسم کا تکدر نہیں آئے گا کیوں کہ ہم سیالویوں کے اعلیٰ حضرت حضور شمس العارفین پیر سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامہ حسین کاشفی کی تفسیر حسینی کے مرأۃ العاشقین میں کئی حوالہ جات بیان فرماتے ہیں لہٰذا ہم ان کی تحریروں پر اعتماد کرتے ہیں۔اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم شمس العارفین پیر سیال سے زیادہ عالم کسی کو نہیں جانتے۔

۲۷۔حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الشرف المؤبد لآل محمد" میں ایک روایت بیان فرماتے ہیں جس کا درمیانی حصہ نقل کیے دیتا ہوں۔

فَقَامَ مَالِكُ بْنُ عَجْلَانَ وَاَوْ مَأَ اِلَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: هَا هُوْذَا اَبُوْهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ . وَاُمُّهٗ فَاطِمَةُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ . وَجَدَّتُهٗ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ . وَجَدُّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ . وَعَمُّهٗ جَعْفَرُ الطَّيَّارُ فِي الْجَنَّةِ، وَ عَمَّتُهٗ اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ . وَاَخْوَالُهٗ وَخَالَاتُهٗ اَوْلَادُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ .

(ایک سوال کے جواب میں) حضرت مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر امام حسن علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا (امام حسن وہ ہستی معظم ہیں کہ) جن کے والد گرامی حضرت مولا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔ان کی والدہ مکرمہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء رسولِ خدا کی بیٹی

Marfat.com

ہیں۔ان کی نانی خدیجۃ الکبریٰ طاہرہ بنت خویلد سلام اللہ علیہا ہیں۔ان کے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ان کے چچا حضرت جعفر طیار جنت میں اڑنے والے ہیں۔ان کی پھوپھی حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب ہیں۔ان کے ماموں اوران کی خالائیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اولاد ہیں۔ (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۸۸ مطبوعہ مکتبہ مصطفی البابی مصر)

بہتر ۷۲- کے عدد پر حوالہ جات کا سلسلہ ختم کرتے ہیں اور پوچھ لیتے ہیں کسی مفتی بے بضاعت اور ارتداد طریقت کا ارتکاب کرنے والے سے کہ ان تمام حوالوں کی موجودگی میں اور آئمہ تفسیر وحدیث میں سے کس کس پر فتویٰ صادر فرماؤ گے۔کس کس کو مکروہات کا مرتکب کہو گے۔جن آئمہ کے حوالے پیش کیے گئے وہ علوم وفنون کے جہان میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔آپ جس باغ کی مولی ہیں وہ سب پر عیاں ہے۔میرے خیال میں اس باغ کی آب یاری مروانیوں کی کارستانی لگتی ہے۔اگر یہ سچ ہے تو پھر اہلِ بیت کے ساتھ بغض رکھنا آپ کا حق وراثت ہے۔دنیائے دوں کی کوئی عدالت بھی آپ کے اس ورثہ کے خلاف فیصلہ نہیں سنا سکتی۔

صحابہ کرام کا ایک انوکھا عمل

یہاں ایک ایسی روایت بیان کرنے چلا ہوں —— عشق ومحبت —— تعظیم ومودّت کی ایک ایسی نوری داستان ہے —— جو اہلِ ایمان کے لیے طمانیت قلبی اور منافقوں کے لیے سوہان روح کا باعث ہوگی۔وہ یوں ہے کہ علامہ صفوری (عبدالرحمٰن بن عبدالسلام شافعی) رحمۃ اللہ علیہ نے ''الزهر الفائح'' کے حوالے سے نقل فرمایا ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہِ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ ۔ اَمَرَ اَصْحَابَہٗ یَوْمَ خَیْبَرَ

Marfat.com

اَنْ یَّمْتَحِنُوْا اَوْلَادَھُمْ بِحُبِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ فَاِنَّہٗ لَا یَدْعُوْا اِلٰی ضَلَالَۃٍ وَّلَا یَبْعُدُ عَنْ ھُدًی فَمَنْ اَحَبَّہٗ فَھُوَ مِنْکُمْ وَمَنْ اَبْغَضَہٗ فَلَیْسَ مِنْکُمْ ۔ قَالَ اَنَسٌ فَکَانَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذٰلِکَ یَقِفُ عَلٰی طَرِیْقِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔ وَیَقُوْلُ یَا بُنَیَّ اَتُحِبُّ ھٰذَا؟ فَاِنْ قَالَ نَعَمْ قَبِلَہٗ وَاِنْ قَالَ لَا طَلَّقَ اُمَّہٗ وَ تَرَکَہٗ مَعَھَا ۔

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ تم اپنی اپنی اولاد کا ''(علی)'' ابنِ ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں امتحان لو! کیونکہ وہ گمراہی کی طرف کسی کو نہیں بلاتے۔ اور نہ وہ ہدایت سے دور ہوں گے۔ جو ان سے محبت کرے گا وہ تم میں سے ہے۔ اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ تم میں سے نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد آدمی علی کرم اللہ وجہہ کے راستہ پر کھڑے رہتے تھے اور اپنے لڑکوں سے (علی کی طرف اشارہ کر کے) پوچھتے تھے کہ اے بیٹا! تجھے اس سے محبت ہے؟ اگر اس نے ''ہاں'' کہہ دیا تو اس کو قبول کر لیتے اور اگر اس نے ''نہیں'' کہہ دیا تو اس کی ماں کو طلاق دے دی اور لڑکے کے ساتھ اس کی ماں کو بھی چھوڑ دیا۔ (نزھۃ المجالس ج ۲، ص ۲۲۰ مطبوعہ مصطفٰے البابی الحلبی مصر)

قارئین عظام! آپ اس حدیثِ مبارکہ کے مفہوم ومعانی کو ذہن میں رکھ کر سوچیں کہ صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم ایسا کیوں کرتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ اپنی اولاد کو علی علیہ السلام کی محبت سے متعلق آزماؤ۔ تو صحابہ وتابعین نے یہ طریقہ استعمال کیا تاکہ پتہ چل جائے کہ یہ اولاد حلالی ہے یا حرامی۔

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ ان کے ''نہیں'' کہنے پر ان کی ماں کو طلاق دے کر بچوں کو چھوڑ دیتے۔ اس سے معلوم ہوا حلال زادے علی سے محبت کرتے ہیں اور حرامی علی کے ساتھ بغض رکھتے ہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین منافقین کو علی کی وجہ سے پہچان جاتے تھے۔ جو علی کا ذکر سن کر خوشی کا اظہار کرتا وہ مومن اور جو ذکر علی سن کر بیزاری کا اظہار کرتا وہ منافق۔

علی کریم پر سلام بھیجنے سے منع کرنے والا خود فیصلہ کرے کہ وہ کس زمرہ میں آتا ہے۔ حلالی ہے یا حرامی۔ مومن ہے یا منافق۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق مسلمان جب قبرستان کے پاس سے گزرتا ہے تو کہتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ ۔

اے قبروں والو! تم پر سلام ہو۔

قبروں والوں پر سلام بھیجتے وقت رگ ملائیت نہیں پھڑکتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں پر سلام بھیجنے سے یہ افراس ناہنجار سیخ پا کیوں ہو جاتے ہیں۔ ان کی حقیقت سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنے کے لیے ایک اور حدیث دیکھیں کہ یہ لوگ اپنے اندر کیسی کیسی صفات رکھتے ہیں۔ آپ اس حدیث کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائیں گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث

امام مجد الدین ابی السعادت المبارک بن محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''اَلنِّھَایَۃُ فِیْ غَرِیْبِ الْحَدِیْثِ وَالْاٰثَرِ'' میں ایک روایت نقل فرماتے ہیں سنیں اور کانوں کو ہاتھ لگائیں۔

وَفِیْ حَدِیْثِ جَعْفَرَ الصَّادِقِ: لَا یُحِبُّنَا ذُوْ رَحْمٍ مَنْکُوْسَۃٍ ۔قِیْلَ: ھُوَ الْمَاْبُوْنُ لِاِنْقِلَابِ شَھْوَتِہٖ اِلٰی دُبُرِہٖ ۔

Marfat.com

امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث میں ہے کہ ہم سے (یعنی خاندان نبوت سے) وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو اوندھا پڑا کرتا ہے (یعنی مفعول، علت ابنہ کا عادی، خلاف فطرت کام کرنے والا) یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ اغلام بازی (یعنی خلاف فطرت کا مرتکب) ہے کیونکہ اپنی شہوت کو ذکر و فرج سے دبر (جائے پاخانہ) کی طرف منتقل کرتا ہے۔[1]

ایضاً علامہ وحید الزماں

غیر مقلدین کے امام و پیشواء جناب علامہ وحید الزماں اپنی عظیم کتاب "لُغَاتُ الْحَدِیْث" میں ارقام فرماتے ہیں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَا یُحِبُّنَا ذُوْ رَحِمٍ مَنْکُوْسَةٍ.

ہم سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو اوندھا پڑا کرتا ہے۔[2]

مندرجہ بالا دونوں روایتوں اور حوالوں پر تبصرہ کرنا اسلامی اقدار اور مزاج چشتیت کے مطابق نہیں سمجھتا اور صفحہ قرطاس پر گندگی کے چھینٹے نہیں پڑنے دیتا اور یہ بات کہ منافق علی علیہ السلام سے کبھی بھی محبت نہیں کر سکتا اور مومن علی کرم اللہ وجہہ سے بغض نہیں رکھ سکتا۔ یہ روز روشن کی طرح واضح ہے۔ دشمنان اہل بیت اپنے سطحی نظریات پر نظر ثانی کریں۔ خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا کریں اور بے وفائی نہ کریں۔ وہ اس

---

[1] النهاية فی غریب الحدیث و الاثر ج۲،ص۹۴ے مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۱۱ء
ذکرہ ابو موسیٰ فی "المجموع المغیث" ج۳،ص۳۵۱ و ذکرہ ابن الاثیر فی "منال الطالب" ص۳۶۵

[2] منکوسة: یہ لفظ اسی طرح لغات حدیث مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی میں بھی اسی طرح ہے۔ صرف نعمانی کتب خانہ لاہور میں "منکوسة" کی بجائے "منکومة" لکھا ہے اور ممکن ہے یہ کتابت کی غلطی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ لفظ جان بوجھ کر لکھ دیا ہو۔ اگر ایسا ہے تو یہ حدیث کے ساتھ بہت بڑی بددیانتی ہے۔ اس کو ٹھیک کر کے لکھیں!
(لغات الحدیث ج۴،ص۴۱۲ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور سن اشاعت ۲۰۰۵ء لغات الحدیث ج۴،ص۱۴۴ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

Marfat.com

لیے کہ

ظلم بھی ظلمات بھی ہیں بے وفا
اندھی کالی رات بھی ہیں بے وفا

بے وفائی زہر بھی ہے قہر بھی　　حاصلِ آفات بھی ہیں بے وفا
بے وفائی موت ہے ایمان کی　　کفر کے اثرات بھی ہیں بے وفا
بے وفائی اہلِ کوفہ کی ادا　　شام کی سوغات بھی ہیں بے وفا
بیچ دیتے ہیں شہیدوں کا لہو　　دشمنوں کی گھات بھی ہیں بے وفا
ہے غلامی بے وفائی کا ثمر　　قاتلِ سادات بھی ہیں بے وفا

بے وفا ہیں دور خضرِ راہ سے
رہزنوں کے ساتھ بھی ہیں بے وفا

شاعری کی زبان میں

ان معاندین اہلِ بیتِ اطہار —— خوارج اور روافض —— اور راسبی قسم کے مولویوں سے تو ایک پنجابی زبان کے مشہور شاعر حضرت دائم اقبال دائم علیہ الرحمہ بازی لے گئے۔ اہلِ بیتِ رسول کے ناموں کے ساتھ ''علیہ السلام'' کی مخالفت کرنے والے اور اس امر کو مکروہ قرار دینے والے اور بغض وعناد کے مارے ہوئے مولویوں کے پھولے ہوئے رخساروں پر شاعری کا ہلکا سا ایک تھپڑ رسید فرما گئے ہیں۔ مرحوم بھی اپنے گردونواح کے مولویوں کی فتویٰ بازی کا شکار رہے ہیں۔ ان کی یہ مندرجہ ذیل رباعی لطیف بھی ہے اور لطیفہ بھی۔ ان کی رباعی دیکھیں! اور پھر ان خطیبوں کے منہ بھی دیکھیں تو کافی محظوظ ہوں گے۔ حضرت دائم لکھتے ہیں:

Marfat.com

رباعی

حضرت عشق دے سر، سجیا تاج دو جگ دی شاہی دا اے
ازلی حسن نورؑ علی نور صدقے، بنیا ڈھو، آہ صبحگاہی دا اے
تختی دل دی تے سطراں لکھنے آں، علم، حلم سب وصل آ گاہی دا اے
رہسی روشن بس دائم اقبال دائم عذر لکھ نہ ظلمت سیاہی دا اے

(نام کتاب۔شاہ پری ص ۲۸۹)

آخر میں

اس بحث کا مقصد آج کل کے معانعین حضرات کی تسلی کے لیے آئمہ تفسیر وحدیث کے حوالہ جات پیش کر رہے ہیں۔ اہلسنّت کا موقف یہ ہے کہ اہلِ بیتِ اطہار کے ناموں کے ساتھ ''علیہ السلام'' بھی کہنا جائز ہے۔ ''رضی اللہ عنہ'' بھی کہنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ دونوں نص قرآنی سے ثابت ہیں۔ جن مفسرین ومحدثین نے اہلسنّت ان پاک ناموں کے ساتھ ''علیہ السلام'' لکھا ہے۔ انہوں نے ان ناموں کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' بھی لکھا اور جو لوگ اس امر میں شور مچاتے ہوئے سختی کے ساتھ اس کو منع کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ جب اس مسئلہ سے متعلق گفتگو فرماتے ہیں تو ان کے منہ سے بغض اہلِ بیت کی بدبو آتی ہے۔ جو معطر ماحول کو پراگندہ کردیتی ہے۔ اس لیے مانعین حضرات سے گزارش ہی کرسکتا ہوں کہ اگر دامن میں کچھ نیکیاں ہیں تو ان کو ضائع نہ کرو۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں کے ساتھ کوفیوں والا سلوک نہ کرو۔ وہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلواروں اور نیزوں سے گھائل کرتے تھے اور تم لوگ اپنے قلم سے ایسا کر رہے ہو۔ اپنی زبانوں کو

Marfat.com

قابو میں رکھو۔ خاتون قیامت کی نوری بارگاہ نہایت نازک بارگاہ ہے۔ اگر یوں ہی بے باکیاں کرتے رہے تو مارے جاؤ گے۔ روز محشر سر پر ہے ہوش سے کام لو! ایسی باتوں سے پرہیز کرو جن کو سن کر لوگ باتیں بناتے رہیں۔ اگر اجازت ہو تو شاعری کی زبان میں دو تین باتیں میں بھی کرلوں۔ تو سنو!

سدا رہتی ہیں بلبل کی زباں پر
گلِ رعنا کی رعنائی کی باتیں
سرِ منبر بھی کر جاتا ہے واعظ
بسا اوقات رسوائی کی باتیں
پکار اٹھتے ہیں اہلِ عقل و دانش
ہیں کچھ کچھ ٹھیک سودائی کی باتیں
قفس کی ہر طرف تاریکیاں ہیں
نہ پوچھو قیدِ تنہائی کی باتیں
عجب ہے، کس زباں سے کہہ رہا ہے
مرا قاتل مسیحائی کی باتیں
خضرؔ! یہ نفسانفسی کا ہے عالم
سنے گا کون؟ شیدائی کی باتیں

Marfat.com

آیت نمبر ۱۳:

اہل محشر کوروک کر پوچھا جائے گا

فرمانِ خداوندی ہے:

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (پارہ ۲۳ سورہ الصفت آیت ۲۴)

ترجمہ: —— ''اور (اب ذرا) روک لو انہیں، ان سے باز پرس کی جائے گی۔''

مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر میں کافی اقوال نقل فرمائے ہیں —— کہ کل قیامت کے دن پل صراط سے گزرتے وقت ہر ایک کو روکا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کیا اور کیا کمایا؟ —— اس مقام پر حضرت حافظ دیلمی (ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی ہمدانی متوفی ۵۰۹ھ) الفردوس بماثور الخطاب —— میں جناب ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ جب پل صراط پر عالم دین اور عابد جمع ہوں گے —— تو عابد سے کہا جائے گا —— کہ جنت میں داخل ہوجا —— اور اپنی عبادت کی بنا پر ہر قسم کی نعمتیں حاصل کر۔

وَ قِيْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ هُنَا فَاشْفَعْ لِمَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ لَا تَشْفَعُ لِاَحَدٍ اِلَّا شَفَعْتُ، فَقَامَ مَقَامَ الْاَنْبِيَاءِ

(الفردوس جلد اوّل ص ۳۲۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان الطبعۃ الاولی سن اشاعت ۱۴۰۶ھ۔۱۹۸۶ء)

''اور عالم سے کہا جائے گا کہ یہاں ٹھہرو اور جن سے تم محبت کرتے تھے،

Marfat.com

ان کی شفاعت کرو، کیونکہ تم جس کی بھی شفاعت کرو گے اس کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی اور اس وقت وہ انبیاء کا مقام ہوگا۔"

اس مقام پر عالم سے مراد وہ عالم ہے جو شریعت مطہرہ کا عالم ہو ـــــ اور طریقت کے رموز سے واقف ہو ـــــ اس سے عالم مراد نہیں جو لوگوں کو گمراہ کرنے والا ہو ـــــ اور نبوت و رسالت اور ولایت و حقیقت سے دور کرنے والا ہو ـــــ کمالاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہو۔

کس لئے روکا جائے گا؟

علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ اپنی کتاب ـــــ "الصواعق المحرقۃ" ـــــ میں اس آیت کے ضمن میں امام دیلمی ہی کے حوالے سے لکھا ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے ـــــ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ عَنْ وَلَایَةِ عَلِیٍّ

اور انہیں روک لو، ان سے باز پرس کی جائے گی مولا علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں۔

○ ـــــ جناب واحدی رحمۃ اللہ علیہ سے اسی آیت کے متعلق مروی ہے۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ اَیْ عَنْ وَلَایَةِ عَلِیٍّ وَّاَهْلِ الْبَیْتِ

"اور (اب ذرا) روک لو انہیں ان سے باز پرس کی جائے گی یعنی وہ مولا علی اور اہلِ بیت کی ولایت کے متعلق پوچھے جائیں گے۔"

Marfat.com

کیونکہ اللہ رب العزت نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا ہے ـــــ کہ وہ لوگوں کو بتا دیں۔

لَا یَسْئَالُھُمْ عَلٰی تَبْلِیْغِ الرِّسَالَۃِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

(الصواعق المحرقہ ص ۱۴۹)

''کہ وہ تبلیغ رسالت پر اپنے قرابت داروں کی محبت کے سوا کوئی اجر طلب نہیں کریں گے۔''

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ کل قیامت کے دن ولایت علی اور اہلِ بیت علیہم السلام سے متعلق لوگوں سے باز پرس ہوگی ـــــ اور اس کا مفہوم و مطلب یہ نکلتا ہے کہ کیا انہوں نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کے مطابق، حق مولات و دوستی ادا کیا ـــــ یا اسے ضائع کر دیا ہے؟ ـــــ اور اسے ایک مہمل و بے فائدہ چیز تصور کیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت شریف ـــــ وہ احادیث ہیں، جن میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اہلِ بیت علیہم السلام سے محبت کی تلقین فرمائی۔ اور ان کا دامن تھامنے کی ترغیب دلائی ـــــ اور اپنی عترت کو کشتی نوح سے تشبیہ دی۔

وہ لوگ جو یزید کو حق پر ـــــ اور امام حسین علیہ السلام کو اس کا باغی قرار دیتے ہیں ـــــ کل قیامت کے روز اگر ان سے یہ سوال ہو کہ اہلِ بیت علیہم السلام رسول کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت پر عمل کیا یا نہیں؟ ـــــ تو وہ کیا جواب دیں گے ـــــ

اے یزید لعین کے حامیو! ـــــ شمر ذی الجوشن کے طرف دارو! ـــــ عمرو بن سعد کے مریدو! ـــــ خولی کے حبدارو! ـــــ سوچو اور غور کرو ـــــ کہ تم دینِ اسلام سے کس قدر

Marfat.com

دور جا چکے ہو ۔۔۔۔ غضب خداوندی کو دعوت نہ دو ۔۔۔۔ طاغوت کی خوشنودی سے، سوائے ذلت وخواری کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا ۔۔۔۔ دامن محبت حسین علیہ السلام تھام لو ۔۔۔۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل وعترت کا دلوں میں احترام پیدا کرو ۔۔۔۔ کیونکہ قیامت بالکل قریب ہے ۔۔۔۔ اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے۔

آیت نمبر۱۴:

اللہ کی رسی

ربّ کریم کا ارشاد ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (پارہ۴ سورۃ آلِ عمران آیت نمبر۱۰۳)

''اور مضبوطی سے پکڑلو اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر اور جدا نہ ہونا۔''

اس آیتِ مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کی رسی (حَبْلُ اللّٰہِ) کو مضبوطی سے تھامنے ۔۔۔۔ اور آپس میں ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جانے کا ہمیں حکم فرمایا گیا، اس پر عمل کے بغیر ملتِ اسلامیہ کا ۔۔۔۔ عزت ووقار اور جاہ وجلال کے ساتھ زندگی گزارنا نہایت مشکل ہے۔

حبل کا معنی

قرآنِ مجید میں حبل کا لفظ استعمال ہوا ہے ۔۔۔۔ جب تک اس کے معنی کا پتہ نہ چلے تو بعض اُمور میں تشنگی رہ جائے گی اور مفہوم تک رسائی مشکل ہو جائے گی۔

○ ۔۔۔۔ حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قُرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر (الجامع الاحکام القرآن) میں ۔۔۔۔ اس آیتِ مبارکہ کے ضمن میں ''حبل'' کے معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔

Marfat.com

(۱) —— اَلسَّبَبُ الَّذِیْ یُوْصَلُ بِهٖ اِلَی الْبُغْیَةِ وَالْحَاجَةِ

ہر وہ چیز ''حبل'' ہے —— جو مقصد اور حاجت تک پہنچنے کا سبب ہو۔

(۲) —— حبل کا ایک معنی عاتق بھی ہے۔

حَبْلُ الْعَاتِقِ —— وَصْلٌ مَّابَیْنَ الْعَاتِقِ وَالْمَنْکِبِ

وہ پٹھہ جو گردن کو کندھوں سے ملاتا ہے، اسے بھی ''حبل'' کہتے ہیں۔

(۳) —— وَالْحَبْلُ الرَّسَنُ —— حبل کے معنی رسی بھی ہے۔

(۴) —— وَالْحَبْلُ الْعَهْدُ —— حبل وعہد و پیمان کو بھی کہتے ہیں۔

(تفسیر القرطبی جلد ۴ ص ۱۵۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت شعبان ۱۳۷۶ھ، ۱۹۵۷ء)

○ —— اَلْحَبْلُ: —— اَلْمُسْتَطِیْلُ مِنَ الرَّمْلِ

(لسان العرب ج ۱۱ ص ۱۳۷ مطبوعہ نشر وادب الحوزۃ قم ایران)

ریت کے لمبے ٹیلے کو بھی کہتے ہیں۔

حبل اللہ

مفسرین عظام کے اقوال کے مطابق —— حبل اللہ —— سے قرآنِ حکیم —— اہلِ بیتِ رسول —— اور جماعت ہے ——

قرآن مجید

امام ابن ابی شیبہ —— امام ابنِ جریر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُوْدُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ

(تفسیر در منثور جلد ۲ ص ۱۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

Marfat.com

کتاب اللہ (قرآن مجید) یہ اللہ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔

○ —— امام ابنِ سعد —— امام احمد بن حنبل —— امام طبرانی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے —— فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَارِكٌ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَمَرَیْنِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخِرِ، کِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مَّابَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَ عِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ، اَنَّھُمَا لَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَ عَلَیَّ الْحَوْضَ (تفسیر الدر المنثور ج ۲ ص ۱۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے، تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ آسمان اور زمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ اور میری عترت (اولاد) میرے اہلِ بیت دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔

○

جماعت

جناب سعید بن منصور —— جناب عبد بن حمید —— حضرت ابنِ جریر —— جناب ابنِ منذر —— حضرت طبرانی نے —— جناب شعبی کے واسطے سے حضرت ابنِ مسعود رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے —— فرماتے ہیں ——

حَبْلُ اللّٰہِ الْجَمَاعَۃُ (تفسیر الدر المنثور ج ۲ ص ۱۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

حبل اللہ سے مراد جماعت ہے۔

حبل اللہ —— آلِ رسول اللہ

جنابِ امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر میں اسی آیتِ مبارکہ کے ضمن میں —— امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے —— آپ علیہ السلام فرماتے ہیں ——

نَحْنُ حَبْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ، قَالَ اللّٰہُ فِیْہِ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

کہ "ہم وہ رسی ہیں، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔

○

اوپر درج کیے گئے تفسیری حوالوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ —— "حبل اللہ" —— سے مراد قرآن حکیم —— اہلِ بیتِ رسول —— اور جماعت ہے —— اور یہ بھی پتہ چلا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب اللہ اور اپنی اولاد وعترت کے بارے میں زور دے کر فرمایا —— کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں —— ان دونوں کے ساتھ تمہاری وابستگی اس قدر مضبوط ہونی چاہیئے کہ زمانے کا کوئی طوفان تمہارے سفینۂ محبت پر اثر انداز نہ ہو —— اور شیطانی یلغاروں کا ہر طرح مقابلہ

Marfat.com

کر کے ان کے دامن مضبوطی سے تھامے رہو —— اور فرمایا —— کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے —— یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔

—— یہ امر تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا —— کہ ''حبل اللہ'' سے مراد کتاب اللہ ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق —— حبل اللہ —— آلِ رسول ہے۔

اور یہ بات بھی خیال میں رہے —— کہ ایکاری رسی حبل کے معنوں میں نہیں آتی —— حبل اسی رسی کو کہا گیا ہے —— جو دو مختلف ایکاری رسیوں کو بل دے کر بنائی جائے۔ اس کو حبل کہتے ہیں —— قرآنِ مجید نے بھی دو رسیوں کا تصور عطا کیا ہے —— ارشادِ باری ہے۔

اَیۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ حَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ

''ان پر جما دی گئی خواری، جہاں ہوں امان نہ پائیں، مگر اللہ کی رسی اور آدمیوں کی رسی سے۔''

بات سمجھانے کے لئے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں —— کہ قرآن مجید —— اور آلِ رسول —— دو مختلف رسیاں ہیں —— جو آپس میں اس طرح ملی ہوئی ہیں —— جس دو رسیوں کو بٹ دے کر ایک رسی بنائی جاتی ہے —— ان کا ہر پیچ آپس میں ملا ہوا ہوتا ہے یہ دونوں کسی ایسی ہی صورت میں حوضِ کوثر پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملیں گے۔ (واللہ اعلم)

جماعتِ اہلسنّت

مفسرین نے —— جماعت —— کو بھی اللہ کی رسی لکھا ہے —— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے —— کہ —— حبل اللہ —— سے مراد —— جماعت

Marfat.com

——ہے۔

جس جماعت کا تذکرہ احادیث وروایات میں ہے —— وہ جماعت، اہلسنّت و جماعت ہیں —— اور میرے نزدیک یہی جماعت، اہلِ بیتِ رسول کے سچے خادموں کی جماعت ہے۔

یہ وہ جماعت ہے جس کی نشاندہی سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے۔

ارشادِ رسولِ خدا ہے۔

اَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

تفسیر کبیر ج ۲۷ ص ۱۶۶/ ۱۶۵، تفسیر روح البیان ج ۸ ص ۳۱۲ تفسیر کشاف ج ۴ ص ۱۶۸، تفسیر ابنِ عربی جلد ثانی ص ۲۲۳، الشرف المؤبد لآل محمد ص ۱۱۵/۱۱۴ مطبوعہ مصر نمبر اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

خبردار ہو جاؤ، کہ جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا —— وہ مسلک اہلسنّت و جماعت پر فوت ہوا۔

○ —— دیوبندی مکتبِ خیال کے نامور شیخ جناب قاضی مظہر حسین آف چکوال اپنی مشہور ترین کتاب —— ''بشارت الدارین بصبر علی شہادت الحسین علیہ السلام میں —— تاریخ کامل ابنِ اثیر —— اور —— تاریخ ابنِ خلدون کے حوالے سے یہ حدیث شریف نقل فرمائی ہے —— لکھتے ہیں کہ میدانِ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مخالفین سے خطاب کرتے ہوئے اپنے طویل خطبہ میں یہ بھی فرمایا تھا۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ: قَالَ لِیْ وَاَخِیْ اَنْتُمَا سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ قُرَّةُ عَيْنِ اَهْلِ السُّنَّةِ

Marfat.com

بشارت الادارین بصر علی شہادت الحسین ص ۵۱۷ مطبوعہ تحریک خدام اہلسنت چکوال، سن اشاعت محرم ۱۳۹۵ھ بحوالہ تاریخ کامل ابن اثیر، ج چہارم ص ۶۲ مطبوعہ بیروت، تاریخ ابن خلدون مترجم اردو، حصہ دوم ص ۱۱۳

مفسرین کے اقوال کے مطابق، ——— ''حبل اللہ'' ——— سے مراد ——— قرآن حکیم ——— اوراہلِ بیتِ رسول ——— اور جماعت ہے ——— ایسی جماعت جس کو اہلسنّت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ———

مفسرین عظام کے فرمودات کا ایک مطلب و مفہوم یہ ہے ——— کہ جس نے قرآنی احکام کی پابندی ——— اہلِ بیتِ رسول سے محبت کی ——— اور جماعت کے ساتھ وابستہ رہا وہ ہدایت پر ہے ——— اس لئے کہ مسلمانوں کا طریقہ مذہب اہلسنّت و جماعت ہے ——— جس نے اس کے سوا کوئی اور راہ اختیار کی، اس نے دین میں تفریق کی ——— اور یہ بات بھی خیال میں رہے کہ اہلسنّت صرف وہ ہیں جو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ——— اہلِ بیت علیہم السلام، آلِ پیغمبر کا دامن تھام کر مصطفیٰ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو ——— اہلِ بیت کے ساتھ مودّت سے پیش آئے ——— قرآن کے احکام پر کاربند ہو ——— اپنے دلوں کے اندر اہلِ بیت کا بغض رکھنے والے لوگ اہلسنّت پر نہیں۔

اللہ تعالیٰ اہلِ اسلام کو ان بدطینت فرقہ بازوں کی گہری سازشوں سے محفوظ فرمائے، جنہوں نے ملتِ اسلامیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں شیطانی کردار ادا کیا ——— اور اللہ تعالیٰ کی پاک توحید کا نام لے کر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص کی ——— حدیث رسول کو جھٹلایا ——— اور شعائر اللہ کی توہین کی ——— اور پاکیزہ ذہنوں میں زہر گھول کر ناپاک جرائم کا ارتکاب کیا۔

Marfat.com

آیت نمبر ۱۵:

جن کی فضیلت پر حسد کیا گیا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰـھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ

(پارہ ۵ سورۃ نساء آیت نمبر ۵۴)

کیا حسد کرتے ہیں لوگوں سے اس نعمت پر جو عطا فرمائی ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے۔

حسد کیا ہے؟

حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں حسد کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت نقل فرمائی ہے۔

اَلْحَسَدُ تَمَنِّیْ زَوَالِ النِّعْمَۃِ عَنْ صَاحِبِھَا الْمُسْتَحِقِّ بِھَا

(تفسیر ضیاء القرآن جلد اوّل ص ۳۵۴ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

''ایسے شخص سے نعمت کے زوال کی آرزو کرنا جو اس کا صحیح مستحق ہو۔''

امام باقر علیہ السلام کا ارشاد

حضرت ابوالحسن مغازی رحمۃ اللہ علیہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ نَحْنُ النَّاسُ وَاللّٰہِ (الصواعق المحرقہ ص ۱۵۲)

اس آیت میں ـــــ الناس ـــــ سے مراد، خدا کی قسم ہم اہلِ بیتِ رسول

Marfat.com

ہیں۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا ارشادِ پاک

امام محمد باقر علیہ السلام کے ارشاد کے ساتھ ملتا جلتا ایک اور ارشاد دیکھیں ـــــ جو حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے ـــــ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

نَحْنُ النَّاسُ دُوْنَ النَّاس (الدر المنثور ج ۲ ص ۳۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

''آیت میں ـــــ الـــنـــاس ـــــ سے مراد ہم لوگ ہیں ـــــ نہ کہ کوئی دوسرا۔''

مذکورہ بالا سورۂ نساء کی آیت نمبر ۵۴ ـــــ جس کی تفسیر امام الائمہ سیّدنا امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے ـــــ اور اسی قسم کی ایک اور روایت جو حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ـــــ جس میں فرمایا گیا ہے کہ ـــــ الناس ـــــ سے مراد ہم خانۂ رسول کے لوگ ہیں۔ (المعجم الکبیر ج ۱۱ ص ۱۱۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

اس آیت میں اس امر کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ ـــــ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم آلِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے جدامجد ـــــ سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبی نسبت کے لحاظ سے جو فضیلت عطا فرمائی گئی ہے ـــــ لوگ اس سے حسد کرتے ہیں ـــــ حسد کیوں کرتے ہیں؟ ـــــ اس میں لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں، صرف ایک جملہ ہی کافی ہے، ـــــ وہ یہ کہ ـــــ اولادِ رسول کے ساتھ حسد کرنا ـــــ منافقت کی کھلی نشانی اور واضح ترین علامت ہے۔

مرضِ حسد کے نقصانات

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے' فرماتے ہیں:

Marfat.com

اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

(الجامع الصغیر (امام جلال الدین سیوطی) جلد اوّل صفحہ ۵۸۹-مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان)

''حسد وہ (بیماری) ہے جو نیک اعمال کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔''

حسد سے بچو!

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ (شعب الایمان ج ۵ ص ۲۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

''حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''

پیٹ میں

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں —— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی روایت بیان کی ہے —— فرماتے ہیں —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— نے فرمایا:

لَا یَجْتَمِعُ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اَلْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ

(شعب الایمان ج ۵ ص ۲۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: —— کہ بندہ مومن کے پیٹ میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے۔

Marfat.com

ایمان کی خرابی کا باعث

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

اَلْحَسَدُ یُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلِ

(الجامع الصغیر جلد اول ص ۵۸۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان)

''حسد ایمان کو خراب کر دیتا ہے، جس طرح مصبر شہد کو خراب کر دیتا ہے۔''

قارئین عظام! —— دیکھا آپ نے کہ حسد کس قدر مہلک اور خطرناک بیماری ہے —— جو نیکیوں کے پورے چمنستان کو جلا کر خاکستر بنا دیتی ہے —— اور اس بربادی کا حاسدین کو پتہ تک نہیں چلتا کہ ان کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

فرمانِ خداوندی —— احادیث رسول —— اور ارشادِ محمد باقر علیہ السلام کو سامنے رکھ کر —— وہ لوگ عبرت حاصل کریں جن کے سینوں میں حسد و بغض اور عناد کی آگ شعلہ زن ہے —— رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت شان کا انکار

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و مرتبت سے بے زاری اور ان کی تعلیمات سے بغاوت —— عترتِ پیغمبر کے درجات و مراتب سے روگردانی —— اولیاء اللہ کے مقامات اور ان کی کرامات سے انحراف —— اسلامی تصوف کو افیون کہنا —— دینی روایات کو فرسودگی سے تعبیر کرنا یہ سب کا سب حسد ہی کی بنا پر ہے۔

بعض علماء کے بارے میں

سب سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ حسد کی بیماری کا شکار وہ لوگ بھی ہیں —— جو خود کو —— علامہ، فہامہ —— مفسر —— مفکر اور متبحر عالم سمجھتے ہیں —— اگر یہ کہا جائے کہ حسد کی نار سقر میں یہ طبقہ کچھ زیادہ ہی سلگ رہا ہے —— تو نا روا نہ ہوگا۔

Marfat.com

یہی وہ نام نہاد علماء ہیں،—— جن کو علمائے سو کا نام دیا گیا ہے—— ان کے بخت کا ستارہ سیاہ دھویں کی لپیٹ میں ہے—— یہی وہ مولوی قسم کی مخلوق ہے، جن کے حسد و عناد کی طرف مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔

شَهَادَةُ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ جَائِزَةٌ وَّلَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْعُلَمَآءِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ لِاَنَّهُمْ حُسَّدٌ (الجامع الصغیر جلد۲ ص۷۹)

''مسلمانوں کی ایک دوسرے پر گواہی قبول ہے، اور بعض علماء کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی (اس لئے) قبول نہیں کیونکہ وہ ایک دوسرے کا حسد کرتے ہیں۔''

خیال رہے کہ یہ اشارہ حاسدین علمائے سو کی طرف ہے۔ جن کی سوچوں کے دھاروں کی سمت صحیح نہیں—— رہے علمائے حق تو ان کی گواہیوں پر ہی یہ سارا نظامِ علم و عمل پر قائم ہے۔

آیت نمبر ۱۶:

اہلِ بیت امان ہیں

خدائے بزرگ و برتر کا فرمان ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ (پارہ نمبر۹ سورۂ انفال آیت ۳۳)

''اور نہیں ہے اللہ، کہ عذاب دے انہیں حالانکہ آپ تشریف فرما ہیں ان میں۔''

شانِ نزول

مندرجہ بالا آیت مبارکہ کی شانِ نزول کتب تفاسیر میں کچھ اس طرح ہے—— کہ

Marfat.com

نصر بن حارث اور دوسرے کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور قرآن کی صداقت کو جھٹلایا —— اور اسلوب پر ان الفاظ میں نکتہ چینی کی —— یہ تو پرانے اساطیر اور قصے کہانیاں ہیں، جو ہم بھی بیان کر سکتے ہیں —— تو اس پر صحابہ کرام نے ان کو قرآنی چیلنج یاد دلایا —— کہ کلامِ خداوندی کی مثل ایک چھوٹی سی آیت ہی پیش کر کے دکھاؤ —— جب نصر بن حارث لاجواب ہوا تو کہنے لگا۔ ؎۱

اَللّٰھُمَّ اِنۡ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الۡحَقُّ مِنۡ عِنۡدِکَ فَاَمۡطِرۡ عَلَیۡنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ (پارہ ۹ سورۂ انفال آیت ۳۲)

''اے اللہ! اگر ہو یہی (قرآنِ عزیز) سچ تیری طرف سے، تو برسا ہم پر پتھر آسمان سے اور لے آ ہم پر دردناک عذاب۔''

تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی —— اور اپنی طرف سے اللہ کریم نے یہ ارشاد فرمایا:

وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمۡ وَاَنۡتَ فِیۡھِمۡ (پارہ ۹ سورۂ انفال آیت ۳۳)

''اور نہیں ہے اللہ تعالیٰ، کہ عذاب دے انہیں، حالانکہ آپ تشریف فرما ہیں ان میں۔''

(تفسیر مظہری ج ۴ ص ۹۰ تفسیر الحسنات ج ۲ ص ۱۷۷- معارف القرآن ج ۴ ص ۲۲۳)

دیوبندی مکتب خیال کے شیخ جناب مفتی محمد شفیع صاحب اپنی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے آپ کی اُمت پر خواہ مسلم ہوں یا کافر عذاب نہیں آئے گا، اور مراد اس سے یہ ہے کہ عذابِ عام جس سے پوری قوم تباہ ہو جائے، ایسا عذاب نہیں آئے گا —— جیسے قوم نوح علیہ السلام، قومِ لوط علیہ السلام اور قوم شعیب

؎۱ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت انس رضی اللہ عنہ لکھا ہے کہ یہ ابو جہل نے کہا تھا (مظہری)

Marfat.com

علیہ السلام وغیرہ کے ساتھ پیش آیا — کہ ان کا نام ونشان تک مٹ گیا۔

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں ہونا قیامت تک باقی رہے گا۔ کیونکہ آپ کی رسالت قیامت تک کے لئے ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھی زندہ ہیں، گو اس زندگی کی صورت سابق زندگی سے مختلف ہے۔

لکھتے ہیں کہ خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے روضۂ مبارک میں زندہ ہونا اور آپ قیامت تک دنیا میں ہیں اس لئے یہ اُمت قیامت تک عذابِ عام سے مامون (محفوظ) رہے گی۔'' (تفسیر معارف القرآن ج ۴ ص ۲۲۵)

اس سے معلوم ہوا کہ مفسرین کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے لئے امان ہیں — آپ کی موجودگی میں دنیا عذاب سے مامون ومحفوظ رہے گی — اب دیکھنا یہ ہے کہ اہلِ بیتِ رسول بھی کسی کے لئے امان ہیں یا کہ نہیں؟ — حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ — تو آیئے دیکھتے ہیں۔

حضرت امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکۃ الآراء تصنیف — الصواعق المحرقہ — میں رقم طراز ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ بیت میں ان معنوں کے پائے جانے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

وَاَنَّھُمْ اَمَانٌ لِاَھْلِ الْاَرْضِ کَمَا کَانَ ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَانًا لَّھُمْ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۵۲ مطبوعہ ملتان)

''اور وہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اہلِ زمین کے لئے امان ہیں۔''

Marfat.com

علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس دعوے کی دلیل میں چند احادیث نقل فرمائی ہیں۔ لکھتے ہیں۔

ستارے اور اہلِ بیت

سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِّاَهْلِ السَّمَاءِ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِّاُمَّتِيْ

(الصواعق المحرقہ ص ۱۵۲ مطبوعہ ملتان)

”ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہلِ بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔“

امان

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ فَاِذَا هَلَكَ اَهْلُ بَيْتِيْ جَاءَ اَهْلُ الْاَرْضِ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ (الصواعق المحرقہ ص ۱۵۲ مطبوعہ ملتان)

”کہ میرے اہلِ بیت، اہلِ زمین کے لئے امان ہیں، جب میرے اہلِ بیت ہلاک ہو جائیں گے تو اہلِ زمین کے پاس وہ نشانیاں آئیں گی جن سے انہیں ڈرایا جائے گا۔“

اور آگے فرمایا:

فَاِذَا ذَهَبَ النُّجُوْمُ ذَهَبَ اَهْلُ السَّمَآءِ وَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُ بَيْتِيْ ذَهَبَ اَهْلُ الْاَرْضِ (الصواعق المحرقہ ص ۱۵۲ مطبوعہ ملتان)

Marfat.com

''کہ جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان والے ختم ہو جائیں گے اور جب میرے اہلِ بیت ختم ہو جائیں گے تو اہل زمین بھی ختم ہو جائیں گے۔''

شیطان کا ٹولہ

ایک اور روایت میں ہے جسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے شیخین کی شرط سے صحیح قرار دیا ہے کہ

اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ وَاَهْلُ بَيْتِىْ اَمَانٌ لِاُمَّتِىْ مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَاِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيْلَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِخْتَلَفُوْا فَصَادُوْا حِزْبَ الْاِبْلِيْسَ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۲۵)

''ستارے اہلِ زمین کی امان ہیں غرق ہونے سے، اور میرے اہل بیت میری اُمت کے اختلاف کی امان ہیں، پس جب عربوں میں سے کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو وہ اختلاف کر کے شیطان کا ٹولہ بن جاتا ہے۔''

مذکورہ بالا احادیث سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ اہلِ بیتِ رسول کی — دلوں میں عقیدت و محبت اہلِ اسلام کے لئے نہایت ضروری اور کامیابی کی دلیل ہے — اور فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو عترت پیغمبر کے دامن سے وابستہ ہے وہ امان میں ہے — اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس نے اہل بیت کی مخالفت کی اس نے شیطان کا ساتھ دیا — اور یہ بھی کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد و عترت کی مخالفت شیطانی فعل ہے۔

Marfat.com

باغ، جنت کے ہیں بہر مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت

بعض علمائے نے اس آیت مقدسہ سے یہ مفہوم اخذ کیا ہے —— کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خونِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے —— اس کائنات ارضی کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود نہیں —— ان کے وجود کی برکات سے انسانیت مجموعی عذاب سے محفوظ ہے —— یہ شعر غالباً علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے —— جس سے اس امر کی طرف اشارہ ملتا ہے —— فرماتے ہیں۔

اَنْتَ فِيْهِمْ کا یہی معنی ہے مفہوم یہی
ہم کو بس آلِ محمد نے بچا رکھا ہے

آیت نمبر ۱۷:

جو اہلِ بیت کی ولایت پر قائم رہا

ربّ کریم، غفور ورحیم جل جلالہ کا ارشاد ہے:

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت ۸۲)

ترجمہ: —— بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں، اسے جو توبہ کرتا ہے —— ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے، پھر ہدایت پر رہتا ہے۔

حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اِهْتَدٰی —— اِلٰی وَلَایَةِ اَهْلِ بَیْتِهٖ

”کہ (اہتدی کا معنی ہے) جو اہلِ بیت کی ولادیت پر قائم رہا (یا اہلِ بیت

Marfat.com

کی طرف ہدایت پانے والا)‘‘

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ الْبَاقِرِ اِیْضًا (الصواعق المحرقۃ ص ۱۵۳)

’’حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔‘‘

آگ سے چھڑا دیا

علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً حدیث بیان کی ہے — کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا — میں نے اپنی بیٹی کا نام — فاطمہ — اس لئے رکھا ہے۔

لِاَنَّ اللّٰہَ فَطَمَھَا وَمُحِبِّیْھَا عَنِ النَّارِ ۔ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۵۳)

ترجمہ: — ’’کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے ساتھ عقیدت رکھنے والوں کو آگ سے چھڑا دیا ہے۔‘‘

ارشادِ مولا علی علیہ السلام

حضرت مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں — کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا — یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — آپ نے اپنی بیٹی کا نام — فاطمہ — (سلام اللہ علیہا) کیوں رکھا ہے؟ —

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ فَطَمَھَا وَذُرِّیَّتَھَا عَنِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (حاشیہ صواعق محرقہ ایضاً)

’’کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی اولاد کو قیامت کے روز آگ سے چھڑا لیا ہے۔‘‘

Marfat.com

○

سب سے پہلے جنت میں

امام ابنِ سعد رحمۃ اللہ علیہ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت بیان کی —— فرماتے ہیں کہ مجھے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بتایا:

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَنَا وَ فَاطِمَۃُ وَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) فَمُحِبُّوْنَا ؟ قَالَ مِنْ وَّرَائِکُمْ (صواعق محرقہ ص ۱۵۳)

''کہ سب سے پہلے میں اور سیّدہ فاطمہ، جناب امام حسن اور امام حسین علیہم السلام جنت میں داخل ہوں گے —— میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے محبوں کا کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا وہ تمہارے پیچھے ہوں گے۔''

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اہلِ بیتِ رسول کی ولایت پر ایمان اور ان سے محبت قیامت کے دن آتشِ دوزخ سے چھٹکارے کا باعث —— اور خیر و برکت کا موجب ہے۔

آیت نمبر ۱۸

رضائے رسول اللہ

اللہ کریم پروردگار عالم جل جلالہ کا ارشاد پاک ہے:

''وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی'' (پارہ ۳۰ سورۂ ضحیٰ آیت ۵)

''اور بے شک عنقریب تمہارا ربّ تجھے اتنا کچھ دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔''

Marfat.com

خاتونِ جنت

ایک دن سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— اپنی پیاری بیٹی سیّدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے گئے —— آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ سیّدہ نے اونٹ کی اون کا کمبل اوڑھ رکھا ہے —— اور چکی پیس رہی ہیں —— اور اپنے صاحبزادے کو آغوشِ فکر میں لئے ہوئے دودھ پلا رہی ہیں —— یہ حالت دیکھ کر سرکار علیہ الصلوٰۃ و السلام کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے، —— اور آپ علیہ السلام نے فرمایا:

یَا بِنْتَاہُ تَعَجَّلِیْ مَرَارَۃَ الدُّنْیَا الْحَلَاوَۃَ الْاٰخِرَۃِ اَنْزَلَ اللّٰہُ
"وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی"

(تفسیر روح البیان جلد ۱۰ ص ۴۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

"اے میری پیاری بیٹی! —— میٹھی آخرت سے پہلے، دنیا کے کڑوے گھونٹ پی لے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مجھ پر نازل فرمائی ہے —— "عنقریب تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔"

ایضاً

مندرجہ بالا حدیثِ مبارکہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— سیّدہ پاک کے گھر تشریف لے گئے —— تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیٹی سیّدہ کائنات کو اس حالت میں دیکھ کر فرمایا۔

یَا فَاطِمَۃُ! تُعَجَّلِیْ فَتَجَرَّعِیْ مَرَارَۃَ الدُّنْیَا لِنَعِیْمِ الْاٰخِرَۃِ غَدًا
—— فَاَنْزَلَ اللّٰہُ —— وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

(تفسیر الدر المنثور ج ۶ ص ۶۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

Marfat.com

"اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! —— جلدی کرو، دنیا کے کڑوے گھونٹ پی لو، کل آخرت کی نعمتوں کے لئے —— مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے —— کہ تمہارا ربّ تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔"

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان احادیث پر غور فرمائیں —— اور دیکھیں —— کہ ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تقسیم کرنے والے —— صحراؤں اور بیابانوں کو —— چمنستانوں میں بدلنے والے —— گداؤں کی جھولیاں بھرنے والے خاک کے ذرّوں کو آفتابی تابشیں عطا کرنے والے —— فقیرانِ زمانہ کو تاجِ سلطانی بھیک میں عطا فرمانے والے، سخی لجپال، خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی پیاری اور عظیم ترین بیٹی، عرب کی گرم سرزمین پر بیٹھ کر، اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا پرانا کمبل اوڑھ کر پاکیزہ ترین گود میں پاکیزہ بچے کو دودھ بھی پلا رہی ہیں —— اور چکی بھی پیس رہی ہیں —— اور یہ منظر دیکھ کر باپ کی آنکھوں میں آنسوؤں کا جاری ہونا ایک فطری امر ہے —— سلطانِ ارضین و سماوات نے —— شہزادی کونین کو تسلی کے انداز میں خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا —— دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں کو آخرت کی نعمتوں کے لئے برداشت کرو —— مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے، جس میں اللہ کریم نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے —— کہ تمہارا ربّ تجھے ہر صورت میں —— راضی فرمائے گا۔

فرمایا —— ہم اہلِ بیت ہیں

ایک اور حدیث دیکھیں —— جسے امام ابنِ ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے —— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اَنَا اَهۡلُ بَيۡتٍ اِخۡتَارَ اللّٰهُ لَنَا الۡاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنۡيَا

(تفسیر درمنثور ج۶ ص۶۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

"بے شک ہم اہلِ بیت ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دنیا پر آخرت کو پسند فرمایا ہے اور چن لیا ہے۔"

اور پھر یہ آیت بیان کی۔

(وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى ــــ الاية)

حضور راضی ہو گئے

امام قرطبی (ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی) نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے ــــ وہ فرماتے ہیں۔

رَضِيَ مُحَمَّدٌ اَنۡ لَّا يَدۡخُلَ اَحَدٌ مِّنۡ اَهۡلِ بَيۡتِهٖ النَّارَ

(تفسیر القرطبی "الجامع الاحکام القرآن" ج۲۰ ص۹۵ مطبوعہ دار الکاتب العربی للطباعۃ والنشر قاہرہ مصر سن اشاعت ۱۹۶۷ء)

"کہ رسولِ کریم اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ آپ کے اہلِ بیت میں سے کوئی شخص بھی آگ میں داخل نہ ہو۔"

○ ــــ امام حاکم نے صحیح روایت بیان کی ہے ــــ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَعَدَنِيۡ رَبِّيۡ فِيۡ اَهۡلِ بَيۡتِيۡ مَنۡ اَقَرَّ مِنۡهُمۡ بِالتَّوۡحِيۡدِ وَلِيۡ بِالۡبَلَاغِ اَنۡ لَّا يُعَذِّبَهُمۡ (الصواعق المحرقہ ص۱۹۵)

"کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اہلِ بیت میں جو شخص توحید اور میرے متعلق یہ اقرار کرے گا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا ہے تو

Marfat.com

اسے وہ عذاب نہیں دے گا۔"

○ —— الملاء نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ میرے اہلِ بیت میں سے کوئی شخص آگ میں داخل نہ ہو۔"

فَاَعْطَانِیْ ذٰلِكَ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۵)

"تو اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی۔"

قارئین کرام! قرآنِ عزیز وہ کتابِ ہدایت ہے جو مسلمانوں کی ہر موڑ پر رہنمائی کرتی ہے —— اور علمائے اُمت نے اعتقادی مسائل واختلاف کے معاملات میں ہمیشہ قرآن وسنت سے رہنمائی حاصل کی ہے —— اور گزشتہ اوراق میں —— "آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازروئے قرآنِ حکیم" —— کے عنوان کے تحت جو کچھ لکھا گیا ہے، —— وہ قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔

ان قرآنی شہادتوں کے باوجود بھی اگر کوئی شخص "اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— آلِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— اور شہید کربلا کی عظمتوں کا انکار کرے —— تو اسے اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے —— کہ اس کے ایمان کا گلشن تاراج —— اور اس کے دین ویقین کی دنیا —— لٹ چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مفسدین کو ہدایت کا نور نصیب فرمائے —— جو عترتِ رسول کے خلاف قلم اٹھا کر —— اپنی صلاحیتوں کو برباد —— اور اپنے ایمانوں کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔

(آمین بحرمۃ سید المرسلین)

Marfat.com

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازروئے

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث سے بے نیاز ہو کر قرآنی تعلیمات کو سمجھنا اور احکامات خداوندی کو عملی شکل دینا ممکن نہیں —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات وفرامین اُمت کے لئے مشعل راہ ہیں —— جو لوگ حدیث شریف کی طرف سے آنکھیں بند کر کے دینی، دنیاوی، سیاسی، مذہبی اور اعتقادی مسائل حل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں وہ پرلے درجے کے جاہل اور بے وقوف ہیں —— بھلا یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ صاحب قرآن کے وسیلے کے بغیر اسلام کو پہچانا جاسکے۔—— آج کے دور میں —— احادیث رسول کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے جو درپردہ کام ہو رہا ہے وہ نہایت ہی خطرناک ہے —— وہ حدیثیں جو اللہ کے مقبول بندوں کی عظمت کی گواہ ہیں —— ان احادیث کو کتابوں سے نکالا جارہا ہے —— کچھ احادیث کے الفاظ کو بدلا جارہا ہے —— یہ کام عرب و عجم میں بڑے زور وشور سے ہورہا ہے۔

اور وہ لوگ بھی بلاشبہ قابلِ مذمت ہیں —— کہ ہر اس حدیث شریف کو ضعیف کہہ کر مسترد کر دیتے ہیں —— جو ان کے سطحی نظریات کے خلاف ہو —— ان کی اس روش نے ملتِ اسلامیہ کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر کے اسلامی وحدت کو بے حد نقصان پہنچایا ہے ——

Marfat.com

یہی وجہ ہے —— کہ آج عالم اسلام کا شیرازہ اس قدر منتشر ہو چکا ہے کہ اس کو یک جا کرنے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی —— اہلِ اسلام کی حالت یہ ہے کہ بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے، لسانی اور صوبائی عصبیتیں جنم لے رہی ہیں۔

افسوس ہے —— دیانت اور انصاف کے ان بے رحم قاتلوں پر جنہوں نے اپنے انتقامی جذبوں کی تسکین کے لئے معصوم ذہنوں میں زہر گھولا —— اور صدیوں سے رائج اسلامی روایات کو شرک و بدعت سے تعبیر کر کے مسلمانوں کے مابین —— افتراق کا بیج بو دیا۔

آیئے! —— حدیث کی روشنی میں دیکھیں کہ مقامِ اہلِ بیت علیہم السلام رسول کیا ہے —— اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی اولاد و عترت کے بارے میں کیا ارشادات فرمائے ہیں۔

حدیث نمبر ا

قرآن اور اہلِ بیت علیہم السلام

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ دیتے ہوئے —— میں نے سنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَـٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیۡ تَرَکۡتُ فِیۡکُمۡ مَنۡ اِنۡ اَخَذۡتُمۡ بِہٖ لَنۡ تَضِلُّوۡا کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتۡرَتِیۡ اَھۡلُ بَیۡتِیۡ

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۹ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی پاکستان)

Marfat.com

''اے لوگو! —— میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ —— اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے، اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآنِ عزیز) اور میرے گھر والے، میری عترت واہلِ بیت۔''

حدیث نمبر۲

حَبلِ مَمدُود

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اِنِّی تَارِكٌ فِیکُم مَّا اِنْ تَمَسَّکتُم بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْهَا

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۹ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی پاکستان)

میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، کہ اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھامے رکھا، تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے، ان میں ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے، اور میری عترت، میرے گھر والے، اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے، یہاں تک کہ دونوں حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں گے، پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔''

Marfat.com

حدیث نمبر۳

اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بیت علیہم السلام سے محبت کرو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِّنْ نِّعْمَتِهٖ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللهِ، وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِیْ بِحُبِّیْ (جامع ترمذی ج۲ص۲۱۹)

''اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں غذا عطا فرماتا ہے، اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرو، اور میرے اہلِ بیت سے میری وجہ سے محبت کرو۔''

مندرجہ بالا تینوں احادیث —— جو امام ترمذی (ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی) رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۷۹ھ) نے اپنی عظیم ترین کتاب ''جامع ترمذی'' میں نقل فرمائی ہیں —— ان احادیث سے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں کی عظمت کا پتہ چلتا ہے —— اور یہ ارشادات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کا درجہ وحیثیت رکھتے ہیں —— اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— کی وصیت کو خاطر میں نہ لانا نافرمانوں کا کام ہے، فرماں بردار لوگ ایسے نہیں کرتے —— اُمت کے تمام افراد پر یہ امر لازم ہے کہ اپنے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کو ہر لحہ یاد رکھیں —— اہلسنّت کا مسلک یہ ہے کہ اہلِ بیت علیہ السلام رسول کی محبت وعقیدت کے بغیر ایمان ناقص اور دین نامکمل ہے۔

مگر حیرت اس بات پر ہے کہ بعض لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلواتے ہیں

Marfat.com

۔۔۔ اگر ان کے سامنے شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل وعترت کی شان وعظمت کا تذکرہ ہو تو ان کی حالت ایسی نظر آتی ہے ۔۔۔ جیسے ان بدبختوں کو خاردار ۔۔۔ تاروں کے بستر پر زبردستی لٹا دیا گیا ہو ۔۔۔ خدا جانے اُن کے دلوں کے تہ خانے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بغض سے اتنے لبریز کیوں ہیں؟ ۔۔۔

حدیث نمبر ۴

کشتیِ نوح علیہ السلام کی طرح

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔۔۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا (تاکہ اس حدیث کی اہمیت سننے والوں پر واضح ہو) کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ۔۔۔

اَلَآ اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِیْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ

(''رواہ احمد'' مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ ص ۵۹۵ مطبوعہ المطبعۃ العربیہ لاہور باہتمام دار العلوم نصیریہ لاہور)

''خبردار! بے شک تم میں میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہو گیا ۔۔۔ وہ ہلاک ہونے سے بچ گیا، اور جو اس سے پیچھے رہ گیا ۔۔۔ وہ ہلاک ہو گیا۔''

مذکورہ حدیث مقدسہ سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا ۔۔۔ کہ اہلِ بیتِ رسول کی محبت کا دامن چھوٹ جانا ہر طرح کی تباہی و بربادی کا موجب ہے، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح طوفانِ نوح علیہ السلام کے وقت ذریعہ نجات صرف کشتی نوح علیہ السلام تھی ۔۔۔ اسی طرح تا قیامت ذریعہ نجات صرف محبت اہلِ بیت اور ان کی

Marfat.com

اطاعت واتباع ہے ـــــ بغیر اطاعت اور اتباع کے دعوائے محبت ناروا ہے۔

حدیث نمبر ۵

اس پر جنت حرام ہے

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے:

حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ بَيْتِيْ وَاٰذَانِيْ عِتْرَتِيْ

(نورالابصار فی مناقب اہلِ بیت النبی المختارص ۱۱ مطبوعہ مصر اشاعت ۱۹۶۳ء)

"اس شخص پر جنت حرام ہے، جس نے میرے اہلِ بیت علیہم السلام پر ظلم کیا، اور میری اولاد کے بارے میں تکلیف دی۔"

یزید لعین کو پیدائشی جنتی کہنے والے بغض وعناد اور تعصب کی عینک اتار کر ـــــ انصاف کا دامن تھام کر ـــــ اس حدیثِ مبارکہ کو سامنے رکھ کر ذرا تھوڑی دیر کے لئے غور کریں ـــــ تو حقیقت خود بخود آشکارا ہو جائے گی۔

سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں اور قوتوں کا کچھ حصہ اگر مفلوج ہونے سے بچ گیا ہو تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں ـــــ اور بتائیں کہ کربلا کے مسافروں پر ظلم کرنے ـــــ اور اولادِ رسول کو تپتی ہوئی ریت پر ذبح کرنے کا حکم دینے والا ـــــ اور دندانِ حسین علیہ السلام پر اپنی ناپاک چھڑی سے ضربیں لگا کر رسولِ خدا کو اذیت پہنچانے والا کس طرح جنت کا مستحق ہو سکتا ہے ـــــ خارجیو! ـــــ تم اور تمہارا یہ لیڈر دوزخ کی آگ کی مرغوب ترین خوراک ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ٦

سر اور آنکھیں

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ــــ کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

اِجْعَلُوا اَهْلَ بَيْتِي مِنْكُمْ مَكَانَ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَمَكَانَ الْعَيْنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ وَلَا تَهْتَدِي الرَّاْسُ اِلَّا بِالْعَيْنَيْنِ

(الشرف المؤبد لآل محمد ص ۲۸ مطبوعہ مصر)

میرے اہلِ بیت کو اپنے درمیان وہ مقام دو، جو جسم میں سر کا ہے اور سر میں آنکھوں کا مقام ہے، اور سر آنکھوں سے ہی ہدایت پاتا ہے۔

مندرجہ بالا حدیثِ پاک پر غور کرنے سے جو بات نکھر کر سامنے آئی وہ یہ ہے کہ حضور خواجہ گیہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت اور آپ کی اولاد وعترت کا مقام بہت بلند اور نہایت نازک ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اہلِ بیت کی تعظیم وتکریم بہت ضروری ہے ــــ جبھی تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو یہ حکم فرما رہے ہیں کہ ــــ میرے اہلِ بیت کو اپنے درمیان وہ مقام دو جو جسم میں سر کا ــــ اور سر میں آنکھوں کا ہے'' ــــ سر ہی جسم سے بلند ہے ــــ سر پر عظمتوں کے تاج سجائے جاتے ہیں ــــ کس قدر بدبخت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اہلِ بیت کے سروں کو نیزوں کی انیوں پر اُچھالا۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمان جاری فرمایا ــــ کہ سر میں جو آنکھوں کا مقام ہے ــــ وہ میرے گھر والوں کو مقام دو ــــ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ ــــ سر آنکھوں سے ہی ہدایت پاتا ہے ــــ جس طرح سر آنکھوں کے ذریعہ راہ پاتا ہے

Marfat.com

—— اسی طرح ملتِ اسلامیہ کو چاہئے کہ اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل و کردار کی روشنی میں راہ ہدایت پر گامزن ہو۔

حدیث نمبر ۷

تم میں سے بہتر وہ ہے

علامہ زمان شیخ محمد بن صبان علیہ الرحمتہ والرضوان اپنی عظیم کتاب —— ''اسعاف الراغبین فی سیرۃ مصطفیٰ وفضائل اہلِ بیتہ الطاہرین'' —— میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں —— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِيْ (اسعاف الراغبین علی ہامش نورالابصار ص ۱۱۱)

''کہ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو میرے بعد میرے اہلِ بیت علیہم السلام کے حق میں اچھا ہو۔''

حدیث نمبر ۸

اچھے سلوک کی تلقین

امام ابنِ سعد اور ملا نے اپنی سیرت میں ذکر کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِسْتَوْصُوْا بِأَهْلِ بَيْتِيْ خَيْرًا فَإِنِّيْ أُخَاصِمُكُمْ عَنْهُمْ غَدًا وَمَنْ أَكُنْ خَصِيْمَهُ خَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ خَصَمَهُ اللّٰهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ

(اسعاف الراغبین علی ہامش نورالابصار ص ۱۱۱)

Marfat.com

''میرے اہلِ بیت کے ساتھ اچھا سلوک کرو ــــ میں قیامت کے دن ان کی طرف سے تمہارے ساتھ ــــ مخاصمت کروں گا ــــ اور جس سے میں مخاصمت کروں گا ــــ اللہ تعالیٰ بھی اس سے مخاصمت کرے گا ــــ اور جس سے اللہ تعالیٰ مخاصمت کرے گا، اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔''

مخاصمت: ــــ مخاصمت کا معنی عداوت ومخالفت اور دُشمنی کے ہیں ــــ جس سے یہ امر ظاہر ہو گیا کہ اہلِ بیت کا دشمن خدا اور رسول کا دشمن ہے ــــ اور جو آلِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرے گا ــــ قیامت کے روز خدا تعالیٰ اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی مخالفت کریں گے ــــ اور وہ جہنم میں ڈالا جائے گا ــــ اہلِ بیت علیہم السلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دُشمنو! ــــ دوزخ کی آگ تمہارے انتظار میں ہے ــــ آج بھی وقت ہے توبہ کرو ــــ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لو ــــ اس طوقِ غلامی کو دیکھ کر قیامت کے دن اللہ کا پیارا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری شفاعت فرمائے گا۔ (ان شاء اللہ العزیز)

حدیث نمبر ۹

رازِ عمر دراز

امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے ــــ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِشۡتَدَّ غَضَبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنۡ اٰذَانِیۡ فِیۡ عِتۡرَتِیۡ

''جو شخص میری اولاد کے بارے میں مجھے تکلیف دے گا اللہ تعالیٰ اس کو شدید ترین عذاب میں مبتلا کرے گا۔''

Marfat.com

علامہ ابنِ حجر لکھتے ہیں ـــ کہ یہ بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو ـــ اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اسے عطا فرمایا ہے، اس سے لطف اندوز ہو ـــ تو ـــ

فَلْيَخْلُفْنِيْ فِيْ اَهْلِيْ خِلَافَةً حَسَنَةً فَمَنْ لَّمْ يَخْلُفْنِيْ فِيْهِمْ بُتِرَ عُمْرُهٗ وَوَرَدَ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْوَدًّا وَجْهُهٗ -

(الصواعق المحرقہ ص ۸۶)

''تو اسے میرے اہلِ بیت علیہم السلام کے بارے میں میرا اچھا جانشین ہونا چاہئے، ـــ اور جو ان کے بارے میں میرا جانشین نہ ہو (یعنی میری طرح ان سے محبت نہ کرے تو اس کی عمر کاٹ دی جائے گی ـــ اور وہ قیامت کے دن میرے پاس سیاہ چہرہ لے کر آئے گا۔''

محبت آلِ نبی کا رہے کا تازہ چمن
اُجڑ گیا ہے محمد کی آل کا دُشمن

حدیث نمبر ۱۰

سال کی عبادت، جنت میں داخلہ

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

فرماتے ہیں:

حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ يَوْمًا خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَّمَنْ مَّاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (نور الابصار ص ۱۱۴)

''آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ، ایک دن کی محبت ایک سال کی

Marfat.com

عبادت سے افضل ہے، اور جوان کی محبت میں مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

اوپر والی حدیث کو ایک بار پھر پڑھ لیں —— اور غور فرمانے کے بعد فیصلہ کریں کہ سرکار علیہ السلام کی بات پر عمل کرنا ہے —— یا اس مولوی کی خرافات پر —— جو اہلِ بیت کا دُشمن اور یزید کا حامی ہے۔

حدیث نمبر ۱۱

حُبّ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ اکبر امام محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہما نے اپنی تفسیر میں —— امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں —— امام اسماعیل حقی نے اپنی تفسیر رُوح البیان میں —— علامہ زمخشری نے تفسیر الکشاف میں —— علامہ شبلنجی نے اپنی مشہور ترین کتاب نور الابصار فی مناقب آلِ بیت النبی المختار میں —— امام یوسف بن اسماعیل نبہانی الشرف المؤبد لآلِ محمد میں —— امام ابو عبداللہ قرطبی نے اپنی تفسیر —— الجامع الاحکام القرآن میں —— رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک طویل حدیث شریف نقل فرمائی ہے۔

سند حدیث

راقم، جو حدیث بیان کرنے جا رہا ہے —— یہ حدیث خارجی ذہن رکھنے والے علماء کو بہت زیادہ چبھتی ہے —— یہاں تک کہ اس حدیث کو بے سند اور من گھڑت کہنے سے بھی گریز نہیں کرتے —— اگر کوئی خطیب دورانِ تقریر اس حدیث کا کوئی حصہ بیان کر دے تو ان خارجیوں کے چہروں کی ساخت تبدیل ہو جاتی ہے —— اس لئے سب سے پہلے اس کی سند بیان کی جاتی ہے۔

Marfat.com

ابوعبداللہ دانی بن منیر آلِ زھویٰ نے علامہ ابنِ حجر عسقلانی کے حوالے سے اور صاحب تبیان القرآن نے ــــ ''الکشاف'' ــــ کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے، ــــ لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو ابواسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس کی سند یہ ہے ــــ ابو محمد عبداللہ بن حامد اصبہانی ــــ عبداللہ بن محمد بن علی بلخی ــــ یعقوب بن یوسف بن اسحاق ــــ محمد بن اسلم طوسی ــــ یعلیٰ بن عبید ــــ اسماعیل بن ابی خالد قیس بن ابی حازم ــــ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ ــــ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ شَهِيْدًا ــــ	جو شخص آلِ محمد کی محبت پر فوت ہوا اس نے شہادت کی موت پائی۔
اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ ــــ	خبردار! جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں فوت ہوا وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ تَائِبًا ــــ	خبردار! جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا، وہ تائب ہو کر فوت ہوا۔
اَلَاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَكْمِلَ الْاِيْمَانِ ــــ	جان لو! جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا وہ مومن مکمل ایمان کے ساتھ فوت ہوا۔
اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ	سن لو، جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا، اسے پہلے موت کا فرشتہ

Marfat.com

بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكِرٌ وَّنَكِيْرٌ ——

اور پھر منکر نکیر جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔

اَلَاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ يُزَفُّ اِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ اِلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا

اچھی طرح سن لو، جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا اس کو بڑے اعزاز کے ساتھ جنت میں داخل کیا جائے گا، جیسے دُلہن کو اعزاز کے ساتھ دولہا کے گھر پہنچایا جاتا ہے۔

اَلَاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ بَابَانِ اِلَى الْجَنَّةِ ——

خبردار! جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا، اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللّٰهُ قَبْرَهٗ مَزَارَ مَلٰئِكَةِ الرَّحْمَةِ ——

خبردار! جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا، اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ——

سن لو! کہ جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر فوت ہوا، وہ مسلک اہلسنّت و جماعت پر فوت ہوا

بغض آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلَاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوْبًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ

کان کھول کر سن لو! کہ جو شخص آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغض میں مرا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں

Marfat.com

اللہِ۔۔۔ آنکھوں کے درمیان یہ الفاظ لکھے ہوں گے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید (مایوس ہے)

اَلَاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ كَافِرًا ۔۔۔ اورخوب ذہن نشین کرلو! جوشخص آلِ محمد کے بغض پر مرا،وہ کافر مرا۔

اَلَاوَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ لَّمْ يَشُمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔۔۔ غور سے سنو! (اے خارجیو) جوشخص آلِ محمد کے بغض میں مراوہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔

امام ابوعبداللہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں مندرجہ ذیل الفاظ حدیث بھی نقل فرمائے ہیں۔

وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ اٰلِ بَيْتِیْ فَلَا نَصِيْبَ لَهٗ فِیْ شَفَاعَتِیْ ۔۔۔ اور جوشخص میری آل میرے گھر والوں کے بغض میں مرا، اس کے نصیبوں میں میری شفاعت نہیں ہے۔

○ ۔۔۔ صاحب رُوح البیان نے یہ حدیث شریف نقل فرمانے کے بعد رقم طراز ہیں کہ آلِ محمد وہ لوگ ہیں جن کا معاملہ آقا علیہ السلام کے سپرد کیا گیا ہے ۔۔۔ اور پھر رشتہ داری میں قریب تر ہوگا ۔۔۔ وہی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف سے اعلیٰ واکمل ہو گا۔

وَلَا شَكَّ اَنَّ فَاطِمَةَ وَ عَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَ التَّعَلُّقُ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَشَدَّ اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ اس منصب (آل) میں، سیّدہ بتول، علی المرتضیٰ، امام حسن، امام حسین (علیہم السلام) حضور

Marfat.com

اَلتَّعَلُّقَاتِ بِالنَّقْلِ الْمُتَوَاتِرِ فَوَجَبَ اَنْ یَّكُوْنُوْا هُمُ الْاٰلُ ۔[1]

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تر ہیں اور ان کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تواتر کے ساتھ منقول ہے، تو یہ امر لازم ہے کہ یہی لوگ (اور ان کی اولاد) آل ہیں۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات سے یہ امر روز روشن سے بھی زیادہ واضح ہو گیا ـــــ کہ حُبِ اہلِ بیت علیہم السلام کے بغیر ایمان نامکمل ہے ـــــ اور جس کے دل میں حب آلِ رسول موجود ہو، اس کو دونوں جہان میں عظمتوں سے ہمکنار ـــــ بلندی سے سرفراز ـــــ اور شہادت کے اعلیٰ مقام پر فائز کیا جاتا ہے۔

○ ـــــ اور جس کے دل میں بغضِ آلِ رسول ہو۔ اس کی بدبختی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے ـــــ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید اور جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ اور کفر کا بوجھ اٹھائے قیامت کے دن ذلیل وخوار پھرے گا۔

○ ـــــ وہ لوگ جن کے دلوں میں حبِ عترتِ پیغمبر کی خوشبو بسی ہوئی ہے ـــــ قیامت کے روز انہیں ہر طرح کے انعامات سے نوازا جائے گا ـــــ اور ان کی قبروں پر رحمت کے فرشتوں کا ہجوم رہے گا۔

---

[1] (۱) التفسیر الکبیر (رازی) ج ۲۷ ص ۱۶۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

(۲) تفسیر القرطبی ج ۱۶ ص ۲۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۶۵ء

(۳) تفسیر الکشاف ج ۴ ص ۱۶۸ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۶ء

(۴) تفسیر روح البیان ج ۸ ص ۳۱۲ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کانسی روڈ کوئٹہ پاکستان۔ سن اشاعت ۱۳۳۱ھ تفسیر روح البیان ج ۸ ص ۳۴۳ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء

(۵) تفسیر ابن عربی (محی الدین ابن عربی) ج ۲ ص ۴۳۳ مطبوعہ لدار الیقظۃ العربیہ سن اشاعت ۱۹۶۸ء

(۶) نور الابصار فی مناقب آلِ بیت النبی المختار ص ۲۶۸۔ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان۔

(۷) ـــــ الشرف المؤبد لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۴۷ مطبوعہ مصطفیٰ بابی حلبی مصر

Marfat.com

مندرجہ بالا حدیث سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو تبلیغ اور اشاعت اسلام کے پردے میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان اور یقین کو کمزور کر رہے ہیں —— اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدعت کا نام دے کر انتشار کا باعث بن رہے ہیں۔

افسوس کی بات

افسوس کی بات یہ ہے کہ میری اپنی جماعت کے کچھ لوگ، —— خدا معلوم کیوں؟ —— نادانستہ طور پر —— یا پھر خوارج —— کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر مندرجہ بالا حدیث سمیت، —— شان اہلِ بیت سے متعلق کافی احادیث پر کبھی دبی زبان میں، کبھی کھل کر —— کبھی مبہم اور کبھی غیر مبہم انداز میں کلام کرتے ہیں —— ہر وہ حدیث جو اہلِ بیت کی عظمت کی گواہ اور آلِ رسول کے ساتھ عقیدت ومحبت کی ترجمان ہو، اس پر کلام کرنا بعض علماء کی عادت بن چکی ہے —— راقم نے اس بات پر بہت غور کیا آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ عادت نفاق کی علامت میں سے سب سے بڑی علامت ہے۔

○ —— کتاب میں درج حدیث نمبر گیارہ کو ہی لے لیں —— جسے امام رازی جیسے نابغۂ روزگار مفسر —— امام قرطبی جیسے شہسوارِ علم —— امام حقی جیسے عارف باللہ مفسر —— امام ابنِ عربی جیسے غواض بحرِ حقیقت —— علامہ زمخشری جیسے جو علمِ نحو کے امام مانے جاتے ہیں —— علامہ نبھانی جو لبنان کی علمی سلطنت کا تاجدار ہے —— علامہ ابنِ حجر مکی جو زمانے کے متبحر علماء کے استاد ہیں —— علامہ مومن بن حسن شبلنجی جو مصر کے علمی حلقوں میں قدآور شخصیت ہیں نے اس حدیث شریف کو اپنی تفسیروں اور کتابوں میں —— نقل فرمایا ہے۔

جن ہستیوں کے اوپر نام لئے گئے ہیں —— یہ عظیم المرتبت علماء کیا احادیث رسول سے ناواقف تھے؟ —— کیا امام ثعلبی (ابواسحاق احمد بن محمد نیشاپوری متوفی ۴۲۷ھ) کی

Marfat.com

تفسیر نا قابلِ اعتماد ہے؟ —— کیا یہ چھوٹے چھوٹے لکڑی کے بنے ہوئے مکتبوں کے سامنے بیٹھنے والے مولوی نما مخلوق ابن عربی اور رازی سے زیادہ محقق ہے؟

○ —— کوئی سنی اس شخص پر اعتماد کرنے کے لئے تیار نہیں —— جس کی زندگی کا وافر حصہ یزید لعین کی حمایت میں گزرا ہو —— یزید کا بغض وعناد —— شمر کی خباثتیں —— عمرو بن سعد کی مکاری —— خولی کی درندگی —— سنان بن انس کوفی کی گستاخیاں اکٹھی کی جائیں تو میرے دور کا فقط ایک خارجی بنتا ہے —— اہلِ بیت علیہم السلام کی شان میں وارد احادیث سن کر —— چنگھاڑ مارنا اہلسنّت کا شیوہ نہیں —— یہ صرف خارجیوں، ناصبیوں اور راسبیوں کا عقیدہ ہے سنیوں کو اس قسم کی باتیں زیب نہیں دیتیں۔

مذکورہ حدیث شریف کا ایک ایک لفظ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل و عترت کی شان اور عزت وعظمت کا نمایاں ترین ثبوت ہے —— اور یہ تمام اُمور صرف نفاق آگیں مزاجوں پر گراں گزرتے ہیں —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق حسنین کریمین اہلسنّت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں —— ان کی محبت ایمان کی رُوح ہے —— حسنین کریمین کے ساتھ بغض وعناد صرف خوارج کے عقیدے کا مرکزی نقطہ انتخاب ہے۔

○ —— بعض لوگ پتہ نہیں کیوں؟ عقیدت ومحبت اور ادب واحترام کے پُر بہار چمن سے نکل کر تنقید کے ویرانوں میں ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں —— اور بحرظلمات میں ڈوبتے وقت ایک کمزور ترین تنکے کا سہارا لیتے ہوئے ذکر اہلِ بیت علیہم السلام کو شیعہ فرقے کی تقویت کا باعث قرار دیتے ہیں۔

○ —— ان نادانوں سے کوئی پوچھے بھلے مانسو! —— بتاؤ تو سہی کہ وہابی لوگ

Marfat.com

توحید کا نام لیتے —— کیا ہم اس لئے فلسفہ توحید کو بیان کرنا چھوڑ دیں کہ یہ تو وہابیوں کا کام ہے؟ —— شیعہ لوگ اہلِ بیت اور حسین علیہ السلام کا نام لیتے ہیں —— کیا ہم اس لئے اہلِ بیت علیہم السلام رسول اور اولادِ بتول کی شان وشرفت اور رفعت وعظمت کو بیان کرنا چھوڑ دیں کہ یہ تو شیعوں کا کام ہے —— حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہابیوں کی تمام قسموں کو عقیدۂ توحید کی ہوا تک نہیں لگی —— اور یہ بھی سچ ہے کہ شیعوں کو اہلِ بیتِ رسول کے مقام ومرتبت اور مودّت وعقیدت کی طرف جانے والے راستوں کے نام ونشان تک کا علم نہیں —— یہ رستے کتنے نازک اور پرنور ہیں —— ان کی اہمیت اہلسنّت کے علمائے راسخین اور اولیائے کاملین سے دریافت کریں —— سلسلہ مودّت کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمایئے۔

○

حدیث نمبر۱۲

احسان کا بدلہ

حافظ الحدیث امام ابنِ عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت بیان کی ہے —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَنَعَ اِلٰی اَھْلِ بَیْتِیْ یَدًا کَافَأْتُہٗ عَلَیْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(الصواعق المحرقہ ص ۱۸۷)

''جو میرے اہلِ بیت کے ساتھ احسان کرے گا، میں اسے اس کا بدلہ قیامت کے روز دوں گا''۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۳

اذیت دینے والا

امام ابن عساکر نے حضرت مولا علی سے بیان کیا ہے —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— جس نے میرے (جسم کے) ایک بال کو تکلیف واذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی۔

وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ

اور جس نے مجھے اذیت دی، اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت وتکلیف دی۔

یزید لعین کی وکالت کرنے والے —— انصاف کے بے رحم قاتلو! —— کربلا کے تپتے ہوئے ریگزاروں پر —— جن کو اذیتیں دے دے کر ذبح کیا گیا وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جگر کے ٹکڑے ہی تو تھے۔

○

حدیث نمبر ۱۴

پل صراط پر گزرنے والو!

حضرت ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ —— اور امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے —— حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان کیا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَثْبَتُکُمْ عَلَی الصِّرَاطِ اَشَدُّکُمْ حُبًّا لِاَھْلِ بَیْتِیْ وَلِاَصْحَابِیْ

تم میں پل صراط پر سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہوگا جو میرے اہلِ بیت سے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ محبت کرے گا۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۵

اللہ کریم نے وعدہ فرمایا

صحیح روایت میں ہے ـــــ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَعَدَنِیْ رَبِّیْ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ مَنْ اَقَرَّ مِنْہُمْ بِالتَّوْحِیْدِ وَلِیْ بِالْبَلَاغِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَہُمْ (الصواعق المحرقہ ص ۲۳۵)

"میرے رب نے میرے گھرانے کے بارے میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو ان میں سے توحید اور رسالت کا اقرار کرے گا ان تک یہ اطلاع پہنچا دو کہ میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔"

حدیث نمبر ۱۶

چار آدمیوں کی شفاعت

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا:

اَرْبَعَۃٌ اَنَا لَہُمْ مُّشَفِّعٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْمُکْرِمُ لِذُرِّیَّتِیْ وَالْقَاضِیْ لَہُمْ حَوَائِجَہُمْ، وَالسَّاعِیْ لَہُمْ فِیْ اُمُوْرِہِمْ عِنْدَ مَا اضْطُرُّوْا اِلَیْہِ وَالْمُحِبُّ لَہُمْ بِقَلْبِہٖ وَلِسَانِہٖ (الصواعق المحرقہ ص ۲۳۹)

قیامت کے روز میں چار آدمیوں کی سفارش کروں گا، جو میری اولاد کی عزت کرنے والا ہوگا، ـــــ جو ان کی ضروریات کو پورا کرے گا ـــــ جب وہ مجبوری کے عالم میں اس کے پاس آئیں تو وہ ان کے معاملات کو نمٹانے میں کوشش کرنے والا ہوگا ـــــ اور جو دل اور زبان سے ان کے ساتھ محبت

Marfat.com

کرنے والا ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۷

وہ مومن نہیں ہوسکتا

حضرت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَّفْسِہٖ وَ تَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ عِتْرَتِہٖ وَاَھْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ ذَاتِہٖ (الشرف مؤبد لال محمد ص ۸۵)

کوئی بندہ مومن نہیں ہوسکتا، جب تک مجھے اپنی جان سے اور میری اولاد کو اپنی اولاد سے، اور میرے گھر والوں کو اپنے گھر والوں سے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ جانے۔

ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ان احادیث پر غور کرے اور محبت بھری نظر ڈال کر ان پر عملی صورت اختیار کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے۔

ان فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معلوم ہوا کہ جو شخص سرکار علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اہلِ بیت علیہم السلام پر کسی قسم کا کوئی احسان کرے گا تو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انعام پائے گا —— اور پل صراط پر ثابت قدم رہے گا —— اور جو آلِ رسول کی تعظیم و تکریم کرے گا۔ اور ان کی حاجتیں پوری کرے گا —— وہ قیامت کے دن شفاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مستحق ہوگا —— اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو اولادِ رسول میں سے جو توحید و رسالت کا اقرار کرے گا —— وہ قیامت کے دن ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رہے گا

Marfat.com

—— اور یہ بھی کہ جو اولادِ رسول کو اپنی اولاد سے زیادہ محبوب رکھے گا، —— وہی مومن ہے۔ یہ تمام انعامات عترتِ رسول، اولادِ بتول کی محبت کی وجہ سے حاصل ہوں گے۔

حدیث نمبر ۱۸

تین باتیں

امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی ہے —— کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا —— کہ اپنی اولاد کو تین باتوں کا ادب سکھاؤ —— (وہ تین باتیں یہ ہیں)

حُبُّ نَبِيِّكُمْ وَ حُبُّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ عَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِيْثِ[1]

(صواعق محرقہ ص ۱۷۲)

"اپنے نبی مکرم کی محبت، اور اس کے اہلِ بیت کی محبت کا (ادب سکھاؤ) اور قرآن وحدیث کی تلاوت کرو۔"

اہل ایمان کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت —— اور آپ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اہلِ بیت کی محبت کا درس دے —— اور قرآنِ مجید کی تلاوت اور حدیث شریف کا علم سکھانے کی طرف اپنی اولاد کو مائل کرے۔

حدیث نمبر ۱۹

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نے قسم اٹھائی

امام ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں صحیح روایت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے —— کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

Marfat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُبْغِضُنَا اَھْلَ الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۷۴)

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، —— ہم اہلِ بیت سے کوئی شخص بغض نہ رکھے —— ورنہ اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا۔

حدیث نمبر ۲۰

منافق کی پہچان

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے (کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا)

مَنْ اَبْغَضَ اَھْلَ الْبَیْتِ فَھُوَ مُنَافِقٌ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۷۴)

''اہلِ بیت سے بُغض رکھنے والا منافق ہے۔''

برادرانِ اسلام! —— جو شخص آلِ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بغض رکھے وہ پکا منافق ہے، خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھتا ہو —— کیونکہ اہلِ بیت کے ساتھ بغض کی بیماری میں گرفتار لوگ تمام فرقوں میں پائے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲۱

آگ کے کوڑے

علامہ ابنِ حجر مکی قدس سرہ العزیز نے امام طبرانی کے حوالے سے ''بسند ضعیف'' حضرت امام حسین علیہ السلام سے مرفوعاً روایت نقل فرمائی ہے۔

Marfat.com

لَا یُبْغِضُنَا وَلَا یَحْسُدُنَا اَحَدٌ اِلَّا ذِیْدَ عَنِ الْحَوْضِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِسَاطٍ مِّنَ النَّارِ (الصواعق المحرقۃ ص ۱۷۴)

''ہم سے —— جو شخص بغض اور حسد رکھے گا اسے قیامت کے دن آگ کے کوڑوں سے حوضِ کوثر سے ہٹایا جائے گا۔''

دیانت اور انصاف کا خون کرنے والے یزید لعین کے حامیو! عترتِ مصطفیٰ سے بغض رکھنے والے منافقو! —— ان احادیث پر غور کرو، اور غضب خداوندی کو دعوت نہ دو —— قیامت آنے والی ہے، آگ کے کوڑوں کو تصور کی آنکھوں میں دیکھو! —— اگر آنکھیں کھل جائیں تو پھر کربلا والوں پر سلام بھیجو —— تاکہ حوضِ کوثر پر تمہارا استقبال کیا جائے۔

حدیث نمبر ۲۲

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صدقہ حرام ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے۔

اِنَّمَا هِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ

(الشرف المؤبد لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ص ۳۴)

''کہ یہ (صدقہ) لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے حلال نہیں۔''

صدقہ لوگوں کی میل کچیل ہے، اور ان کو نجاستوں، گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک کرتا ہے اور ان کے اموال ونفوس کو صاف کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و

Marfat.com

السلام نے اپنی اولاد اور اپنے آپ کے لئے صدقہ کو حرام فرمایا —— حتیٰ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرتِ ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی صدقہ لینے سے منع فرمایا۔

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کا مرتبہ بہت بلند ہے، یہ سچ ہے —— اور چشمِ عالم نے بارہا اس کا مشاہدہ کیا کہ دنیا کے نامور تاجدار، اپنے دامن کو پھیلائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں سے بھیک مانگ رہے ہیں۔

لیکن صد افسوس کہ اس دورِ پُرفتن میں بعض سادات کی رگوں میں صدقہ وزکوٰۃ خون بن کر دوڑ رہا ہے —— اور دوسری افسوس ناک بات یہ ہے کہ صدقہ خور سادات —— اپنے آباء واجداد کے شمر و یزید کی طرح دشمن —— اور خارجیوں کی طرح مخالف ہیں —— شاید یہ صدقہ خوری کے اثرات ہیں —— یا پھر مال کی میل کچیل کی کارستانی ہے۔

اے حبیب کبریا! —— اے سیّد الانبیاء! —— اے سرورِ کون ومکان —— اے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم —— اپنی آل کی طرف نظر کرم فرمایئے —— ان میں سے بعض کو صدقہ وزکوٰۃ کا چسکا پڑ چکا ہے —— یہ آبِ شور کو آبِ زُلال سمجھ کر پی رہے ہیں —— یہ لوگوں کی میل کچیل کو اپنے پیٹ میں اتار کر اپنے من کو میلا کر رہے ہیں۔

اے ساقی کوثر! —— صدقہ خور سادات پر نگاہِ پرورش فرمایئے —— یہ آہستہ آہستہ کمینی دنیا کی دلدل میں دھنستے جا رہے ہیں —— روحانیت کی چمک مکمل طور پر ماند پڑ چکی ہے —— چمکدار چہروں پر سیاہی پھیلتی جا رہی ہے —— ضمیر مردہ ہوتے جا رہے ہیں —— تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین متین کے نام پر سودے بازی کر رہے ہیں —— ان کے خون کی سرخی سیاہی مائل ہوتی جا رہی ہے۔

Marfat.com

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ــــ ان کو سنبھا لئے ــــ یہ قعر مذلت میں گرنے کو ہیں ــــ اپنے کرم سے ان کو تھام لیجئے ــــ اپنے لخت جگر حضرت حسین علیہ السلام کے حلقوم سے صدقہ کی کھجور نکال کر پھینکنے والے آقا ــــ ان سے صدقہ کے مال کی زنبیلیں چھین لیجئے ــــ رحم فرمائیے ــــ کرم کیجئے۔

حدیث نمبر ۲۳

اہلِ بیت کی مثال

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِىْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَّنْ رَّكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ (حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۳۰۶ (امام ابونعیم متوفی ۴۳۰) مطبوعہ بیروت لبنان)

میرے اہلِ بیت کی مثال، نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے، جو شخص اس میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور جو شخص پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول
نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

حدیث نمبر ۲۴

نسبِ رسول

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ــــ کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَّ نَسَبٍ اِلَّا سَبَبِىْ وَنَسَبِىْ

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ج ۷ ص ۳۱۴ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، لبنان)

''قیامت کے دن تمام تعلق اور نسب منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے تعلق اور میرے نسب کے۔''

مطلب اس کا یہ ہے —— کہ کل قیامت کے روز کسی کا حسب ونسب کام نہ آئے گا، سوائے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حسب ونسب کے۔

اس حدیث مقدسہ پر وہ لوگ ضرور غور فرمائیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ نسب کی فضیلت کوئی چیز نہیں —— ایسے عقیدے میں بھی اہلِ بیت کا بغض چھپا ہوا ہے —— ہمیں کہتے ہیں —— کہ نسب کی کوئی اہمیت نہیں، یہ جو تم خود کو سیّد کہہ کر اتراتے پھرتے ہو، اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

اگر اس کی کوئی حیثیت نہ ہوتی تو آج ہزاروں کی تعداد میں غیر سیّد اپنے آپ کو سیّد کہلوانے کے لئے جعلی شجرے مرتب کروانے کے بعد خود کو سیّد بنوانے، منوانے کے لئے کروڑوں روپے خرچ نہ کرتے —— اور خطابت کی منڈی سے بکاؤ مال تلاش نہ کرتے۔

حدیث نمبر ۲۵

فضیلت والے

جناب امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور محاملی رحمۃ اللہ علیہ نے اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا سے روایت بیان کی ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مجھے جبریل امین نے کہا۔

قَلَبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فَلَمْ اَجِدْ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ

Marfat.com

مُحَمَّدٍ وَّ قَلَبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا فَلَمْ اَجِدْبَنِیْ اَبٍ اَفْضَلَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۳۸)

''میں نے زمین کے مشرق و مغرب الٹ ڈالے، لیکن میں نے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے افضل کسی کو نہیں پایا اور میں نے زمین کے شرق وغرب چھان ڈالے مگر مجھے بنو ہاشم سے زیادہ فضیلت والے کسی باپ کے بیٹے نہیں ملے۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، عترتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــــ اور اولادِ بتول تمام لوگوں سے حسب ونسب میں افضل ہیں اور اس اعتبار سے ان کا کوئی ہمسر نہیں ہے ــــ ''بنو ہاشم'' کا ساری دنیا میں ایک علیحدہ مقام ہے ــــ ان کی شوکت و حشمت اور عزت و مرتبت کا زمانہ گواہ ہے ــــ ان کی شجاعت و بہادری ــــ ان کی سخاوت و تمکنت زمانے سے نرالی بھی ہے اور انوکھی بھی۔

نوٹ: ــــ ہماری پنجاب کی دھرتی میں ایک عظیم المرتبت بزرگ گزرے ہیں ــــ جن کی سلطنت فقر کا شہرہ دور و دراز تک ہے ــــ ان کے ایک عظیم بیٹے جوان کے بعد اُن کے سجادہ نشین بنے اُن کا نام ہاشم تھا، اب اُن کی اولاد نے ہاشمی کہلوانا شروع کر دیا ہے ــــ حالانکہ ان کا تعلق اُس بنو ہاشم سے نہیں ــــ جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ اعلیٰ تھے ــــ اس کے باوجود انہوں نے ہاشمی کہلوانا شروع کر دیا ہے ــــ اس طرح اہلِ ایمان کو دھوکا دینا شرعاً جائز نہیں ــــ یہ امر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان بنو ہاشم کی توہین ہے ــــ اس قسم کے فریب وہ لوگ کرتے ہیں جو نہایت گھٹیا سوچ کے مالک ہوں۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۶

درود شریف

امام المحدثین، حافظ الحدیث، امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۵۸ھ) سنن کبریٰ میں ـــــ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ

لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّيْ فِيْهَا عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ مَا رَأَيْتُ اَنَّهَا تَتِمُّ (السنن الکبریٰ جلد۲ ص ۳۷۹ مطبوعہ نشر السنہ ملتان پاکستان)

"اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود شریف نہ پڑھوں تو میں نماز کو مکمل نہیں سمجھتا۔"

O

حدیث نمبر ۲۷

اس کی نماز قبول نہیں

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰى صَلَاةً وَّلَمْ يُصَلِّ فِيْهَا عَلَيَّ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِيْ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ (الصواعق المحرقہ ص ۲۳۳)

"جس شخص نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہلِ بیت علیہم السلام پر درود نہ پڑھا اور اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔"

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۸

ہر دُعا رک جاتی ہے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔

کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

(فیض القدیر ج ۵ ص ۱۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت الطبعۃ الثانیہ سن اشاعت ۱۳۹۱ھ)

''ہر دعا کو روک دیا جاتا ہے —— یہاں تک کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھا جائے۔''

حدیث نمبر ۲۹

ایضاً

فیض القدیر میں یہ بھی ہے

اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ

(فیض القدیر ج ۵ ص ۱۹ (امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ) مطبوعہ مصر سن اشاعت ۱۳۵۶ھ بحوالہ فضائل الخمسہ من الصحاح الستہ ج ۱ ص ۲۴۹

''اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرماتا جب تک سرکار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پر درود نہ پڑھا جائے۔''

امام شافعی کا مذہب

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَی الْاٰلِ مِنْ وَاجِبَاتِ کَالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَاٰلِہٖ) وَسَلَّمَ (الصواعق المحرقہ ص ۲۳۴)

Marfat.com

''آلِ رسول پر درود پڑھنا بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کی طرح واجب ہے۔''

امام شافعی (محمد بن ادریس متوفی ۲۰۴ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں جس طرح رسولِ کریم پر درود شریف پڑھنا واجب ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

الحمدللہ، اہلِ ایمان ہر نماز کے تشہد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود شریف بھیجتے ہیں —— امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب میں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی —— اس لئے یہ امر ضروری ہے کہ نمازوں کو کامل بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر نمازی —— نماز کے اندر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیجے۔

کلامِ شافعی

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

یَــا اَھْــلَ بَیْــتِ رَسُــوْلُ اللّٰہِ حُبُّــکُــمْ
فَــرْضٌ مِّــنَ اللّٰہِ فِــی الْــقُــرْاٰنِ اَنْــزَلَــہٗ
کَــفَــا کُــمْ مِّــنْ عَــظِــیْمِ الْــقَــدْرِ اَنَّــکُــمْ
مَــنْ لَّــمْ یُــصَــلِّ عَــلَــیْــکُــمْ لَا صَــلٰــوۃَ لَــہٗ

اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اہلِ بیت!

تمہاری محبت، اللہ رب العزت کے نازل کردہ قرآن مجید میں فرض قرار دی گئی ہے۔

Marfat.com

تمہارے عظیم القدر ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔ (الصواعق المحرقہ ص ۲۳۴)

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ مندرجہ بالا دونوں شعروں سے آلِ رسول کی فضیلتوں کے آفتاب کی روشنی چارسو حضرت بکھیرتی نظر آتی ہے ——— اور یہ بھی کہ نمازی کی نماز اور دُعا کی قبولیت کا راز اس امر میں مضمر ہے کہ رسول مقبول اور آلِ رسول پر شوق سے درود شریف پڑھا جائے۔

حدیث نمبر ۳۰

شفاعتِ رسول

حضور نبی کریم، محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہم اہلِ بیت علیہم السلام کی محبت لازم پکڑو! ——— کیونکہ ہماری محبت والا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔

وَهُوَ يَوُدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۸۵ مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

''اور وہ ہم سے محبت کرتا ہو وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا، اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہمارا حق پہچانے بغیر، کسی بندے کا عمل اسے فائدہ نہیں دے گا۔''

اوپر درج حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی اہلِ بیت کی محبت اور ان کا حق پہچانے بغیر کسی انسان کی کوئی نیکی قبول نہیں ——— اور نہ ہی اسے نیک اعمال فائدہ پہنچائیں گے ——— اہلِ ایمان کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۱

حُبّ اہلِ بیت اور حوضِ کوثر

مندرجہ ذیل حدیث شریف بشارتوں کی پوری کائنات اپنے پہلو میں سمیٹے ہوئے ہے، جسے علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے — لکھتے ہیں کہ سرورِ عالم، محبوبِ ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَرِدُ الْحَوْضَ اَهْلُ بَيْتِىْ وَمَنْ اَحَبَّهُمْ مِنْ اُمَّتِىْ كَهَاتَيْنِ السَّبَابَتَيْنِ

(الشرف المؤبد لآل محمد ص ۸۵)

"میرے اہلِ بیت، اور میرے وہ اُمتی جو ان سے محبت رکھتے ہیں، حوضِ کوثر پر ان دو انگلیوں کی طرح ایک ساتھ وارد ہوں گے۔

آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی جوڑ کر ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

مبارک ہو ان اہلِ ایمان کو جو آلِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مودّت و محبت اور اُن کا احترام کرتے ہیں — اور حضور کی نسبت کے سبب ان کی خدمت بجا لاتے — وہی لوگ جامِ کوثر سے لطف اندوز ہوں گے۔ جو آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں۔

اُسی کو حشر میں کوثر پلایا جائے گا!
پیا ہے جس نے محبت سے جامِ آلِ رسول

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۲

جو یہ چاہتا ہے

حضرت امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں ـــــ کہ حضور شفیع عاصیاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ اَرَادَ التَّوَسُّلَ وَاَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ عِنْدِیْ یَدٌ اَشْفَعُ لَهٗ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَلْیَصِلْ اَهْلَ بَیْتِیْ وَ یُدْخِلِ السُّرُوْرَ عَلَیْهِمْ

(الشرف المؤبد لآل محمد ص ۸۵)

''جو شخص وسیلہ چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کی بدولت میں ـــــ قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں ـــــ تو پھر اسے میرے اہلِ بیت کی خدمت کرنی چاہئے اور انہیں خوش کرنا چاہئے۔''

حدیث نمبر ۳۳

یہودی

جناب امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''المعجم الاوسط'' میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خطبہ ارشاد فرمایا ـــــ تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا۔

اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ اَبْغَضَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ حَشَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَهُوْدِیًّا

(الشرف المؤبد لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۹۲)

Marfat.com

''اے لوگو! جو شخص ہم اہلِ بیت کے ساتھ بغض رکھے گا ـــــ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حشر یہودیوں کے ساتھ کرے گا ـــــ (یعنی اسے یہودی کر کے اسے یہودیوں کے گروہ سے اٹھائے گا)''

حدیث نمبر ۳۴

اہلِ بیت علیہم السلام کی دُشمنی میں مرنے والا

حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ـــــ ''الشرف المؤبد لآل محمد'' میں امام طبرانی ـــــ اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہما کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے ـــــ کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

اے بنو عبدالمطلب! ـــــ میں نے تمہارے لئے اللہ کریم سے ـــــ تین چیزوں کی دُعا کی ہے۔

اَنْ یُّثَبِّتَ قَآئِمَکُمْ ـــــ وَاَنْ یُّعَلِّمَ جَاهِلَکُمْ ـــــ وَ یَهْدِیْ ضَآلَّکُمْ

تم میں سے جو دین پر قائم ہے اسے ثابت قدمی عطا فرمائے تمہارے بے علم کو علم عطا فرمائے، تمہارے بے راہ کو ہدایت عطا فرمائے۔

فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا صَعِدَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمُقَامِ فَصَلّٰی وَصَامَ ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِاَهْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ دَخَلَ النَّارَ (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۹۲)

Marfat.com

''اگر کوئی شخص بیت اللہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان چلا جائے اور نماز پڑھے، اور روزے رکھے —— پھر وہ اہلِ بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دُشمنی پر مرجائے تو دوزخ میں جائے گا۔''

حدیث نمبر ۳۵

منافق، حرامی، ناپاک

امام ابنِ عدی رحمۃ اللہ علیہ —— امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے —— شعب الایمان —— میں سیّدنا ومولانا ومرشدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے روایت بیان کی ہے —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَّمْ يَعْرِفْ عِتْرَتِیْ وَالْاَنْصَارَ فَهُوَ لِاَحَدِ ثَلَاثٍ

''جو شخص میری اولاد وعترت، اور میرے مددگاروں کو نہیں پہچانتا (یعنی اُن کی تعظیم وتکریم نہیں کرتا) تو اس کی تین میں سے کوئی ایک وجہ ضرور ہوگی۔''

اِمَّا مُنَافِقٌ —— یا تو وہ منافق ہے

وَاِمَّا لِزَنْيَةٍ —— یا وہ حرام زادہ ہوگا

وَاِمَّا لِغَيْرِ طُهْرٍ يَعْنِیْ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ عَلٰی غَيْرِ طُهْرٍ —— یا جب اس کی ماں اس سے حاملہ ہوئی ہوگی تو وہ پاک نہیں ہوگی۔

(الشرف المؤبد لآل محمد، ص ۹۲)

مندرجہ بالا تمام احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ وہ شخص نہایت بدبخت ہے —— جس کے دل میں بُغضِ رسول کی چنگاریاں سلگ رہی ہیں —— اور وہ شخص نہایت خوش مقدر ہے —— جس کے دل میں حُبِّ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم موجود ہو —— سرکار علیہ

Marfat.com

الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آل کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں جو ارشادات فرمائے ہیں وہ نہایت ہی واضح ہیں۔

یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل کا حق پہچانے بغیر کسی شخص کا کوئی عمل اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا ـــــ اور وہ شخص شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے دن محروم رہے گا ـــــ اور یہ بھی کہ جس کے دل میں ـــــ بغض آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو ـــــ قیامت کے دن اس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہوگا، جن کی ذلتوں کا تذکرہ قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

ـــــ فرمانِ خداوندی ہے ـــــ

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآؤُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ○

''اور مسلط کردی گئی ان پر ذلت اور غربت اور مستحق ہو گئے غضب الٰہی کے، یہ (سب کچھ) اس وجہ سے تھا کہ وہ انکار کرتے رہتے تھے۔ اللہ کی آیتوں کا اور قتل کرتے تھے نبیوں کو ناحق یہ (سب کچھ اس وجہ سے تھا کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھ جایا کرتے تھے)'' (پارہ اوّل سورۂ بقرہ آیت نمبر ۶۱)

بُغضِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن جن کے دلوں میں موجود ہے ـــــ ان کا حشر ان یہودیوں کے ساتھ ہوگا ـــــ جنہوں نے ـــــ حضرت زکریا ـــــ حضرت یحییٰ ـــــ حضرت شعیاء علیہم السلام کو شہید کیا اور ـــــ یہ قتل ایسے ناحق تھے ـــــ جن کی وجہ یہ قاتل خود بھی نہیں بتا سکتے ـــــ دشمنانِ آلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حشر ان یہودیوں

Marfat.com

کے ساتھ ہوگا جو سیدہ مریم علیہا السلام پر تہمت لگاتے تھے، لگاتے ہیں ——— اور لگاتے رہیں گے ——— مخالفین آلِ یاسین کا ان یہودیوں کے ساتھ حشر ہوگا ——— جن کے ہاتھوں پر ذلت و مسکنت قیامت تک چپکی رہے گی۔

اور پھر یہ امر بھی واضح ہوا ——— کہ دشمن اہلِ بیت، قرآن و حدیث کی رو سے پکا منافق ہے ——— اس کی منافقت پر کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

خیال رہے ——— کہ بعض لوگ توحید کے نام پر نہایت ظالمانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں ——— جس کے سبب ملت اسلامیہ مختلف گروہوں میں بٹ چکی ——— وحدت و یک جہتی کی بجائے صوبائی، لسانی، نسلی اور خاندانی تعصب کا شکار ہو چکی ہے ——— بعض لوگ تو جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہیں، اور بعض لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں ——— جو لوگ مغالطہ دیئے گئے ہیں انہیں ہمارے دلائل سوچنے پر ضرور مجبور کریں گے۔

اور جو اپنے خبثِ باطن کے ہاتھوں مجبور ہیں، ان پر قرآن و حدیث بہت ہی کم اثر انداز ہوتے ہیں ——— اس لئے وہ اپنی گستاخانہ روش کے باعث اسلام سے ایسے نکل چکے ہیں ——— جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ——— ان کی ہر بات شرک ——— اور ہر کام بدعت نظر آتا ہے ——— سعید الفطرت انسانوں کے لئے تو اشارہ ہی کافی ہے ——— مگر اشقیاء کو پہاڑوں کی طرح مضبوط اور وزنی دلائل بھی متاثر نہیں کرتے اور وجہ اس کی وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہے۔

○ ——— قارئین کرام! ——— اسی باب کی حدیث نمبر ۳۵ ——— جو اوپر نقل کی گئی ہے ——— جس میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ——— جو شخص میری اولاد اور میرے مددگاروں کو نہیں پہچانتا "یعنی ان کی تعظیم و تکریم نہیں، یا ان سے عناد رکھتا ہے" ——— تو اس

Marfat.com

کی تین میں سے کوئی ایک وجہ ضرور ہوگی ——یا وہ منافق ہے ——یا حرام زادہ ہے —— یا وہ ناپاک جسم کی پیداوار ہے —— اس حدیث شریف کے ایک ایک لفظ پر غور فرمائیں —— الفاظ کی تپش اور تیور دیکھیں —— پھر وعظ کرنے والے خارجی واعظ کی شعلے اگلتی ہوئی زبان بے لگام پر تھوڑی دیر کے لئے غور کریں —— تو اوپر والی حدیث شریف کا معنی ومفہوم آپ کے ذہن میں آجائے گا —— یقین جانیں! —— اگر آپ کا اپنے پیارے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قلبی تعلق ہوا —— تو زندگی بھر اس واعظ کی شکل تک دیکھنا گوارا نہ کریں گے —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کی صداقت پر شک و گمان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، آپ ایسا کریں —— اگر کہیں آپ کو اہلِ بیت، آلِ رسول کی گستاخی کرتا ہوا کوئی شخص مل جائے تو تحقیق کر لینا —— آپ پر حقیقتیں نکھر کر سامنے آ جائیں گی —— اور آپ پر یہ امر واضح ہو جائے کہ یہ اسی قبیل کا شخص ہے۔

حدیث نمبر ۳۶

جنت کا درخت

حضور سید عالم، محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے۔

اَنَا وَاَهْلُ بَيْتِىْ شَجَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ وَاَغْصَانُهَا فِى الدُّنْيَا فَمَنْ تَمَسَّكَ بِهَا اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

(الصواعق المحرقہ ص ۲۳۶ —— ذخائر العقبیٰ ص ۶ مطبوعہ مصر)

"میں اور میرے اہلِ بیت جنت کا درخت ہیں اور —— اس کی شاخیں دنیا میں ہیں، جو ان سے تمسک کرے گا (یعنی عقیدت ومحبت سے ان کا دامن تھامے رکھے گا) وہ اپنے ربّ کی طرف سے راستہ پائے گا۔"

Marfat.com

مذکورہ بالا حدیث کے مطابق جو آخرت میں جنت کی بہاریں لوٹنا چاہتا ہے وہ اپنے رب کی طرف سے ہدایت کے راستے کا متمنی ہے وہ اپنے دل میں محبت اہلِ بیت پیدا کرے —— جو ایسا کرے گا —— اسے حقیقتوں کے راستے نظر آئیں گے —— اور ان راستوں میں چاہتوں کے پھول بچھائے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۳۷

بابِ حطہ

سرورِ دو جہاں، رحمت ہر انس و جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

وَاَنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِىْ فِيْكُمْ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِىْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ مَنْ دَخَلَهٗ غُفِرَ لَهٗ (الصواعق المحرقۃ ص ۲۳۶)

''میرے اہلِ بیت کی مثال تم میں سے بنی اسرائیل کے بابِ حطہ کی طرح ہے، جو اس میں داخل ہوگا بخشا جائے گا۔''

بنی اسرائیل کا بہشتی دروازہ

خالقِ ارضین و سماوات نے قرآن مجید میں —— بابِ حطہ —— سے متعلق ارشاد فرمایا ہے —— اور بنی اسرائیل کو اس دروازے میں سجدہ ریزی کی صورت میں داخل ہونے کا حکم فرمایا ہے —— اللہ کریم فرماتے ہیں۔

وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ط وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (پارہ اوّل سورۂ بقرہ آیت نمبر ۵۸)

''اور اے بنی اسرائیل! —— دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا،

Marfat.com

اور کہتے جانا، ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم بخش دیں گے تمہاری خطاؤں کو،
اور ہم زیادہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو۔"

بابِ حطہ ـــــ بیت المقدس (یا اریحا بستی ـــــ جو بیت المقدس کے قریب ہے) میں یہ دروازہ بنی اسرائیل کے لئے بمنزلہ کعبہ کے تھا ـــــ کہ اس میں داخل ہونا، اور اس کی طرف سجدہ کرنا گناہوں کے کفارہ کا سبب قرار دیا گیا ـــــ اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مقاماتِ متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں ـــــ وہاں توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا ثمراتِ نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے ـــــ اسی لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے موالد (جائے ولادت) اور مزارات پر حاضر ہو کر ـــــ استغفار و اطاعت بجا لاتے ہیں ـــــ عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ متصور ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

ـــــ شیخ الاسلام ـــــ خواجۂ بے کساں ـــــ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہشتی دروازے پر کلام کرنے والو! ـــــ قرآنی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کرو ـــــ یا پھر اہلِ ذکر سے سوال کرو، اور ان سے پوچھو کہ قرآن و حدیث کی تعلیمات کیا ہیں ـــــ ذہنی خلفشار میں مبتلا ہونے کی بجائے کسی صاحب قلب و نظر کی جناب میں حاضری دے کر رموزِ قرآن سے آگاہی پاؤ ـــــ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا حال بھی بنی اسرائیل ـــــ کے نافرمانوں کی طرح کا ہو جائے۔

محدثِ دہلوی

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر "تفسیر فتح العزیز" میں ـــــ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بن شیبہ کے حوالے سے حضرت سیدنا مولا مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے ایک صحیح روایت بیان کرتے ہیں ـــــ آپ نے فرمایا:

Marfat.com

اِنَّمَا مَثَلُنَا فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ کَسَفِیْنَةِ نُوْحٍ وَّ کَبَابِ حِطَّةٍ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

(تفسیر ... اردو جلد اول ص ۴۵۸ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی تفسیر الدر المنثور ج اول ص ۱۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

بے شک ہماری مثال اس اُمت میں کشتی نوح علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے دروازہ حطہ کی طرح ہے۔''

خیال رہے ــــ کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ پاک میں آپ کی قوم کے لئے ذریعہ نجات صرف کشتی نوح تھی ــــ اور بنی اسرائیل کے لئے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ باب حطہ تھا ــــ اسی طرح اُمت مصطفوی کے لئے بخشش ونجات کا ذریعہ اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقیدت ومحبت، تعظیم وتکریم اور ان کے ساتھ پختہ ترین وابستگی ہے۔

جس طرح کشتی نوح علیہ السلام سے پیچھے رہ جانے والے غرق وہلاک ہو گئے ــــ اور بابِ حطہ سے گزرتے وقت جن بنی اسرائیل کے لوگوں نے ــــ حِطَّةٌ ــــ (بخشش مانگتے ہیں) کی بجائے ــــ حِنْطَةٌ ــــ (گندم) کہنا شروع کر دیا ــــ

امام ابن جریر ــــ طبرانی ــــ امام ابوشیخ ــــ امام حاکم ــــ نے ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا

حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَمْرَآءُ مَثْقُوْبَةٌ فِیْهَا شَعِیْرَةٌ سَوْدَاءُ (درمنثور جلد اول ص ۱۳۸)

''گندم کا سرخ دانہ ہو، جو چھید ہوا ہو اور اس میں سیاہ جو رکھا ہوا ہو۔''

پھر کیا تھا ــــ وہ لوگ طاعون کا شکار ہو کر دوپہر تک ستر ہزار آدمی مر گئے، اسی طرح مخالفین اہل بیت دینی اور دنیاوی طور پر تباہ وبرباد ہو جائیں گے ــــ اس فرمانِ

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنا —— ہر مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے —— وگرنہ دونوں جہانوں میں ذلت ورسوائی اس کا مقدر بن جائے گا —— جو اہل بیت کے باب حطہ سے دور رہے گا۔

حدیث نمبر ۳۸

متقی اور شقی

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے —— امام محبّ الدین احمد طبری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے —— سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

لَا یُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَّلَا یُبْغِضُنَا اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِیٌّ

"ہم سے اہلِ بیت علیہم السلام سے مومن اور متقی محبت رکھتا ہے، منافق اور شقی ہم سے بغض رکھتا ہے۔" (الصواعق المحرقہ ص۲۳۲)

منافق

نفاق رکھنے والا —— ریاکار، بظاہر مسلمان مگر دل سے کافر —— وہ شخص جس کے دل میں کچھ ہو، زبان پہ کچھ ہو —— ظاہر میں دوست ہو —— باطن میں دشمن ہو —— اس کو منافق کہتے ہیں۔

شقی

بدبخت —— بدنصیب —— ظالم، سنگ دل اور جس کا انجام کفر پر ہوا سے شقی کہتے ہیں۔ یا یوں سمجھیں کہ اہلِ بیت سے بغض رکھنا منافقت اور شقاوت ہے —— بخت سنوارنے کے لئے مودّت اہلِ بیت ضروری ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۹

جنتیوں کا چناؤ

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ اے گروہِ بنو ہاشم! ــــ اس خدائے پاک کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ــــ

لَوْ اَخَذْتُ بِخَلْقِهِ الْجَنَّةَ مَابَدَأْتُ اِلَّا بِكُمْ

''اگر میں اس مخلوق میں سے جنتیوں کو چنوں ــــ تو تم سے آغاز کروں۔''

(الصواعق المحرقہ ص ۲۳۵)

حدیث نمبر ۴۰

پہلے اہلِ بیت

امام طبرانی (ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی متوفی ۳۶۰ھ) اور امام دارقطنی (علی بن عمر الدارقطنی متوفی ۳۸۵ھ) رحمۃ اللہ علیہما نے بیان کیا ہے ــــ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَهُ مِنْ اُمَّتِیْ اَهْلَ بَيْتِیْ ــــ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ مِنْ قُرَيْشٍ ــــ ثُمَّ الْاَنْصَارَ ــــ ثُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاتَّبَعَنِیْ ــــ ثُمَّ الْيَمَنَ ــــ ثُمَّ سَائِرَ الْعَرَبِ ــــ ثُمَّ الْاَعَاجِمَ ــــ وَمَنْ اَشْفَعُ لَهُ اَوَّلًا اَفْضَلُ (اسعاف الراغبین علیٰ ہامش نور الابصار ص ۱۱۲)

''میں اپنی اُمت میں سے سب سے پہلے اہلِ بیت علیہم السلام کی شفاعت

Marfat.com

کروں گا ——— پھر قریش کے اقرب آدمیوں کی ——— پھر انصار کی ———
پھر ان کی جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی ——— پھر اہلِ یمن کی
——— دوسرے اہلِ عرب کی ——— پھر عجمیوں کی ——— اور جس کی میں پہلے
شفاعت کروں گا وہ افضل ہوگا ———

وہ تمام احادیث جو اہلِ بیت کی شان میں بیان ہوئیں ——— یہ سب حدیثیں مومن اور متقی کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہیں ——— مگر منافق اور شقی کے نزدیک ان تمام دلائل کی حیثیت کیا ہوسکتی ہے؟ ——— اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو منافقین کا گروہ ——— صرف ان چند قرآنی آیات کو مانتا ہے جو بتوں کے بارے میں نازل ہوئیں ——— وہ بھی اس لئے کہ ان آیات کو انبیاء و اولیاء پر چسپاں کر کے اپنی آتشِ انتقام کو ٹھنڈا کر سکے۔

قارئین! ——— اِن فرامینِ رسول کی روشنی میں اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتوں پر غور فرمائیں ——— اور دوسری طرف دُشمنانِ عترتِ رسول کی بے ہودگیوں کو دیکھیں ——— تو آپ کو خود بخود اندازہ ہو جائے گا ——— کہ یہ ٹولہ اسلام سے کس قدر دور جا چکا ہے ——— جو نورانیتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانے، جو علمِ نبوت کو تسلیم نہ کرتا ہو ——— جو عصمتِ انبیاء کا انکار کرتا ہو ——— جو استمداد اِدرُسُل کا کفر کی حد تک منکر ہو ——— وہ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حب دار کس طرح ہوسکتا ہے؟ ——— ہم تو صرف یہی صدا بلند کر سکتے ہیں ———

اگر شب است و خطر سخت، رہ نمیدانی
ببند چشم و بیا بر قضائے آلِ رسول

(فاضل بریلوی)

Marfat.com

''اگر رات ہے، سخت خطرہ ہے، اور تو راستہ نہیں جانتا تو پھر اپنی آنکھیں بند کر کے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں آ جا۔''

حدیث نمبر ۴۱

قوتِ لایموت

علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک نقل فرمائی ـــــ کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی آل کے لئے ان الفاظ میں دعا مانگی ـــــ

''اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا'' (الشرف المؤبد لآل محمد ص ۳۷)

''اے اللہ! آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رزق قوتِ لایموت بنا۔''

قوتِ لایموت

قوتِ لایموت ـــــ روزی اور خوراک کی اس مقدار کو کہتے ہیں جس سے زندگی قائم رہ سکے ـــــ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کا مطلب یہ ہے ـــــ اے میرے کریم اللہ! ـــــ میری اولاد کو (قوتِ لایموت) چاہئے ـــــ رزق اتنا کم بھی نہ دے کہ بھوک سے سلسلہ تنفس کو بھی برقرار نہ رکھ سکیں ـــــ اور اتنا زیادہ بھی نہ دے ـــــ کہ عشرت کدوں میں بیٹھ کر خدا اور رسول کے احکام سے بے پرواہ ہو جائیں ـــــ یعنی ان دونوں صورتوں کے درمیانی حصہ میں رکھ ـــــ جس کو اعتدال اور میانہ روی کا نام دیا گیا ہے۔

○ ـــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا کا یہ اثر ہے کہ آج بھی نوے فیصد ساداتِ بنو زہراء اسی صورت میں زندگی بسر کر رہے ہیں ـــــ کچھ ایسے منظر بھی نظر سے گزرے ـــــ جن کے بیان کا نوکِ قلم یارا نہیں رکھتی ـــــ تقریباً دو سو سال تک اولادِ بتول علیہم

Marfat.com

السلام پر ایسے ایسے مظالم توڑے گئے، جسے دیکھ کر ارضین و سماوات لرزنے لگے —— چشم فلک نے ایسے ہولناک مناظر بھی دیکھے —— کہ پانچ پانچ، چھ چھ ماہ کے بچوں کو نیزوں کی انیوں پر اچھالا گیا —— بھوک، پیاس، فقر و فاقہ سے کئی عظیم المرتبت مخدراتِ حرم کے دم ٹوٹ گئے —— دنیا کا کوئی ایسا ستم نہیں جو آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ڈھایا نہ گیا ہو —— جور و جفا کے بلا خیز طوفان اٹھتے رہے —— ہیبت ناک آندھیاں بپا ہوتی رہیں —— مصائب کی بادِ صرصر کے تھپیڑے انوار کے ماتھوں سے ٹکراتے رہے —— ظلم کے کوڑے برستے رہے —— خاتونِ قیامت سلام اللہ علیہا کی اولاد نے زہر ہلاہل، لبوں سے لگا کر —— اور زندان کی تاریک ترین کوٹھڑواں کو ضیائے نور سے روشن کر کے یہ ثابت کر دیا —— کہ گلشنِ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— اور صحنِ رسالت کی جاگیر کے وارث صرف ہم ہی ہیں —— غدیرِ خم کے کناروں کو آسمانوں کی آبرو سے ہم نے نوازا —— ہماری چوکھٹ پر آ کر اگر کوئی صدائے بھیک دے تو ہم اسے مایوس نہیں کرتے۔

زمین و آسماں، فردوس و کوثر
فقط ہیں ساقیٔ کوثر کا صدقہ
زمانہ جس کو کھا کر پل رہا ہے
خضر وہ ہے نبی کے گھر کا صدقہ

○ —— بات چل رہی تھی قوتِ لایموت —— کہ نوے فیصد سادات قوت بسری کے سہارے جی رہے ہیں —— باقی دس فیصد وہ ہیں جو مالی اعتبار سے مضبوط ہیں —— پھر ان میں سے پانچ فیصد وہ ہیں جن کے آستانوں کے دروازے اور لنگر خانے غرباء و مساکین کے لئے ہر وقت کھلے رہتے ہیں —— اور پانچ فیصد اپنی ایک علیحدہ دنیا بسائے

Marfat.com

ہوئے ہیں —— جو سادات کے شایانِ شان نہیں۔

○ —— کچھ سادات ایسے بھی ہیں جو دینِ اسلام کے نام پر اپنی تجارت کو فروغ دے رہے —— اور صدقہ وزکوٰۃ (جو ان کے لئے حرام ہے) سے اپنا کاروبارِ حیات چلا رہے ہیں —— اولادِ زہراء کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ یہ صدقہ وزکوٰۃ جو مال کی میل کچیل ہے، سے اپنا دامن بچا کے رکھیں —— اس زہر کو اپنے حلقوم سے نیچے نہ اتاریں —— اگر آپ نے اس کی پرہیز نہ کی، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حکم عدولی ہوگی —— اور یہ خطرہ بھی ہے کہ کہیں ضمیر کی دنیا تباہ و برباد نہ ہو جائے۔

—— ملک خدادادِ پاکستان میں گنتی کے چند سادات ایسے بھی ہیں —— جو غیر سادات کو —— سیّد بنانے کی سندیں فروخت فرما رہے ہیں —— اور اگر کوئی شخص بولی زیادہ لگائے تو اس کو سیّد بنانے اور سادہ لوح لوگوں کو ورغلانے کے لئے برسرِ منبر حلف اٹھانے سے بھی پرہیز نہیں فرماتے —— ایسی حرکتیں سادات کی شان وعظمت اور جلالت کے منافی ہے —— راقم کا روئے سخن کسی ایک فرد کی طرف نہیں —— بلکہ ان تمام سیّدوں کی طرف ہے —— جو ایسی گھٹیا ترین حرکتوں کے مرتکب ہوتے رہے ہیں —— ہوتے ہیں —— اور شاید ہوتے رہیں گے ——

ان گلیوں میں، بازاروں میں قرآن کے تاجر پھرتے ہیں
دستار کا سودا کرتے ہیں، عرفان کے تاجر پھرتے ہیں
افکا چرائے جاتے ہیں، لگتا ہے مول عقیدوں کا
بک جاتے ہیں ایمان خضرؔ! ایمان کے تاجر پھرتے ہیں

قارئین! —— ان سیّدوں کو کیا کہوں —— جو ایسی روش اختیار کئے ہوئے ہیں کہ

Marfat.com

ان کی باتیں سن کر سامعین کو پریشان فرماتے ہیں اور مخالفین کی حرمتِ حُسینیت پر انگلی اٹھانے کا موقع فراہم فرماتے ہیں ـــــ مجھے بھی ایک دن ایک ایسی ہی محفل میں جانے کا اتفاق ہوا ـــــ خطابت کا پورا بازار گرم تھا ـــــ اور خطابت اپنی جوانی کے پورے جوہر دکھا رہی تھی۔

بیاں آتش فشاں تھا، خوب لفظوں میں روانی تھی
حَسین انداز تھا ظالم کا، پر ہر بات تھی جھوٹی
لبادہ اوڑھ کے مذہب کی خدمت کا ہوئے وارد
ستم گاروں نے یوں، دینِ نبی کی آبرو لوٹی
خضرؔ نے آخری درہم بھی اس کی نذر کر ڈالا
مگر پھر بھی نہ میری جان اس کے وعظ سے چھوٹی

جعلی سیّد

جعلی سیّدوں ـــــ اور نسب تبدیل کرنے والوں کے بارے میں آگے چل کر پوری تفصیل سے لکھوں گا ـــــ جو لوگ سیّد نہیں ہیں ـــــ اور سیّد کہلواتے ہیں بفرمانِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ لعنتی ہیں ـــــ اس مقام پر صرف چند جملوں میں سمجھانے کی کوشش کروں گا ـــــ کہ انساب کی اہمیت وخصوصیت سے عرش سے بھی زیادہ دور لوگوں کے سامنے چارے کے طور پر دولت نچھاور کرنے سے آدمی سیّد نہیں بن سکتا۔

جو لوگ غیر سیّد ہیں ـــــ اور وہ کامل بزرگوں کی اولاد ہیں اگر وہ اپنے ناموں کے ساتھ لفظ سیّد نہ لکھتے اور نہ سیّد کہلواتے تو خدا شاہد ہے کہ ان کی عزت وآبرو کا پرچم سرنگوں نہ ہوتا ـــــ ان کے بزرگوں کے ہاتھ پر سادات بھی بیعت تھے ـــــ ان بزرگوں نے زندگی

Marfat.com

بھر خود کو سیّد نہیں کہا —— اور نہ ہی کسی کو سیّد کہہ کے پکارنے دیا —— یہی وجہ ہے کہ سیّد حضرات بھی ان کے سامنے گردن جھکا کے بات کرتے کہ یہ بزرگ ہمارے بابا کا —— انتخاب ہیں۔

○ —— آج تم ہو! —— کہ مسلمان اور اہلِ ایمان تمہیں اچھے لفظ سے یاد نہیں کرتے —— اگر تم یہ جسارت نہ کرتے تو آج تمام سادات بھی تمہارا احترام کرتے —— تم لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے کہ سیّد نہ ہونے کے باوجود سیّد بن بیٹھے —— اور اپنے آپ کو قعرِ مذلت میں گرا لیا —— آپ لوگوں کو ذاتی طور پر جاننے والے لوگ جس انداز سے آپ کا تذکرہ کرتے ہیں —— اگر وہ گفتگو آپ لوگ سنیں تو آپ کا کلیجہ منہ کو آنے لگے۔

○ —— علمائے اہلسنّت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو اپنا نسب تبدیل کرتا ہے وہ لعنتی ہے —— رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے —— اور میرے نزدیک ایسے شخص کے پیچھے نماز درست نہیں —— اور کسی سلسلے میں اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا حرام ہے۔

○ —— قارئین عظام! —— ان جعلی سیّدوں میں کچھ لوگ پکے خارجی ہیں اور آئے دن سادات بنو زہراء کی توہین کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں اور یہ کام ان کا محبوب ترین مشغلۂ حیات ہے —— اور ہر دشمنِ اہلِ بیت کو یہ اپنا ہیرو سمجھتے ہیں —— یہ لوگ قلم سے خنجر کا کام لیتے ہیں —— اور نوکِ زباں سے تیر جفا کا —— یہ عترتِ پیغمبر کے ایسے دشمن ہیں —— اگر آج شمر لعین ہوتا —— تو ان کو دیکھ کر شرمسار ہو جاتا —— ان لوگوں کی تبلیغ کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ نسب میں کوئی فضیلت نہیں —— اگر نسب رسول میں کوئی

Marfat.com

عزت اور عظمت و شرافت نہ ہوتی تو یہ منحوس چہرے خود کو سیّد نہ کہلواتے —— اور نہ جعلی سیّد بننے کی جرأت کرتے —— ان کا یہ کردار اس بات کا ثبوت ہے کہ نسبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو عزت و مرتبت کے گلستان آباد ہیں —— وہ تا قیامت تازہ رہیں گے —— میری دعا ہے کہ اللہ کریم ہم سب کی خطاؤں کو معاف فرمائے —— اور جعلی سادات کو اپنی اصل کی طرف لوٹنے کی توفیق کے ساتھ عزت اور طریقت سے نوازے ——

○ —— برادرانِ اسلام! —— آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— از روئے حدیث —— کے عنوان کے تحت اس بابِ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف اکتالیس احادیث نقل کی گئی ہیں —— اور آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از روئے قرآنِ کریم —— کے ضمن میں بھی کافی احادیث بیان ہوئی ہیں —— جو محبان اہلِ بیت کی طمانیت قلبی کے لئے بہت بڑا سرمایۂ حیات ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

○

قیامِ دین کا باعث بھی ہے، عبادت بھی
سجودِ آلِ محمد ، قیامِ آلِ رسول

Marfat.com

امہاتُ المومنین

(رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

خالقِ ارض وسماء نے قرآن مجید میں ازواجِ رسول، امہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا تذکرہ فرمایا ہے اوران کوتمام اہلِ اسلام کی مائیں قرار دیا۔ ارشاد باری ہے:

آیت نمبر (۱)

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ ط

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔'' (الاحزاب:۶)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہرات کوصراحۃً امت کی مائیں اور حضور علیہ السلام کوامت کے روحانی باپ قرار دیا ہے۔

اولیٰ:

اولیٰ کے معنی، زیادہ قریب، زیادہ مالک، زیادہ حق دار کے ہیں۔ یہاں یہ تینوں معنی درست ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔

(بخاری شریف ج ۲، ص ۷۰۵، سطر ۲، مطبوعہ اصح المطابع)

Marfat.com

کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لیے میں دنیا اور آخرت میں سارے انسانوں سے زیادہ اولیٰ اور اقرب نہ ہوں۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔ (بخاری جلد اول ص ۷)

تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کے دل میں میری محبت اپنے باپ، بیٹے اور سب انسانوں سے زیادہ نہ ہو جائے۔

اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ بِمَنْزِلَۃِ الْوَالِدِ ۔ (سنن ابی داؤد بحوالہ تفسیر عثمانی ص ۷۱۷)

بیشک میں تمہارے لیے بمنزلہ باپ کے ہوں۔

اَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ "اس تعلق کے باعث ہر مومن کا فرض ہے کہ ان کا اسی طرح احترام کرے جس طرح اپنی ماں کا احترام کرتا ہے اگر ان جسمانی ماؤں کا احترام نہ کرنے والا رحمت الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے تو جو بدنصیب اپنی روحانی ماؤں کے متعلق گستاخیاں کرنے سے باز نہیں آتے انہیں اپنے حشر کا ابھی سے اندازہ کر لینا چاہیئے۔ (ضیاء القرآن)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے بھائی نہیں۔ کیونکہ بھائی کی بیوی بھاوج ہوتی ہے ماں نہیں ہوتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والد اور تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں، جن لوگوں نے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے بھائی کا درجہ دیا ہے وہ پرلے درجے کے ظالم ہیں۔ اس قسم کے نظریات و خیالات صرف ان

Marfat.com

لوگوں کے ہوسکتے ہیں جن کا تعلق اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ختم ہو چکا ہے۔

خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کا مسلمانوں کی مائیں ہونا دو حکموں کے ضمن میں آتا ہے۔ انتہائی تعظیم وتکریم کے اعتبار سے اور دوسرا ان سے نکاح حرام ہونے کی وجہ سے، میراث، پردہ، اولاد کی حرمت وغیرہ ان احکام میں نہیں۔

آیت نمبر (۲)

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (پ۲۲، س احزاب آیت ۳۲)

ترجمہ: اے نبی کی ازواج (مطہرات) تم نہیں ہو دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کی طرح۔"

اس آیت مقدسہ میں ازواجِ مطہرات کی فضیلت وعظمت بیان کی گئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ازواجُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ ومقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت وزوجیت کی نسبت کے سبب دنیا کی تمام عورتوں سے بالاتر ہے۔ جب آقا علیہ السلام کی ازواج کی مثل دوسری عورتیں نہیں۔ تو خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل کون ہوسکتا ہے؟ جو لوگ خود کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل کہتے ہیں وہ احمق اس آیت مبارکہ پر غور کریں۔

آیت نمبر (۳)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ (پ۲۲ سورہ احزاب آیت ۵۰)

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے حلال کر دی ہیں آپ کے لیے آپ کی ازواج۔

Marfat.com

دنیا میں کوئی جوڑا دعویٰ سے یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ اس کے نکاح کا بارگاہ ربّ العلمین میں کیا درجہ ومقام ہے، لیکن مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہرات کے متعلق ''اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ .'' کا حکم فرما کر یہ اعلان کر دیا ہے کہ نبی کی بیویوں کا ازواجُ النبی ہونا پروردگارِ عالم کی منظوری سے ہے۔ اور یہ منظوری فی الحقیقت ان کے لیے بہت بڑا اعزاز اور فضیلت عظیمہ ہے۔

آیت نمبر (۴)

ربّ العلمین جل جلالہٗ کا ارشاد گرامی ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ (پارہ ۲۸ سورہ تحریم آیت ۱)

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کیوں حرام کرتے ہیں اس چیز کو جسے اللہ نے حلال کر دیا ہے، آپ اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں۔''

اس آیت شریفہ کی شان نزول یہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز عصر کے بعد ازواجِ مطہرات کے حجروں میں تشریف لے جاتے اور تھوڑا تھوڑا وقت ہر رفیقہ حیات کے پاس تشریف رکھتے۔ ایک دفعہ اُمّ المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں کسی نے شہد تحفۃً بھیجا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ان کے کاشانہ اقدس میں رونق افروز ہوتے تو وہ بڑے اہتمام سے شہد پیش کرتیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو طبعی طور پر شہد بہت پسند تھا۔ اس لیے شوق فرماتے، حضرت زینب علیہا السلام کے ہاں معمول سے زیادہ قیام ہو جاتا۔ حضرت زینب علیہا السلام کی مسرت کی حد نہ تھی۔ انہیں اللہ کے محبوب اور اپنے سرتاج کے روئے زیبا کے دیدار کا موقع زیادہ ملتا۔

Marfat.com

لیکن جب امہات المومنین کے حصے سے یہ لمحے صرف ہوتے، ان کے لیے یہ صورت حال ناقابلِ برداشت ہوتی گئی۔ محبت جتنی زیادہ ہوتی ہے۔ رقابت کا جذبہ اتنا ہی قوی ہوتا ہے، آخر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ضبط نہ ہو سکا۔ انہوں نے آپس میں طے کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت زینب علیہا السلام کے پاس سے اٹھ کر ان میں سے جس کے ہاں آئیں وہ یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آ رہی ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغافیر تناول فرمایا ہے (مغافیر، عرفط درخت کی گوند جس میں خفیف سی بساند ہوتی ہے) انہیں علم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نفاست مزاج کے باعث بدبو کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے مغافیر تو نہیں کھایا۔ البتہ زینب علیہا السلام کے ہاں شہد نوش کیا ہے۔ اس کے بعد میں شہد نہیں پیوں گا۔ (ضیاء القرآن)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ازواج کی اجازت فرمانے کے ساتھ ساتھ ایک حد بھی قائم فرما دی تاکہ کوئی شخص ازواج کی خوشنودی کے لیے ایسا نہ کرے کہ حلال اور فائدہ مند چیزوں کو ترک کر دے۔ مذکورہ آیت مبارکہ فی الحقیقت ازواجُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت میں ہے۔

آیت نمبر (۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

(پ۲۱ سورہ احزاب آیت ۲۸)

Marfat.com

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکرم) فرما دیجئے اپنی بیبیوں کو کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش کی خواہاں ہو، تو آؤ تمہیں مال و متاع دے دوں۔ اور پھر تمہیں رخصت کر دوں بڑی خوبصورتی کے ساتھ۔

آیت نمبر ۶

ارشاد خداوندی ہے:

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (پ۲۱، سورہ احزاب آیت ۲۹)

ترجمہ: اور اگر تم چاہتی ہو اللہ اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے ان کے لیے جو تم میں سے نیکوکار ہیں اجر عظیم۔

مندرجہ بالا دونوں آیتوں کی شان نزول یہ ہے کہ ایک روز ازواجِ مطہرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئیں اور آپ سے دنیاوی سامان اور کچھ گھر کا خرچہ بڑھانے کا مطالبہ پیش کیا۔ جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاطرِ عاطر پر گراں گزرا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہرات کا امتحان لیا اور ان کے سامنے دو چیزوں کو رکھ دیا اور اختیار بھی دے دیا کہ ان دونوں میں سے ایک کو پسند کر لیں۔ ازواجِ مطہرات نے دنیا کے مال و متاع اور زندگی کی تمام زینتوں اور لذتوں کو ٹھکرا کر فقر و فاقہ، غربت و درویشی کو قبول کیا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن بے مثال کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت کی عظیم ترین سعادت کو نہ چھوڑا۔ اس سے یہ امر واضح ہو گیا کہ تمام ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری شق کی بشارت میں داخل ہیں۔ اور اس کا ثبوت ایک اور آیت سے بھی ملتا ہے۔

Marfat.com

آیت نمبر ۷

ارشاد خداوندی ہے:

لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ ط وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ○ (پ۲۲ سورہ احزاب آیت ۵۲)

ترجمہ: حلال نہیں آپ کے لیے دوسری عورتیں اس کے بعد اور نہ یہ کہ آپ تبدیل کرلیں ان ازواج سے دوسری بیویاں اگرچہ آپ کو پسند آئے ان کا حسن، بجز کنیزوں کے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے امہاتُ المومنین کو اجازت دے دی کہ چاہے تو فقر و فاقہ کے ساتھ اس کے رسول کی خدمت میں رہیں۔ چاہیں تو الگ ہوجائیں، ان سب نے دنیا اور آسائش دنیا کو ٹھکرا کر کاشانہ نبوت میں عسرت اور تنگی کی زندگی کو خوشی سے قبول کیا تو اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ ایثار بہت پسند آیا۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ اب کسی اور کو شرف زوجیت نہ بخشا جائے۔ چنانچہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی دوسری آزاد عورت کے ساتھ نکاح نہیں فرمایا۔ البتہ کنیزوں کے متعلق رخصت بدستور قائم رکھی گئی۔ (ضیاء القرآن ج ۴، ص ۸۶)

حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ پابندی اس آیت "اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ" سے منسوخ ہوگئی۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر اور نکاح کی اجازت دے دی گئی۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نہیں۔

(تفسیر نور العرفان ص ۶۷۸)

Marfat.com

اس امر کو زیادہ واضح کرنے کے لیے آیت ذیل کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

آیت نمبر ۸

ارشاد خداوندی ہے:

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ○ (پ۲۲ سورہ احزاب آیت ۵۳)

ترجمہ: (اے ایمان والو) تمہیں یہ زیب نہیں دیتا کہ تم اذیت پہنچاؤ اللہ کے رسول کو اور تمہیں اس کی بھی اجازت نہیں کہ تم نکاح کرو ان کی ازواج سے ان کے بعد کبھی بے شک ایسا کرنا اللہ کے نزدیک گناہ عظیم ہے۔''

یعنی تمہیں کسی ایسے کام کے کرنے کی اجازت نہیں جس سے میرے رسول کو تکلیف پہنچے، تمہارا فرض ہے کہ ہر ایسے کام سے اجتناب کرو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرانی طبع کا سبب بن سکتا ہو۔ اور اسی آیت میں دوسرا حکم یہ ہے کہ حضور کے وصال کے بعد حضور کی ازواجِ مطہرات سے کسی کو نکاح کرنے کی اجازت نہیں۔ وہ تمہاری مائیں ہیں اور تم پر قطعاً حرام ہیں۔ تم اس چیز کو معمولی بات مت خیال کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت ہی بڑا جرم ہے۔ کبیرہ گناہ ہے۔ (ضیاء القرآن)

مندرجہ بالا آیت میں مؤمنوں کو پہلے ایذائے رسول سے روکا گیا۔ اور پھر ان پر ازواجِ مطہرات کی حرمت دوام کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایذائے رسول کی جس قدر اقسام ہو سکتی ہیں، ان سب میں سے زیادہ سخت وہ صورت ہو گی جس میں ازواجُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف کوئی رویہ اختیار کیا گیا ہو۔

Marfat.com

آیت نمبر ۹

ارشادربّ العزت ہے:

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝

ترجمہ: (اے ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یاد رکھو اللہ کی آیتوں اور حکمت کی باتوں کو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا لطف فرمانے والا، ہر بات سے باخبر ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں ''بیوت'' کو ضمیر جمع مؤنث ''کن'' سے مضاف کیا گیا ہے اور اسی سورۂ احزاب کی آیت نمبر۵۳ ''لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ'' فرما کر ان بیوت کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب مضاف فرمایا ہے۔ یعنی ایک دفعہ ان گھروں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر بتایا اور ایک دفعہ انہیں گھروں کو ازواجِ مطہرات کے گھر فرمایا۔ اور یہ بات اپنے اندر ایک عظیم شان رکھتی ہے۔

خدائے پاک نے ازواجُ النبی کے گھروں کو مہبط وحی الٰہی اور حکمت ربانی کا گہوارہ قرار دیا۔ اور یہ بات بھی حقیقت ہے کہ مکان کی عزت وتکریم مکین سے ہوتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی ان پاک باز ماؤں کی تعظیم وتکریم کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

Marfat.com

ازواجِ مطہرات جنتی ہیں

سَأَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ وَلَا یَتَزَوَّجُ اِلَیَّ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَاَعْطَانِیْ ذٰلِکَ ۔ (صواعق محرقہ ص ۱۸۶)

''میں نے اپنے ربّ سے دعا کی ہے کہ میں اپنی امت میں سے جس سے نکاح کروں اور جو میری امت میں سے مجھ سے شادی کرے وہ میرے ساتھ جنت میں ہو تو اللہ نے میری یہ دعا قبول فرمالی ہے۔''

شیرازی نے القاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَأَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا اُزَوِّجَ اِلَّا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَلَا اَتَزَوَّجَ اِلَّا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ۔ (صواعق محرقه ص ۱۸۶)

''میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ میں اہلِ جنت کے سوا کسی سے نکاح نہ کروں اور اہلِ جنت ہی میں میری شادی ہو۔''

ان احادیث کی روشنی میں جو بات کھل کر سامنے آئی وہ یہ ہے کہ تمام ازواجِ رسول امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن جنتی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر ایک اُمّ المومنین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت میں آنا منشاء خداوندی کے مطابق تھا۔

Marfat.com

معاندین کو ان امور پر غور کرنا چاہئے۔ ازواجِ مطہرات پر اعتراض عترت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ناروا حملہ ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو اپنی عظیم ترین ماؤں کے بارے میں اپنی ناپاک زبان دراز کرے —— اے اللہ ہمیں ان پاک ماؤں کی عظمت کے طفیل بخش دے اور ہمیں دین اسلام پر قائم رکھ۔ آمین۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّاتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

Marfat.com

اُمّ المومنین
خدیجۃ الکبریٰ
سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہَا

یقیناً مادر اہلِ صفا حضرت خدیجہ ہیں
یقیناً غمگسار مصطفٰے حضرت خدیجہ ہیں

....

خضرؔ! ان سے چلی دنیا میں اولادِ نبی ساری
کہ مخرج اولیں سادات کا حضرت خدیجہ ہیں

(خضرؔ)

ملکہ ملک بقا حضرت اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا وہ عظیم المرتبت ہستی ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اسلام کی خاطر سخت ترین مشکلات و مصائب کو برداشت کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایماء پر اپنی دولت اور مال ومتاع کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا، اور آپ علیہ السلام کی پہلی بیوی ہونے کا شرف بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حصہ میں آیا۔

نام ونسب

آپ کا اسم مبارک خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزّٰی بن قصی ہے۔

Marfat.com

لقب

آپ کالقب۔ طاہرہ اور کنیت، اُمّ ہند۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ ہے۔ (بعض نے زاہدہ لکھا ہے)

عقد

جناب خدیجہ طاہرہ کا پہلا نکاح ابو ہالہ جس کا نام مالک تھا سے ہوا۔

(بعض مورخین نے عتیق مخزومی کوابو ہالہ پر مقدم کیا ہے)

ابو ہالہ بن زرارہ تمیمی سے آپ کے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام ہالہ اور دوسرے کا نام طاہر اور تیسرے کا ہند ہے۔

(رحمتہ اللعالمین ج دوم ص ۱۴۱ سن اشاعت ۱۹۶۸ء (شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

یہ تینوں بھائی صحابی ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

ابو ہالہ کی وفات کے بعد آپ کا عقد عتیق بن عاذ مخزومی سے ہوا جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ہند ہے۔ (خیال رہے کہ ہند ایسا نام ہے جو مرد اور عورت دونوں کے لیے رکھا جاتا ہے)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نکاح

حضرت اُمّ المومنین خدیجہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دوسرے خاوند عتیق کی وفات کے بعد قریش کے کئی سرداروں نے آپ سے نکاح کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، مگر آپ نے تمام درخواستوں کو مسترد فرمادیا اور ازدواجی زندگی پر بیوگی کو ترجیح دی۔

ادھر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اپنے حقیقی چچا حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کفالت میں تھے جوان ہو چکے تھے، آپ کی دیانت وراستبازی، امانت وصداقت اور پاک بازی کے چرچے دور دور تک پھیل چکے تھے حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مالی حالت

Marfat.com

بھی کچھ کمزور تھی اس لیے ان کا خیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی کام پر لگایا جائے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا جناب ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر سیّدہ خدیجہ سے مال ''بطریق مضاربت'' (نفع میں شرکت کی بناء پر کسی سے تجارت کے لیے مال حاصل کرنا) لے کر شام کی جانب تجارت کے لیے تشریف لے گئے۔ سیّدہ خدیجہ سلام اللہ علیہا نے اپنا غلام جس کا نام میسرہ تھا اور اپنا ایک مخصوص آدمی جس کا نام خزیمہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لیے ساتھ کر دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مال تجارت بصرہ میں فروخت کیا اور دوسروں سے دگنا نفع حاصل ہوا اور قافلہ والوں کو بھی آپ کی صحبت و برکت سے بہت نفع ہوا، جس وقت مکہ مکرمہ واپسی ہوئی تو دوپہر کا وقت تھا۔ جناب سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی سہیلیوں کے ساتھ بالا خانے پر تشریف فرما تھیں، انہوں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر دو۲ فرشتے (پرندوں کی صورت میں) سایہ کیے ہوئے ہیں۔ اور جناب طاہرہ کے غلام میسرہ اور خذیمہ نے بھی واپسی پر حضور کے فضل و کمال کا ذکر کیا جس سے متاثر ہو کر حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کا فیصلہ کیا۔

خواب میں دیکھا

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے خواب میں دیکھا تھا کہ آسمانی آفتاب ان کے گھر اتر آیا ہے اور اس کا نور ان کے گھر سے پھیل رہا ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کا کوئی گھر ایسا نہیں ہے جو اس نور سے روشن نہ ہوا ہو۔ جب بیدار ہوئیں تو یہ خواب اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل سے بیان کیا۔ اس نے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ

Marfat.com

نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے نکاح کریں گے۔

(مدارج النبوۃ مترجم، جلد دوم، ص ۷۹۸، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

کتب سیر میں ہے کہ اُمّ المومنین خدیجہ الکبریٰ طاہرہ نے اپنی ایک سہیلی نفیسہ بنت منیہ کی معرفت سرکار کی بارگاہ میں نکاح کی درخواست کی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمالی۔ شادی کی بات طے ہوگئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کسی کو اپنے چچا عمرو بن اسد کے پاس بھیجا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عقد کے وقت موجود ہوں، اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے چچاؤں کے ساتھ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر رؤساء شہر کے ساتھ سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں عقد و نکاح واقع ہوا۔ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بلیغ خطبہ پڑھا۔ اُمّ المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل اور آپ کے چچا عمرو بن اسد نے بھی باری باری خطبہ پڑھا اور چار سو مثقال حق مہر پر نکاح ہوگیا، بعض نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ لکھا ہے ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہے، اور بعض نے بیس اونٹ لکھا ہے، شادی کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف ۲۵ سال اور حضرت اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی ۴۰ سال تھی۔

فضائل طاہرہ

مولائے کائنات حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

خَیْرُ نِسَآئِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَیْرُ نِسَآئِهَا خَدِیْجَةُ بِنْتُ

Marfat.com

خُوَيْلَدٍ ۔(مسلم شریف ج ۲ کتاب الفضائل ص ۲۸۴)

تمام عورتوں سے مریم بنت عمران خدیجہ بنت خویلد افضل ہیں۔

یعنی ہر ایک اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل ہے۔

خدا کا سلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو رہی ہیں ایک برتن لے کر۔ اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے۔

فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَ مِنِّيْ وَ بَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ ۔

(صحیح مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۸۴)

"پھر وہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کو ان کے پروردگار کا سلام کہیے اور میری طرف سے ان کو خوشخبری دیجئے جنت میں ایک گھر کی جو خول دار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اس میں شور وغل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔"

حضرت اُمّ المومنین خدیجہ طاہرہ سلام اللہ علیہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کھانا وغیرہ لا رہی تھیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب آپ کے پاس آئیں تو ان کو اللہ تعالیٰ کا سلام کہنا اور جنت میں ایک موتیوں سے بنے ہوئے مکان کی بشارت دے دینا۔

سبحان اللہ! کتنی شان ہے مومنوں کی اس ماں کی جس کو اللہ تعالیٰ جنت کی خوشخبری

Marfat.com

دیتا ہے اور سلام بھیجتا ہے۔ فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کو اپنے شعر میں یوں بیان کرتے ہیں۔

مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبَ لَا نَصَبَ لَا صَخَبَ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا جنابہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کیا۔ وہ میرے نکاح ہونے سے تین برس پہلے انتقال فرما چکی تھیں۔ اور یہ رشک میں اس وقت کرتی جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف فرماتے)

وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَبُّهُ اَنْ يُّبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِى الْجَنَّةِ ۔

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۸۴)

اور پروردگار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خوشخبری دیں ایک (خوبصورت) مکان کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے۔

وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا اِلٰى خَلَآئِلِهَا ۔

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۸۴)

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکری ذبح کرتے تھے تو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کے پاس اس گوشت کو بھیجتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ازواجِ رسول پر رشک نہیں کیا، البتہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کیا۔ فرماتی ہیں۔

Marfat.com

اِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُوْلُ اَرْسِلُوْبِهَا اِلٰى اَصْدِقَآءِ خَدِيْجَةَ ۔

جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عزیزوں کو بھیجو۔

فَاَغْضَبْتُهٗ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيْجَةَ ۔

ایک دن میں نے آپ سے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا خدیجہ!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَاِنِّيْ قَدْرُزِقْتُ حُبَّهَا ۔

مجھے ان کی محبت دی گئی ہے۔ (مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۸۴)

اس سے معلوم ہوا کہ اپنے قریبیوں کی وفات کے بعد ان کے دوستوں اور تعلق داروں کو یاد رکھنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور وہ لوگ اس بات پر غور کریں جو انتقال کر جانے والے بزرگوں کے ایصال ثواب کی خاطر کھانا پکا کر تقسیم کرنے کو بدعت کہتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طاہرہ کی بہن (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالی) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اجازت مانگنا یاد آیا۔ آپ خوش ہوئے اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ۔ اے اللہ خویلد کی بیٹی ہالہ ——

فَغِرْتُ —— تو میں نے اس بات پر رشک کیا۔ (مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۸۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار حسانہ مرینہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملنے آئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت مہربانی سے اس کا حال

Marfat.com

دریافت فرماتے رہے کہ ہمارے بعد تمہارا حال کیا رہا۔ وہ چلی گئی تو میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ بڑھیا کون تھی، جس سے ایسی عنایت سے حضور باتیں فرما رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلی ہے اسے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بہت محبت تھی۔ (رحمۃ للعٰلمین ج ۲ بحوالہ الاستعاب ج ۲)

وفات خدیجۃ الکبریٰ

روایت میں آتا ہے کہ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی رحلت کے وقت حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے حجرہ پاک میں تشریف لائے تو جناب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی خدمت میں شدت مرض کی شکایت پیش کی۔ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشکبار آنکھوں سے ان کے لیے دعائے خیر کرتے ہوئے فرمایا: ''اے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت آپ کی زیارت کی مشتاق ہے۔'' حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے موت کا فکر نہیں میں تو آپ کی صحبت سے مفارقت کی وجہ سے روتی اور حسرت زدہ ہوں۔ (روضۃ الشہدا ۱ص ۷۸)

زمرگ بیم ندارم دلے ازاں ترسم
کہ مَن بمیرم و توجان دیگراں باشی!

ترجمہ: میں موت کا ڈر نہیں رکھتا، لیکن اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں مر گیا تو تو اوروں کی جان بن جائے گا۔

آخری آرزو

کتاب ''مبکیات'' میں امام وقار رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے کہ جب خدیجہ خاتون

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رحلت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!'' کچھ دیر میرے سامنے تشریف رکھیں تا کہ میں آپ کا آخری دیدار کرلوں اور آپ کے دیدار کے ذوق سے توشہ آخرت تیار کرلوں۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے بیٹھ گئے تو جناب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اپنی زندگی آپ کی خدمتِ اقدس میں بسر کی ہے اور اب قاصد اجل آنے والا ہے اور میں جارہی ہوں۔

میں التماس کرتی ہوں کہ قیامت میں مجھے اپنے ساتھ رکھنا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں میری بات کرتے ہوئے میری بخشش کی درخواست کرنا اور اس مشکل وقت میں میری سفارش وشفاعت فرمانا۔ علاوہ ازیں اگر میری طرف سے آپ کی خدمت میں کوئی کوتاہی ہوگئی ہوتو معاف فرمادینا۔

نیز یہ کہ میری فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چھوٹی ہے اور بغیر ماں کے رہ جائے گی اس پر دستِ رافت اور نگاہِ شفقت رکھنا اس کے ساتھ ہی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ سے ایک بڑی بات کہنا چاہتی ہوں، مگر آپ کے سامنے عرض کرنے کی ہمت نہیں رکھتی۔ میں وہ بات فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتادیتی ہوں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کردے گی۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنسو بہاتے ہوئے ان کے سرہانے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور جناب سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اندر آ کر اپنی والدہ محترمہ کے سامنے بیٹھ گئیں، حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں فرمایا، بیٹی اپنے والد گرامی کی

Marfat.com

خدمت میں عرض کرو کہ میری ماں کی خواہش ہے کہ آپ اپنی چادر مبارک جو نزول وحی کے وقت زیب بدن فرمایا کرتے ہیں، میرے کفن کے لیے عطا فرمادیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مجھ پر رحمت فرمائے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنی والدہ محترمہ کا پیغام آپ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چادر مبارک عطا فرمادی اور فرمایا بیٹی چادر اپنی ماں کو دکھا دو تا کہ وہ خوش ہو جائے۔

بہشتی کفن

اسی اثناء میں حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے آپ اپنی چادر مبارک سنبھال لیں، خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سب کچھ ہمارے راستے پر فدا کر دیا ہے، اس لیے اس کا کفن ہمارے ذمہ ہے۔ ہم اسے اپنے کرم کی پوشاک عطا کریں گے اور اس کے لیے جنت سے پاکیزہ تر کفن بھیجتے ہیں۔ اگر یہ روایت صحت کو پہنچتی ہے تو جنت کا کفن حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خصوصیتوں میں سے ہوگا۔

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال بعثت کے دسویں سال ماہ رمضان میں ہوا اور اس وقت آپ کی عمر شریف پینسٹھ سال تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۲۴ یا ۲۵ سال شریک حیات رہیں، مقام حجون میں دفن کی گئیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ان کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی۔ ان کی وفات کے سال کا نام عام الحزن ہے۔

Marfat.com

ام المؤمنین

سیّدہ سودہ

سَلَامُ اللہِ عَلَیۡہَا

اُمّ اسود ، زینتِ حرمِ امام المرسلین
بنت زمعہ ، پیکرِ ایثار ، اُمّ المومنین
جس نے جانی ہر رضائے مصطفےٰ اپنی رضا
سیّدہ سودہ وہ ہیں مخدومۂ اہلِ یقین
ان کا حجرہ قصرِ جنت سے ہے اعلیٰ بے گماں
آیا جایا جس میں کرتے تھے شہِ دنیا و دیں
از طفیل سیّدہ سودہ کرم ہو یا کریم
تیرے در پر وا کیے دامن کھڑا خضرِ حزیں

(خضر)

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ سودہ بنت زمعہ سلام اللہ علیہا وہ عظیم خاتون ہیں جو جذبہ ایثار کی دولت سے مالا مال تھیں، سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا طاہرہ کے انتقال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غموں میں شریک ہوئیں یہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس دور میں ایمان لائیں وہ دور اہلِ ایمان کے لیے مصائب وشدائد کا دور تھا، اس وقت

Marfat.com

اسلام میں داخل ہونا گویا مشکلات و آلام کی وادیوں میں قدم رکھنا تھا۔آپ پہلے ایمان لائیں، پھر آپ کی ترغیب سے آپ کے شوہر سکران مشرف بہ اسلام ہوئے۔

نام ونسب

سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی—— آپ کا نسب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب شریف سے لوی میں مل جاتا ہے—— آپ کی کنیت—— اُمّ الاسود ہے—— اور آپ کی والدہ کا نام شموس بنت قیس ہے۔

عقد اول

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمرو بن عبد الشّمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں آپ نے اپنے شوہر اور اپنی والدہ کے ساتھ حبشہ کی جانب ہجرت ثانیہ فرمائی۔آپ کے پہلے شوہر سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ پہنچ کر وفات پائی۔ایک روایت کے مطابق حبشہ میں ہی فوت ہوئے۔

سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک لڑکا عبد الرحمٰن پیدا ہوا جس نے جنگ جلولا میں شہادت پائی۔

خواب کی تعبیر

علامہ شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں ارقام فرماتے ہیں کہ اُمّ المومنین سیّدہ سودہ سلام اللہ علیہا نے ایک روز خواب دیکھا کہ وہ ٹیک لگائے ہوئے ہیں اور آسمان سے چاند ان پر آن پڑا ہے۔آپ نے یہ خواب اپنے شوہر سکران رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ اگر تم سچ کہتی ہو تو عنقریب میں فوت ہو جاؤں گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں چاہیں گے۔ اسی دن سے حضرت سکران رضی اللہ تعالیٰ عنہ خستہ ہو گئے اور چند دن کے اندر وہ وفات پا گئے اور حضرت سودہ تہی دامن ہو گئیں، یہاں تک کہ نبوت کے دسویں سال سیّدہ خدیجہ سلام اللہ علیہا کی وفات کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور چار سو درہم ان کا مہر مقرر ہوا اور مدینہ طیبہ ہجرت کر کے آئیں۔ (مدارج النبوۃ (مترجم) ج ۲ص ۸۰۲)

ایثار

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بوڑھی ہو گئیں تو آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہیں ایسا نہ ہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے طلاق دے دیں اور میں شرف صحبت سے محروم ہو جاؤں۔ اور یہ خدشہ آپ کو اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طبعی میلان کی بناء پر پیدا ہوا، چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی وقار میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ میری باری کا دن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دینا چاہیں تو اس پر آپ کو مکمل اختیار ہے۔ تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیش کش قبول فرمالی۔

مفتی بغداد علامہ ابوالفضل شہاب الدین سیّد محمود آلوسی بغدادی (متوفی ۱۲۷۰ھ) اپنی معرکۃ الآرا تفسیر ـــــ رُوحُ الْمَعَانِیْ فِیْ تَفْسِیرِ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَالسَّبْعِ الْمَثَانِیْ ۔ میں حضرت ابن عباس کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خوف لاحق ہو گیا کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں طلاق دے دیں گے، اسی لیے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

لَا تُطَلِّقْنِیْ وَاجْعَلْ یَوْمِیْ لِعَائِشَۃَ فَفَعَلَ ۔

(تفسیر روح المعانی جزء خامس ص ۱۶۱ مطبوعہ مکتبہ)

آپ مجھے طلاق نہ دیں اور میری باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

رسولِ پاک کے گھر کو سنبھالا بی بی سودہ نے
رسولِ پاک کے بچوں کو پالا بی بی سودہ نے
رضائے مصطفےٰ پر اپنی باری کو فدا کر کے
کیا ہے پیش عظمت کا حوالہ بی بی سودہ نے

(خضر)

وفات

اُمّ المؤمنین سیّدہ سودہ سلام اللہ علیہا کے سال وفات میں مؤرخین میں بہت اختلاف ہے بعض نے لکھا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔ بعض نے ۵۴ھ اور بعض نے ۵۵ھ سال وفات لکھا ہے۔

Marfat.com

ام المؤمنین

عائشہ صدیقہ

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا

ہے صدیقہ جنابِ عائشہ صدیق کی بیٹی
ہے محبوبۂ محبوب خدا ، صدیق کی بیٹی
وہ دین کی عارفہ و عالمہ اور ماں ہے امت کی
وہ ہے ہر اک خضرؔ کی رہنما صدیق کی بیٹی

(خضرؔ)

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا، سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیسری بیوی ہیں، ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہی وہ عالی مرتبت خاتون ہیں جن کی اسلامی خون سے ولادت اور اسلام شیر سے پرورش ہوئی۔ اور جن کا پہلا نکاح سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوا۔

آپ نے دینی میدان میں محیر العقول کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ آپ علم وفضل اور اجتہاد میں اپنی مثال آپ تھیں، تقویٰ وطہارت اور عبادت وریاضت میں ایک بلند ترین مقام رکھتی تھیں۔

Marfat.com

نام ونسب

آپ کا نام شریف عائشہ بنت ابوبکر صدیق بن ابی قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی ہے۔

ماں کا نام۔زینب اُمّ رومان بنت عامر ہے۔اور آپ کی کنیت اُمّ عبداللہ ہے۔

ام عبداللہ

مدارجُ النبوت میں ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ ان کی کنیت مقرر فرمائیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنی بہن (اسماء بنت ابی بکر) کے صاحبزادے سے اپنی کنیت رکھ لو یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک ان کے منہ میں ڈالا اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا یہ عبداللہ ہیں اور تم اُمّ عبداللہ۔(مدارج النبوت (مترجم ص۸۰۳)

عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا

از روئے قرآن عزیز

قرآنی فیصلوں سے انحراف اہلِ اسلام کا شیوہ نہیں۔جب کسی مقام پر اختلاف کی صورت درپیش آئے تو مسلمان اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن عزیز کی طرف رجوع کرتے ہیں اور قرآن پاک ہی ان کی ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے اور یہ بھی قرآن کا ہی فیصلہ ہے کہ قرآنی احکام اٹل اور ہر قسم کے شبہات سے بالاتر ہیں اس میں شک کی کوئی گنجائش

Marfat.com

نہیں۔

اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاف و شفاف، بے داغ اور آفتاب نیم روز کی طرح چمکتے ہوئے کردار اور مجتہدانہ بصیرت کا بعض سطحی سوچ رکھنے والے لوگوں کو اعتراف نہیں، ان امور کے پیش نظر آیئے قرآن مجید سے پوچھتے ہیں کہ جناب عائشہ اُمّ المومنین کا مقام کیا ہے؟ اور ان کے معاندین کس زمرہ میں آتے ہیں۔

آیت نمبر ا

"اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ لِکُلِّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ○ (پارہ ۱۸ سورہ نور آیت ۱۱)

ترجمہ: "بیشک جنہوں نے جھوٹی تہمت لگائی۔ وہ ایک گروہ ہے تم میں سے، تم اسے اپنے لیے برا خیال نہ کرو بلکہ یہ بہتر ہے تمہارے لیے۔ ہر شخص کے لیے اس گروہ میں سے اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمایا اور جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا ان میں سے اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔"

واقعہ افک

افک: عربی میں بہتان کو کہتے ہیں مُندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اس سے مراد وہ بہتان ہے جو اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر منافقوں کی طرف سے لگایا گیا۔ دشمنان اسلام نے اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت اور ہادی اسلام کی عزت وشوکت کو دیکھ کر اُمّ المومنین پر بہتان باندھا، سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس وعزت پر حملہ کر کے کمینگی کی انتہا کردی۔

Marfat.com

اس واقعہ کو اُمّ المومنین علیہا السلام نے خود بیان فرمایا، فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے، جس کے نام قرعہ نکلتا اس کو ہم رکابی کا شرف بخشتے، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غزوہ بنی مصطلق پر روانہ ہوئے تو حسب معمول قرعہ ڈالا گیا تو میرا نام نکلا، چنانچہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ گئی اس وقت پردہ کے احکام نازل ہو چکے تھے، مجھے میرے ہودج (عماری اونٹ کا باپردہ کجاوہ) میں بیٹھا کر ہودج اونٹ پر رکھ دیا جاتا اور جہاں قیام کیا جاتا وہاں ہودج اتار دیا جاتا، جب جہاد سے فراغت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے واپسی کا قصد فرمایا، ہم مدینہ شریف کے قریب پہنچے اور رات بسر کی۔ رات کے پچھلے حصہ میں کوچ کی تیاری شروع ہوگئی۔ میں قضائے حاجت کے لیے باہر گئی۔ جب واپس آنے لگی۔ فَاِذَا عِقْدٌ لِّیْ مِنْ جَزْعِ ظَفَّارٍ قَدِ انْقَطَعَ۔ ''تو دیکھا کہ ظفار کے نگینوں والا میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا تھا، میں اس کی تلاش میں پھر لوٹ گئی، لیکن جب واپس آئی تو لشکر وہاں سے کوچ کر چکا تھا۔ جو لوگ میرے ہودج کو رکھنے اور پھر اتارنے پر مامور تھے انہوں نے حسب عادت میرا ہودج اٹھایا اور اونٹ پر کس دیا۔ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ میں ہودج میں نہیں ہوں، کیونکہ اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں۔ کیونکہ غذا مرغن نہیں ہوا کرتی تھی اور میں تو کم عمر تھی اس لیے ہودج میں، میرے نہ ہونے کا انہیں احساس تک نہ ہوا، جب میں واپس آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا یہ خیال کر کے جب وہ مجھے نہیں پائیں گے۔ تو میری تلاش میں یہاں آئیں گے، میں وہیں ٹھہر گئیں۔ صفوان بن معطل سلمی ذکوانی کی یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ لشکر کے پیچھے پیچھے رہتے، جب لشکر کوچ کرتا تو وہاں پہنچتے، اگر کسی کی کوئی چیز پڑی ہوئی ملتی تو اسے اٹھا کر اس کے مالک

Marfat.com

تک پہنچا دیتے، میں چادر لپیٹ کر لیٹ گئی، اتنے میں صفوان آ پہنچے، ابھی صبح کا اندھیرا تھا انہوں نے کسی کو دور سے سویا ہوا دیکھا تو قریب آئے۔ پردے کے احکام نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا اس لیے مجھے پہچان گئے اور بلند آواز سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا ان کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، انہوں نے اپنا اونٹ میرے قریب لا کر بٹھایا اور مجھے سوار کر کے چل دیئے۔ ہم دوپہر کے وقت لشکر سے آملے۔

وَكَانَ الَّذِیْ تَوَلّٰی الْاِفْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ سَلُوْلَ ۔

جس نے اس بہتان کی سرپرستی کی وہ عبداللہ بن ابی سلول (رئیس المنافقین) تھا۔

جب میں مدینہ پہنچی تو بیمار ہو گئی اور ایک ماہ تک بیمار پڑی رہی لوگوں میں اس بات کا خوب چرچا ہوتا رہا۔ لیکن مجھے قطعاً اس کا کوئی علم نہ تھا البتہ ایک بات مجھے کھٹک رہی تھی کہ میری علالت کے وقت جو لطف و عنایت حضور پہلے مجھ پر فرمایا کرتے تھے وہ مفقود تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مزاج پرسی کے لیے تشریف لاتے۔

فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ تِيْكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ ۔

تو سلام فرماتے پھر دریافت فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے پھر تشریف لے جاتے۔

اس سے مجھے شک گزرتا تاہم مجھے اس شرانگیز پروپیگنڈے کی خبر تک نہ تھی، بیماری کے بعد میں بہت نقاہت اور کمزوری محسوس کرنے لگی۔ ایک رات اُمّ مسطح کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے مدینہ سے باہر گئی کیونکہ اس وقت تک گھروں میں بیت الخلاء

Marfat.com

بنانے کا رواج نہ تھا اور ہم عرب کے دستور کے مطابق جنگل ہی میں جایا کرتی تھیں۔ اُمّ مسطح حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ زاد بہن تھیں، ہم دونوں جب فارغ ہو کر واپس آ رہی تھیں تو اُمّ مسطح کا پاؤں چادر میں الجھا اور وہ گر پڑیں۔ ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا۔ تَعِسَ مِسْطَعٌ ۔ کہ مسطح ہلاک ہو۔ یہ اس کا بیٹا تھا۔ میں نے کہا کہ آپ نے بہت بری بات کی۔ اَتَسُبِّیْنَ رَجُلاً شَهِدَ بَدْرًا ۔"

کیا آپ ایسے آدمی کو برا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا اس نے کہا کیا تم نے نہیں سنا جو طوفان اس نے برپا کر رکھا ہے، میرے استفسار پر اس نے سارا واقعہ مجھے سنا دیا، یہ سن کر میرا مرض پھر عود کر آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا کَیْفَ تِیْکُمْ ۔ "تمہارا کیا حال ہے۔" میں نے عرض کی مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ مقصد یہ تھا کہ میں والدین سے اس خبر کے متعلق تفصیلی حالات دریافت کروں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دے دی، میں میکے چلی آئی، میں نے اپنی والدہ سے کہا۔

یَا اُمَّتَاهُ مَا یَتَحَدَّثُ النَّاسُ؟

"امی جان لوگ یہ کیا باتیں بنا رہے ہیں۔"

انہوں نے کہا بیٹی زیادہ غمگین ہونے کی ضرورت نہیں۔ جب کوئی عورت پاکیزہ صورت ہو اور اس کا شوہر اسے محبوب رکھے اور اس کی سوکنیں بھی ہوں تو اس قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میں نے کہا سبحان اللہ! لوگ میرے متعلق ایسی باتیں کر رہے ہیں، میں رات بھر جاگتی رہی اور روتی رہی، صبح ہوئی تب بھی آنسو جاری تھے اور نیند کا نام ونشان تک نہ تھا۔ جب نزول وحی میں تاخیر ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا، اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری برائت کی، ان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل کی جو محبت تھی اس کو ظاہر کیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اتنے رنجیدہ خاطر کیوں ہیں اس کے علاوہ عورتوں کی کیا کمی ہے۔

اگر حضور تصدیق فرمانا چاہتے ہیں تو بریرہ لونڈی کو بلا کر دریافت فرمائیے، وہ آپ سے سچ کہے گی۔ کیونکہ عورتیں ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ بریرہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكِ) ـــــ کیا تم نے ان میں کوئی شک والی بات دیکھی ہے؟ بریرہ نے عرض کیا۔

وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا اَغْمِصُهٗ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاتِىْ الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ ۔

”مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ میں نے تو ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس کے باعث ان پر کوئی حرف رکھوں۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ وہ کم سن لڑکی ہیں اور کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ کلام اُمّ المومنین کے خلاف ہرگز نہیں اور نہ ہی آپ نے اس سے اُمّ المومنین کے فراق کا ارادہ کیا تھا ـــــ بلکہ آپ نے جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انتہائی غم واندوہ میں دیکھا جو منافقوں کے بہتان سے ہوا تھا تو انہوں نے

Marfat.com

اس صورت میں تسلی واطمینان کی راہ اختیار کی اور عرض کیا تھا ــــــ بعض کوتاہ بینوں نے کچھ اور سمجھ لیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اس لیے کہا تھا کہ آپ کو اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (معاذ اللہ) عناد تھا ــــــ کاملان اہلِ اسلام سے ناممکن ہے کہ ان کے قلوب میں ایسا تخیل ہو جس کو عام سنجیدہ انسان بھی تصور میں جگہ نہیں دیتے۔ (تفہیم القرآن)

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے اس روز عبداللہ بن ابی بن سلول کے خلاف مدد چاہی اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر ارشاد فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَّغَنِي اَذَاهُ فِي اَهْلِ بَيْتِي "فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى اَهْلِي اِلَّا خَيْرًا .

"اے مسلمانو! اس شخص کے مقابلے میں میری کون مدد کرتا ہے، جس نے میری گھر والی کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے، خدا کی قسم! میں اپنی زوجہ مطہرہ میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔"

سعد بن معاذ انصاری کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے ــــــ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ ــــــ "تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔"

اگر وہ قبیلہ خزرج سے ہے تو جس طرح آپ حکم فرمائیں اس کی تعمیل کی جائے گی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سعد بن عبادہ اٹھے جو خزرج کے سردار تھے اور بڑے صالح آدمی تھے لیکن ان کی قبائلی عصبیت بیدار ہو گئی انہوں نے کہا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ کیونکہ تمہیں علم ہے کہ وہ شخص خزرجی ہے اس لیے تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اگر وہ اوس قبیلہ کا فرد ہوتا تو تم ایسا نہ کہتے، غرضیکہ تلخ کلامی یہاں تک بڑھی کہ قریب تھا کہ دونوں قبیلوں میں لڑائی چھڑ جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کے جوش کو

Marfat.com

ٹھنڈا کیا اور معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ فرماتی ہیں۔ میرے شب و روز گریہ زاری میں گزرتے لمحہ بھر کے لیے نیند نہ آتی، میرے والدین کو یہ اندیشہ لاحق ہو گیا کہ اس طرح رونے سے اس کا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ ایک دن میں رو رہی تھی میرے والدین بھی میرے پاس بیٹھے تھے ایک انصاری عورت ملنے کے لیے آئی وہ بھی بیٹھ کر رونے لگی، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے، سلام فرمایا اور بیٹھ گئے، اس سے پہلے کبھی بیٹھے نہ تھے۔ ایک مہینہ گزر چکا تھا، میرے بارے میں کوئی وحی نہیں اتری تھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیٹھتے وقت وحدانیت معبود کی شہادت دی۔ اس کے بعد فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے شک تمہارے متعلق مجھ تک یہ بات پہنچی ہے۔ اگر تم اس سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بری کر دے گا اور اگر تم سے قصور سرزد ہو گیا ہے تو توبہ کر لے۔ کیونکہ بندہ اپنے قصور کا اعتراف کر لے اور توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، میرے آنسو یک دم خشک ہو گئے۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس بات کا جواب دیں تو دونوں نے معذوری ظاہر کی۔ میں اگرچہ نوعمر تھی اور زیادہ قرآن بھی نہ پڑھا ہوا تھا۔ لیکن میں نے عرض کیا۔ بخدا آپ لوگوں نے ایک بات سنی اور وہ تمہارے دلوں میں جم گئی اگر میں یہ کہوں کہ میں بے گناہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو آپ لوگ میری بات نہیں مانیں گے۔ اب میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ بات کہوں جو یوسف علیہ السلام کے باپ نے کہی تھی۔

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَّاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۔

پس صبر ہی اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو۔

Marfat.com

پھر میں منہ پھیر کر بستر پر لیٹ گئی مجھے یقین تھا اللہ تعالیٰ ضرور میری براءت فرمائے گا، لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ میرے بارے میں آیات قرآنی نازل ہوں۔ میں اپنے آپ کو اس کا اہل نہ سمجھتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہیں تشریف فرما تھے کہ نزول وحی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ سردی کے موسم میں بھی نزول وحی کے وقت پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح ڈھلکنے لگے تھے۔ جب وہ کیفیت ختم ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس رہے تھے اور پہلی بات جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی وہ یہ تھی۔

يَا عَآئِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ ۔

اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس الزام سے بری فرما دیا ہے۔

میری والدہ نے مجھے کہا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اٹھ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کرو میں نے کہا بخدا میں نہیں اٹھوں گی نہ کسی کا شکریہ ادا کروں گی صرف اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی، جس نے میری براءت فرمائی۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں۔

اس طرح منافقین کا اٹھایا ہوا یہ طوفان تھا۔ اگرچہ اس کا سرغنہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی تھا، لیکن اس نے شد و مد سے بات کا بتنگڑ بنایا کہ کئی سادہ لوح مسلمان اس کی لپیٹ میں آ گئے، چنانچہ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مسطح اور حمنہ بنت جحش کا نام اسی زمرہ میں لیا جاتا ہے، انہیں حد قذف لگائی گئی اور عبداللہ بن ابی کو بعض اقوال کے مطابق حد لگائی گئی، لیکن اکثر کا خیال یہ ہے کہ اس سے تعرض نہیں کیا گیا۔ اسے خدا کی آتش انتقام میں ہمیشہ جلتے رہنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

بخاری شریف جلد ثانی ص ۶۹۶ تا ۶۹۸ مطبوعہ اصح المطابع کراچی ---- ضیاء القرآن ج ۳ ص ۲۹۵ تا ۲۹۸ ---- جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۵۲ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی۔

Marfat.com

آیت نمبر۲

سیّدہ عائشہ صدیقہ اُمّ المومنین سلام اللہ علیہا کی عفت و پاکیزگی پر منافقین نے جو بہتان تراشی کی تو اس کے بارے میں حضور علیہ السلام نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ فرمایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔

مَنْ زَوَّجَكَهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ .

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کی زوجیت میں کس نے دیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

اَفَتَظُنُّ اَنَّ رَبَّكَ دَلَّسَ عَلَيْكَ فِيْهَا .

کیا آپ یہ خیال فرماتے ہیں کہ آپ کے رب نے یہ معاملہ آپ سے مخفی رکھا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں۔

سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ . (پارہ ۱۸، سورۂ نور آیت ۱۶)

اے اللہ! تو پاک ہے۔ یہ بہت بڑا بہتان ہے۔ (صواعق محرقہ ص ۱۰۰)

یہ وہ الفاظ ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان پر جاری ہوئے اور یہ الفاظ بعینہ سورۂ نور کی ایک آیت کی صورت اختیار کر گئے۔

تفسیر نسفی میں ــــــ قصہ افک

عمر، عثمان اور علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

جب منافقوں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہتان

Marfat.com

تراشی کی تو مدینۃ الرسول کی گلیوں میں اداسی چھا گئی۔ صحابہ کرام کے دل اضطراب کی لپیٹ میں آ گئے۔ افواہوں کے نوک دار کانٹوں نے محبت وعقیدت کے پھولوں کی پتیوں کو زخمی کر دیا۔ منافقین کی لمبی لمبی زبانیں آگ اگل رہی تھیں —— دشمنان اسلام نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ یہود ونصاریٰ کے پروپیگنڈا نے جلتی پر تیل کا کام کیا —— ایسے حالات میں شاہ مدینہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پریشان ہونا ایک طبعی امر تھا۔ جب یہ بہتان، طوفان کی صورت اختیار کر گیا۔ تو پھر چہرہ پر انوار پر اضطرابی کیفیت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں نثار آگے بڑھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں نہایت ادب سے معروضات پیش کیں۔ جنہیں امام ابوالبرکات نسفی نے اپنی تفسیر میں نقل فرمایا ہے —— سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے سب سے پہلے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

اَنَا قَاطِعٌ بِکِذْبِ الْمُنَافِقِیْنَ ۔

منافقوں نے جو اُمّ المومنین پر بہتان باندھا ہے میں اس جھوٹ کو مسترد کرتا ہوں۔

لِاَنَّ اللّٰہَ عَصَمَکَ مِنْ وَّقُوْعِ الذُّبَابِ عَلٰی جِلْدِکَ ۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم اطہر پر مکھی کو بیٹھنے سے منع فرمادیا ہے۔

لِاَنَّہٗ یَقَعُ عَلَی النَّجَاسَاتِ فَیَتَلَطَّخُ بِھَا ۔

کیونکہ وہ نجاست پر بیٹھتی ہے، جس سے گندگی مل جاتی ہے۔

فَلَمَّا عَصَمَکَ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ الْقَذْرِ مِنَ الْقَذَرِ ۔

Marfat.com

جب خدا نے آپ کو اتنی سی گندگی سے محفوظ رکھا ہے تو

فَكَيْفَ لَا يَعْصِمُكَ عَنْ صُحْبَةِ مَنْ تَكُوْنُ مُتَلَطِّخَةً بِمِثْلِ هٰذِهِ الْفَاحِشَةِ؟

پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو ایسی عورت کی صحبت سے محفوظ نہ فرمائے جو آلودہ ہو اس قسم کی برائی کے ساتھ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز بیاں ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے کتنے نفیس پیرایہ میں حسین ترین استدلال پیش کیا۔ جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ چمک اٹھا — آپ کے بعد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور اُمّ المومنین کی پاکیزگی کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

اے اللہ پاک کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

"اِنَّ اللہَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّكَ عَلَى الْاَرْضِ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے سایہ کو زمین پر نہیں پڑنے دیا۔

لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ

تاکہ کسی انسان کا قدم آپ کے سایہ پر نہ آسکے۔

فَلَمَّا لَمْ يُمَكِّنْ اَحَدًا مِّنْ وَّضْعِ الْقَدَمِهٖ عَلٰى ظِلِّكَ۔

جب اللہ نے کسی کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ اپنا قدم آپ کے سایہ پر رکھے۔

كَيْفَ يُمَكِّنُ اَحَدًا مِنْ تَلْوِيْثِ عِرْضِ زَوْجَتِكَ۔

تو وہ کسی کو کیسے قدرت وہمت دے گا کہ آپ کی زوجہ محترمہ کی عزت کو ملوث کرے۔

Marfat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استدلال اور طرز بیان تشفی کی نرم و نازک اور پاکیزہ حریر میں لپٹا ہوا ہے۔ جس میں سیّد عالم کی لطافتوں کا تذکرہ بھی ہے۔ اُمّ المومنین کی پاک دامنی کا ذکر بھی ہے۔

اب ذرا مولائے کائنات، باب شہر علوم، حضرت سیّدنا علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کا بیان و کلام بھی دیکھیں جو اپنے اندر حقائق کا ایک پورا جہاں بسائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ اس سیّد العرب کا کلام ہے جو متکلمین کا امام ہے۔

جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی وقار میں عرض کرتے ہیں۔ اے شاہ عالم" ایک بار آپ کی نعل مبارک کے ساتھ آلائش لگ گئی تھی۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَكَ اَنَّ عَلٰی نَعْلَیْكَ قَذَرًا وَّ اَمَرَكَ بِاِخْرَاجِ النَّعْلِ عَنْ رِجْلِكَ بِسَبَبِ مَاالْتَصَقَ بِهٖ مِنَ الْقَذَرِ ۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر بتایا اور اس نعل کو پاؤں سے الگ کرنے کی عرض کی۔ کیونکہ اس کے ساتھ آلائش لگی ہوئی تھی۔

فَکَیْفَ لَا یَاْمُرُكَ بِاِخْرَاجِهَا بِتَقْدِیْرِ اَنْ تَکُوْنَ مُتَلَطِّخَةً بِشَیْءٍ مِنَ الْفَوَاحِشِ؟

اس وجہ سے کہ وہ کسی ایسی ویسی برائی میں ملوث ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی ویسی بات ہوتی تو خدا بزرگ و برتر اس امر کو کس طرح برداشت فرماتے۔

تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل ج ۲ ص ۴۹۴، مطبوعہ دار الکتاب العربیہ لبنان (تفسیر نفسی علی ہامش الخازن جلد ۳، ص ۳۴۳)

مندرجہ بالا تفسیر جو سورۂ نور (پارہ ۱۸) کی آیت نمبر ۱۲ کے آخری الفاظ (هٰذَا اِفْكٌ

Marfat.com

مُّبِیۡنٌ) (افک جھوٹی بات کو کہتے ہیں) کے ضمن میں علامہ نسفی نے بیان فرمائی ہے جہاں اس میں جناب عمر فاروق، جناب عثمان غنی اور مولا علی رضی اللہ عنہم کے صداقت کی خوشبو میں ڈھلے ہوئے الفاظ میں محبت وعقیدت کے جذبات کی ترجمانی ہوتی ہے۔ وہاں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بے مثل معجزات وکمالات اور اوصاف حمیدہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جو لوگ سرکار کے صحابہ پر طعن کرتے ہیں وہ ان حقیقتوں کی روشنی کو اپنے دلوں میں بسا لیں۔ اور جو لوگ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے مثل تصور کرتے ہیں۔ وہ بھی مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں اپنے بے حقیقت نظریات پر نظر ثانی فرمائیں۔ کوئی نبی، کوئی مرسل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل نہیں ہے۔ کسی پیغمبر کے اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے مثل نہیں یہ وہ حقیقت ہے جس سے انکار کا کسی صاحب ایمان کے تخیلات میں یارا نہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل کہنے والے ذرا غور کریں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم اطہر پر نجاستوں کی دنیا میں بسیرا کرنے والی مکھی نہیں بیٹھ سکتی۔ جب کہ معاندین مکھیوں کے جھرمٹ میں زندگیاں بسر فرما رہے ہیں۔ خدا نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑنے دیا کہ کہیں کسی انسان کا قدم حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ پر نہ آجائے۔ آقائے قدسیاں کے پاؤں کی نعلین کے ساتھ مچھر کے پر کے برابر بکری کی مینگنی کا فضلہ لگ جائے تو سدرہ سے جبرائیل علیہ السلام نازل ہو کر دست بستہ عرض کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاک طیب اور ریشم سے زیادہ نرم و نازک پاؤں سے نعل اتار دیں کہ اس میں تھوڑی سی آلائش لگ گئی ہے۔ جو جبرائیل علیہ السلام اور ربّ جلیل کو گوارا نہیں۔ نبوت کی طبیعت کی نفاست پر یہ امر بھی گراں ہے کہ نعلین

Marfat.com

کے تلوے میں ایسی چیز لگ جائے جو آلائشوں کے قبائل سے تعلق رکھتی ہو۔ ادھر کمالات نبوت کے منکرین کی طرف دیکھیں جو قعر مذلت میں ڈبکیاں کھا رہے ہیں۔

آیت نمبر ۳

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○ (سورہ نور آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ (افواہ) سنی تو گمان کیا ہوتا مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنوں کے بارے میں نیک گمان اور کہہ دیا ہوتا کہ یہ تو کھلا ہوا بہتان ہے۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

هٰذَا عِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ .

''یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کو عتاب اور سرزنش فرما رہے ہیں کہ تم نے سنتے ہی اس بہتان کی تردید کیوں نہ کر دی۔''

اس میں تردد کی غلطی کیوں کی۔ تمہیں تو فوراً کہہ دینا چاہئے تھا۔

هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ .

یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے۔

آیت نمبر ۴

لَوْلَا جَآءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ (سورہ نور آیت نمبر ۱۳)

ترجمہ: ''(اگر وہ سچے تھے تو) کیوں نہ پیش کر سکے اس پر چار گواہ۔ پس جب

Marfat.com

وہ پیش نہیں کر سکے گواہ تو (معلوم ہو گیا کہ) وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔"

اگر ان کے اس دعوے میں رائی کے برابر بھی صداقت ہوتی تو وہ گواہ پیش کرتے۔ لیکن ان کا گواہ پیش کرنے سے قاصر رہنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ الزام بالکل من گھڑت ہے اور محض حسد کا نتیجہ ہے۔

آیت نمبر ۵

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (سورہ نور آیت نمبر ۱۴)

ترجمہ: اور اگر نہ ہوتا اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں تو پہنچتا تمہیں اس سخن سازی کی وجہ سے سخت عذاب۔

اس آیت میں صرف ان لوگوں سے خطاب ہے جو تہمت میں شریک ہو گئے یا تردد کرتے ہوئے خاموش رہے، یعنی تم کو توبہ کی مہلت اور توبہ کرنے پر معافی کا وعدہ ہے اسی لیے تم عذاب سے بچ گئے۔

آیت نمبر ۶

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ (سورہ نور آیت نمبر ۱۵)

ترجمہ: (جب تم ایک دوسرے سے) نقل کرتے تھے اس (بہتان) کو اپنی زبانوں سے اور کہا کرتے تھے اپنے مونہوں سے ایسی بات جس کا تمہیں کوئی علم ہی نہ تھا نیز تم خیال کرتے کہ یہ معمولی بات ہے حالانکہ یہ بات اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی تھی۔"

آیت نمبر ۷

"وَلَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ قُلۡتُمۡ مَّا یَكُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ٭ سُبۡحٰنَكَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِیۡمٌ ۝ (سورہ نور آیت نمبر ۱۶)

ترجمہ: "اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ (افواہ) سنی تو تم نے کہہ دیا ہوتا، ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم گفتگو کریں اس کے متعلق اے اللہ تو پاک ہے یہ بہت بڑا بہتان ہے۔"

یہاں "سُبۡحٰنَكَ" ذکر کر کے اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک اور منزہ ہے کہ اس کے رسول کی زوجہ محترمہ کا دامن ایسے الزام سے آلودہ ہو گویا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفیقہ حیات پر الزام لگانا نبی مکرم پر الزام لگانا ہے۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام لگانا آپ پر نہیں بلکہ ربّ کریم پر ہے۔ جس نے ایسا نبی بنایا۔ یاد رہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاک دامنی کو ثابت کرنے کے لیے زبان قدرت نے وہی اسلوب اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں کی تردید کے وقت اختیار کیا جاتا ہے۔ (ضیاء القرآن)

آیت نمبر ۸

یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنۡ تَعُوۡدُوۡا لِمِثۡلِهٖۤ اَبَدًا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۝

(سورہ نور آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: "نصیحت کرتا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ کہ دوبارہ اس قسم کی بات ہرگز نہ کرنا اگر تم ایمان دار ہو۔"

Marfat.com

آیت نمبر۹

"وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ (سورہ نور آیت نمبر ۱۸)

ترجمہ: "اور کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لیے (اپنی) آیتیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا بڑا دانا ہے۔"

آیت نمبر۱۰

"اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (سورہ نور آیت نمبر ۲۰)

ترجمہ: "بیشک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ پھیلے بے حیائی ان لوگوں میں جو ایمان لاتے ہیں (تو) ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ تعالیٰ (حقیقت) کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

آیت نمبر۱۱

"وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

(سورہ نور آیت نمبر ۲۰)

ترجمہ: "اور اگر نہ ہوتا تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بہت مہربان (اور) رحیم ہے (تو) تم بھی نہ بچ سکتے۔

یعنی اے تہمت لگانے والو تم پر سخت ترین عذاب آتا جو آج تک کسی پر نہ آیا کیونکہ تم نے اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین رسول کی زوجہ مطہرہ —— طیبہ —— عفیفہ —— محفوظہ پر بہتان لگایا۔

Marfat.com

قارئین! یہ گیارہ آیات اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ سلام اللہ علیہا کی پاک دامنی کے بارے میں نازل ہوئیں اور ان آیات میں آپ کی پاکیزگی اور شان وعظمت کو نہایت اعلیٰ اسلوب میں بیان کیا گیا ہے اور منافقین کی بھرپور انداز میں مذمت کی گئی ہے۔ ان آیات کی موجودگی میں اگر کوئی شخص اُمّ المومنین کی جناب میں گستاخانہ رویہ اختیار کرتا ہے تو وہ یہ بات سمجھ لے کہ دنیا وآخرت میں ذلت کے عذاب کے سوا اس کے مقدر میں اور کچھ نہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

آج کل بعض ظاہری قسم کے لوگ نہایت ہی سوقیانہ انداز میں اس واقعہ افک کو عام جلسوں میں بیان کرتے ہیں اور رسول انام علیہ السلام ''جو عالم ما کان و مایکون ہیں۔'' کی بے علمی ثابت کرنے کے لیے عجیب وغریب قسم کی موشگافیاں کرتے ہیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیّدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاک دامنی کا علم ہوتا تو رنجیدہ خاطر کیوں ہوتے۔ اگر علم ہوتا تو صاف الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی براءت کا اعلان کیوں نہ کر دیتے۔

''اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہوتا تو اتنا عرصہ پریشان کیوں رہتے۔'' اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اور اس قسم کے فاسد نظریات کا رد کرتے ہوئے حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''اِنَّـهُ عَـلَيْـهِ السَّلَامُ كَثِيْرًا مَا كَانَ يَضِيْقُ قَلْبُهُ مِنْ اَقْوَالِ الْكُفَّارِ مَعَ عِلْمِهٖ بِفَسَادِ تِلْكَ الْاَقْوَالِ۔''

''حضور علیہ السلام کا قلب مبارک کفار کی باتیں سن کر اکثر پریشان ہو جاتا تھا حالانکہ آپ کو ان کی باتوں کے جھوٹا ہونے کا علم ہوتا۔''

Marfat.com

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ○

(پارہ ۱۴ سورہ حجر، آیت نمبر ۹۷)

''اور ہم جانتے ہیں کہ آپ کا دل تنگ ہوتا ہے ان کی باتوں سے جو وہ کرتے ہیں۔''

''امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے یہ امر واضح ہو گیا کہ سرکار علیہ السلام تو کفار کی ان جاہلانہ باتوں سے بھی پریشان ہوتے تھے جن کے جھوٹا ہونے کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یقینی علم ہوتا۔ اور جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاک دامنی ایک مسلمہ حقیقت تھی جو ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر تھی الزام لگانے والے اور سازشیں کرنے والے منافق تھے جن کے پاس اس الزام کو ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہ تھا۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے لکھتے ہیں۔

فَلِمَجْمُوْعِ هٰذِهِ الْقَرَآئِنِ كَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مَعْلُوْمَ الْفَسَادِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْوَحْيِ ۔ (تفسیر کبیر جزء ۲۳ ص ۱۷۳ مطبوعہ ایران)

''ان قرائن کی موجودگی میں مجموعی طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ نزول وحی سے پہلے بھی اس الزام اور ان باتوں کے جھوٹا ہونے کا آپ کو بخوبی علم تھا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پریشان ہونا عدم علم کی بناء پر نہ تھا۔

رہی یہ بات کہ ''اگر علم ہوتا تو صاف الفاظ میں اُمّ المومنین کی براءت کا اعلان کیوں نہ کر دیتے۔'' تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نزول آیات سے پہلے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس میں یہ اعلان موجود تھا۔ معترضین اس خطبہ کے

Marfat.com

اس حصہ کو غور سے اور تعصب کی عینک اتار کر بار بار پڑھیں۔

''یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَعْذِرُنِیْ مِنْ رَّجُلٍ بَلَغَنِیْ اَذَاہُ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَوَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا ۔'' (بخاری شریف ج ۲، ص ۶۹)

''اے گروہ مسلمانان اس شخص کے مقابلے میں میری کون مدد کرتا ہے جس نے میری گھر والی کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے؟ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اپنی زوجہ مطہرہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔''

بالاتفاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطبہ نزول آیات سے پہلے کا ہے۔ آقا علیہ السلام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی براءت حلف اٹھا کر بیان فرمائی اور مفتری سے انتقام لینے کا حکم دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلف اٹھانا اور مفتری سے انتقام لینے کا حکم دینا اسی وقت تصور کیا جا سکتا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پاکیزگی اور الزام لگانے والوں کے جھوٹے ہونے کا یقینی علم ہو اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذرا بھی تردد ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قطعاً نہ حلف اٹھاتے اور نہ مفتری کو سزا دینے کی ترغیب دیتے۔ (ضیاء القرآن)

ان شواہد کی موجودگی میں بھی اگر کوئی شخص سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پاک پر شک وشبہ کا اظہار کرتا ہے تو سمجھ لو کہ اس نے طاغوت کی اطاعت قبول کر لی ہے۔

آیت نمبر ۱۲

فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○ (پارہ ۵ سورہ نساء، آیت ۴۳)

Marfat.com

ترجمہ: تیمّم کرلو پاک مٹی سے اور (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) ہاتھ پھیرو اپنے چہروں پر اور اپنے بازوؤں پر بے شک اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔

شانِ نزول

حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ہمشیرہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عاریۃً ایک ہار لیا تھا لیکن وہ گم ہو گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ہار کی تلاش میں بھیجا، پس نماز کا وقت ہو گیا اور بعض حضرات نے بغیر وضو کے نماز پڑھی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پانی نہ ملنے کی شکایت کی۔ "فَنَزَلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ" اس وقت تیمّم کی آیت نازل ہوئی۔ حضرت اسید بن حضیر نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ جو تکلیف آپ کو پہنچی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آسانی فرمادی اور عام مسلمانوں کو برکت حاصل ہوگئی۔ (بخاری شریف ج اول، ص ۵۳۲)

یعنی اُمّ المومنین کا وہ ہار جو اپنی بہن سے رعایۃً لیا تھا راستے میں کہیں گر کر گم ہو گیا اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بغیر وضو کے نماز ادا کرنا پڑی اور اس پر یہ آیت تیمّم نازل ہوئی۔ یہ بھی ایک امت پر احسان ہے۔

Marfat.com

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

از روئے حدیث شریف

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب اور درجات و مراتب کتب احادیث میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہاں اختصار کے پیش نظر چند احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقل کی جاتی ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر (۱)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں سے بہت سے افراد کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہ ہوئی۔

وَ فَضْلُ عَآئِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ ۔

(بخاری شریف ج اول، ص ۵۳۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید (روٹی شوربہ میں بھگو کر کھانے کو ثرید کہا جاتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ ایک سیر کھجوریں بھگو کر اوپر سے تھوڑا سا مکھن ملا دیا جائے تو اس کو ثرید کہتے ہیں) کی تمام کھانوں پر۔

حدیث نمبر ۲

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَا يَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ ۔"

Marfat.com

ترجمہ: کہ لوگ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے تحائف عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن پیش کیا کرتے تھے۔

اس پر تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن حضرت اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں، اے اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! خدا کی قسم لوگ اپنے ہدیے بارگاہ رسالت میں اس روز پیش کرتے ہیں۔ جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں باری ہوتی ہے۔ حالانکہ مال کی ہمیں بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہے۔ لہٰذا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ رسولِ خدا لوگوں کو یہ حکم فرمائیں کہ میری خدمت میں ہدیے پیش کر دیا کرو خواہ میں کسی جگہ یا کسی مکان میں ہوں۔ پس حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا ذکر کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔

جب انہوں نے دو تین مرتبہ یہ بات دہرائی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا۔"

(بخاری شریف ج اول، ص ۵۳۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اے اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ کیونکہ خدا کی قسم عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔"

حدیث نمبر ۳

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نے فرمایا:

"یَا عَائِشُ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ یَقْرَأُکِ السَّلَامَ ۔"

ترجمہ: "اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) یہ جبریل (علیہ السلام) ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں۔"

فرماتی ہیں۔ میں نے جواب دیا۔

وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تَرٰی مَالَا اَرٰی تُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

(بخاری شریف ج اول،ص۵۳۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ان پر بھی سلام اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، مگر جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھتی۔"

حدیث نمبر۴

حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَیَالٍ ۔

میں نے تجھے خواب میں تین راتوں تک (مسلسل) دیکھا۔

جَآءَ نِیْ بِکِ الْمَلَکُ فِیْ سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیْرٍ ۔

ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں میرے پاس لایا۔

یَقُوْلُ ھٰذِہٖ اِمْرَأَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْ وَّجْھِکِ فَاِذَا اَنْتِ ھِیَ ۔

اور مجھے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے۔ میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی۔

Marfat.com

فَاَقُوْلُ اِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ ۔

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۸۵ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کی جانب سے ہے تو ایسا ہی ہوگا۔

حدیث نمبر۵

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذات السلاسل کے لشکر کا امیر مقرر فرمایا، کہتے ہیں۔ میں نے حاضر ہوکر عرض کیا۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ ۔

(جامع الترمذی شریف جلد ثانی ص ۲۲۷ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو لوگوں میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟

قَالَ عَائِشَة ــــ فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ــــ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ ــــ میں نے عرض کیا: مردوں میں سے کون؟ ــــ قَالَ اَبُوْهَا ــــ آپ نے فرمایا ان کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث نمبر۶

حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ناشائستہ الفاظ میں اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کیا۔

آپ نے فرمایا:

Marfat.com

اُعْزُبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِیْ حَبِیْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ (جامع الترمذی شریف جلد ثانی ص ۲۲۷ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

بدبخت، مردود دور ہو جا، کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری زوجہ کو اذیت دیتا ہے؟

مندرجہ بالا احادیث سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ جنابہ عائشہ اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف وخصائل کو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمایا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے نازیبا الفاظ استعمال کرے وہ شخص عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بدبخت ومردود ہے۔

وفات

حضرت سیدہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا نے ۶۳ سال کی عمر ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی، جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ آپ کی قبر میں قاسم بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر (۲) عبداللہ بن زبیر (۳) عروہ بن زبیر (ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھانجے) (۴) عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق (۵) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر اترے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

Marfat.com

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن

سیّدہ حفصہ

سَلامُ اللهِ عَلَیْهَا

جنابِ حفصہ اُمّ المومنیں ہیں پاک سیرت ہیں
نبی ﷺ کے گھر کی رونق ہیں سراپا نیک فطرت ہیں
خضرؔ! کیا شان ہو مجھ سے بیاں سرکارِ حفصہ کی
جو سرتا پا ہدایت ہیں جو سرتا پا کرامت ہیں

(خضرؔ)

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ سلام اللہ علیہا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوتھی زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت پاکیزہ مزاج، شب زندہ دار اور بہت زیادہ عبادت گزار تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طبیعت مبارکہ میں ذرا سی تیزی ضرور تھی لیکن سرکار علیہ السلام کی خدمت گزاری میں کبھی فرق نہ آنے دیا۔

نام ونسب

آپ کا نام مبارک حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن قطر بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی ——— حضور علیہ السلام اور جنابہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نسب کعب بن لوی پر ملتا ہے۔ والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔

Marfat.com

عقدِ اول

آپ کا پہلا نکاح خنیس بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تھا۔ حضرت خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت حبشہ ثانیہ میں شامل تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں شدید زخمی ہوگئے اور بعد میں ان زخموں کی شدت سے وفات پا گئے۔ (ایک روایت کے مطابق غزوۂ اُحد میں حاضر ہوئے اور جنگ اُحد میں زخمی ہوکر مدینہ طیبہ میں وفات پائی)

حضور علیہ السلام سے نکاح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیوہ ہوگئیں۔ ان کے خاوند حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوگیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا۔ "فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ ۔" اور ان سے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے کہا۔" انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے معاملہ میں غور کروں گا۔ میں نے چند روز انتظار کیا اور پھر ایک روز ان سے میری ملاقات ہوگئی تو کہنے لگے کہ مجھ پر ابھی یہی واضح ہوا ہے کہ فی الحال میں نکاح نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے کہا۔

اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ ۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح ج ۲، ص ۷۶۷)

اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آپ کے ساتھ نکاح کر دوں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے۔ اور انہوں نے مجھے کسی قسم کا کوئی

Marfat.com

جواب نہ دیا۔ مجھے اس طرز عمل کے باعث ان پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ غصہ آیا۔ پس چند روز ہی گزرے ہوں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام بھیجا تو میں نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے نکاح میں دے دیا۔

جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک موقعہ پر ایک طلاق دے دی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دی ہوئی طلاق سے رجوع کرلیں۔ کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی اور قیام کرنے والی ہیں۔ ''یعنی نماز تہجد ادا کرنے والی'' اور ایک قول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف طلاق دینے کا ارادہ ہی فرمایا تھا طلاق نہیں دی تھی۔

مدارج النبوت میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور وحی لائے کہ حکم الٰہی ہے کہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رجوع فرمائیں کیونکہ وہ بہت روزہ دار اور شب بیدار ہیں اور وہ جنت میں آپ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ (وفا، حوال مصطفیٰ ج ۲ ص ۱۰۲، مدارج النبوت ج ۲ ص ۱۰۳)

فَاِنَّہَا قَوَّامَۃٌ وَاِنَّہَا زَوْجَتُكَ فِی الْجَنَّۃِ ۔

(رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۲۳ بحوالہ استیعاب)

وہ بہت عبادت کرنے اور روزے رکھنے والی ہے اور وہ بہشت میں بھی آپ کی زوجہ ہیں۔

وفات

اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ۴۵ھ میں ہوئی اور جنت البقیع مدینہ منورہ میں مدفون ہوئیں۔ وفات کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر ۶۳ برس کی تھی۔

Marfat.com

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ

سیّدہ زینب اُمّ المساکین

سَلَامُ اللہِ عَلَیْھَا

ہے اُمّ المومنیں زینب کا رتبہ ارفع و اعلیٰ
کیا سرکار کی نسبت نے ان کا مرتبہ بالا
سخی، زوجہ سخی کی، مہرباں بیٹی خزیمہ کی
خضرؔ! ان کی سخاوت پر تھے خود شاداں شہ والا

(خضرؔ)

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ زینب بنت خزیمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچویں زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی دریادل اور سخی خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غرباء ومساکین کو نہایت فیاضی کے ساتھ کھانا کھلاتی تھیں، جس کی وجہ سے آپ اُمّ المساکین کے لقب سے مشہور ہوگئیں اور ماں کی جانب سے اُمّ المومنین میمونہ کی بہن ہیں۔

نام ونسب

آپ کا نام مبارک زینب بنت خزیمہ بن حارث ہلالی ہے۔ آپ کا نسب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسب سے معد بن عدنان پر جا کر ملتا ہے۔

عقدِ اوّل

حضرت اُمّ المساکین کے پہلے شوہر کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض مؤرخین

Marfat.com

نے کہا ہے کہ پہلے آپ عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سگے بھائی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے، حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ اُحد میں شہادت پائی اور بعض نے کہا ہے۔ جن میں ابن سعد بھی شامل ہیں کہ پہلے آپ کا نکاح طفیل بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو طلاق دے دی تو ان کے بھائی عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

اس کے بعد جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ نے عرض کیا: کہ میرے معاملے میں آپ خود مختار ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور عالم نے ان کے ساتھ ہجرت کے تیسرے سال ساڑھے بارہ اوقیہ حق مہر پر نکاح کر لیا۔

بقول ابن ہشام یہ نکاح قبیصہ بن عمر ہلالی نے چار سو درہم حق مہر پر پڑھا۔

وفات

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب بنت خزیمہ اُمّ المساکین رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چند ماہ حیات رہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ماہ ربیع الثانی ۴ھ میں مدینہ منورہ میں تیس (۳۰) سال کی عمر میں وفات اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ بقیع میں ایک قبہ تھا، جس کو قبہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا تھا (جس کو ابن سعود نجدی نے شہید کرا دیا تھا اور جنت البقیع کے تمام مزارات کو کھدوا دیا۔

Marfat.com

اُمّ المؤمنین

سیّدہ اُمِّ سلمہ

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا

جناب اُمّ سلمہ، سرورِ اخیار کی بیوی
مقدس، طیب و طاہر نبی ﷺ مختار کی بیوی
امانت کربلا کی سرخ مٹی تھی ملی اس کو
غمِ شبیر میں روئی نبی ﷺ غم خوار کی بیوی

(خضرؔ)

حضرت اُمّ المومنین اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُمّ المومنین کے بعد عقل وفہم، علم و دانش اور فقہی مسائل میں تمام اُمّ المومنین میں ممتاز تھیں۔ تحمل، بردباری، صبر ورضا اور صاف گوئی میں اپنی مثال آپ تھیں۔ چونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قدیم الاسلام تھیں۔ اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بڑے بڑے مصائب و آلام اور شدائد برداشت کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ السلام کی چھٹی زوجہ ہیں۔

(جنابہ اُمّ سلمہ ابوجہل عمرو بن ہشام کی چچازاد بہن بھی تھیں)

نام ونسب

آپ کا اسم مبارک ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی امیہ سہل بن مغیرہ بن عبداللہ بن

Marfat.com

عمر بن مخزوم ہے آپ کی کنیت اُمّ سلمہ ہے۔

عقدِ اوّل

آپ پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے نکاح میں تھیں۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ برہ بنت عبدالمطلب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ علاوہ ازیں ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ آپ نہایت قدیم الاسلام ہیں اور ہجرت حبشہ اولیٰ میں اور پھر ہجرت حبشہ ثانیہ میں بھی شریک ہوئے۔

(حضور علیہ السلام اور آپ کے چچا سیّدنا حمزہ اور ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کو لہب کی باندی ثویبہ نے دودھ پلایا)

ہجرت الی المدینہ

حضرت اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کے پہلے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عام ہجرت مدینہ سے پہلے حبشہ سے مکہ شریف واپس آ گئے تھے لیکن یہاں کفار مکہ نے اور ان کے اپنے قبیلہ بنومخزوم نے ان پر ایسے مظالم ڈھائے کہ ان سے تنگ آ کر انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے اذن عام سے تقریباً ایک سال پہلے مدینے شریف چلے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ جب یہ دونوں میاں بیوی مدینے کو روانہ ہوئے تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے میکے والوں نے راستہ روک لیا اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تمہاری ذات پر تو ہم کوئی اختیار نہیں رکھتے، مگر تمہاری یہ بیوی اس کو ہم در بدر کی ٹھوکریں کھانے کے لیے تمہارے ساتھ نہیں جانے دیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے بچے سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو ان کی گود میں تھا زبردستی روک لیا اور ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تن تنہا مدینہ شریف کی

Marfat.com

جانب روانہ ہو گئے۔ ادھر جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ بنوعبدالاسد کو یہ حال معلوم ہوا تو غصے میں آ کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم جب ان لوگوں نے اپنی لڑکی کو ہمارے آدمی سے زبردستی چھین لیا ہے تو ہم بھی اپنے آدمی کے لڑکے کو ان کے پاس نہیں رہنے دیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گود کا بچہ بھی چھین لیا۔ اس طرح حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر اور بچے دونوں کی جدائی کے غم میں روتے ہوئے تقریباً ایک سال گزار دیا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزانہ مکہ معظمہ سے باہر وادی ابطح میں نکل جاتی تھیں اور سارا دن روتی رہتی تھیں۔ آخر ایک دن اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک قریبی رشتہ دار جو بنی مغیرہ کا ایک فرد تھا، وہاں سے گزرا اور اس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حالت دیکھی تو اسے رحم آ گیا اور اس نے بنومغیرہ سے جا کر کہا کہ تم نے کیوں اس بے چاری مسکین عورت کو روک کر اسے دوگونہ فراق کے عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے؟ الغرض بنومغیرہ نے اپنے آدمی کی سفارش پر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے شوہر کے پاس جانے کی اجازت دے دی۔ اس پر بنوعبدالاسد نے بھی ان کا وہ بچہ واپس کر دیا جو انہوں نے ایک سال قبل چھین لیا۔

جب اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شوہر کے پاس جانے کی اجازت مل گئی تو وہ اپنے بچے کو لے کر مدینہ شریف روانہ ہو گئیں۔ راستے میں بنوعبدالدار کے ایک شخص عثمان بن طلحہ نے جو اگرچہ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے لیکن نہایت نیک دل انسان تھے۔ جنابہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تنہا جاتے دیکھا تو ساتھ ہو لیے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحفاظت مدینے پہنچا آئے۔

Marfat.com

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہنا ہے کہ اللہ کی قسم میں نے عثمان بن طلحہ جیسا شریف آدمی نہیں دیکھا۔ فرماتی ہیں راستے میں جہاں پڑاؤ کرنا ہوتا، یہ اونٹ کو بٹھا کر علیحدہ کھڑے ہو جاتے اور جب میں اتر جاتی تو اونٹ کو کسی درخت سے باندھ کر خود کہیں علیحدہ سو رہتے اور جب روانگی کا وقت آتا تو اونٹ کو میرے پاس بٹھا کر الگ ہو جاتے۔ جب میں سوار ہو جاتی تو اونٹ کی مہار تھام کر خود پیدل سفر کرتے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو دور سے مجھے وہ بستی دکھا کر جہاں میرا شوہر رہتا تھا خود اسی طرح سے پیدل ہی واپس ہو گئے جس طرف سے آئے تھے۔ (سیرت امہات المومنین ص ۱۱۸ بحوالہ سیرت ابن ہشام ج ص ۴۶۹)

(حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ زمانہ جاہلیت میں کعبہ کی کلید (چابی) برداری کا منصب ان کے والد طلحہ کے سپرد تھا)۔

وفات ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے، اس جنگ میں آپ کو چند گہرے زخم آئے کچھ عرصہ علاج کے بعد جب یہ زخم مندمل ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سریہ قطن پر بھیج دیا۔ اس جنگ میں آپ کے زخم دوبارہ خراب ہو گئے۔ اور بالآخران کی شدت سے ۳ جمادی الثانی ۴ھ کو وفات پا گئے اور بوقت شہادت آپ کی زبان پر تھا۔

''اے اللہ میرے اہل وعیال کی اچھی طرح نگہداشت فرمانا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد آپ کو کئی پیغام آئے۔ مگر آپ نے انکار فرما دیا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ نے

Marfat.com

عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سر آنکھوں پر، مگر میری جوانی ڈھل چکی ہے اور میں یتیم بچوں کی ماں ہوں اور میں بہت غیرت مند ہوں۔ آپ عورتوں کو جمع فرمائیں گے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری عمر تمہاری عمر سے زیادہ ہے اور تمہارے یتیموں کی پرورش خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ ہے اور یہ جو تم کہتی ہو کہ میں بہت غیرت مند ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس غیرت کا مداوا خود فرمائے گا۔ اس پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رضا مند ہو گئیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ یہ نکاح ماہ شوال ۴ھ میں ہوا۔

(مدارج النبوت، سیرت امہات المومنین)

سیّدہ اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن رکھا تھا کہ جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یہ دعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ جُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا ۔

''اے میرے اللہ میری مصیبت میں میرا اجر قائم فرما اور اس سے بہتر میرے لیے اس کا قائم مقام بنا۔''

اور جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رحلت فرمائی تو انہوں نے اس دعا کو اپنا ورد بنا لیا۔ سیّدہ اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس دعا کو اپنے شوہر کی وفات کی مصیبت میں پڑھتی تھی اور جب میں یہ کہتی کہ میرے لیے اس سے بہتر قائم مقام بنا تو میں اپنے دل میں کہتی ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر مسلمان کون ہوگا۔ لیکن چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد تھا میں اسے پڑھتی رہی۔ اور حق تعالیٰ نے ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر مجھے عوض عطا فرمایا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

(مدارج النبوت (مترجم) ج ۲،ص ۸۱۵)

Marfat.com

جب اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حبالہ عقد میں آئیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کو جو اس زمانہ میں وفات پا چکی تھیں ۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے رہنے کے لیے مقرر فرمایا اور جب اُمّ سلمہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس میں داخل ہوئیں تو ایک چھوٹا گھڑا دیکھا۔ جس میں تھوڑے سے جو تھے اور ایک پتھر کی ہانڈی اور ایک چکی دیکھی تھوڑے سے جو چکی میں ڈال کر آٹا پیسا اور میدہ تیار کیا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کا یہ کھانا تھا۔ (ایضاص ۸۱۶)

وفات

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سال وفات کے بارے میں سیرت نگاروں میں اختلاف ہے۔ لیکن اس بات پر سب متفق ہیں کہ بوقت وفات آپ کی عمر چوراسی سال کی تھی۔ یہ بات یقینی ہے کہ جنابہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا واقعہ حرہ تک (اس عالم ناسوت میں) حیات تھیں۔ واقعہ حرہ ۶۳ھ میں پیش آیا اور ازواجِ مطہرات میں سے سب سے بعد حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی۔

Marfat.com

اُمّ المؤمنین

سیّدہ زینب بن جحش

سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہَا

ہیں بنتِ جحش زینب پاک اقدس شان کی وارث
سراپا عفت و عصمت حیا و آن کی وارث
ہیں زوجہ طیبہ و طاہرہ قرآنِ ناطق کی
خضرؔ! میں کیوں نہ کہہ دوں آپ کو قرآن کی وارث

(خضرؔ)

حضرت سیدہ اُمّ المومنین زینب بنت جحش سلام اللہ علیہا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتویں زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پھوپھی کی لڑکی ہیں یہ وہ عظیم المرتبت خاتون ہیں جن کی وجہ سے اسلام میں دو ایسی رسموں کا قلع قمع ہوا جو اسلامی مزاج کے سخت خلاف تھیں۔ ان میں ایک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہے۔ جو عصبیت کی چکی میں پستی ہوئی انسانیت پر ایک بہت بڑا احسان ہے اور دوسرا اپنے متبنٰی کی بیوی سے طلاق کے بعد نکاح کرنا، یہ بھی زمانہ جاہلیت کی ایک بری رسم تھی۔ جو کہ اسلام نے ختم کر دی۔

Marfat.com

نام ونسب

اُمّ المؤمنین کا اسم شریف زینب بنت جحش بن ایاب بن یعمر بن جبیر بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ الاسدی ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت ''ام الحکم'' ہے اور ماں کا نام امیمہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سگی پھوپھی تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ امیمہ دونوں جناب عبدالمطلب کی بیوی فاطمہ بنت عمرو مخزومی کے بطن سے تھے۔

پہلا نام

اُمّ المؤمنین سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلے نام ''برہ'' تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے آپ کا نام تبدیل فرما کر ''زینب'' رکھا۔ یا تو تزکیہ نفس کے ابہام کی بناء پر یا اس کراہت کی بناء پر کوئی یہ کہے کہ برہ کے پاس سے آئے ہیں یا کوئی یہ کہے اس گھر میں برہ نہیں ہے۔ برہ کے معنٰی نیکی اور احسان کے ہیں۔ (مدارج النبوت)

عقد اول

حضرت اُمّ المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو طلاق دے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو اپنے حبالہ عقد میں لے آئے۔

زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت زید بن حارثہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف یہ ہے کہ آپ کو بچپن میں ایک گروہ نے اٹھا لیا اور سوق حباشہ میں (جو مکہ کے قریب سالانہ منڈی لگا کرتی تھی)

Marfat.com

فروخت کر دیا۔ حکیم بن حزام آپ کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے لیے خرید لائے۔ جب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوا۔ تب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہبہ کر دیئے۔ جناب زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین ان کی تلاش میں تھے۔ وہ پتہ لگاتے لگاتے مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس دیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منظور فرما لیا۔ مگر زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نبی علیہ السلام کے الطاف و اشفاق کا اس قدر گہرا اثر تھا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑنا پسند نہ کیا اور ماں باپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ ان کے والدین نے بھی جب دیکھا کہ ان کا بیٹا اس گھر میں بہ حالت غلامی نہیں، بلکہ فرزندانہ تربیت پا رہا ہے، تو وہ بھی مطمئن ہو کر واپس چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی الفت و محبت کو دیکھ کر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زید بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب مل گیا۔ یہ سب واقعات بیشتر نبوت کے ہیں۔ (رحمۃ للعٰلمین ج ۲، ص ۱۶۸ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سن طباعت ۱۹۶۸ء)

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی انسانیت پر کرم کرتے ہوئے یہ ارادہ فرمایا کہ زینب بنت جحش کا نکاح زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا جائے۔'' چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے (جنابہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو پیغام دیا۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قبولیت سے اعراض کیا اور رخ پھیرا اس لیے وہ صاحب جمال تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ ان کے مزاج میں بھی ایسی حدت اور سختی تھی جو تکبر اور بڑائی کے مشابہ تھی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کو پسند نہیں کرتی۔ اس لیے کہ وہ آزاد کردہ غلام ہیں اور سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی عدم قبولیت میں اپنی بہن کے ساتھ اتفاق کیا۔ چونکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اظہار نبوت سے پہلے آزاد فرما کر فرزندی میں قبول فرما لیا تھا۔ اور ان پر بے اندازہ لطف و عنایت مبذول فرماتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عدم قبولیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے ماننا ہی چاہیے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اس بارے میں غور و فکر کرنے کی مہلت عنایت فرمایئے۔ ایسی باتیں جاری تھیں کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوگئی۔ (مدارج النبوت)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○ (پارہ ۲۲ سورہ احزاب، آیت ۳۶)

نہ کسی مومن مرد کو یہ حق پہنچتا ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب فیصلہ فرما دے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی معاملہ کا تو پھر انہیں کو اختیار ہو اپنے اس معاملہ میں اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔[1]

چنانچہ جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش نے

---

[1] اس سے جو امر ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ نبی مکرم کے حکم اور مشورہ میں فرق ہے حکم کے سامنے ہر ایک کو سر تسلیم خم کرنا ہوگا اور مشورہ میں اپنی رائے دینے کا اختیار ہے اور یہ معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مومن کو اپنے ذاتی معاملات میں بھی کسی قسم کا حق نہیں ہوتا اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے دین و دنیا کے مالک ہیں۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور اس میں تردد کرنا گمراہی ہے۔

Marfat.com

یہ حکم سنا تو فوراً راضی ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کا نکاح کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر دس دینار، ساٹھ درہم، ایک جوڑا، پچاس مد[1] کھانا اور تیس صاع[2] کھجوریں رکھا۔

(تفسیر الحسنات ج ۵، ص ۳۳۴)

واقعہ طلاق

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد نبوی کے مطابق حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح تو کر لیا تھا، لیکن مزاج اور طبیعت کا تفاوت قائم رہا۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے عالی خاندان اور شریف النسب ہونے پر فخر تھا۔ آپ اپنے شوہر کے ساتھ وہ سلوک روا نہ رکھتیں جو روا رکھنا چاہیئے تھا۔ جس کے سبب تلخ کلامی کی نوبت اکثر آتی رہتی تھی اور خانگی زندگی تلخیوں کا شکار ہو کر رہ گئی روزانہ کی توں توں، میں میں سے تنگ آ کر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالی وقار میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔ یہ بات سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑی تشویش ہوئی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سمجھایا اور فرمایا کہ تم طلاق دینے سے باز آؤ اور اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ مطلب یہ تھا کہ کل ہی کی بات ہے کہ میں نے بڑے شوق سے تمہارا نکاح کیا ہے آج اگر تم طلاق دے دو تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے عزیزوں کی دل شکنی ہو گی۔ لیکن حضرت زید رضی اللہ

[1] مد: دو رطل کا ہوتا ہے یعنی تقریباً ایک سیر وزن۔ [2] صاع: ۲۳۴ تولے کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کے لیے یہ ممکن نہ رہا تھا کیونکہ اصلاح احوال کے لیے انہوں نے سارے جتن کیے، خانگی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے ہر امکانی کوشش کی تھی، لیکن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزاج کو بدلنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

(ماخوذ از تفسیر ضیاء القرآن، تفسیر الحسنات، مدارج النبوت، خزائن العرفان)

مدارج النبوت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! زینب کو میں نے طلاق دے دی ہے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ

''اور یاد کیجئے جب آپ نے فرمایا اس شخص کو جس پر اللہ نے بھی احسان فرمایا اور آپ نے بھی احسان فرمایا، اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ مخفی رکھے ہوئے تھے اپنے جی میں وہ بات جسے اللہ ظاہر فرمانے والا تھا اور آپ کو اندیشہ تھا لوگوں (کے طعن و تشنیع) کا حالانکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔''

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ بات جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چھپا رہے تھے اور اللہ تعالیٰ ظاہر فرمانے والا تھا، وہ کیا تھی؟ اس بات کی وضاحت سیّدنا امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:

مَا اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اِلَيْهِ اَنَّ زَيْنَبَ سَيُطَلِّقُهَا زَيْدٌ وَيَتَزَوَّجُهَا

Marfat.com

عَلَيۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔(تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۲۴)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی تھی کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دیں گے اور آپ ان سے نکاح فرمائیں گے۔

وَتَخۡشَى النَّاسَ ۔ (یعنی آپ کو اندیشہ تھا لوگوں کے ''طعن وتشنیع'' کا) اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ زمانہ جاہلیت کی اس رسم بد کے سبب لوگ یہ نہ کہیں کہ۔

اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ زَوۡجَةَ ابۡنِهٖ۔

یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹے (متبنیٰ) کی بیوی کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔ (روح المعانی جزء ۲۲)

عرب میں دیگر لغو رسومات کے علاوہ یہ بیہودہ رسم بھی تھی کہ جب کوئی شخص کسی کو اپنا متبنیٰ[1] (فرزندی میں لیا ہوا) بنالیتا تو اسے وہی حقوق حاصل ہو جاتے جو حقیقی فرزند کو حاصل ہوتے ہیں۔ وہ متبنیٰ بنانے والے کے مرنے کے بعد اس کا وارث ہوتا اور اس کی زوجہ کی بھی وہی حیثیت ہوتی جو سگے بیٹے کی بیوی کی ہو۔ یعنی جس طرح حقیقی بیٹے کی زوجہ باپ پر حرام ہے۔ کہ وہ کسی صورت میں بھی اپنی بہو کو اپنی زوجیت میں نہیں لے سکتا، اسی طرح اپنے متبنیٰ کی بیوی حرام، اگر اس کی کوئی بیٹی ہو تو وہ حرام۔ یہ عورتیں جن سے نکاح حلال ہے ان سے اس رسم بد کے باعث نکاح حرام ہو جاتا تھا۔ حضور علیہ السلام جانتے تھے کہ کفار و منافقین اس امر پر بہتان طرازی کا طوفان برپا کر دیں گے۔ حقیقت کو مسخ کر کے

---

[1] متبنیٰ: منہ مانگے لڑکے کو کہتے ہیں کہ کوئی مثلاً کہے کہ فلاں میرا بیٹا ہے۔ اور اس کے ساتھ حقیقی بیٹے جیسا سلوک کرے۔

Marfat.com

لوگوں کے سامنے پیش کریں گے اور پراپیگنڈہ کا جو موثر موقع انہیں ملا ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے ان کی زبان درازیوں کے باعث ہوسکتا تھا کہ بعض کمزور ایمان والے پھسل جائیں۔ یہ اندیشہ تھا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل ہی دل میں محسوس فرما رہے تھے۔

آیت کا دوسرا حصہ:

فَلَمَّا قَضٰى زَيۡدٌ مِّنۡهَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰكَهَا لِكَىۡ لَا يَكُوۡنَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ حَرَجٌ فِىۡۤ اَزۡوَاجِ اَدۡعِيَآئِهِمۡ اِذَا قَضَوۡا مِنۡهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا ۝

پھر جب پوری کر لی زید نے اسے طلاق دینے کی خواہش تو ہم نے اس کا آپ سے نکاح کر دیا کہ (اس عملی سنت کے بعد) ایمان والوں پر کوئی حرج نہ ہو اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں جب وہ انہیں طلاق دینے کا ارادہ پورا کر لیں اور اللہ کا حکم تو ہر حال میں ہو کر رہتا ہے۔

(ماخوذ از ضیاء القرآن)

یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ اس پر عمل ضروری تھا۔ چنانچہ اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تعمیل کر کے اس جاہلانہ رسم کو ہمیشہ کے لیے ختم کر کے رکھ دیا۔

جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متبسم ہو کے فرمایا کون ہے جو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جائے اور انہیں بشارت دے کہ حق تعالیٰ نے ان کو میری زوجیت میں دے دیا ہے اور یہ نازل شدہ آیت تلاوت فرمائی، حضرت سلمیٰ جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ تھی۔ دوڑیں اور سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بشارت دی اور اس خوشخبری کے سنانے پر وہ زیورات جو سیّدہ زینب رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہا پہنے ہوئے تھیں اتار کر سلمیٰ کو عطاء فرما دیئے۔ اور سجدہ شکر بجالائیں اور نذر مانی کہ دو مہینے روزہ دار رہوں گی۔ (مدارج النبوت)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سلام اللہ علیہا کا نکاح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا تو اس وقت آپ کی عمر شریف ۳۶ سال کی تھی۔ ولیمہ کا وسیع انتظام کیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نان و گوشت سے سیر فرمایا۔ اس طرح کسی بی بی کے لیے نہ کیا تھا اور آپ کے طعام میں کئی معجزے ظاہر ہوئے اور نکاح زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لوگوں کو جاہلیت کی عادت سے نکالا اور خاص شریعت وضع فرمائی۔

(مدارج النبوت)

فضائل

سیّدہ اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل بہت ہیں۔ اہلِ سیر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ساتھ اس بناء پر کہ انہوں نے کوئی سخت بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہی تھی، درشت کلامی کی اور کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس طرح بات کرتی ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر کچھ نہ کہو کیونکہ یہ ''اواہہ'' یعنی بہت خشیت رکھنے والی ہیں۔ ایک مرد موجود تھا۔ اس نے پوچھا ''اواہ'' کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اَلْخَاشِعُ فِی الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعُ اِلَی اللہِ۔'' دعا میں خشوع اور گڑگڑانا ہے۔'' (مدارج النبوت)

فضیلتیں

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُمّ المومنین سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (میرے بارے میں) فرماتے کہ مجھے چند فضیلتیں ایسی حاصل ہیں جو کسی اور زوجہ میں نہیں ہیں۔

ایک یہ کہ میرے جد اور تمہارے جد ایک ہیں۔

دوسرا۔ میرا نکاح آسمان میں ہوا۔

نمبر تین۔ یہ کہ اس قصہ میں جبرائیل علیہ السلام سفیر و گواہ تھے۔ (مدارج النبوت)

لمبے ہاتھ

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنی ازوج مطہرات سے) فرمایا۔

اَسْرَعُکُنَّ لِحَاقًا اَطْوَلُکُنَّ یَدًا ۔

تم سب میں سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی، جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔

(یہ سن کر) تمام امہاتُ المومنین اپنے اپنے ہاتھ ناپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

فَکَانَتْ اَطْوَلَنَا یَدًا زَیْنَبُ لِاَنَّھَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِھَا وَ تُصَدِّقُ ۔

کہ ہم سب میں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ زیادد لمبے تھے۔ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔ (صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۲۹۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لمبے ہاتھ سے مراد جود و سخا تھی اور سخاوت کی دنیا میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے زیادہ لمبے ہاتھ رکھتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد اُمّ المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سب سے پہلے انتقال ہوا۔ اگر لمبے سے ظاہری معنٰے مراد ہوتے تو اُمّ المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ

Marfat.com

Marfat.com

عبداللہ بن جحش اور آپ کے بھانجے محمد بن طلحہ نے آپ کو قبر شریف میں اتارا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ مدارج النبوت میں شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ ان کی وفات کی خبر جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہنچی تو فرمایا: ''ذَهَبَتْ حَمِيْدَةٌ مَفْزُوْعَةُ الْيَتَامٰى وَالْاَرَامِلِ۔'' پسندیدہ خصلت والی، فائدہ دینے والی، یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کرنے والی دنیا سے چلی گئی۔

جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اعلان کرایا کہ اہلِ مدینہ اپنی ماں کی نماز میں حاضر ہوں۔

(مدارج النبوت مترجم ج ۲، ص ۸۲۲)

Marfat.com

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ

سیّدہ جویریہ

سَلَامُ اللہِ عَلَیْہَا

یہ ماں لاریب عالی مرتبت ملکہ ہیں جنت کی
ملی تھی ہم نشینی آپ کو شاہِ رسالت کی
فدا حوریں ہیں ان کی پاک عصمت پر طہارت پر
خضرؔ کی راہبر ہیں والدہ ہیں ساری امت کی

(خضرؔ)

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ جویریہ سلام اللہ علیہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آٹھویں زوجہ مطہرہ ہیں۔ بہت عظیم خاتون تھیں۔ آپ کا بنو مصطلق سے تعلق تھا۔ ۵ ہجری میں غزوہ مریسیع میں اسیر ہو کر آئیں۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو خطیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطاب سے یاد کیا جاتا تھا، نے اسیر کیا۔ پھر مکاتب[1] کر دیا تھا۔

(مکاتب: وہ غلام ہے جو مالک کی خوشی سے اپنی قیمت آپ مزدوری کر کے مالک کو ادا کر کے آزاد ہو جائے)

نام ونسب

سیّدہ اُمّ المومنین جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن

Marfat.com

عائذ بن مالک بن خزیمہ۔ آپ کا پہلا نام برہ تھا۔ حضور علیہ السلام نے آپ کا نام تبدیل فرما کر جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رکھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت سے تقریباً پونے دوسو برس پہلے ملکہ سبا کی قوم کا ایک شخص عمرو بن عامر جو یمن کا باشندہ تھا اپنے بال بچوں سمیت نقل مکانی کر کے جزیرہ نمائے عرب کے شمالی علاقہ میں پہنچ گیا۔ اس کے تین بیٹے تھے، جفنہ، حارثہ اور ثعلبہ، ان میں سے ثعلبہ کے دو بیٹے تھے ایک کا نام اوس اور دوسرے کا نام خزرج تھا۔ جفنہ کی اولاد جو شام کے علاقہ میں آباد ہوگئی تھی۔ غسان کے نام سے مشہور ہوئی۔ اوس اور خزرج کی اولاد مدینے میں آباد ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ہجرت الی المدینہ کے وقت انہوں نے اپنی جائیدادیں تک تقسیم کر کے مہاجرین کے حوالے کر دیں برعکس ان کے غسان اسلام دشمنی پر قائم رہے۔

(سیرت امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عمرو بن عامر کا تیسرا بیٹا حارثہ سرزمین حجاز کے اس علاقہ میں آباد ہوا جسے تہامہ کہتے ہیں۔ اس کی اولاد بنی خزاعہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ قبیلہ بہت طاقت ور تھا۔ قبیلہ بنی خزاعہ کی ایک دوسری شاخ میں حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چھٹی پشت میں ایک شخص خزیمہ بن سعد ہو گزرا ہے۔ جو مصطلق کے نام سے معروف تھا۔ اس کی اولاد بنی مصطلق کہلائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت الی المدینہ کے وقت یہ قبیلہ بحیرہ احمر کے کنارے رابغ اور جدہ کے درمیان قدید نامی علاقہ میں آباد تھا۔ جس چشمہ پر ان کی آبادی تھی اس کا نام مریسیع تھا۔ اس قبیلے کے سردار کا نام حارث بن ابی ضرار تھا۔ جس کے قریش مکہ سے دوستانہ مراسم تھے۔ اس شخص نے ازخود یا قریشِ مکہ کی انگیخت سے مدینے پر

Marfat.com

حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس تیاری کا علم ہوا تو وقت ضائع کیے بغیر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنو مصطلق پر حملہ کر دیا اور آن واحد میں معمولی جھڑپ کے بعد سارے قبیلہ کو قیدی بنا لیا۔ البتہ قبیلے کا سردار حارث بن ابی ضرار جان بچا کر بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ ان قیدیوں میں حارث بن ابی ضرار کی بیٹی برہ (جویریہ) بھی شامل تھی۔

عقد اول

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح اپنے قبیلے کے ایک شخص مسافح بن صفوان سے ہوا تھا جو اسی جنگ میں جو غزوہ مریسیع یا غزوہ بنی مصطلق کے نام سے معروف ہے مارا گیا اور حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسیر ہو کر مدینے آئیں۔ جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثابت بن قیس بن شماس انصاری کے حصہ میں آئیں۔ (سیرت امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اگرچہ اس وقت ایک لونڈی کی حیثیت میں تھیں لیکن آخر وہ ایک رئیس زادی ایک نامور قبیلے کی چشم و چراغ تھیں، اس لیے انہیں لونڈی بن کر رہنا سخت دشوار تھا، چنانچہ انہوں نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مکاتبت (مقررہ رقم ادا کرنے کی صورت میں آزادی حاصل کرنے) کی درخواست کی اور وہ انہیں نو اوقیہ (تیس تولے) سونے کے عوض آزاد کرنے پر راضی ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر امداد کی طلب گار ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا بدل کتابت ادا فرما دیا اور ان کو شرف زوجیت سے

Marfat.com

مشرف فرمایا اور اُمّ المومنین بننے کا اعزاز بخشا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ صورت دیکھی تو سبھی قیدی اس قبیلے کے آزاد کر دیئے اور کہنے لگے اب یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سسرالی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ہم ان کو کس طرح قیدی بنائے رکھیں۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ (مترجم) امام عبدالرحمن ابن جوزی)

سیرت امہاتُ المومنین میں ابن ہشام کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نگرانی کے لیے ایک انصاری کے سپرد کر دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے پہنچے تو جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا باپ حارث بن ابی ضرار بھی اپنی بیٹی کے فدیہ میں چند اونٹ لے کر مدینے پہنچ گیا۔ زرفدیہ میں جو اونٹ اپنے ڈیرے سے لے کر چلا تھا ان میں سے دو اونٹ جو اسے بہت پسند تھے اور جن کی بابت اس کی نیت بدل گئی تھی، راستے ہی میں اس نے وادی عقیق کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں چھپا دیئے اور باقی اونٹ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پہنچ گیا، اس کے حاضر ہوتے ہی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ان دو اونٹوں کی بابت پوچھا جو اس نے راستے ہی میں چھپا دیئے تھے اور اس گھاٹی کا نام بھی بتا دیا جہاں اس نے وہ اونٹ چھپا رکھے تھے تو وہ حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ اس کی اطلاع آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سوائے خدا کے کسی نے نہیں دی اور اسی وقت مسلمان ہو گئے۔ حارث نے وہ دو اونٹ بھی لا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کر دیئے جو اس نے وادی عقیق کی گھاٹی میں چھپا رکھے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر دیا۔ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی خلوص دل سے اسلام لے آئیں اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

حارث بن ابی ضرار کو حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے خود جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا۔

عابدہ ذاکرہ

حضرت سیّدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عبادت گزار اور ذاکر تھیں۔ اہلِ سیر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز صبح کے بعد سیّدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس باہر تشریف لائے وہ اپنے مصلے پر ہی مشغول عبادت تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت ان کے پاس تشریف لائے فرمایا جب سے میں باہر گیا ہوں تم اسی جگہ یوں ہی بیٹھی ہو۔ عرض کیا ہاں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس وقت سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں اب تک چار کلمے میں نے پڑھے ہیں اگر ان کو ان کے ساتھ موازنہ کیا جائے جو تم نے اب تک پڑھے ہیں تو یقیناً وہ چار کلمے وزنی ہوں گے۔ وہ یہ ہیں: "سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِيْنَةِ عَرْشِهٖ وَاِمْدَادَ كَلِمَاتِهٖ ـ" گویا مقصود اصلی اس کیفیت کی تعلیم فرمانا تھا کہ وہ اپنے ذکر میں اسے بھی شامل کر لیں۔ (مدارج النبوت)

وفات

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال میں اختلاف ہے۔ بعض نے ۵۰ھ اور بعض نے ۵۶ھ سن وفات لکھا ہے۔ آپ کی عمر شریف بوقتِ انتقال ۶۵ سال اور بعض کے نزدیک ۷۰ سال ہے۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

Marfat.com

اُمّ الْمُؤْمِنِیْنَ

سیّدہ اُمِّ حبیبہ

سَلَامُ اللہِ عَلَیْھَا

عقیدہ حضرتِ اُمّ حبیبہ کا نرالا ہے!
خضر کے دل میں اس ماں کی محبت کا اجالا ہے
تھی اپنے باپ کے نیچے سے چادر کھینچ لی اس نے
کہ اس پر بیٹھتا میرا محمد ﷺ کملی والا ہے!

(خضر)

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ حبیبہ سلام اللہ علیہا، پاکیزہ مزاج، حمیدہ صفات، عالی ہمت اور بہت زیادہ سخی اور نہایت غیور خاتون تھیں۔ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی 9 ویں زوجہ مطہرہ تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد ایمان لائیں، کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر جب مسلمانوں نے ۵ ھ نبوی میں حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اُمّ حبیبہ بھی اپنے پہلے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ساتھ ہجرت کر گئیں اس وقت آپ کی عمر ۲۳ سال کی تھی۔

نام ونسب

حضرت اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اسم شریف رملہ بنت ابوسفیان

Marfat.com

(اصلی نام صخر) بن حرب بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف ہے۔آپ کی کنیت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ماں کا نام صفیہ بنت ابوالعاص بن امیہ ہے۔

پہلا شوہر

حضرت اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلے شوہر کا نام عبیداللہ بن جحش ہے جو اُمّ المومنین زینب بنت جحش کا بھائی ہے۔

۶ھ نبوی میں جب مہاجرین مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ پہنچے تو اس وقت وہاں اصحمہ نامی بادشاہ کی حکومت تھی جو مذہباً عیسائی تھا، چونکہ شاہان حبشہ کا لقب نجاشی تھا۔اس لیے وہ اسی نام سے معروف ہے اور اس کا اصلی نام اس کے لقب کے نیچے دب کر رہ گیا ہے۔

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا شوہر عبیداللہ بن جحش کچھ عرصہ بعد شاہی مذہب سے متاثر ہو کر عیسائی ہو گیا۔لیکن حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باوجود شوہر کی طرف سے عیسائیت قبول کرنے کی دعوت کے اسلام پر ثابت قدم رہیں اور اس مذہبی اختلاف کی وجہ سے ان دونوں میں تفریق ہوگئی اور عبیداللہ نے تو نجاشی کے مذہب سے متاثر ہو کر اسلام ترک کر دیا۔لیکن اس کے برعکس نجاشی اسلام سے اس قدر متاثر ہوا کہ عیسائیت ترک کر کے مسلمان ہو گیا۔ (سیرت امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کی خاطر باپ، بھائی، خویش واقارب، قبیلہ و وطن کو چھوڑا تھا۔ پردیس میں شوہر کا سہارا تھا۔ارتداد کے باعث وہ بھی جاتا رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس صورت حال کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن امیہ فہری کو شاہ حبشہ کے پاس بھیجا اور اسے تحریر فرمایا تھا کہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہا کو پیغام نکاح پہنچائے۔ بادشاہ نے اپنی ایک لونڈی جو بادشاہ کے ملبوسات وعطریات کی تحویل دار تھی۔ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجی، اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس سے بیشتر خواب میں دیکھ چکی تھیں کہ ان کو کوئی شخص اُمّ المومنین کہہ کر پکار رہا ہے۔ اب لونڈی سے یہ پیغام سن کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شکرانہ میں لونڈی کو اپنا تمام زیور جو جسم پر تھا عطا فرمایا۔ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس نکاح خود منعقد کی جس میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر جملہ مسلمان مدعو تھے۔

(مدارج النبوت، رحمۃ للعالمین)

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّهُ الَّذِىْ بُشِّرَ بِهٖ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلَىَّ اَنْ اُزَوِّجَهُ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِىْ سُفْيَانَ فَاَجَبْتُ اِلٰى مَا دَعَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَصْدَقْتُهَا اَرْبَعَ مِائَةَ دِيْنَارٍ ۔"

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جو مالک ہے پاک سلامتی دینے والا ہے۔ امن عطا کرنے والا ہے۔ نگہبان، سب سے غالب، ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے والا متکبر، میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، بے شک وہ جن کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بشارت دی گئی۔ اما بعد! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میری طرف لکھا کہ آپ کا

Marfat.com

اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر دوں پس میں نے اسے پسند کیا، جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا اور چار سو دینار میں نے اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بطور مہر دیئے۔"

اور اس کے بعد —— اس نے قوم کے سامنے دینار رکھ دیئے۔ پھر خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وکیل تھے۔ خطبہ پڑھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَحْمَدُہٗ وَاَسْتَعِیْنُہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ اَحْبَبْتُ مَا دَعَا اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ زَوَّجْتُہٗ اُمَّ حَبِیْبَۃَ بِنْتَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَبَارَکَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۔

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میں اس کی تعریف کرتا ہوں اسی کی جناب میں استعانت کی درخواست پیش کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے (محبوب) بندے اور اس کے رسول ہیں اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔ اور اگر چہ یہ مشرکوں کو ناپسند ہے۔ اما بعد! بیشک میں پسند کرتا ہوں اس کو جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا۔ میں نے اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر برکتیں نازل فرمائے۔"

Marfat.com

اس کے بعد نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب سے جملہ حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔ نجاشی سے بیان کیا کہ انبیاء کی سنت یہ ہے کہ تزویج کے بعد کھانا ہوتا ہے۔

(رحمۃ للعلمین حصہ دوم ص ۱۷۹)

حضرت عروہ بن زبیر نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ وہ (پہلے) عبید اللہ جحش کے نکاح میں تھیں تو اس کا سرزمین حبشہ میں انتقال ہو گیا۔

فَزَوَّجَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شَرْجِيْلَ ابْنِ حَسَنَةَ۔

”پس نجاشی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بادشاہ نے ان کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ اور اپنے پاس سے انہیں چار ہزار درہم مہر ادا کیے اور شرجیل بن حسنہ کے ساتھ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔“

(حسنہ شرجیل کی والدہ کا نام ہے) (سنن ابوداؤد شریف جلد کتاب النکاح)

اسلامی غیرت

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری اپنی سیرت کی مشہور کتاب رحمۃ للعلمین جلد دوم میں جلاء الافہام از ابن قیم (متوفی ۷۵۱) کے حوالے سے لکھتے ہیں، جسے ابن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ امام اہلِ سیر نے بیان کیا ہے (حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا باپ ابوسفیان تجدید صلح کیلئے مدینہ منورہ میں آیا۔ اپنی بیٹی اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملنے گیا۔ ابوسفیان بستر پر بیٹھنے لگا تو انہوں نے بستر لپیٹ دیا۔ ابوسفیان نے پوچھا، بیٹی! میں

Marfat.com

نے سمجھا کہ تو بستر کو مجھ سے دور رکھنا چاہتی ہے یا مجھ سے بستر کو۔ اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اے باپ! یہ بستر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور تو مشرک ہے اس پر نہیں بیٹھ سکتا۔ ابوسفیان نے کھسیانا ہو کر کہا کہ بیٹی تو ہم سے جدا ہو کر بگڑ گئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اُمّ المومنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں اسلامی غیرت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اپنے باپ کے نیچے سے اس طاہر و مطہر بستر کا ہٹا دینا جس پر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام استراحت فرماتے تھے آقا علیہ السلام سے محبت وعقیدت کی ایک اعلیٰ ترین دلیل ہے اور کفر ونجاست سے نفرت کا واضح ترین سبب ہے۔ جناب ابوسفیان اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے اور کفر کی حالت میں تھے، جس کے باعث زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے باپ سے یہ سلوک کیا۔

وفات

اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور علیہ السلام کے ساتھ تقریباً چار سال ازدواجی زندگی گزاری اور تقریباً ۳۴ سال کی بیوگی کے بعد ۴۴ھ میں وفات پائی اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئیں بوقت انتقال آپ کی عمر شریف ۷۴ سال کی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات شام میں ہوئی۔

وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ سوکنوں کے درمیان کبھی کبھی نوک جھونک ہو جایا کرتی ہے، جو کچھ میں نے کہا سنا ہو مجھے معاف کر دو۔ دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے معاف کرتی ہیں۔ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا تم نے مجھے خوش کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں خوش کرے۔

(آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین)

Marfat.com

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ

سیّدہ صفیہ

سَلَامُ اللہِ عَلَیْھَا

صفیہ ملکہ ملک صفا ہیں پاک طینت ہیں
نبی ﷺ کے گھر کی رونق ہیں نبی ﷺ کے گھر کی عزت ہیں
تھیں آئیں وہ حرم میں انتخاب مصطفےٰ ﷺ بن کر
خضرؔ! وہ پاک ہیں، پاکیزہ تر ہیں پاک سیرت ہیں

(خضرؔ)

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ صفیہ سلام اللہ علیہا، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دسویں زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپ حیی بن اخطب کی بیٹی ہیں جو یہود کے قبیلہ بنی نضیر کا سردار اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھا۔ سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت عقل مند، بردبار، علم وفضل میں ممتاز اور نہایت خوش خلق خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا نہایت عمدہ پکاتی تھیں۔ اور سرکار علیہ السلام اس کو بہت پسند فرماتے تھے۔

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی صفیہ بنت حیی بن اخطب بن شعبہ ہے۔ اور والدہ کا نام برہ

Marfat.com

(بعض نے ضرہ لکھا ہے) بنت سمویل ہے۔ سمویل بنو قریظہ کا سردار تھا۔ اس نسبت سے آپ ماں کی جانب سے قریظیہ اور باپ کی جانب سے نضیریہ ہیں۔

اصلی نام

حضرت اُمّ المومنین صفیہ کا اصل نام زینب تھا۔

خیال رہے کہ عرب میں مال غنیمت کے اس حصہ کو جو امیر لشکر کے لیے مخصوص کر لیا جائے۔ اسے صفی یا صفیہ کہتے ہیں۔ جنابہ صفیہ چونکہ اسی طریقے سے سرکار علیہ السلام کے حصے میں آئی تھیں اس لیے ان کا نام صفیہ پڑ گیا۔

عقد اول

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پہلی شادی سلام بن مشکم قریظی سے ہوئی۔ اس نے کسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی تو دوسرا نکاح کنانہ بن ابی الحقیق سے ہوا جو رئیس خیبر ابو رافع کا بھتیجا تھا۔ کنانہ جنگ خیبر میں قتل ہوا اور صفیہ گرفتار ہوئیں۔[۱]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

جب غزوہ خیبر کے قیدی جمع کیے گئے تو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے جو اس جنگ میں شریک تھے۔ آقا علیہ السلام کی جناب میں ایک لونڈی کی درخواست کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم خود ہی جا کر قیدیوں میں سے ایک لونڈی لے لو۔ تو انہوں نے حضرت صفیہ کو لینا چاہا، مگر اس میں اختلاف ہو گیا اور لوگوں نے حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس انتخاب پر اعتراض کیا، انہوں نے سرکار کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو ایک رئیس زادی ہونے کے علاوہ حسن و جمال میں

---

[۱] بعض نے لکھا ہے کہ سلام بن مشکم کی وفات ہو گئی تو کنانہ کے عقد میں آئیں۔

Marfat.com

بھی یکتا ہیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ انہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے لیے خاص فرمالیں۔

اور پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مانند بہت ہیں اور غنیمت میں صفیہ کی مانند کم۔ اور انہیں دحیہ کے ساتھ مخصوص کرنا بہت سے صحابہ کی دل آزاری کا موجب ہوگا۔ مصلحت اس میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اپنے لیے مخصوص فرما لیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنابہ صفیہ کے چچا کی لڑکی ان کے بدلے میں مرحمت فرمائی۔ (مدارج النبوت، رحمۃ للعلمین۔ سیرت امہات المومنین)

مدارج النبوت میں ہے کہ جب صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بارگاہ رسالت میں لایا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں خیمہ میں لے جاؤ۔ اس کے بعد خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیمہ میں تشریف لائے تو حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا احتراماً کھڑی ہوگئیں اور وہ بستر مبارک جو وہاں طے کیے رکھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بچھایا اور خود زمین پر بیٹھ گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تمہارے باپ نے میرے ساتھ ہمیشہ دشمنی وعداوت رکھی یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے وہ عہد پورا کر دیا۔ انہوں نے عرض کیا۔ حق تعالیٰ کسی بندے کے گناہ کے بدلے کسی دوسرے کو نہیں پکڑتا۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا اختیار دیا کہ چاہے تو آزاد ہو کر اپنی قوم کے ساتھ مل جائے یا اسلام لے آئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حبالہ عقد میں آ کر سرفرازی پائے۔ صفیہ بڑی حلیمہ اور عاقلہ تھیں۔ ''عرض کرنے لگیں —— یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اسلام کی آرزو رکھتی تھی اور میں نے آپ کی تصدیق، آپ کی دعوت سے پہلے کی ہے۔ اب جب کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Marfat.com

دربار گہربار میں حاضر ہونے کا شرف پایا ہے تو مجھے کفر و اسلام کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے۔ خدا کی قسم! خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی آزادی اور اپنی قوم کے ساتھ ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب

مدارج النبوت میں ہے سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فتح خیبر سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ چودھویں رات کا چاند ان کی آغوش میں آ گیا ہے۔ پھر اس خواب کو اپنے پہلے شوہر کنانہ سے بیان کیا۔ اس نے کہا شاید تو یہ خواہش رکھتی ہے کہ اس بادشاہ کی بیوی بنے جو ہمارے اس میدان میں فروکش ہے اور ایک طمانچہ اس زور سے صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رخسار پر مارا کہ ان کی آنکھ نیلی ہوگئی۔

سیرتِ امہاتُ المومنین بحوالہ ابن اثیر لکھا ہے کہ جب انہوں نے خواب کا ذکر اپنے پہلے شوہر کنانہ سے کیا تو وہ کہنے لگا شاید تم حجاز کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاہتی ہو اور ان کے منہ پر اس زور سے تھپڑ مارا کہ ان کی آنکھ نیلی ہوگئی۔ جب انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو پیش کیا گیا تو اس چوٹ کا نشان باقی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تمام ماجرا بیان کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ وَجَعَلَ عِتْقَھَا صِدَاقَھَا۔

ترجمہ: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

کو آزاد فرمایا ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ (سنن ابوداؤد جلد کتاب النکاح ص)

جنابِ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ادب

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی جانب کوچ فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری لائی گئی تا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر سوار ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پائے مبارک راحلہ پر رکھا تا کہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے پاؤں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ران پر رکھ کر سوار ہو جائیں۔ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ادب ملحوظ رکھا اور وہ اپنے رانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ران پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنا ردیف بنایا اور پردہ باندھا۔ (مدارج النبوت)

بنتِ ہارون علیہ السلام

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔

"قَدْ بَلَغَنِی عَنْ حَفْصَةَ وَ عَآئِشَةَ كَلَامٌ ۔"

"مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔"

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، تم نے یہ نہیں کہا۔

"كَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِّنِّی وَ زَوْجِی مُحَمَّدٌ وَ اَبِی هَارُوْنُ وَعَمِّی مُوْسٰی ۔"

"کہ تم دونوں مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتی ہو، میرے شوہر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام اور چچا موسیٰ علیہ

Marfat.com

السلام ہیں۔''

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ انہوں نے (حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ان (صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے زیادہ معزز ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں اور چچازاد ہیں۔ (ترمذی شریف جلد دوم ص)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پتہ چلا۔

''اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ ۔''

''کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے تو وہ رو پڑیں۔''

اتنے میں ان کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا —— ''مَا يُبْكِيْكِ'' —— کیوں رو رہی ہو۔ عرض کیا حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''وَاِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ۔''

''کہ تم نبی کی بیٹی ہو، تمہارے چچا نبی ہیں اور نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔''

''اِتَّقِى اللّٰهَ يَا حَفْصَةَ ۔''

Marfat.com

''اے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔'' (ترمذی شریف جلد دوم)

مدارج النبوت میں ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہمراہ تھے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اونٹ تھک کر چلنے سے رہ گیا، حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک اونٹ زیادہ تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اونٹ تھک گیا ہے اسے اونٹ دے دو تاکہ وہ منزل تک پہنچ جائیں۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُمّ المومنین نے عرض کیا: میں اس یہودیہ کو کوئی چیز نہ دوں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر غصہ فرمایا۔ اور دو ۲ یا تین ماہ تک ان سے ترک تعلق رکھا اور اتنے عرصہ تک ان کے پاس نہیں گئے۔

وفات

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات رمضان ۵۰ھ میں ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں اس وقت آپ کی عمر شریف ساٹھ سال تھی۔

Marfat.com

اُمُّ المُؤمِنِینَ

سیّدہ میمونہ

سَلامُ اللہِ عَلَیھَا

سراپا نور و رحمت ہیں مری سرکار میمونہ
میری سرکار کی امت کی ہیں غم خوار میمونہ
نبی کی دید کر لیتی تھیں اپنے اک آئینے میں
فدا تھیں احمد مختار پر سو بار میمونہ

(خضر)

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ میمونہ سلام اللہ علیہا حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گیارہویں زوجہ مطہرہ ہیں۔ آپ نہایت متقی، پرہیز گار خاتون تھیں۔ نماز، روزہ اور گھر کے کام کاج میں مشغول رہتی تھیں اور احکام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پابندی کرتی تھیں۔ آپ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی تھیں۔

نام ونسب

آپ کا نام مبارک میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا بن بجیر بن محرم بن رویبہ عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن

Marfat.com

حفصہ بن قیس بن عیلان بن مضر۔

آپ کی حقیقی بہنیں چار ہیں۔

۱۔۔۔ام الفضل لبابۃ الکبریٰ حضور علیہ السلام کی چچی اور عبداللہ بن عباس مفسر قرآن کی والدہ ہیں۔

۲۔۔۔لبابۃ الصغریٰ جو حضرت خالد سیف اللہ کی والدہ ہیں۔

۳۔۔۔عصماء جو ابی بن خلف کے گھر میں تھی۔

۴۔۔۔عزہ جو زیاہ بن مالک الہلال کے گھر میں تھی۔

حضرت اُمّ المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ بہنیں جو صرف ماں کی جانب سے ہیں۔ یہ ہیں۔

۵۔۔۔اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں تھیں۔

۶۔۔۔سلمٰی بن عمیس جو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں تھیں۔

۷۔۔۔سلامہ بنت عمیس ان کا نکاح عبداللہ بن کعب سے تھا۔

۸۔۔۔ام المومنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

پہلا نام

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی پہلا نام برہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام تبدیل کر کے یمن بمعنٰی برکت سے ماخوذ ''میمونہ'' رکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ہند بنت عوف قبیلہ حمیر سے تھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ قبیلہ کنانہ سے تھیں۔

(مدارج النبوت)

Marfat.com

عقداول

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ میمونہ سلام اللہ علیہا کے عقداول میں اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک آپ کا پہلا نکاح مسعود بن عمرو بن عمیر ثقفی سے ہوا۔باہمی نااتفاقی کی بناء پر مسعود نے ان کوطلاق دے دی،اوردوسرا نکاح ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوا۔

اور بعض نے پہلا نکاح عمیر بن عمرو ثقفی سے لکھا ہے اور دوسرا ابوزبیر بن عبدالعزیٰ سے۔اور بعض نے پہلا خویطب بن عبدالعزیٰ سے اور دوسرا ابورہم بن عبدالعزیٰ سے تحریر کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۷ھ میں عمرۃ القضاء کی ادائیگی کی غرض سے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے تو اس وقت جنابہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیوہ ہو چکی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں حضور علیہ السلام سے ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرلیا۔

(حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارجُ النبوت میں ارقام فرماتے ہیں کہ عجیب اتفاق یہ ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح زفاف، اوران کی وفات ایک ہی موضع میں واقع ہوئی جسے سرف کہتے ہیں اور یہ مکہ معظّمہ سے دو میل (بعض نے دس میل لکھا ہے کے فاصلہ پر ہے اور اب تک وہاں ان کا مقبرہ تعمیر تھا۔(معلوم نہیں کہ نجدیوں نے پرانے عناد کے پیشِ نظر اسے شہید کردیا یا ابھی باقی ہے۔ویسے دل یہی کہتا ہے کہ مومنوں کی اس عظیم ماں کا مزار شریر نجدیوں کی تاخت وتاراج کا شکار ضرور ہو گیا ہوگا)

Marfat.com

حضرت علامہ سیّد محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح المعانی میں حضرت ابن عباس، قتادہ، عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حضرت سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکاح کا پیغام پہنچا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت اپنے اونٹ پر سوار تھیں۔

''اور جواباً یوں کہا۔''

اَلْبَعِيْرُ وَمَا عَلَيْهِ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''کہ اونٹ اور جو کچھ اس پر ہے وہ سب خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے۔''

(تفسیر روح المعانی جز ۲۲ ص ۵۹)

شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جب حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کہا۔ ''اونٹ اور جو کچھ اونٹ پر ہے سب کچھ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔'' تو اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

''اور مومن عورت اگر وہ اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نذر کر دے اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے نکاح کرنا چاہے یہ (اجازت) صرف آپ کے لیے ہے، دوسرے مومنوں کے لیے نہیں۔''

(پارہ ۲۲ سورہ احزاب، آیت ۵۰)

یعنی کوئی مومن عورت اپنے آپ کو بغیر مہر کے پیش خدمت کرے اور حضور صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم اسے قبول فرمائیں تو اس کا مہر ادا کرنا ضروری نہیں، یہ حکم صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ عام مسلمانوں کے لیے بغیر مہر کے نکاح جائز نہیں۔ لیکن اس رخصت کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک کا مہر ادا کیا۔

(ضیاء القرآن)

علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ:

اِنَّ مَیْمُوْنَةَ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ۔

''یہ کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ہبہ کر دیا۔''

وفات

حضرت اُمّ المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۵۱ھ میں اسی ۸۰ سال کی عمر میں مکہ مکرمہ کے نزدیک مقام سرف میں وفات پائی اور اسی مقام پر مدفون ہوئیں۔

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باندیاں

حضرت ماریہ

حضرت ماریہ بنت شمعون قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہیں مقوقش قبطی حاکم مصر والی اسکندریہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تحائف کے ساتھ بھیجا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کر لیا تھا، نہایت صاحب جمال تھیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ان پر رشک کرتی تھیں۔ حضور علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام انہی سے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت ریحانہ

دوسری حضرت ریحانہ بنت زید بن عمر (بعض نے شمعون کی بیٹی لکھا ہے) ہیں۔ یہ بنو نضیر کی باندیوں میں سے ہیں اور ایک قول کے مطابق بنو قریظہ سے۔ ان کی وفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے قبل حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت ہوئی اور بقیع میں مدفون ہوئیں۔

حضرت جمیلہ

تیسری جاریہ جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو کسی سبایا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئیں۔

اور چوتھی

اور چوتھی باندی ہو تھیں جسے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور علیہ

Marfat.com

اسلام کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

کثرتِ ازواج

پیغمبر علیہ السلام کی ذات قدسی پر اعتراض اور آپ کی شخصیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کے بعد پیغمبر کی شہرت ختم کرنا یہود و نصاریٰ کی پرانی عادت ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کثرت ازواج کے متعلق بھی پروپیگنڈے سے کام لیا ہے۔ مثلاً یہ کہ مسلمانوں کو تو چار بیویاں رکھنے کی اجازت مگر خود اس پابندی سے آزاد ہیں جو خلاف عدل ہے۔ مندرجہ ذیل آیت نے ان کی بے ہودگی کی مذمت ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

ارشاد باری ہے:

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ۝

"نبی پر کوئی مضائقہ نہیں ایسے کام کرنے میں جنہیں حلال کر دیا ہے اللہ نے ان کے لیے۔ اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے ان (انبیاء) کے بارے میں جو پہلے گزر چکے ہیں۔ اور اللہ کا حکم ایسا فیصلہ ہوتا ہے جو طے پا چکا ہوتا ہے۔" (پ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۸)

"یہود و نصاریٰ" اور منافقین یہ اعتراض کیا کرتے کہ پیغمبر اسلام دوسروں کو تو صرف چار بیویاں کرنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن اپنے لیے یہ پابندی نہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی اور معترضین کو بتا دیا گیا کہ اگر پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کثرت ازواج کی وجہ سے تم اعتراض کرتے ہو تو حضرت داؤد علیہ السلام جن کی

Marfat.com

سو ۱۰۰۰ بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام جن کے تین سو حرم تھے ان پر تو تم اعتراض نہیں کرتے، انہیں نبی مانتے ہو، زبور اور دیگر صحیفے تمہاری مقدس بائبل میں درج ہیں تمہیں چاہئے کہ ان پر بھی اعتراض کرو اور ان کی نبوت کا بھی انکار کرو۔ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حلال کی ہیں، کسی کو حرف گیری کا حق نہیں پہنچتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام کو خصوصی رخصت عطا فرمائی تھی۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

خیال رہے کہ سرکار علیہ السلام کی زندگی مبارک پر نظر ڈالنے سے یہ امر اظہر من الشّمس ہو جاتا ہے کہ آپ نے جتنے بھی نکاح فرمائے ان کی وجہ یہ ہرگز نہ تھی جو عام طور پر ظاہری عشق بازوں اور حسن پرستوں کی شادیوں میں پائی جاتی ہے، بلکہ ان کی بنیاد سراسر مقاصد حسنہ، دینی فوائد اور قومی مصلحتوں پر قائم تھی۔

اہلِ اسلام اور مشرکین کی جنگوں میں کسی نہ کسی طرح یہودیوں کا ہاتھ ضرور ہوتا تھا۔ مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو اس کے بعد یہودی مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہ ہوئے۔

ابوسفیان جن کے پاس قوم کا نشان جنگ تھا۔ جب یہ نشان باہر نکال کر کھڑا کیا جاتا تو تمام مشرکین مکہ اس جھنڈے کے نیچے فوراً جمع ہو کر مسلمانوں پر دھاوا بول دیتے۔ بدر و احد اور غزوہ خندق کے میدان اس بات کے شاہد ہیں۔ جب آقا علیہ السلام نے ابوسفیان کی بیٹی حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے حبالہ عقد میں لیا تو اس کے بعد وہ کسی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف فوج کشی کرتے نظر نہیں آتے۔ بلکہ خود بھی اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ کر پناہ لیتے ہیں۔

Marfat.com

بنومصطلق کے سردار حارث بن ابی ضرار جو مشہور رہزن اور ڈکیتی پیشہ تھا اس کا قبیلہ نہایت طاقت ور اور جنگ جو تھا جو اس کے اشارے پر مرمٹنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف لڑی جانے والی ہر جنگ میں اس قبیلے کی شرکت ضروری سمجھی جاتی۔ لیکن جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو مصطلق کے سردار حارث کی بیٹی اُمّ المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی زوجیت میں لے لیا تو اس کے بعد ساری عداوتیں نابود ہو جاتی ہیں اور سارا قبیلہ قزاقی جیسی ظالمانہ روش کو چھوڑ کر مہذب زندگی اختیار کر لیتا ہے اور مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہیں ہوتا۔

نجد کی سرزمین فتنہ وفساد اور شرانگیزی میں اپنا جواب نہیں رکھتی، نجدیوں کی فریب کاریوں سے زمانہ واقف ہے۔ یہ وہی نجدی ہیں جنہوں نے ستر صحابہ کرام، مبلغین اسلام کو اپنے ملک میں تبلیغ کے نام پر لے جا کر بڑی بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اُمّ المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کو اپنی زوجیت میں لیا تو نجد کی بے ذوق زمین اور تلخ فضاء میں امن وآشتی اور اسلام پھیلانے میں بہت اچھے نتائج پیدا ہوئے۔ اس لیے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک بہن نجد کے سردار کے گھر میں تھی۔

اُمّ المؤمنین زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح نے اس بے ہودہ رسم کو ملیامیٹ کر دیا جو عرب میں صدیوں سے چلی آ رہی تھی جس میں منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام قرار دیا جاتا تھا۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نکاح بھی اسلامی اغراض وفوائد پر مبنی تھے۔ ہر وہ شخص جو عقل وشعور رکھتا ہے اسے یہ امر تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ تمام نکاح کس قدر بابرکت اور نہایت ضروری تھے۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام نے فرمایا

امام ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۲۵۵ھ) اپنی سنن میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا۔

اِنَّھَا وَھَبَتْ نَفْسَھَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ

''کہ اُس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہبہ کیا۔''

(اس کی یہ بات سن کر) حضور علیہ السلام نے فرمایا:

مَا لِیْ فِی النِّسَآءِ مِنْ حَاجَۃٍ ۔ ''مجھے عورتوں کی کوئی حاجت نہیں۔''

(سنن الدارمی الجزء الثانی ص ۶۵ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کثرت ازواج کی وجہ صرف اور صرف مذہبی اور دینی فوائد پر مبنی تھی۔

ازواج کے درمیان باری

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے، جس کا نام نکل آتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔

وَکَانَ یَقْسِمُ لِکُلِّ امْرَأَۃٍ مِّنْھُنَّ یَوْمَھَا وَ لَیْلَتَھَا ۔

''اور ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر زوجہ مطہرہ کے لیے

Marfat.com

ایک رات دن کی باری تقسیم فرمائی ہوئی تھی۔'' (سنن ابوداؤد)

سوائے سودہ بنتِ زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی تھی۔

ارشاد خداوندی:

خالق کائنات کا ارشاد ہے۔

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُئْوِیْٓ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَآ اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا۝

''(آپ کو اختیار ہے) دور کر دیں جس کو چاہیں اپنی ازواج سے اور اپنے پاس رکھیں جس کو آپ چاہیں اور اگر آپ دوبارہ طلب کریں جن کو آپ نے علیحدہ کر دیا تھا تب بھی آپ پر کوئی مضائقہ نہیں۔ اس (رخصت) سے پوری توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور آزردہ خاطر نہ ہوں اور سب کی سب خوش رہیں گی جو کچھ آپ انہیں عطا فرمائیں گے اور (اے لوگو) اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے۔'' (پ۲۲س احزاب، آیت ۵۱)

مذکورہ بالا اور اس سے پہلی آیت کے ضمن میں حضرت ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی تمام بیویوں کے ساتھ مساوی سلوک کریں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حکم سے بھی مستثنیٰ قرار دیا کہ آپ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی پابندی نہیں، لیکن اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہر بیوی کے ساتھ مساویانہ اور عادلانہ سلوک فرماتے۔ اس رخصت کی دو۲ وجہیں ہیں۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبع مبارک اتنی عادلانہ اور انصاف پسند تھی کہ حکم نہ ہونے کی صورت میں بھی بے انصافی ممکن نہ تھی۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ ازواج طاہرات میں باہم نزاع پیدا نہ ہو۔ تھوڑی تھوڑی بات بڑھا کر گھر کے سکون کو مکدر نہ کریں۔ اب جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پابندی نہ رہی تو جس کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرف بخشیں اور جتنا وقت شرف بخشیں اس کو وہ غنیمت سمجھے گی اور کسی قسم کا مطالبہ کر کے یا شکوہ کر کے خاطر عاطر کو مشوش نہ کر سکے گی۔ اسی چیز کی طرف اللہ تعالیٰ نے آیت کے ان کلمات میں تصریح فرمادی۔

ذٰلِكَ اَدْنٰىٓ اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ ۔

"(اس رخصت) سے پوری توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔"

(ضیاء القرآن ج ۴، ص ۸۵)

ان تمام رخصتوں کے باوجود سرکار علیہ السلام نے ازواجِ مطہرات کے درمیان ایسا عدل وانصاف قائم فرمایا کہ اس کی مثال دنیائے انسانیت میں کہیں نہیں ملتی۔ ان تمام شواہد کی موجودگی میں اگر کوئی شخص تعدّدِ ازواج کے موضوع کو زیر بحث لاتا ہے تو اسے بغض و عناد کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔

جھکاؤ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی جانب جھک گیا۔

Marfat.com

جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ شِقُّہٗ مَآئِلٌ ۔

''تو قیامت کے روز اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کا جسم ایک جانب سے جھکا ہوا ہوگا۔'' (سنن ابوداؤد شریف ج اول ص ۲۹۰ کتاب النکاح)

باری میں انصاف

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے کسی ایک کو دوسری پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔ ہمارے پاس رہنے کی باریوں میں شاید ہی کوئی ایسا دن ہو ورنہ ہم سب کے پاس پہنچ جاتے، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر زوجہ مطہرہ کے نزدیک ہوتے۔ مِنْ غَیْرِ مَسِیْسٍ ۔ لیکن اسے ہاتھ نہ لگاتے یہاں تک کہ اس بیوی کے پاس پہنچ جاتے جس کی باری ہوتی اور رات اسی کے پاس گزارتے۔ (سنن ابوداؤد شریف ج اول ص ۲۹۱ کتاب النکاح)

بستر علالت پر بھی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں اپنی تمام ازواجِ مطہرات کو بلوایا۔ جب وہ تمام جمع ہوگئیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَدُوْرَ بَیْنَکُنَّ فَاِنْ رَأَیْتُنَّ اَنْ تَاْذَنَ لِیْ فَاَکُوْنُ عِنْدَ عَآئِشَۃَ ۔

''کہ مجھ میں یہ طاقت نہیں ہے کہ تم سب کے پاس پھروں۔ اگر تمہیں مناسب نظر آئے تو مجھے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہنے کی اجازت دے دو۔''

Marfat.com

تو انہوں نے اجازت دے دی۔ (سنن ابوداؤد شریف ج اول ص ۲۹۱ کتاب النکاح)

ایسی پاک باز ہستی، ایسا عظیم المرتبت رسول، ایسا عادل و منصف نبی جس نے بسترِ علالت پر بھی دوسری ازواجِ مطہرات کے حقوق کا خیال رکھا اور ان سے اس امر کی اجازت لینا ضروری سمجھا اور پھر انہیں یہ اختیار بھی دیا کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو مجھے ایک ہی جگہ یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہی حجرے میں رہنے کی اجازت دے دیں۔ اس کریم و شفیق شخصیت پر یہ اعتراض کہ انہوں نے عام مسلمانوں کے لیے صرف چار بیویاں رکھنے کی پابندی لگائی اور خود اس کے پابند نہیں۔ ایسی سوچ ایسا خیال پرلے درجے کی جہالت اور منافقت و عداوت کی پیداوار ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ عام مسلمانوں کے لیے چار کی پابندی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے چار سے زیادہ کی اجازت خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس قسم کے خیالات ایسے ذہن میں جگہ پاتے ہیں۔ جہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل تصور کیا جاتا ہے۔ الحمد للہ۔ اہلِ اسلام کا یہ عقیدہ نہیں، مسلمان تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام مخلوق خداوندی سے افضل و اعلیٰ بے مثال و لاجواب سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہر قسم کی قوتیں تسلیم کرتے ہیں۔

ہزاروں سلام ہوں ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امہات المومنین پر جنہوں نے دنیا کی تمام آسائشوں کو ترک کر کے دامن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ رہنے کا فیصلہ کیا۔

لاکھوں سلام ہوں امت کی ان تمام ماؤں پر جو اپنے ہاتھوں سے چکی پیس کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں۔

Marfat.com

کروڑوں سلام ہوں ان پاک بیبیوں پر جن کے مزارات کو بڑی بے دردی سے مسمار کیا گیا اور جن کی قبروں کی بے حرمتی کی گئی۔

اے اللہ العالمین! اے ربِّ کائنات ان عصمت مآب ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل مجھ بے کس پر کرم فرما۔ میرے گناہوں کو معاف فرما، مجھے اور میری اولاد کو دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرما اور تمام اہلِ اسلام کو اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت عطا فرما اور تمام مسلمانوں کی بخشش فرما۔

(آمین، ثم آمین)

Marfat.com

فرزندانِ رسول

عَلَیۡہِمُ السَّلَامُ

ہیں سب امت کے آقا سیّد ابرار کے بیٹے
بہشتوں کے ہیں وارث احمدِ مختار کے بیٹے
خضرؔ کے بھی خضر ہیں جلوہ ہائے نورِ اعظم ہیں
سراپا نور ہیں انوار کی سرکار کے بیٹے
(خضرؔ)

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین فرزند ہیں۔ جو بچپن میں ہی انتقال فرما گئے۔

سیّدنا قاسم علیہ السلام

نام

قاسم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

والدہ

حضرت سیدہ اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے فرزند حضرت قاسم علیہ السلام ہیں جو اعلان نبوت سے پہلے متولد ہوئے اور آپ ہی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کنیت ''ابوالقاسم'' مشہور ہوئی۔ آپ پاؤں پر چلنا سیکھ گئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ سواری پر سوار ہونے کی عمر

Marfat.com

تک حیات رہے۔ بعض نے دو سال اور بعض نے سترہ ماہ لکھا ہے۔

اہلِ سیر کہتے ہیں، یہی درست ہے کہ ان کی وفات بھی اعلان نبوت سے پہلے ہوئی ہے۔ صاحب مواہب نے فرمایا کہ مستدرک میں ایسی روایت جو عہد اسلام میں وفات پانے پر دلالت کرتی ہے اور یہ پہلے فرزند ہیں جس نے اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سب سے پہلے وفات پائی ہے۔ (مدارج النبوت ج ۲، ص ۷۷۳)

سیّدنا عبداللہ علیہ السلام

نام

عبداللہ بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والدہ

حضرت اُمّ المومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ طاہرہ سلام اللہ علیہا۔

لقب

طیب و طاہر ہے۔

بعض علماء کے نزدیک حضرت عبداللہ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب طیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے اور طاہر سیّدہ خدیجۃ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی طرف سے تھا۔

حضرت سیّدنا عبداللہ علیہ السلام کی ولادت ظہورِ اسلام کے بعد مکہ معظّمہ میں ہوئی آپ نے عہدِ طفولیت میں وفات پائی۔

جب عاص بن وائل سہمی ''جو عمرو بن عاص کا باپ تھا'' کو حضرت عبداللہ علیہ السلام

[1] رسول خدا کو بے خبر کہنا دشمنوں کی پرانی عادت ہے۔

Marfat.com

کے انتقال کی خبر ملی۔ اس سے پہلے حضرت قاسم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کی خبر سن چکا تھا۔ اس وقت اس نے کہا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فرزندان رحلت کر گئے اور وہ ابتر (بے نسل) رہ گئے۔

اَبْتَرْ: کے لغوی معنٰی ۔دم کٹا۔ بے فرزند۔ اور بے خبر ہونے کے ہیں۔

(مدارج النبوت جلد ۲، ص ۷۷۲)

عاص بن وائل اور دیگر کفار مشرکین کی اس طنز آمیز گفتگو کے بعد سورہ کوثر کا نزول ہوا۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○

ترجمہ: ''بیشک ہم نے آپ کو (جو عطا کیا) بے حد وحساب عطا کیا۔ پس آپ نماز پڑھا کریں اپنے ربّ کے لیے اور قربانی دیں (اسی کی خاطر) یقیناً جو آپ کا دشمن ہے وہی بے نام ونشان ہوگا۔''

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیسرے فرزند ہیں آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد کے بعد متولد ہوئے۔

اسم گرامی

ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

والدہ

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

Marfat.com

ولادت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ماہ ذی الحجہ ۸ ہجری میں ہوئی۔

جب آپ کی ولادت ہوئی تو حضرت سلمہ دایہ نے اپنے شوہر حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر دی کہ ''مخدومہ امت'' جنابہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں فرزند تولد ہوا ہے تو ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں یہ خبر پہنچائی۔ حضور علیہ السلام نے اس خوش کن خبر پر انہیں غلام سے آزاد فرمایا۔[1]

اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا ابا ابراہیم کی کنیت سے مخاطب کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش و مسرور ہوئے۔

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آج رات ایک فرزند پیدا ہوا ہے اس کا نام اپنے جد امجد کے نام پر ابراہیم علیہ السلام رکھا ہے۔ (مدارج النبوت ج ۲، ص ۷۷۳)

رضاعت

حضرت اُمّ بردہ بنتِ منذر بن زید انصاری جو براء بن اوس انصاری جن کا لقب قین (لوہار) تھا کی زوجہ ہیں انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پلانے پر مقرر فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم کو دیکھنے ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے جو مدینہ منورہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دودھ پلانے والی کو ایک قطعہ نخلستان عطا فرمایا

---

[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام۔

Marfat.com

تھا۔ (مدارج النبوت ۔رحمۃ للعالمین ،شہادت نواسہ سید الابرار)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

''کہ میں نے کسی کو اپنے بال بچوں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مہربان نہیں دیکھا''

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام وفات پا گئے۔تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ اِبْنِىْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِى الثَّدْىِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رِضَاعَهٗ فِى الْجَنَّةِ ۔

''کہ میرا بیٹا ابراہیم شیر خوارگی میں وفات پا گیا اور اس کے لیے دو دائیاں مقرر ہیں جو اس کی شیر خوارگی جنت میں پوری کریں گی۔''

(مشکوٰۃ شریف (بحوالہ مسلم) باب فی اخلاقہ وشمائلہ الفصل الثالث)

جناب قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری اپنی کتاب رحمۃ للعالمین میں مذکورہ بالا حدیث کے مفہوم کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔سیّدنا ابراہیم کے ابھی ایام رضاعت باقی تھے۔ حورانِ فردوس ان کی چھاتیوں کا شیر پینے کو خلد برین جا سدھارے۔

(رحمۃ للعالمین جلد دوم ص ۹۰ مطبوعہ شیخ غلام اینڈ سنز سن اشاعت ۱۹۶۸ء)

خیال رہے کہ جب حوران فردوس، جو نوری مخلوق ہیں کی چھاتیوں کے دودھ سے ان کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب

Marfat.com

اولاد ہونے کے باعث آپ کی نورانیت کا انکار کرنا کہاں کی علمیت اور کہاں کا ضابطہ و قانون ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصف بشریت کو اپنی بشری کمزوریوں پر قیاس کرنا اور پھر اسی سوچ کی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی مثل کہنا پرلے درجے کی جہالت اور بیہودگی ہے۔

وفات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع ملی کہ حضرت ابراہیم نزع کے عالم میں ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمٰن کا ہاتھ پکڑا اور ہمراہ لے کر روانہ ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سرہانے پہنچے اور ملاحظہ فرمایا کہ حضرت ابراہیم جانکنی میں ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو لیا اور اپنی آغوش میں لٹایا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشم مبارک سے آنسو جاری ہو گئے، فرمایا: اے ابراہیم ہم تیری جدائی کے سبب غمگین ہیں میری آنکھیں روتی ہیں اور دل جلتا ہے۔ اس کے سوا کوئی ایسی بات نہ فرمائی جس سے خدا سے ناراضگی ظاہر ہوتی ہو، حضرت ابراہیم ستر دن کے تھے، جیسا کہ ابوداؤد نے ذکر کیا ہے۔ ایک اور روایت میں سولہ مہینے آٹھ دن آئے ہیں اور بعض نے ایک سال دو مہینے چھ دن کہا ہے اور بعض تقریباً ڈیڑھ سال بتاتے ہیں۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ بھی روتے ہیں۔ آپ نے تو میت پر رونے سے منع فرمایا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عوف کے فرزند! جس حالت کا تم نے مشاہدہ کیا ہے،

Marfat.com

یہ میت پر رحمت و شفقت کا اظہار ہے جو کہ اس کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اور میں نے ممانعت فرمائی ہے وہ دو آوازوں کی بناء پر ہے۔ ایک وہ آواز جو (بیہودہ) گانے، لہو و لعب اور شیطانی مزامیر (شیطانی بانسریاں) سے ہو، اور دوسری وہ آواز جو مصیبت کے وقت ہو، اور میں منع کرتا ہوں منہ نوچنے، چہرہ پیٹنے، کپڑے پھاڑنے اور بین کرنے سے، لیکن آنکھوں سے پانی جاری ہونا رحم و شفقت کی وجہ سے ہے اور جو رحم و شفقت نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہ ہوگا۔ (مدارج النبوت ج ۲ ص ۷۷۴)

ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشم مبارک سے آنسو جاری ہوئے تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ حضور علیہ السلام نے انہیں اس سے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی گریہ کناں دیکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْبُکَاءُ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالصَّرَاخُ مِنَ الشَّیْطَانِ ۔

"یعنی رونا رحمت ہے اور چیخنا چلانا شیطانی عمل ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ انتقال کر جانے والے کسی بزرگ، عزیز اور دوست پر رونا رحمت خداوندی اور شفقت کا ذریعہ ہے۔ البتہ پیٹنا، چیخنا اور چلانا شیطانی عمل ہے۔

(مدارج النبوت ج ۲ ص ۷۷۵)

نماز جنازہ اور تجہیز و تکفین

شیخ المحققین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ مدارج نبوت میں ارقام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی دایہ نے غسل دیا اور ایک قول کے مطابق (ابراہیم بن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

نے غسل دیا۔ اور عبدالرحمان بن عوف نے پانی ڈالا اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوٹے تخت پر اٹھایا گیا۔ اور صحیح یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بقیع میں دفن کیا گیا اور فرمایا کہ میں نے ان کو حضرت عثمان بن مطعون کے پاس دفن کیا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔ اہلِ سیر کہتے ہیں کہ یہ پہلی قبر ہے جس پر پانی چھڑکا گیا اور ان کی قبر پر نشان لگایا گیا۔ جس طرح کہ حضرت عثمان بن مطعون کی قبر پر نشان لگا ہوا تھا۔ چنانچہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس خود پتھر اٹھا کر لائے اور ان کی قبر پر رکھا۔ (مدارج النبوت ج ۲ ص ۵۷۷)

اوپر درج روایت سے یہ امر مہر نیمروز کی طرح واضح ہو گیا کہ قبر پر چھڑکاؤ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور یہ بھی کہ قبر پر پتھر کا نشان لگانا جائز اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ روایت سے معلوم ہوا کہ ابراہیم بن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے پہلے حضرت عثمان بن مطعون رضی اللہ عنہ کی قبر شریف پر بھی پتھر کا نشان لگا ہوا تھا۔

انبیاء کرام، اصحاب النبی، اہلِ بیتِ رسول، اولیائے کاملین، بزرگانِ دین کے مزاراتِ پُرانوار اور ان کے مراقد کے نام سن کر چیخنے چلانے والے اور ان کی قبروں کو مسمار کر کے خوشیاں منانے والے، مذکورہ بالا روایت پر غور کریں تاکہ حقیقت کا دامن تھامنے میں آسانی پیدا ہو سکے۔

کسوف آفتاب

جس دن حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا اسی روز سورج گرہن بھی ہوا

Marfat.com

اور یہ اتفاقاً ہوا مگر عربوں کا اعتقاد تھا کہ کسوف وخسوف کسی بڑے آدمی کی موت سے ہوا کرتا ہے اور اب اس واقعہ پر بعض مسلمانوں نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا کہ سورج ابراہیم بن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے انتقال کی وجہ سے گہنایا گیا۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ سنا تو ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَکْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَأَیْتُمْ فَصَلُّوْا فَادْعُوا اللّٰہَ۔

''کہ سورج اور چاند کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گہن میں نہیں آتے جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔''

(بخاری شریف ج اول، ابواب الکسوف)

سائنس کی رو سے

سائنسی نظریہ کے مطابق جب چاند اپنی حرکت کے دوران زمین اور سورج کے درمیان آ جاتا ہے تو چاند کا سایہ زمین پر پڑتا ہے اور اس مقام کے لوگوں کو سورج کے جس حصہ کو روشنی نہیں ملتی تو کہا جاتا ہے کہ سورج گرہن لگا ہے۔

بالکل اسی طرح جب زمین اپنی حرکت کے دوران چاند اور سورج کے درمیان آ جاتی ہے تو سورج کی روشنی چاند کے کچھ حصہ پر نہیں پہنچ سکتی یعنی زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے تو اسے چاند گرہن کا نام دیا جاتا ہے۔

از روئے حدیث

شہر علم وحکمت حضور رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسوف آفتاب کے وقت

[1] سورج گہن کو کسوف اور چاند گہن کو خسوف کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

نماز پڑھنے، دعا مانگنے، تکبیر کہنے، صدقہ دینے، غلام آزاد کرنے اور عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور فرمایا کہ شمس وقمر کسی کے انتقال کے سبب سے نہیں گہناتے۔

وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ۔

''بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔'' (بخاری شریف، ابواب الکسوف)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ جو کسی کی موت کی وجہ سے گہن میں نہیں آتے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ۔

''بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس کے ذریعے سے ڈراتا ہے۔''

(بخاری، ابواب الکسوف)

اگر فی الواقع سورج کے درمیان چاند زمین یا کسی اور ستارے کا حائل ہونا ہی علت کسوف ہو تو اس میں کوئی منافات نہیں کہ حکمت خداوندی لوگوں کو ڈرانے کے لیے ہی کسی ستارے کو زمین اور سورج کے درمیان حائل کرنے کی متقاضی ہوتی ہو۔ غرض قمر کا حائل ہونا اگر کسوف شمس کا باعث ہے تو مخلوق کو خوف دلانا اس کی حکمت ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''یوں گھبرا کے اٹھے جیسے قیامت برپا ہوگئی ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور بہت لمبے چوڑے قیام ورکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس سے قبل آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا گیا۔ فرمایا یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے۔ یہ کسی کی موت وزیست کے باعث نہیں ہوتا بلکہ اس کے ذریعے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اپنے بندوں کو متنبہ کرتا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو ذکر و دعا اور استغفار کرو۔ (ایضاً)

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ تصوف کی زبان میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

بدز گستاخی کسوف آفتاب

شد عزازیلے ز جرأت ردباب

ترجمہ: سورج گرہن (تو لوگوں کی) گستاخی کے سبب سے ہوتا ہے شیطان گستاخی کے سبب سے ہی راندہ درگاہ ہوا۔

مطلب یہ ہے کہ جب لوگوں میں فسق و فجور اور احکام دین کی طرف سے لاپرواہی بڑھ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سورج کو گرہن لگتا ہے تا کہ لوگ قدرت خداوندی کا ایک ہولناک کرشمہ دیکھ کر ڈر جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی، گستاخی اور سرکشی سے باز آئیں۔

Marfat.com

بناتِ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم

صداقت میں، کرامت میں، شرافت اور عظمت میں
نبی ﷺ کی بیٹیاں سب سے ہیں ارفع ہر فضیلت میں
خضرؔ دکھ دور ہو جاتے ہیں میرے بالیقیں جب بھی
بناتِ مصطفےٰ ﷺ کا نام لیتا ہوں مصیبت میں

(خضرؔ)

خالق کائنات نے اپنی پاک کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں کا ذکر فرمایا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ

ترجمہ: اے نبی مکرم! آپ فرمایئے اپنی ازواجِ مطہرات کو اپنی صاحبزادیوں کو اور تمام اہلِ ایمان کی عورتوں کو کہ (جب وہ باہر نکلیں تو) ڈال لیا کریں اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو۔ (پارہ ۲۲ سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۹)

Marfat.com

مذکورہ بالا آیت مقدسہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں ایک سے زیادہ ہیں۔ یاد رہے کہ آیت میں ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نبی کی بیویاں) بنات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نبی کی بیٹیوں) نساء المومنین (مومنوں کی عورتوں) کا الگ الگ ذکر کیا ہے۔ لفظ بنات، بنت کی جمع ہے۔ اور عربی زبان میں جمع کا صیغہ دو سے زیادہ پر بولا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے اہلِ یقین کا یہ عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں۔ ہر طرح کے شک وشبہ سے بالاتر ہے اور روز روشن کی طرح واضح ہے۔

یہ وہ حقیقت ہے جس کا کوئی بھی ذی ہوش اور صاحب علم انکار نہیں کر سکتا، کتب سیر میں کثرت سے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں واضح طور پر، بلکہ شیعہ حضرات کی بعض کتب میں بھی موجود ہے کہ سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں ہیں۔

ضیاء الامت مندرجہ بالا آیت کے ضمن میں رقم طراز ہیں کہ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں کا جب ذکر آیا تو قرآن نے بنت ایک صاحبزادی نہیں کہا بلکہ جمع کا لفظ بنات استعمال کیا۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صاحبزادی نہ تھی، بلکہ متعدد صاحبزادیاں تھیں اور شیعہ کی معتبر کتابوں میں بھی اس بات کی تصریح ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ یہاں فقط دو حوالے پیش کرتا ہوں۔ اصول کافی جو اسی فرقہ کی معتبر ترین کتاب ہے۔ اس میں لکھتے ہیں:

---

[1] اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیاں چار ہیں اور شیعہ حضرات صرف ایک (فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا) کو مانتے ہیں۔

Marfat.com

وَ تَزَوَّجَ خَدِیْجَةَ وَھُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَ عِشْرِیْنَ سَنَةً فَوُلِدَلَهٗ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَ زَيْنَبُ وَ اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَّ وُلِدَلَهٗ بَعْدَ الْمَبْعَثِ اَلطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ ۔

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک پچیس سال کے قریب تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ اولاد پیدا ہوئی۔ بعثت سے پہلے قاسم، رقیہ، زینب اور اُمّ کلثوم اور بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ علیہا السلام پیدا ہوئیں۔

(اصول کافی ج اول، ص ۴۳۹ مطبوعہ تہران)

ان کی دوسری کتاب حیٰوۃ القلوب میں علامہ مجلسی رقم طراز ہیں۔ ''در قرب الاسناد بسند معتبر از ـــــ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردہ است کہ از برائے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از خدیجہ متولد شدند طاہر و قاسم و فاطمہ و اُمّ کلثوم و رقیہ و زینب۔'' (حیٰوۃ القلوب ص ۸۲۳)

ترجمہ: قرب الاسناد میں معتبر سند سے حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے بطن سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ اولاد پیدا ہوئی۔ طاہر، قاسم، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اُمّ کلثوم، رقیہ اور زینب۔ (ضیاء القرآن جلد ۴، ص ۹۶)

شیعہ حضرات کی معتبر کتاب فروع کافی کتاب العقیہ باب فصل البنات مطبوعہ تہران جلد دوم صفحہ ۸۲ میں ہے۔

Marfat.com

"عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبَا بَنَاتٍ ."

"یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کئی لڑکیوں کے باپ تھے۔"

جارود بن منذر جو لڑکی پیدا ہونے پر اسے معیوب خیال کرتا تھا تو امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

قَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَنَاتٍ .

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کئی لڑکیوں کے باپ تھے۔"

(ایضاً فروع کافی ج ۲، ص ۸۲ بحوالہ القول المقبول فی بنات الرسول ص ۶)

القول المقبول فی بنات الرسول کے صفحہ ۲۰ پر شیعہ حضرات کی مشہور ترین کتاب "تحفۃ العوام" مطبوعہ لاہور صفحہ نمبر ۱۲۳ اور "تہذیب الاحکام" جلد اول صفحہ نمبر ۲۸۴ کے حوالے سے لکھا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْقَاسِمِ وَالطَّاهِرِ ابْنَیْ نَبِیِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّةَ بِنْتِ نَبِیِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ نَبِیِّكَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّكَ فِیْهَا .

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزندوں پر اور اے اللہ رحمت فرما حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں پر اور لعنت کر ان پر جو ایذاء دیتے

Marfat.com

ہیں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے بارے میں۔

خیال رہے کہ مصنف تحفۃ العوام نے جو لکھا ہے اس کا مطلب بالکل واضح ہے کہ جو شخص رقیہ، اُمّ کلثوم کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی بیٹیاں ہونے سے انکار کر کے سرکار علیہ السلام کو اذیت پہنچائے تو اے ربّ العزت اس پر لعنت کر۔

ایک شبہ کا ازالہ

بعض لوگ دانستہ طور پر ان حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے لایعنی تاویلات اور ناپختہ قیاس سے کام لیتے ہوئے اپنے باطل نظریات کو چھپانے کی خاطر یہ کہہ دیتے ہیں کہ مذکورہ آیت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوتیلی بیٹیوں کو مجازاً ابنات کہا گیا ہے۔

حالانکہ سوتیلی بیٹیوں کے لیے قرآن مجید میں لفظ ربائب (جو ربیبہ کی جمع ہے) استعمال ہوا ہے۔ بنات استعمال نہیں ہوا اور ارباب علم و دانش اس بات کو پوری طرح جانتے ہیں کہ کلام الٰہی کے سامنے انسانی قیاس کی کوئی وقعت نہیں اور حقیقت کے سامنے مجاز کی کوئی حقیقت نہیں۔

فسانہ پھر فسانہ ہے، حقیقت پھر حقیقت ہے
حقیقت کی حقیقت کو مٹایا جا نہیں سکتا

(خضر)

ہر ذی عقل کے لیے یہ امر قابلِ غور ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف ایک صاحبزادی حضرت فاطمہ بتول سلام اللہ علیہا کو تسلیم کرنا اور دیگر صاحبزادیوں کا انکار کرنا ظلم عظیم ہے۔ وہ اس طرح کہ امت کی بیٹیوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

و ربائبکم التی فی حجورکم (الآیۃ)

Marfat.com

بیٹیاں کہہ دینے میں کوئی خاص حرج نہیں کیونکہ وہ روحانی اولاد تو ہیں ہی مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو غیر کی اولاد قرار دینا "نعوذ باللہ" اس اولاد کی بھی بے حرمتی و تنقیص ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم محترم کی بھی اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی اذیت رسانی کا باعث ہے اور قرآن وحدیث کے ساتھ بھی مذاق ہے۔

قرآن عزیز میں نہایت واضح اور غیر مبہم انداز میں ارشاد موجود ہے کہ ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔

قرآنی فیصلہ

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ ۔

ترجمہ: "بلایا کرو انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے۔ یہ زیادہ قرین انصاف ہے اللہ کے نزدیک۔" (پارہ ۲۱ سورۂ احزاب، آیت نمبر ۵)

اس آیت مبارکہ میں دور جاہلیت کے ان قبیح رسم ورواج کی طرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا متبنٰی بنالیتا یا کسی یتیم کی پرورش کیا کرتا تو اسے ان کا باپ کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس عادت سے منع فرمایا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہی بات اللہ کے نزدیک سچ اور انصاف کی ہے" تو پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ احکم الحاکمین ایسی لڑکیوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں فرمائے جو دراصل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خون سے نہ تھیں۔

معمولی سے معمولی شعور رکھنے والا غیرت مند انسان اس امر سے بخوبی واقف ہے

Marfat.com

کہ کسی کی اولاد کو کسی غیر کی طرف منسوب کیا جائے تو اسے نہایت دکھ پہنچتا ہے اور وہ اس بات کو اپنے لیے غیر معمولی ہتک وتوہین تصور کرتا ہے وہ لوگ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادیوں کا انکار کرتے ہیں وہ اپنے اس بیہودہ نظریہ پر نظر ثانی کریں اور ایسی باتیں نہ کریں جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچے اور جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچاتا ہے وہ لعنتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمۡ عَذَابًا مُّھِیۡنًا○

ترجمہ: بیشک جو لوگ ایذاء پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہے دنیا وآخرت میں اور اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے ان کے لیے دردناک عذاب۔ (پارہ ۲۲ سورۃ احزاب)

خیال رہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا اذیت ہو سکتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا کر کے دوسروں کی طرف منسوب کیا جائے۔

Marfat.com

حضرت سیدتنا

زینب بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَامُ اللہِ عَلَیْهَا

امینہ، سیدہ، پاکیزہ، بنتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم زینب
ہے مخدومۂ عالم بے گماں، کانِ حیا زینب
لگایا راہ حق میں ہر مصیبت کو گلے جس نے
خضر! وہ شاکرہ ہے، پیکرِ صبر و رضا زینب

(خضر)

حضرت سیّدہ زینب بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت اُمّ المومنین سیّدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے دس سال قبل از بعثت مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے سب سے بڑی ہیں۔ بعض اہلِ سیر کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم علیہ السلام ان سے بڑے تھے تاہم اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جنابہ سلام اللہ علیہا اپنی تینوں بہنوں سے بڑی تھیں۔ آپ نیک سیرت اور پاکیزہ اخلاق، باسلیقہ، باشعور اور عقل و فہم کی دولت سے بھی بہرہ یاب تھیں۔

نام ونسب

آپ کا اسم شریف زینب بنتِ رسول اللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔

Marfat.com

والدہ

والدہ کا نام سیّدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ ہے۔

تزویج

آپ کا نکاح حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ بن ربیع بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصیٰ سے ہوا۔ جو اُمّ المومنین حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سگی بہن ہالہ بنت خویلد کے لڑکے تھے۔ یعنی زینب بنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خالہ زاد تھے۔

آپ کے شوہرِ نامدار

حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر ابوالعاص رضی اللہ عنہ نہایت شریف النفس اور امانت دار ہونے کے علاوہ صاحب مال وتجارت بھی تھے۔ آپ جب کبھی سفر سے واپس آتے تو فوراً اپنی خالہ خدیجۃ الکبریٰ کے گھر آتے۔ حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خواہش تھی کہ حضرت زینب کا نکاح اپنے بھانجے ابوالعاص سے کر دیا جائے چنانچہ انہوں نے ایک روز اس بارے میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ رشتہ پسند فرمایا۔ حضرت زینب بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی ابوالعاص سے ہوگئی۔ اور یہ واقعہ اعلان نبوت سے پہلے کا ہے ابوالعاص اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں آپ کا نام لقیط ہے۔ بعض نے مقسم قاسم اور یاسر بھی لکھا ہے۔ اکثر کے نزدیک قول اول درست ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ورسالت سے سرفراز کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی تو حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئیں۔ اس وقت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک

Marfat.com

تجارتی سفر کے سلسلے میں مکے سے باہر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے دوران سفر ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بارے میں خبریں سن لی تھیں۔ جب گھر واپس پہنچے تو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی ان خبروں کی تصدیق ہوگئی۔ جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے بھی اسلام قبول کرلیا ہے تو وہ مخمصے میں پڑ گئے اور کہا اے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا! کیا تم نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لایا تو پھر کیا ہوگا۔ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ میں اپنے صادق اور امین باپ کو کیسے جھٹلا سکتی ہوں؟ خدا کی قسم وہ سچے ہیں۔ اور ان پر میری ماں اور میری بہنیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمہاری قوم میں سے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمہارے ماموں زاد بھائی زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایمان لے آئے ہیں اور میں تو یہ قیاس بھی نہیں کرسکتی کہ تم میرے باپ کو جھٹلاؤ گے اور ان کی نبوت پر ایمان نہ لاؤ گے! ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے تمہارے والد پر کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور نہ میں ان کو جھٹلاتا ہوں۔ بلکہ مجھے تو اس سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں کہ میں تمہارے ساتھ تمہارے طریقے پر چلوں۔ لیکن میں اس بات سے گھبراتا ہوں کہ مجھ پر الزام دھریں گے اور کہیں گے کہ میں نے اپنی بیوی کی خاطر اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ دیا ہے۔

ادھر قریشِ مکہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیکیوں، خوبیوں، دیانت وامانت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی وراستی کے معترف تھے یک لخت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھ پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھوٹی صاحبزادیوں حضرت رقیہ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہا اور حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہو چکے تھے۔ الولہب نے بیٹوں پر زور دے کر انہیں طلاقیں دلوا دیں۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دلوانے کے لیے بھی قریشِ مکہ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حتیٰ کہ انہوں نے ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم دختر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلاق دے دو۔ اور قریش میں سے جو لڑکی تم پسند کرو ہم اسے تمہارے ساتھ بیاہ دیتے ہیں۔ لیکن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور کہا خدا کی قسم! زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عوض کسی بھی عورت کی مجھے ضرورت نہیں اور نہ میں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے سے جدا کر سکتا ہوں۔ (ماخوذ از بنات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

علماء کرام کے مطابق اس وقت تک کافر و مومن میاں بیوی کی تفریق کے بارے میں کوئی حکم نازل نہ ہوا تھا اس لیے حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان تفریق نہ کرائی گئی۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اسلام کو اس وقت غلبہ حاصل نہ تھا اس لیے جنابہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تفریق نہ کرائی جا سکی۔ یہ دونوں باتیں اپنی جگہ درست ہوں گی۔ لیکن اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طلاق سے زیادہ دل چسپی ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام میں تھی۔

جنگِ بدر اور ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جنگِ بدر میں قریشِ مکہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے یہ بات صدمہ کا باعث تھی کہ ایک طرف اپنے شوہر اور بچوں کا خیال تھا اور دوسری

Marfat.com

طرف اپنے عظیم وشفیق باپ کا خیال۔ جس سمت سے سوچتیں دل ڈوبنے لگتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہی سوچوں میں گم تھیں کہ حضور علیہ السلام کی پھوپھی عاتکہ بنت عبدالمطلب جو زبیر بن امیہ مخزومی کی ماں تھیں نے آکر حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اے بیٹی! کیا تو نے یہ عجیب خبر سنی ہے؟ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے باوجود قلت صحابہ کے قریش کے لشکر عظیم پر فتح پائی ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خبر سنی تو مارے خوشی کے ان کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ ''وافرحتا'' لیکن پھر فوراً اپنے بچوں علی، امامہ سے لپٹ گئیں اور روتے ہوئے پوچھا میرے خاوند ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا حال ہے؟ عاتکہ نے جواب دیا کہ وہ گرفتار ہو گئے ہیں اور اپنے سسر کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قید میں ہیں۔ (ماخوذ از بنات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جنگِ بدر کے قیدی جب مدینہ منورہ لائے گئے تو یہ فیصلہ ہوا کہ اسیرانِ جنگ سے فدیہ لے کر انہیں رِہا کر دیا جائے۔ ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قیدیوں میں شامل تھے اور ان کے پاس فدیہ کی رقم نہ تھی اس لیے انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فدیہ کی رقم بھیجنے کے لیے پیغام بھیجا۔ جنابہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فدیہ میں وہ ہار بھیجا جو ان کے گلے میں لٹکا رہتا تھا۔ جسے سیّدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے عقد کے وقت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جہیز میں دیا تھا۔ جب حضور علیہ السلام نے اس ہار کو دیکھا تو پرانی یادیں تازہ ہو گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور مارے غیرت وحیاء کے صحابہ کرام کے سر جھک گئے اور آنکھیں زمین سے لگ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ اگر تم رضامند ہو تو میں اپنی بیٹی کو ماں کی یادگار واپس کر دوں اور ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

Marfat.com

رہا کردوں تمام صحابہ کرام نے سر تسلیم خم کیا اور ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فدیہ کے بغیر رہا کر دیا گیا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ عہد لیا کہ مکے پہنچ کر تم زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو میرے پاس بھیج دو گے۔

(مدارج النبوت، بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ہجرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ زید بن حارثہ اور ایک انصاری کو مکہ مکرمہ بھیجا تا کہ وہ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے آئیں اور فرمایا کہ مکہ کے اندر نہ جانا بلکہ وادی ناجح کے بطن میں ٹھہرنا۔ یہ ایک موضع کا نام ہے جو مکہ کے باہر مسجد عائشہ کے سامنے ہے۔ جہاں انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب وہ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تمہارے حوالے کر دیں تو ان کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ آجانا۔ گھر پہنچ کر حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے چھوٹے بھائی کنانہ بن ربیع کے ہمراہ زید بن حارثہ اور انصاری کی طرف روانہ کر دیا جو انہیں لینے آئے تھے۔

قریش نے جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روانگی کی خبر سنی تو ان کے تعاقب میں روانہ ہو گئے۔ سب سے پہلے انہیں ہبار بن اسود اور نافع بن قیس ذی طویٰ کے مقام پر جا ملے سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کجاوہ میں سوار تھیں۔ ہبار نے آگے بڑھ کر اونٹ کو اپنے نیزے کے ساتھ زوردار کچوکا دیا، جس سے وہ تڑپ اٹھا اور حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیچے گر پڑیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسی سخت چوٹ آئی کہ جنین شکم میں ساقط ہو گیا۔ (مدارج النبوت، بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

Marfat.com

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر مدینے شریف پہنچ گئے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہبار اور اس کے ساتھیوں کا حال سنا تو غضب ناک ہو کر فرمایا کہ اگر تم ان پر قابو پاؤ تو ان کو قتل کر دینا۔

منقبت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی منقبت میں فرمایا: هِیَ اَفْضَلُ بِنَاتِیْ اُصِیْبَ فِیَّ ۔ یعنی ''یہ میری بیٹیوں میں افضل ہے۔'' (اس حیثیت سے کہ اسے میری وجہ سے مصیبت پہنچی)

(رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۹۶ بحوالہ زرقانی ج ۳ ص ۱۹۵ بروایت طحاوی وحاکم)

خیال رہے کہ یہ فضیلت اس امر کے باعث ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو راہ حق میں کئی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مثلاً ایک مدت والد کریم کی مفارقت اور سفر ہجرت میں درپیش مشکلات وغیرہ۔ مگر یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا الزہراء سلام اللہ علیہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام صاحبزادیوں میں سے افضل و برتر ہیں۔

ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

ہجرت کے چھٹے سال حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدر بھی رفعت آشنا ہوا اور ظلمت کدہ اصنام میں بھٹکنے والا یہ پیکر خاکی آفتاب ہدایت بن گیا۔ ہوا یوں کہ آپ مکہ معظّمہ سے بغرض تجارت شام گئے۔ جب یہ قافلہ سرحد شام کے قریب پہنچا تو اس قافلے کا سارا سامان ضبط کر لیا گیا۔ سامان کو ضبط کرنے والا گروہ ان مسلمانوں پر مشتمل تھا جو عرصہ تک کفار مکہ کے مظالم کا شکار رہے اور پھر تنگ آ کر مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے ایک پہاڑی

Marfat.com

پر مقیم ہو گئے اور قریشِ مکہ کے تجارتی قافلوں کو پریشان کرنے لگے۔[1] اور ان کی قیادت ابوجندل[2] رضی اللہ تعالیٰ عنہ کر رہے تھے۔ انہوں نے سارا سامان تو ضبط کر لیا مگر کسی کو گرفتار نہ کیا۔ ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے سیدھے مدینہ طیبہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پہنچ گئے، صبح کی نماز کے وقت جب مسلمان نماز میں داخل ہو چکے تو سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آواز مسلمانوں کے کانوں میں پڑی۔ سیّدہ نے ان الفاظ میں اعلان فرمایا۔ اِنّی قَدْ اَجرْتُ اَبَا الْعَاصِ ابْنَ الرَّبِیْعَ۔ ''میں ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دیتی ہوں۔'' (رحمۃ للعالمین)

صحابہ کرام نے یہ آواز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے سنی۔ نماز کے بعد سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی بیٹی سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

اَیْ بُنَیَّۃُ اَکْرِمِیْ مَثْوَاہُ وَلَا یَخْلُصَنَّ اِلَیْکَ فَاِنَّکَ لَا تُحِلِّیْنَ لَہٗ۔

''اے بیٹی ابوالعاص کو عزت سے ٹھہراؤ۔ خود اس سے الگ رہو کیونکہ تم اس کے لیے حلال نہیں ہو۔'' (رحمۃ للعالمین)

سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: بابا جان ابوالعاص میری اولاد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا باپ اور میرا خالہ زاد ہے اور یہاں یہ قافلے کا لٹا ہوا مال واپس لینے آیا ہے۔ یہ بات سن کر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم باہر تشریف لائے اور

---

[1] اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ مسلمان طلب زر کے لیے مشرکین کے قافلوں پر ڈاکے ڈالتے تھے دراصل اس زمانے میں کفار مکہ اسلام اور اہلِ اسلام کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اور قبائل عرب کو مدینے پر حملہ کرنے کے لیے اکسا رہے تھے لہٰذا ضروری تھا ان قافلوں پر حملے کر کے ایک طرف تو ان کا زور توڑا جائے اور دوسری طرف ان کو ہوا کا رخ بتایا جائے۔

[2] بعض نے لکھا ہے کہ سامان کو ضبط کرنے والے زید بن حارثہ تھے۔

Marfat.com

اپنے اصحاب سے خطاب فرماتے ہوئے لوٹا ہوا مال واپس کر دینے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ وفا شعار غلاموں نے بھی اپنے آقا و مولا کی خواہش کا احترام کیا اور گویا ہوئے۔

ہمارا فرض ہے تعمیل کرنا رائے عالی کی
ہماری زندگی تکمیل ہے ایمائے عالی کی

چنانچہ ابوجندل رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا گیا کہ ضبط شدہ سامان واپس کر دیا جائے۔ ابوالعاص وہ مال لے کر مکہ مکرمہ پہنچے اور سارے کا سارا مال اصل مالکوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر کہا کہ کسی کی کوئی چیز رہ گئی ہو تو بتائے۔ مگر سب کی نگاہیں بغرض سپاس گزاری جھکی ہوئی تھیں اور زبانیں اپنے مخلص دوست کے گن گا رہی تھیں۔ مسلمانوں کے حسن سلوک نے ابوالعاص کا دل موہ لیا تھا۔ چنانچہ مال واپس کر دینے کے بعد آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور ببانگ دہل اعلان فرمایا۔

حقیقت کا تمہارے سامنے اظہار کرتا ہوں
میں توحید و رسالت کا بدل اقرار کرتا ہوں
کوئی جھٹلائے مجھ کو یا کرے میرا یقیں کوئی
محمد ﷺ ہیں رسول اللہ اس میں شک نہیں کوئی

آپ نے سب کو چھوڑا اور مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے وہاں پہنچے تو نبی رحمت نے کمال شفقت و محبت کا مظاہرہ فرمایا اور سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکاح اول ہی پر ابوالعاص کے پاس بھیج دیا۔ بعض نے کہا ہے کہ نکاح دوبارہ کیا گیا۔ (رحمۃ للعٰلمین)

اولادِ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کے بطن سے ایک فرزند جن کا نام علی رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ تھا اور ایک صاحبزادی جن کا نام امامہ تھا پیدا ہوئیں۔

وفات

حضرت سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ۸ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے ماہ ذالحجہ ۱۲ھ میں وفات پائی۔

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبطِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے حضرت علی سبط رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے والد جناب ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رضاعت کے لیے ایک قبیلہ میں چھوڑ رکھا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایامِ رضاعت کے بعد مدینہ منورہ منگوا لیا اور ان کی پرورش اپنی تربیت میں فرمائی۔ فتح مکہ کے روز یہی حضرت علی سبط رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نانا جان کے ناقہ پر آپ کے ردیف تھے اور قریب بلوغت دنیا سے رحلت فرما گئے۔

امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت محبت تھی، جس طرح حضور علیہ السلام امامین حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے دوش مبارک پر سوار کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت امامہ کو دوش مبارک پر اٹھا لیتے تھے۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے اور اس دوران اپنی نواسی امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کو اٹھائے ہوئے ہوتے۔

Marfat.com

فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا ۔

جب سجدہ کرتے تو انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہونے لگتے تو انہیں بھی اٹھا لیتے۔

(بخاری شریف جلد اول کتاب الصلوٰۃ۔باب اذا حمل جاریۃ صغیرۃ علیٰ عنقہ فی الصلوٰۃ ص ۷۴)

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ جنابہ امامہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اَحَبُّ اَهْلِىْ اِلَىَّ ۔

حضرت اُمّ المومنین سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بیش قیمت ہار تحفے میں آیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہ ہار اسے پہناؤں گا جو مجھے اہلِ خانہ میں سب سے زیادہ عزیز ہے اور پھر امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر یہ ہار ان کے گلے میں ڈال دیا۔ (بنات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۲۵)

بات چل رہی ہے، حضرت امامہ بنت زینب سلام اللہ علیہا کی۔کہ ان کی اولاد دنیا سے ناپید ہو چکی ہے —— اور یہ بات بھی حق ہے کہ حضرت علی بن زینب صحن بلوغت میں قدم رکھتے ہی انتقال فرما گئے تھے —— لیکن حقیقت سے آنکھیں چرانے والوں نے ان امور میں بھی اختلاف پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی۔

بعض لوگ جناب زینب علیہا السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ماننے کے لیے تیار نہیں —— اور بعض لوگوں نے حضرت علی بن زینب علیہ السلام اور امامہ بنت زینب کی اولاد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا —— یہاں تک کہ بعض نے تو ان علاقوں کی نشاندہی بھی کر دی کہ فلاں فلاں جگہ پر ان کی اولاد موجود ہے —— مگر حقیقت

Marfat.com

یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں میں سے صرف سیّدہ خاتونِ جنت کی اولاد ہی باقی ہے —— اور زمین کے مختلف خطوں میں آباد ہے۔

اس بات کو وجہ اختلاف بنا کر خدا کی زمین میں فساد برپا کرنا شیوہ مسلمان نہیں۔

قارئین کرام! آپ اس بات سے بخوبی واقف ہوں گے کہ امت مسلمہ میں فرقہ وارانہ تعصب وتشدد نے عالم اسلام کی تمام قوت کو نچوڑ کر رکھ دیا ہے۔

طاغوت نے اپنے روایتی مکر وفریب کو بروئے کار لاتے ہوئے ملت اسلامیہ کو چھوٹے چھوٹے گروہوں میں تقسیم کر کے اذیت ناک وادیوں کی طرف دھکیل دیا ہے۔ اور مسلمان آپس میں دست وگریبان ہو رہے ہیں۔ اور اپنے ہی گلشن کو اپنے ہی ہاتھوں سے آگ لگا کر بھسم کر رہے ہیں۔ اور ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اہلِ بیتِ رسول سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اور ان کے ظاہر و باطن میں یکسانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہی لوگ مسلمانوں کی ذلت ورسوائی کا باعث بن رہے ہیں۔ یہ وہ مذہبی تاجر ہیں جو اسلام کی سفید چادر پر بدنما داغ ہیں۔ ایسی خو کے مالکوں کو شاعری کی زبان میں فقط اتنا کہا جا سکتا ہے کہ۔

بُغض کی گر، ہو دلوں میں تیرگی، اچھی نہیں
دشمنی اہلِ محبت سے کبھی اچھی نہیں
کون سا منہ لے کے جائے گا نبی ﷺ کے سامنے
غور کر! آلِ نبی ﷺ سے دشمنی اچھی نہیں
شمر کی خو چھوڑ دے، اے کینہ پرور باز آ
سن! یزید بے حیاء کی پیروی اچھی نہیں

Marfat.com

علامہ سیّد مومن شبلنجی یوں رقم طراز ہیں:

فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا ۔

''حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع فرماتے تو انہیں (حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) نیچے اتار دیتے اور جب سجدے سے سر مبارک اٹھاتے تو انہیں پھر کندھے پر اٹھا لیتے۔''

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۴۳ مطبوعہ مصر)

وصیتِ زہرا علیہا السلام

حضرت سیّدہ فاطمہ بتول علیہا السلام نے جناب مولا علی کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد میری بھانجی امامہ بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے نکاح میں لے لیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیّدہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ اور ان سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند محمد اوسط پیدا ہوئے۔ (مدارج النبوت)

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجروح ہوئے تو آپ نے حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت فرمائی کہ اگر وہ نکاح کرنا چاہیں تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حارث کے پوتے مغیرہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر لیں۔ وصیت پر عمل کیا گیا۔ امیر المومنین حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اجازت سے نکاح ثانی پڑھا گیا۔ مغیرہ کے ہاں سیّدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ایک فرزند پیدا ہوا۔ ان کا نام یحییٰ تھا، یہ نسل دنیا سے ناپید ہو چکی ہے۔ (رحمۃ للعالمین ج ۲، ص ۹۹)

Marfat.com

سَیِّدَتنا

رقیہ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سَلامُ اللہِ عَلَیہَا

خدیجہ طاہرہ کی شان، نور جانِ پیغمبر
رقیہ، راکعہ، ہر ایک عورت سے ہے افضل تر
منیرہ، سیّدہ ہے وارثہ دریائے کوثر کی
خضرؔ کی پاک مخدومہ رسولِ پاک کی دختر

(خضرؔ)

حضرت سیّدہ رقیہ بنتِ رسول اللہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری صاحبزادی ہیں جو سرکار علیہ السلام کی ۳۳ سالہ عمر شریف میں، حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین سال بعد، بعثت نبوی سے سات سال پہلے مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئیں۔ سیّدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جنھوں نے ہجرت فی سبیل اللہ کی سنت کو اپنے شوہر کا ساتھ دے کر قائم کیا۔

نام ونسب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بیٹی کا نام مبارک رقیہ بنت محمد رسول اللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔ والدہ کا اسم گرامی اُمّ المومنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ

Marfat.com

سلام اللہ علیہا۔

عقدِ اوّل

جب سیّدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی بہن جنابہ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوگئی جو بنوعبدالعزیٰ بن عبدالشمس بن عبدمناف میں سے تھے تو بنو ہاشم کو خیال ہوا کہ شاید سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور جنابہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح بھی کہیں اپنی قوم و برادری سے باہر کسی دوسرے قبیلے میں نہ ہو جائیں۔ اس لیے نکاح زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تھوڑا عرصہ بعد نبی عبدالمطلب، حضرت ابوطالب کو ساتھ لے کر حضرت رقیہ واُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیغام لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ جناب ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بات شروع کرتے ہوئے کہا کہ اے بھتیجے! آپ نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کر دیا ہے، بے شک وہ اچھا داماد اور شریف انسان ہے۔ لیکن آپ کے عم زاد کہتے ہیں کہ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد کے بیٹے کا حق ہے۔ اسی طرح سے آپ پر ہمارا بھی حق ہے اور حسب ونسب میں اور شرافت میں بھی ہم اس سے کم نہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات درست ہے۔ اس پر جناب ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رقیہ اور اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رشتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا: ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے لیے مانگنے آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: اے چچا! قراب داری اور رشتہ داری سے تو انکار نہیں۔

Marfat.com

لیکن اس معاملہ میں آپ مجھے کچھ مہلت دے دیں۔

عتبہ اور عتیبہ کی ماں اُمّ جمیل بنت حرب (ابوسفیان) کی بہن امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھوپھی تھی۔ جو نہایت زبان دراز، سنگ دل، بد اخلاق اور بد مزاج عورت تھی۔ اس لیے اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ڈرتی تھیں کہ ابولہب کے گھر میں ایسی عورت کے ساتھ میری لڑکیوں کی گزران کیسے ہوگی اس زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر الٰہی میں زیادہ مشغول رہنے لگے اس لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ان خدشات کا اظہار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پریشان کرنا نہ چاہتی تھیں۔ اس لیے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا کوئی ذکر نہ کیا۔ چنانچہ بعثت نبوی سے پہلے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کے نکاح بالترتیب ابولہب کے بیٹوں عتبہ، عتیبہ سے ہو گئے چونکہ لڑکیاں بھی بالغ نہ تھیں۔ اس لیے رخصتی نہ ہوئی۔ (بنات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عاربی)

طلاق

جب سورۂ لہب (تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ) نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا۔[1]

رَأْسِىْ مِنْ رَّأْسِكُمَا حَرَامٌ اِنْ لَّمْ تُفَارِقَا اِبْنَتَىْ مُحَمَّدٍ۔

کہ جب تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں بیٹیوں کو طلاق نہ دو گے میرا سر تمہارے سروں سے جدا رہے گا۔ (نور الابصار ص ۴۳)

چنانچہ ابولہب کے دونوں لڑکوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں صاحبزادوں

---

[1] ترجمہ: ٹوٹ جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ و برباد ہو گیا۔

Marfat.com

(رقیہ واُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو قبل از قرابت اپنے نکاحوں سے جدا کر دیا۔

حضرت قاضی عیاض اندلسی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ حضور سرورکون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عتبہ بن ابولہب کے لیے ان الفاظ میں بددعا کی۔

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِنْ کَلَابِكَ ۔ فَاَکَلَہُ الْاَسَدُ ۔

''اے اللہ تو اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتے کو مسلط کر دے۔'' تو ایک شیر نے اسے پھاڑ کھایا تھا۔ (شفاء شریف ص ۲۱۶ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

عتبہ یا عتیبہ

محققین ومورخین کا اس میں اختلاف ہے کہ جس کو شیر نے ہلاک کیا وہ عتبہ تھا یا عتیبہ، بعض نے عتبہ کے بارے میں اور بعض نے عتیبہ کے بارے میں لکھا ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ قصہ عتبہ سے متعلق ہے۔ عتیبہ بعد میں مسلمان ہو کر صحابہ کی گنتی میں شمار ہوا۔

علامہ شبلنجی نورالابصار میں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ عتبہ نے جب حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم علیہا السلام کو جدا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا۔

کَفَرْتُ بِدِیْنِكَ وَفَارَقْتُ اِبْنَتَكَ ۔

میں نے آپ کے دین سے کفر وانکار کیا ہے اور آپ کی بیٹی کو جدا کر دیا ہے۔

کہنے لگا۔ آپ کی بیٹی مجھے اچھا نہیں سمجھتی اور میں آپ کو اچھا نہیں سمجھتا، میں شام کی

۱؎ بعض نے لکھا ہے کہ اس نے اپنے خبث باطن کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ ''کہ میں والنجم اذا ھوی کے رب سے کفر کرتا ہوں۔'' اس ناپاک نے روئے انور پر تھوکنے کی جسارت کی جو لوٹ کر اس کے قبیح منہ پر آپڑی۔

Marfat.com

طرف بغرض تجارت جارہا ہوں۔

ثُمَّ سَطَا عَلَيْهِ وَ شَقَّ قَمِيصَهُ ۔

پھراس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کردیا اور آپ کی قمیص پھاڑ ڈالی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ اَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يُّسَلِّطَ عَلَيْكَ كَلْبَهُ ۔

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تیرے اوپر اپنا کتا مسلط کرے۔

عتبہ قریش کے تاجروں کے ساتھ نکلا۔ حتیٰ کہ شام میں زرقاء کے مقام پر رات بسر کرنے کے لیے ٹھہرے تو اسی رات ایک شیر آیا عتبہ کہنے لگا۔

يَا وَيْلَ اُمِّیْ هُوَ وَاللّٰهِ آكِلِیْ كَمَا دَعَا عَلَیَّ مُحَمَّدٌ قَاتِلِیْ ابْنُ اَبِیْ كَبْشَةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَاَنَا بِالشَّامِ ۔

''ہائے میری ماں'' وہ شیر مجھے کھا جائے۔ جیسا کہ میرے لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا کی ہے کیا؟ ابن ابی کبشہ مجھے قتل کردے گا۔ حالانکہ وہ مکہ میں ہے اور میں ملک شام میں ہوں۔''

لوگوں کے سامنے شیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کا سر پکڑ کر زمین پر مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ (نورالابصار ص ۴۳)

ابو کبشہ

تفسیر خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق جناب ابو کبشہ کا تعلق رسول اللہ علیہ السلام کے ننہال سے تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف اس لیے

Marfat.com

منسوب ہیں کہ ابو کبشہ نے قریش وغیرہ کی مخالفت کی تھی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے دین کی مخالفت کی تو کفار قریش نے کہا۔

نَزَعَهُ اَبُوْ كَبْشَةَ ۔

ان کو ابو کبشہ کھینچ لے گیا ہے۔

ذخائر العقبیٰ میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رضائی باپ جو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شوہر تھا اسے بھی ابو کبشہ کہا جاتا تھا۔ (نور الابصار ص ۴۴)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح

حضرت سیّدہ رقیہ علیہا السلام کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ میں ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کے ایماء و رضا سے تھا۔

طبرانی نے ''معجم'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ اُزَوِّجَ کَرِیْمَتِیْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ ۔

کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ میں اپنی کریمہ کا نکاح عثمان بن عفان سے کردوں۔

جب سیّدہ رقیہ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا تو اس وقت یہ بات مکہ مکرمہ میں بہت مشہور ہوئی۔

اَحْسَنَ زَوْجَیْنِ رَاٰھُمَا اِنْسَانٌ رُقَیَّةُ وَ زَوْجُھَا عُثْمَانُ ۔

سب سے اچھا جوڑا جو دیکھا گیا ہے وہ رقیہ و عثمان ہیں۔

اس نکاح پر جنابہ سعدیٰ بنت کرز صحابیہ کے یہ اشعار ہیں۔

Marfat.com

هَدَی اللّٰہُ عُثْمَانَ الصَّفِیَّ بِقَوْلِہٖ
فَاَرْشَدَہٗ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلَی الْحَقِّ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے عثمان باصفا کو اپنے اس قول سے (کہ اللہ تعالیٰ حق کی طرف ہدایت دیتا ہے) ہدایت اور رہنمائی بخشی۔

وَاَنْکَحَ الْمَبْعُوْثُ اِحْدٰی بَنَاتِہٖ
فَکَانَ کَبَدْرٍ مَازِحِ الشَّمْسِ فِی الْاُفُقِ

ترجمہ: اور حضور علیہ السلام نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا۔ آپ ایسے چودھویں کے چاند کی طرح تھے جو افق میں سورج کو شرما رہا ہو۔

(رحمۃ للعلمین)

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیّدہ رقیہ وہ پہلی خاتون ہیں جنھوں نے ہجرت فی سبیل اللہ کی سنت کو اپنے شوہر نامدار کا ساتھ دے کر قائم کیا۔ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو ہجرتیں کیں۔ ایک حبشہ کی طرف اور دوسری حبشہ سے مدینہ کی طرف۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی شان میں فرمایا۔

اِنَّھُمَا لَاَوَّلُ مَنْ ھَاجَرَ بَعْدَ لُوْطٍ وَّ اِبْرَاھِیْمَ۔

لوط علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جنھوں نے راہ خدا میں ہجرت کی۔ (رحمۃ للعلمین، مدارج النبوت۔)

وفات

حضرت سیّدہ رقیہ علیہا السلام ۲ھ میں بیمار ہوئیں۔ نبی کریم علیہ السلام جب جنگِ

Marfat.com

بدر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ اس وقت سیّدہ رقیہ علیل تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تیمارداری کے لیے عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں چھوڑا تھا جس روز حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح کی بشارت لے کر مدینہ پہنچے تو اس وقت سیّدہ کی تدفین ہو رہی تھی۔ بوقت وفات سیّدہ کی عمر شریف ۲۱ سال تھی آپ کی وفات چیچک کی بیماری کے سبب ہوئی۔

اولاد

سیّدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن اطہر سے ایک فرزند پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ سبط رسول اپنی والدہ کے بعد صرف دو سال تک زندہ رہے۔ ان کی عمر چھ سال کی تھی کہ ایک مرغ نے ان کی آنکھ کے قریب ٹھونک ماری، زخم پک گیا۔ آخر یہ والدہ کی یادگار بھی آغوش مادر میں جا سویا۔

Marfat.com

سیّدتنا

اُمّ کلثوم

سَلَامُ اللهِ عَلَیْھَا

ہے یہ ایمان، سب اہلِ ایمان کا، ہر مسلماں کو یہ بات معلوم ہے
خواہر فاطمہ، دخترِ مصطفےٰ ﷺ، خالہ حسنین کی اُمّ کلثوم ہے
عترتِ مصطفیٰ ﷺ کا جو حبدار ہے، شاد ماں ہے خضرؔ! دو جہاں میں وہی
بغض رکھتا ہوا ولادِ احمد سے جو ربّ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہے

(خضرؔ)

حضرت سیّدہ اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تیسری صاحبزادی ہیں آپ ہجرت نبوی سے چھ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ اس پاک بی بی بنتِ رسول نے اپنے پیارے باپ اور عظیم والدہ کے حالات ومشکلات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ شعب ابی طالب کے کٹھن ترین مراحل کو برداشت کیا۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے خاوند عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ہجرت کر کے حبشہ کو چلی گئیں لیکن سیّدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی بوڑھی ماں اور چھوٹی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ مکہ میں رہ گئیں۔

ان سخت ترین ایام میں خدا تعالیٰ کی بندگی، اپنے مغموم بابا کے دکھوں میں شریک ہونا، اپنی بوڑھی ماں کا ہاتھ بٹانا، اپنی چھوٹی بہن کو دلاسے دینا۔ یہ وہ امور ہیں جن کا انجام

Marfat.com

دینا اتنا آسان نہ تھا یہ وہ سعادتیں ہیں جو اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حصہ میں آئیں۔

نام ونسب

آپ کا اسم شریف آمنہ بنت محمد رسول اللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔

والدہ

خدیجۃ الکبریٰ، کنیت: اُمّ کلثوم ہے۔

عقد اوّل

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے ہوا لیکن رخصتی نہ ہوئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور آپ نے تبلیغ کا آغاز فرمایا تو ابولہب اور اس کی بیوی اُمّ جمیل آپ کے سخت مخالف ہو گئے۔

ابولہب آپ کا سگا چچا تھا۔ لیکن اس نے رشتہ داری کو بالائے طاق رکھ دیا اور آپ کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور قدم قدم پر آپ سے دشمنی کرنے لگا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ''سورۃ لہب'' نازل فرمائی۔ جس میں ابولہب اور اس کی بیوی کا نام لے کر بالتصریح ان کی مذمت کی گئی۔ اس پر ان کا غصہ اور بھی بھڑک اٹھا، اُمّ جمیل ہاتھ میں کنکریاں لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مارنے کے لیے چڑھ دوڑی اور ابولہب نے حضور علیہ السلام کی دونوں بیٹیوں حضرت رقیہ اور اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے بیٹوں سے طلاقیں دلوا دیں۔

(سیرت بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۴۱ تا ۴۲)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح

جب جناب سیّدہ رقیہ علیہا السلام کی وفات ہوئی تو اس کے بعد حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ربیع الاول ۲ھ میں اپنی عظیم بیٹی سیّدہ اُمّ کلثوم علیہا السلام کا نکاح بھی

Marfat.com

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔

حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی رقیہ انتقال کر گئیں۔ ادھر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ حفصہ سے نکاح کر لیں لیکن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ خبر سن چکے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں اس امر کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هَلْ لَّكَ فِيْ خَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ اَتَزَوَّجُ اَنَا حَفْصَةَ وَاُزَوِّجُ عُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْهَا اُمَّ كُلْثُوْم.

کیا میں آپ کو اس سے بہتر مشورہ نہ دوں کہ میں حفصہ سے نکاح کر لوں اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر دوں۔ (نور الابصار ص۴۴)

ربعی بن حراس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اپنی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کا پیغام بھیجا اور یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی۔ جب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يَا عُمَرُ اَدُلُّكَ عَنْ خَيْرٍ لَكَ مِنْ عُثْمَانَ وَاَدُلُّ عُثْمَانَ عَلٰى خَيْرٍ لَّهٗ

Marfat.com

مِنْكَ ۔

اے عمر! حفصہ کی شادی کیلئے میں تجھے عثمان سے بہتر شخص کی طرف رہنمائی کروں! اور عثمان کو تجھ سے بہتر کی طرف رہنمائی کروں۔ (نورالابصار ص ۴۴)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ ہاں ٹھیک ہے یا نبی اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

زَوِّجْنِیْ اِبْنَتَکَ وَاُزَوِّجُ عُثْمَانَ اِبْنَتِیْ ۔

تم اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کردو اور میں اپنی بیٹی کا نکاح عثمان سے کردیتا ہوں۔ (نورالابصار ص ۴۴)

اس ارشاد عالی کے بعد حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اُمّ المومنین ہونے کا شرف عطا ہوا اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین بننے کی عزت حاصل ہوئی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے دروازے کے قریب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور ارشاد فرمایا:

یَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرِیْلُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَوَّجَكَ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِمِثْلِ صِدَاقِ رُقَیَّةَ عَلٰی مِثْلِ صُحْبَتِهَا ۔

اے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ جبریل علیہ السلام ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح تم سے فرمایا ہے اور مہر جو رقیہ کا تھا وہی ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے فرمایا کہ جب میری بیوی یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو میں بہت رویا۔ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: مَایُبْکِیْكَ؟ کیوں رو رہے ہو۔ "قُلْتُ اُبْكِیْ عَلٰی اِنْقِطَاعِ صِھْرِیْ مِنْكَ ۔" میں نے عرض کیا۔ اس لیے کہ آپ سے میری دامادی کا تعلق منقطع ہو گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ فَھٰذَا جِبْرِیْلُ یَأْمُرُنِیْ بِاَمْرِ اللّٰہِ اَنْ اُزَوِّجَكَ اُخْتَھَا وَاَنْ اَجْعَلَ صِدَاقَھَا مِثْلَ صِدَاقِ اُخْتِھَا ۔ (نور الابصار ص ۴۴)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچایا ہے کہ میں تیرے ساتھ رقیہ کی ہمشیرہ کا نکاح کر دوں اور اسی کے مہر کی مثل اس کا مہر مقرر کروں۔

وفات

حضرت اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا کی وفات ۹ھ میں ہوئی۔ حضرت علی المرتضیٰ، فضل بن عباس، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے مراسم تدفین پورے کیے۔ اسماء بنت عمیس، صفیہ بنت عبدالمطلب نے غسل دیا۔ حضور علیہ السلام کی صاحبزادی کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

ذوالنورین

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ وہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دی۔ جب وہ انتقال فرما گئیں تو دوسری صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کو آپ کے نکاح میں دے دیا۔ جب وہ بھی انتقال فرما گئیں تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

لَوْ كَانَ عِنْدِیْ ثَالِثَةٌ لِزَوَّجْتُكَهَا ۔ (نورالابصار ص ۷۲)

''اے عثمان'' اگر میرے پاس تیسری صاحبزادی ہوتی تو میں وہ بھی تمہارے نکاح میں دے دیتا۔

Marfat.com

سیّدتنا

فاطمۃ الزہراء

سلام اللہ علیہا

اونچا ہے سب سے مرتبہ بنتِ رسول کا
پایا نہیں کسی نے بھی پایہ بتول کا
غازہ بنایا شوق سے ہر حور نے خضَر
اُمّ حسین ، زہراء کے قدموں کی دھول کا

ملکہ ملک سخاوت ــــ مطلع چرخِ کرامت ــــ سرچشمہ صبر ورضا ــــ اُمّ شہیدانِ وفا ــــ نورِ چشمِ خیر الوریٰ ــــ خیر النساء ــــ خاتونِ جنت ــــ سیّدہ ــــ طیّبہ ــــ طاہرہ ــــ حضرت فاطمہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا ــــ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی چوتھی صاحبزادی ہیں ــــ آپ سیّدۃُ نساءِ العٰلمین کے مبارک لقب سے مشہور ہوئیں۔

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی ــــ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ــــ بن ــــ

Marfat.com

عبداللہ ـــــ بن ـــــ عبدالمطلب ـــــ بن ـــــ ہاشم ہے۔

والدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ـــــ اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ طاہرہ ہے۔

القاب

(۱) سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ: ـــــ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار

(۲) زَھْرَاء: ـــــ نور بکھیرتی کلی، زنانہ عوارض سے پاک

کیا بات رضؔا اس چمنستانِ کرم کی
زہراء ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

(۳) عَذْرَا: ـــــ پاک دامن۔ درِّ ناسُفتہ

(۴) بَتُوْل: ـــــ دنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کرنے والی

(۵) بِضْعَۃُ الرَّسُوْل: ـــــ رسول اللہ کے جسم کا حصہ

(۶) خَاتُوْنِ جَنَّتْ: ـــــ جنت کی ملکہ

(۷) سَیِّدَہ: ـــــ عورتوں کی سردار

(۸) زَاھِدَہ: ـــــ عبادت گزار

(۹) طَیِّبَہ ـــــ ہمیشہ پاک رہنے والی

(۱۰) طَاھِرَہ ـــــ پاکیزہ تر

(۱۱) رَاکِعَہ ـــــ رکوع کرنے والی

(۱۲) سَاجِدَہ ـــــ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے والی

Marfat.com

(۱۳)صَالِحَه —— پاکیزہ سیرت

(۱۴)عَاصِمَه —— عصمت مآب

(۱۵)جَیِّدَه —— بہت بڑی شان والی

(۱۶)کَامِلَه —— عبادت وریاضت اور سخاوت میں ماہر ترین

(۱۷)صَادِقَه —— سچی، صدق ویقین کی مالکہ

حرم شریف کی حرمت رسول کی بیٹی
دلِ رسول کی راحت رسول کی بیٹی
رسولِ ارض و سماوات کی ہے شہزادی
مقامِ فقر کی زینت رسول کی بیٹی

کنیت

امام مناوی (محمد عبدالروف بن علی بن زین العابدین متوفی (۱۰۳۱ھ) نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ نے اپنی کتاب —— اِتِّحَافُ السَّائِلِ بِمَا لِفَاطِمَةَ مِنَ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ —— کے صفحہ ۱۸ پر سیّدۃ نساء العٰلمین —— مخدومہ کائنات سلام اللہ علیہا کی کنیت اُمُّ اَبِیْھَا لکھی ہے —— اُمُّ اَبِیْھَا —— کا معنی ہے —— اپنے باپ کی ماں (بطورِ مشابہت) خیال رہے کہ حضور سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیّدہ زہراء بتول سے بے حد محبت فرماتے تھے اور اس وجہ سے آپ علیہ السلام کی کنیت —— امّ ابیہا —— فرماتے

——

کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم پیدا ہوئے —— اور کم سنی کے عالم میں والدہ کا بھی وصال ہو گیا اور آپ نے حالت یتیمی میں ہی پرورش فرمائی ——

Marfat.com

اس وقت آپ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بے پناہ محبت فرماتے —— اور آپ اپنی چچی علی کی والدہ، حضرت فاطمہ بنت اسد کو —— یَا اُمَّاہُ —— اے میری ماں —— کہہ کر پکارتے —— اور جب ان کا انتقال ہوا تو آپ بہت زیادہ پریشان ہوئے —— اور فرماتے —— مَاتَتْ اُمِّیْ —— میری ماں فوت ہوگئی ——

فاطمہ بنتِ اسد کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبتوں کے دھاروں کا رُخ اپنی بیٹی زہراء بتول —— اور علی المرتضیٰ کی طرف ہوگیا۔

آپ جب بھی سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دیکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام کی نسبت سے فاطمہ بنت اسد یاد آجاتیں —— تو آپ اپنی بیٹی کو دیکھ کر دل کو تسلی دیتے۔ اس وجہ سے سیّدہ سلام اللہ علیہا کی کنیت —— اُمُّ اَبِیْھَا —— رکھ دی۔ اُمّ: —— اُمّ ماں کو کہتے ہیں —— اور اُم کا لغوی معنی ہے، اصل —— یعنی کسی چیز کی اصل کو اُم کہتے ہیں —— اور ''اصل'' کو ہماری زبان میں بنیاد اور جڑ کہا جاتا ہے —— قرآنِ مجید میں ہے۔

پہلی آیت

وَاِنَّهٗ فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ

''اور بے شک اصل کتاب میں ہمارے پاس ضرور بلندی اور حکمت والا ہے۔'' (پارہ ۲۵ سورۂ زخرف آیت نمبر ۴)

دوسری آیت

ارشادِ خداوندی ہے:

وَكَذٰلِكَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی

Marfat.com

''اور یوں ہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو''۔ (پارہ ۲۵ سورہ شوریٰ آیت نمبر ۷)

تیسری آیت

اللہ کریم کا فرمان ہے:

هُوَ الَّذِىٓ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ

''وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں۔'' (پارہ نمبر ۳ سورہ آلِ عمران آیت نمبر ۷)

مندرجہ بالا آیات میں لفظ ''اُم'' کا معنی اصل ہے —— پہلی آیت میں اُم الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے —— اور دوسری آیت میں شہر مکہ کو تمام شہروں کی اصل قرار دیا گیا —— اور تیسری آیت میں آیاتِ محکمات کو حلال وحرام اور احکام سے متعلق ان کی طرف رجوع کرنے کے اعتبار سے اصل قرار دیا گیا ہے —— ان آیات کے معنوں سے یہ امر واضح ہو گیا کہ لفظ اُم اصلیت کے معنوں میں ہے —— جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم کی اولاد، جو قیامت تک رہے گی —— اس کی اصل بی بی پاک کی ذاتِ مقدسہ ہے —— اور دوسری بات یہ ہے کہ اُم مرکز کو بھی کہا جاتا ہے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد و اُمت میں خاتونِ جنت کا ایک مرکزی کردار رہا ہے اور اس اعتبار سے آپ علیہا السلام کو —— اُمِّ اَبِيۡهَا —— کی کنیت عطا کی گئی —— اس کے حقیقی معنی کیا ہیں؟ —— یہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

حصۂ جسدِ نبی ہے سیّدہ
باغِ وحدت کی کلی ہے سیّدہ

Marfat.com

زوجۂ خیبر کُشا ہے سیّدہ
باخدا خیرُ النساء ہے سیّدہ

ولادت

سیّدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا کی ولادت کے بارے میں مورخین کا شدید اختلاف ہے —— لیکن صحیح تر قول یہ ہے کہ آپ کی ولادت نبوت کے پہلے سال میں ہوئی، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک اکتالیس سال تھی۔

○ —— بخاری شریف کی جلد اوّل صفحہ نمبر ۵۳۲ کے حاشیہ پر —— اور امام مناوی کی کتاب (اتحاف السائل بما لفاطمۃ من المناقب والفضائل) کے صفحہ نمبر ۱۶ پر مرقوم ہے۔

وُلِدَتْ فَاطِمَۃُ سَنَۃَ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

''کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی ولادتِ مبارکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکتالیس سال کی عمر مبارک میں ہوئی۔''

بوقت ولادت چار خواتین آئیں

جب سیّدہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ولادت کا وقت قریب آیا —— تو اُمّ المومنین خدیجہ طاہرہ سلام اللہ علیہا نے کسی شخص کو اپنے قریبیوں کے ہاں بھیجا، کہ ان کی عورتیں میری کفالت کے لئے آئیں —— قریش کی عورتوں نے جواب بھیجا —— کہ اے خدیجہ (رضی اللہ عنہا) تو ہمارے نزدیک گناہ گار ہے (معاذ اللہ) —— تو نے ہماری بات نہ مانی اور عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کے یتیم کی زوجہ بن گئی، اور تو نے فقیری کو امیری پر ترجیح دی، اس لئے ہم تیرے پاس نہیں آئیں گی اور نہ ہی تیری کفالت کریں گی۔

Marfat.com

حضرت اُمّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا ان کے جواب سے ملول وغمگیں ہو گئیں ـــــ تو کیا دیکھتی ہیں کہ اچانک گندمی رنگ اور دراز قد کی چار عورتیں آپ کے سامنے ظاہر ہو گئیں ـــــ اور بنو ہاشم کی عورتوں کی طرح گفتگو کرنے لگیں ـــــ آپ انہیں دیکھ کر خوف زدہ ہو گئیں ـــــ تو ان میں سے ایک نے عرض کیا، اے خدیجہ! ـــــ گھبرائیں نہیں ـــــ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کے لئے بھیجا ہے اور ہم آپ کی بہنیں ہیں ـــــ میں سارہ رضی اللہ عنہا ہوں ـــــ اور یہ دوسری مریم علیہا السلام بنت عمران ہیں ـــــ اور تیسری حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں ـــــ اور یہ چوتھی فرعون کے گھر والی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کرنے والی آسیہ رضی اللہ عنہا ہیں ـــــ اور یہ سب بہشت میں تیری ساتھی ہیں ـــــ بعدازاں ان میں سے ایک خاتون آپ کے دائیں سمت اور ایک بائیں طرف، ایک سامنے اور ایک پیچھے بیٹھ گئیں، تو حضرت سیّدہ عالم کی ولادت ہوئی۔

نور

جب سیّدہ زہراء بتول وطاہرہ سلام اللہ علیہا نے صحن عالم میں قدم رکھا ـــــ تو آپ کا نور مبارک درخشاں ہو گیا، چنانچہ آپ کے نور نے مکہ معظّمہ کے مکانوں کو گھیر لیا اور زمین کے شرق وغرب میں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جسے اس نور نے روشن نہ کیا ہو۔

بر آسمان رسالت ہلالے از نو تافت
بوستان نبوت کلی زنو بشگفت

''رسالت کے آسمان پر ایک نیا چاند نکلا، نبوت کے باغ میں ایک نئی کلی کھلی۔'' (روضۃ الشہداء (ملا حسین کاشفی حنفی متوفی ۹۱۰ھ) ص ۱۱۷ تا ۱۱۸) مطبوعہ ایران)

Marfat.com

غسل اوّل

مفسرِ قرآن ملا حسین کاشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب روضۃ الشہداء کے صفحہ نمبر ۱۱۷-۱۱۸ ـــــ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ قادرِ کریم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حجرۂ مقدس میں جنت کی دس حوروں کو بھیجا، ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک طشت اور چمکتی ہوئی ـــــ چھاگل تھی اور ان چھاگلوں میں کوثر کا پانی تھا۔

چنانچہ اُمّ المومنین حضرت خدیجہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے سامنے بیٹھی ہوئی خاتون نے سیّدہ زہراء کو لے کر کوثر کے پانی سے غسل دیا، اور ایک سفید کپڑا نکال کر، اعلیٰ قسم کی خوشبوؤں میں بسا کر آپ کو پہنایا اور ایسے ہی ایک اور پاکیزہ کپڑے کا رومال آپ علیہا السلام کے سرِ اقدس پر باندھ کر کہا ـــــ اے خدیجہ (رضی اللہ عنہا)! ـــــ اب اس پاک اور پاکیزہ کو لے لیں، اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی اولاد پر برکت فرمائے ـــــ اور دوسری پاک بیبیوں نے بھی اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کو مبارکباد پیش کی۔ جناب خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا نے خوشی خوشی بیٹی کو گود میں لیا ـــــ اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ علیہا السلام کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا رکھا۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۱۷-۱۱۸ مطبوعہ ایران)

راحتِ قلبِ رسالت فاطمہ   منبعِ نورِ امامت فاطمہ
فاطمہ شہزادیِ کونین ہے   فاطمہ، جو مادرِ حسنین ہے

فاطمہ (علیہا السلام) کسے کہتے ہیں؟

سیّدہ بتول، بنتِ رسول کا اسمِ مقدس ـــــ فاطمہ ـــــ ہے اور فاطمہ کے معنی ہیں ـــــ چھڑانے والی ـــــ جیسا کہ ابنِ درید نے کہا ہے۔

Marfat.com

وَالْفَاطِمَةُ ! مُشْتَقَّةٌ مِنَ الْفَطْمِ، وَهُوَ الْقَطْعُ اَیِ الْمَنْعُ

''لفظ فاطمہ ___ فطم سے بنا ہے، فطم کا معنی ہے ___ چھڑانا ___ روکنا ___ علیحدہ کرنا ___ ہے۔''

جیسا کہ عربوں کے ہاں بطورِ ضرب المثل کہا جاتا ہے۔

فَطَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّبِیَّ اِذَا قَطَعَتْ عَنْهُ اللَّبَنَ

''عورت نے قبل از وقت بچے کا دودھ چھڑا دیا۔''

○ ___ سُمِّیَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَطَمَهَا عَنِ النَّارِ

''آپ کو فاطمہ کا نام اس لئے دیا گیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوزخ سے علیحدہ کر دیا ہے۔''

(اسعاف الراغبین علی ہامش نورالابصار ص ۸۴)

○ ___ امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً روایت بیان کی ہے۔

''اِنَّمَا سُمِّیَتْ لِاَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَ مُحِبِّیْهَا عَنِ النَّارِ''

(اسعاف الراغبین علی ہامش نورالابصار ص ۱۰۹ مطبوعہ مصر)

''کہ سیّدہ فاطمہ کا یہ نام اس لئے ہے کہ اللہ کریم نے آپ کو اور آپ کے عقیدت مندوں کو دوزخ سے دور کر دیا ہے۔''

آگ حرام کر دی

امام بزار، امام ابویعلیٰ، امام طبرانی، امام حاکم نے حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَهَا اللّٰهُ وَ ذُرِّیَّتَهَا عَلَی النَّارِ''

''سیّدہ فاطمہ نے پاک دامنی اختیار کی، پس اللہ کریم نے آپ پر اور آپ کی

Marfat.com

اولاد پر آگ کو حرام کردیا ہے۔" (مستدرک حاکم۔ الصواعق المحرقۃ ص ۱۸۸)

مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں

حضرت سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں عرض کیا ــــ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــــ آپ نے اپنی صاحبزادی کا نام فاطمہ سلام اللہ علیہا کیوں رکھا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ــــ

"اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ فَطَمَھَا وَ ذُرِّیَّتَھَا عَنِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ"

"بے شک اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اور ان کی اولاد کو قیامت کے دن آگ سے دور کردیا ہے۔" (ذخائر العقبیٰ ص ۲۶ مطبوعہ مکہ و بیروت)

اوپر درج احادیث اور لغوی تحقیق سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سیّدہ خاتونِ جنت اور آپ کی اولاد کو قیامت کے دن آگ سے دور کردیا ہے اور آپ سے مودّت رکھنے والے عقیدت مندوں کو دوزخ سے علیحدہ کردیا ہے۔

چونکہ فاطمہ کا لفظ ــــ فطم ــــ سے نکلا ہے ــــ اور فطم کا معنی ــــ چھڑانا ــــ روکنا ــــ اور علیحدہ کرنا ــــ اور دور کرنا ہے ــــ اس لئے اہلِ ایمان یہ امید رکھتے ہیں کہ کل قیامت کے دن، خاتونِ جنت ــــ اپنی اولاد، اپنے ماننے والوں اور اپنی اولاد اور اپنے نام مبارک کی تعظیم کرنے والوں کو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دُعا کر کے دوزخ سے دُور رکھیں گی ــــ اور اپنی شفاعت سے نارِ سقر کے پنجہ سے اپنے محبین کو چھڑا کر علیحدہ کرلیں گی ــــ اور پھر یہ امر بھی آپ کے کمال وعطا سے بعید نہیں ہے کہ قیامت کے یا اس جہان فانی میں مصیبت کا وقت آنے سے پہلے آپ کی دُعا و سفارش سے خدا کے فضل و کرم کا

Marfat.com

دروازہ کھل جائے گا۔ (انشاءاللہ)

ہے قصرِ شاہِ ولایت کی عزت و عظمت
سراپا جودو سخاوت رسول کی بیٹی
کرے گی دور یقیناً دعائے رحمت سے
خضر کی ساری مصیبت رسول کی بیٹی

بتول کا معنی

بتول ——سیّدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا لقب ہے ——لفظ بتول ——بَتْلٌ —— سے بنا ہے، اور بَتْلٌ کے معنی اور معانی کچھ اس طرح ہیں۔

''قَطْعُ الشَّیْءِ وَاِبَانُہٗ عَنْ غَیْرِہٖ''

کسی چیز کا، کسی چیز سے جدا ہونا ——یا منفرد ہونا ——بَتَّلَ —— وَتَبَتَّلُ —— اِنْقَطَعَ عَنِ الدُّنْیَا اِلَی اللّٰہِ

''دنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا۔'' (المنجد)

○ ——سیّدۃ نساء العٰلمین سلام اللہ علیہا کو بتول اس لئے کہا جاتا ہے۔

○ ——لِاِنْقِطَاعِھَا عَنْ نِسَاءِ زَمَانِھَا فَضْلًا وَّدِیْنًا وَّحَسَبًا

''کہ آپ اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے فضیلت اور دین اور حسب و نسب کے اعتبار سے منفرد ہیں۔''

○ ——اور ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے۔

''لِاِنْقِطَاعِھَا عَنِ الدُّنْیَا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی''

(ابنِ اثیر وعبیدۃ الہروی بحوالہ فضائل الخمسۃ من الصحاح ستہ)

Marfat.com

’’کہ آپ سلام اللہ علیہا کو دُنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کرنے کی وجہ سے بتول کہا گیا ہے۔‘‘

○ — جناب عبیدۃ الھروی ’’غریبین‘‘ میں لکھتے ہیں:

’’سُمِّیَتْ فَاطِمَۃُ بَتُوْلًا لِاَنَّھَا بَتَلَتْ عَنِ النَّظِیْرِ‘‘

’’کہ سیّدہ فاطمہ کا نام بتول اس لئے ہے کہ آپ کی کوئی مثال اور کوئی نظیر نہیں۔‘‘ (ابن اثیر و عبیدۃ الہروی بحوالہ فضائل الخمسۃ من الصحاح ستہ)

قارئین کرام! — آپ کو لفظ بتول کے معنی و مفہوم کا پتہ چل گیا ہوگا۔ اب آپ اُن معنوں پر غور فرمائیں — مخدومہؑ کائنات کی عقیدتوں کے گلشن اپنے دل کے نہاں خانوں میں سجائیں — اور اپنے بابا کی اُمت پر ہر قسم کے احسان فرمانے والی پاک بی بی کی عظمتوں کو سلام پیش کرتے رہیں — یہ وہ پاک بی بی علیہا السلام ہے، جس نے اپنا پورہ گھر اپنے بابا کی اُمت پر قربان کر دیا۔

ہو گیا اُمت پہ قربان گھر بتول پاک کا
کس قدر احسان ہے ہم پر بتول پاک کا
چار سو پھیلی ہوئی ہے روشنی ہی روشنی
فیض ہے دُنیا میں جلوہ گر بتول پاک کا

(خضر)

زہراء کسے کہتے ہیں؟

مخدومہؑ کائنات، سیّدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا کا ایک نام زہراء ہے — زہراء — نور بکھیرتی کلی کو کہتے ہیں — اور جو عورت زنانہ عوارض سے پاک ہو، اسے زہراء

Marfat.com

کہتے ہیں۔

○ —— علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عظیم کتاب ''الشرف المؤبد لال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں رقم طراز ہیں، کہ حضرت حافظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عظیم کتاب الخصائص الکبریٰ میں لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ایک خصوصیت یہ ہے۔

اِبۡنَتُہٗ فَاطِمَۃُ اَنَّہَا کَانَتْ لَا تَحِیْضُ —— وَ کَانَتْ اِذَا وَلَدَتْ طَہَرَتْ مِّنْ نِفَاسِہَا بَعْدَ سَاعَۃٍ حَتّٰی لَا تَفُوْتُہَا صَلٰوۃٌ وَ کَذٰلِکَ سُمِّیَتِ الزَّہْرَاءَ

''کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا حیض سے پاک تھیں —— اور اپنے بچے کی ولادت سے ایک ساعت کے بعد نفاس سے پاک ہو جاتیں —— یہاں تک کہ آپ علیہا السلام کی کوئی نماز قضا نہ ہوتی، اسی وجہ سے آپ علیہا السلام کا نام زہراء ہے۔''

(الشرف المؤبد لال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص ۷۴، ۷۵)

ساعت —— اہلِ لغت نے ساعت اڑھائی گھڑیاں یعنی ایک گھنٹہ لکھا ہے۔

نفاس —— بچے کی پیدائش کے بعد چالیس دن خون آنا نفاس کہلاتا ہے۔

انسانی حور

جناب امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃَ حُوْرَاءِ آدَمِیَّۃً لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمُثْ

Marfat.com

''بے شک میری بیٹی فاطمہ حورِ آدمیہ ہے ''یعنی انسانی حور'' اور حیض ونفاس سے پاک ہے۔'' (الشرف المؤبد لال محمد ص ۷۴)

اوپر درج احادیث وروایات کی رُو سے سیّدہ نساء العٰلمین سلام اللہ علیہا کی شان و عظمت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ وہ عظیم المرتبت خاتون ہیں جو تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل واعلیٰ ہیں ـــــ اور پھر یہ بھی کہ آپ ہر قسم کے زنانہ آلائشوں سے پاک ہیں۔

جہاں کی ساری خوائین نے اعتراف کیا
ہے آسمانِ فضیلت رسول کی بیٹی!

سیّدہ پاک کی عظمت ورفعت کے منکروں کے سامنے اگر کوئی شخص آپ کے فضائل و مناقب بیان کرنے کی جسارت کرے، تو اس پر شرک و بدعت کے فتوے صادر کرنے میں ایک لمحہ بھی دیر نہ لگائیں گے ـــــ جو لوگ سیّدہ کے بابا کو اپنی مثل کہتے ہیں، وہ سیّدہ کریمہ کی رفعت وشان کو کیونکر تسلیم کریں گے۔

سیّدہ کا نکاح

حضرتِ سیّدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا کا نکاح، حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ سے ۲ ہجری میں غزوہ بدر سے واپسی کے بعد ماہ رمضان میں ہوا ـــــ سیّدہ کی عمر اس وقت پندرہ سال تھی ـــــ اور مولا علی کی عمر اکیس سال تھی ـــــ اور رخصتی ذوالحجہ میں ہوئی۔

جناب سیّدنا علی المرتضیٰ نے جناب سیّدہ کی زندگی مبارک میں کسی دوسری خاتون سے نکاح نہیں فرمایا۔

بوقت رُخصتی دُعا

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ کو رُخصت فرماتے وقت ان الفاظ میں

Marfat.com

دُعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِكَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

''اے اللہ کریم! انہیں اور ان کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے۔''

اور پھر ایسی ہی دُعا حضرت علی علیہ السلام کے لئے فرمائی —— اور پھر ان دونوں ''سیّدہ کریمہ اور علی کریم کے لئے یوں دعا فرمائی۔

جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَكُمَا

''اللہ تعالیٰ تمہارے متفرق اُمور کو جمع فرمائے۔''

اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

فَجَعَلَ اللّٰہُ نَسْلَھُمَا مَفَاتِیْحَ الرَّحْمَةِ وَمَعَادِنَ الْحِكْمَةِ وَاَمْنَ الْاُمَّةِ ۔

''اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی اولاد کو رحمت کی چابیاں اور حکمت کے خزانے دیئے ہیں، اور اُمت کے لئے باعث امن بنایا۔''

بعدازاں ان دونوں ''مولا علی اور سیّدہ پاک'' کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

بَارَكَ اللّٰہُ لَكُمَا وَ بَارَكَ فِیْكُمَا وَاَعَزَّ وَاَجَلَّ جِدَّكُمَا وَاَخْرَجَ مِنْكُمَا الْكَثِیْرِ الطَّیِّبَ ✓

''اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکتیں عطا فرمائے، اور تم میں برکت فرمائے اور تمہاری کوشش کو عزت بخشے اور تم دونوں کو نہایت ہی پاکیزہ ترین، کثیر اولاد عطا فرمائے۔''

(الشرف المؤبد لال محمد (امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۶۷، ۷۷، ذخائر العقبیٰ (امام محب طبری) ص ۲۸)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

فَوَاللّٰہِ لَقَدْ اَخْرَجَ مِنْھُمَا الْکَثِیْرَ الطَّیِّبَ

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو بہت ہی پاکیزہ اولاد عطا فرمائی۔

(الشرف المؤبد لآل محمد امام نبہانی رحمۃ اللہ علیہ ص ۷۷)

مندرجہ بالا فرمانِ رسول میں مخدومۂ کائنات اور مولائے کائنات کے حق میں دعاؤں کا تذکرہ ہے ــــ جس میں آقا علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض پیش کی ــــ کہ اے میرے کریم مالک میں اپنی بیٹی، اپنے داماد اور ان دونوں کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتا ہوں ــــ اور پھر اپنی دُختر اور اپنے داماد کی طرف رُخِ انور کر کے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ تمہارے بکھرے ہوئے اُمور کو یک جا کر دے۔''

قارئین کرام! مذکورہ حدیث شریف کے درمیان میں چند الفاظ ایسے ہیں جن میں اولادِ بتول کو ایسے انعامات سے نوازا گیا ہے ــــ جن کی نظیر ملنا مشکل ہے ــــ ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہے ــــ کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں (علی و زہراء) کی اولاد کو رحمت کی چابیاں اور حکمت کے خزانے دیئے ہیں اور اُمت کے لئے امن کا سبب بنایا ــــ رحمت کی چابیاں ــــ حکمت کے خزانے ــــ امن و امان کے پیغامات ــــ کہاں سے چلے ــــ کہاں تک پہنچے ــــ اور کہاں کہاں پہنچیں گے ــــ اور وہ کون کون لوگ ہیں جو رحمت و حکمت اور امن و سکون کے عَلَم اڑاتے رہے اور اڑا رہے ہیں، اور اڑاتے رہیں گے۔ طوالت کے خوف سے یہ سلسلہ فی الحال مؤخر کرتے ہیں ــــ صرف قارئین کو دعوتِ فکر پیش کرتے ہیں ــــ کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی اولاد پر نوازشیں دیکھیں ــــ اور اپنے گرد و نواح میں نظر دوڑائیں ــــ تو آپ کو خوبصورت مساجد کے حسین اور پاکیزہ منبروں پر براجمان

Marfat.com

کریہہ الصوت مولوی نما قسم کی مخلوق نظر آئے گی جو اہلِ بیتِ رسول پر سبّ بھی کرتی ہے اور ستم بھی توڑتی ہے ـــــ آلِ پیغمبر پر ان کی نوکِ زبان تیر بن کر برستی ہے ـــــ ان کے پاس ایک ایسا ہتھیار ہے، جس کا توڑ آج تک ایجاد نہیں ہو سکا ـــــ وہ ہتھیار یہ ہے کہ جب بھی کوئی درد آشنا آلِ رسول کی عظمتوں کا قصہ بیان کرے ـــــ یا اہلِ بیتِ رسول کی بلندیٔ و شان کا تذکرہ چھیڑے ـــــ یا ان کی مدحت سرائی میں زبان و قلم کو جنبش دے تو اس پر رافضی ہو جانے کا بہتان باندھ دیتے ہیں ـــــ ان کے اس تیز ترین ہتھیار سے نہ امام شافعی بچ سکے نہ امام نسائی جان بچا سکے۔ سبط ابنِ جوزی ـــــ امام نیشاپوری ـــــ علامہ جامی ـــــ مفسرِ قرآن ملا حسین کاشفی ـــــ علامہ قندوزی ـــــ علامہ اقبال (رحمۃ اللہ علیہم) جیسے ہزاروں علمائے اُمت اسی ستم گستر ہتھیار کا شکار ہوئے ـــــ یہی وجہ ہے دینی اُمور کو مالی منفعت کا ذریعہ سمجھنے والے خطباء ـــــ خطابت اور مسجد کی امامت کو کاروباری شکل دینے والے مولویوں نے عترتِ رسول کا ذکر مکمل طور پر اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ کہیں مسجدوں سے نکال نہ دیئے جائیں اور شیعہ ہونے کی تہمت نہ لگ جائے ان نادانوں کو یہ تک پتہ نہیں ـــــ کہ شیعہ فرقہ تو اہلِ بیت سے واقفیت تک نہیں رکھتا ـــــ اور نہ ہی ان پاکباز ہستیوں کے پاک نام لینے کا سلیقہ رکھتا ہے ـــــ ان کے حقیقی نام لیوا صرف اہلسنّت ہیں۔

اے خطیبانِ ملتِ اسلامیہ! ـــــ جس منبر پر بیٹھ کر آپ لوگوں نے عزت پائی ـــــ وہ منبر خاتونِ جنت کے بابا کی ملکیت ہے ـــــ ذرا مصلائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھڑے ہو کر افلاک کی طرف تو دیکھو! ـــــ کہ تمہاری حشمت و شہرت کے پھریرے آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے ہیں ـــــ یہ سب کچھ ملا تو کس کی طفیل؟ ـــــ ارے حسین علیہ

Marfat.com

السلام کے نانا کی طفیل ——— پھر اتنی بے وفائی کیوں؟ ——— تمہیں منبر پر اس لئے بٹھایا گیا ہے کہ اس پر بیٹھ کر تم لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرو ——— کہ اہلِ بیت علیہم السلام کی شان و عظمت اور امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان کرنا شیعوں کی تقویت کا باعث ہے ———

ارے ناسمجھو! ——— ایمان کی تقویت کی بات کرو ——— ان پاک باز ہستیوں کا تذکرہ ایمان کی بالیدگی ——— دل کی تازگی ——— آنکھوں کی ٹھنڈک ——— سینے کا سرور ——— اور عقل و شعور کی فرحت کا باعث ہے ——— کوئی دھما کا ساز مولوی یا جعلی پیر مر جائے تو تم چند نوٹوں کی خاطر ان کی سیرت و کرامت کے تذکروں سے زمین و آسمان کے قُلا بے ملا دیتے ہیں ——— مسجد میں لکڑی کے منبروں پر بیٹھ کر اِترانے والو! ——— حسین (علیہ السلام) وہ ہے جس کا منبر دوشِ عرش نشین تھا ———

اُٹھو! ——— میدانِ خطابت میں اُترو! ——— حسین علیہ السلام کے درد آگیں تذکروں سے چشمِ فلک کو نم آلود کر دو ——— قیامت کے دن رسولِ خدا کی شفاعت ملے گی ——— خاتونِ جنت کی دُعا اور علی المرتضیٰ کی قربت ——— حسن کی نظرِ جود و سخا ——— حسین کی شفقت ——— سیّدہ زینب علیہا السلام کی طرف سے انعام ملے گا ——— اس لئے کہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ ہے ——— کہ سیّد العرب اور سیّدۂ عالم کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کی چابیاں اور حکمت کے خزانے عطا کر دیئے ہیں ——— اپنا اپنا حصہ پانے کے لئے قطار میں لگ جاؤ ——— یہ ایسا سخی گھرانا ہے جہاں کسی چیز کی کوئی کمی نہیں۔

مانگنا ہے جو بھی بنت مصطفیٰ سے مانگ لے
در رسولِ پاک ہے درِ بتولِ پاک کا

Marfat.com

مشکلیں جب ہر طرف سے تم آ کر گھیر لیں
ذِکر اُٹھتے بیٹھتے پھر کر بتول پاک کا

حکمِ خداوندی

برادرانِ اسلام! —— آیئے فرامینِ رسول کی روشنی میں بی بی پاک خاتونِ جنت کے نکاح کا بیان ہوتا ہے —— جس سے سیّدہ کی بلندیٔ شان کی نشاندہی ہوتی ہے —— ویسے تو سیّدہ کی رفعتوں کا اندازہ لگانا انسانی ادراک سے باہر ہے —— اُن کے مقامِ فقر و غنا اور شانِ جود و سخا کو اللہ کریم اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے ——

فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی —— بارگاہِ اقدس میں موجود تھا —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر وحی نازل ہوئی —— جب فرشتہ چلا گیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا —— اے انس رضی اللہ عنہ کیا تو جانتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا پیغام لائے ہیں —— حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں —— یا رسول اللہ! جبریل کیا خبر لائے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھے جبریل نے کہا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَاْمُرُکَ اَنْ تَزَوَّجَ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِیٍّ

کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم فرماتا ہے کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا نکاح علی علیہ السلام سے کر دیجئے۔

(نور الابصار (علامہ شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۱۱۳ مطبوعہ دار المعرفۃ: بیروت لبنان)

چنانچہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ بتول کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ سے

Marfat.com

چار سو چاندی مثقال حق مہر کے عوض صحابہ کرام کی موجودگی میں کر دیا —— یہ نکاحِ خیر النساء زمین پر ہوا —— آؤ! ذرا دیکھتے ہیں کہ سیّدہ کا جو نکاح آسمانوں پر ہوا، —— وہ کس طرح ہوا۔

آسمانوں پر سیّدہ کا نکاح

علامہ صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور ترین کتاب ''نزہتہ المجالس'' میں امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے، کہ حضرت جبریل علیہ السلام، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے، اور ساتھ ہی یہ فرمایا ہے —— کہ آج فاطمۃ الزہراء کا جنت میں ان کی والدہ (خدیجہ) کے محل میں نکاح ہوا ہے —— اور اس کی صورت اس طرح بنی۔

اَلْخَاطِبُ اِسْرَافِیْلُ —— کہ حضرت اسرافیل نے خطبہ نکاح پڑھا

وَجِبْرِیْلُ وَ مِیْکَائِیْلُ الشُّهُوْدُ —— حضرت جبریل اور حضرت میکائیل گواہ ہیں۔

وَالْوَلِیُّ رَبُّ الْعِزَّةِ —— اور رب تعالیٰ ولی ہوئے۔

وَالزَّوْجُ عَلِیٌّ —— اور حضرت علی علیہ السلام شوہر بنے۔

(نزہتہ المجالس جلد۲ ص ۲۲۵ مطبوعہ مصر)

○ —— حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی مسجد ہی میں موجود تھے کہ اتنے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آپ نے فرمایا:

هٰذَا جِبْرِیْلُ یُخْبِرُنِیْ اَنَّ اللّٰهَ زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ وَاسْتَشْهَدَ عَلٰی تَزْوِیْجِهَا اَرْبَعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ (ذخائر العقبیٰ ص ۳۲ مطبوعہ بیروت لبنان)

Marfat.com

''کہ جبریل علیہ السلام مجھے بتا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے فاطمہ کو تمہاری زوجیت میں دے دیا ہے اور ان کے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا ہے۔''

○ ــــ حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے ــــ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــــ کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا، اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ــــ اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے فرماتا ہے۔

اِنِّیْ قَدْ زَوَّجْتَ فَاطِمَةَ اِبْنَتَكَ مِنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی فَزَوِّجْهَا مِنْهُ فِی الْاَرْضِ (ذخائر العقبیٰ ص ۳۲ مطبوعہ بیروت لبنان)

''کہ میں نے آپ کی بیٹی فاطمہ کا نکاح عالم بالا میں علی ابنِ ابی طالب سے کر دیا ہے، پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ کا نکاح زمین پر حضرت علی علیہ السلام سے کر دیا۔''

حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نے رو کر عرض کیا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، کہ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا روتی ہوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے رونے کا سبب پوچھا ــــ تو انہوں نے عرض کیا، میرے پاس ایک انصاری آیا، اور اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، اور اس نے اپنی بیٹی کے سر کے اوپر سے بادام اور شکر وار کر نثار کیا، مجھے فاطمہ کا نکاح یاد آ گیا، کہ آپ نے ان پر کچھ بھی وار کر نثار نہیں فرمایا تھا۔

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے کرامت بخشی کے ساتھ مبعوث فرمایا، ـــــ اور رسالت کے ساتھ مخصوص فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمَّا زَوَّجَ عَلِیًّا فَاطِمَۃَ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جب علی کا فاطمہ سے نکاح کیا۔''

تو مقربین فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ عرش کا حلقہ کرلیں۔

یعنی دائروں کی شکل میں کھڑے ہو جائیں ـــــ ان میں حضرت جبرائیل ومیکائیل اور اسرافیل بھی تھے ـــــ اور تمام جنتوں کی زیبائش وآرائش کا حکم دیا ـــــ اور حوروں کو زیب وزینت، سنگار اور آرائش کا حکم دیا ـــــ

ثُمَّ اَمَرَ اَنْ تَرْقُصَ فَرَقَصَتْ ثُمَّ اَمَرَ الطُّیُوْرَ اَنْ تُغَنِّیَ فَغَنَّتْ

''پھر حوروں کو رقص کا حکم دیا، چنانچہ حوروں نے رقص کیا، پھر پرندوں کو حکم ملا کہ وہ نغمہ سرائی کریں، چنانچہ پرندے بھی نغمہ سرا ہوئے۔''

اس کے بعد شجرۂ طوبیٰ (بہشت بریں کا ایک خوشبودار درخت) کو حکم دیا کہ اُن (علی وزہراء) پر سے سفید مروارید ـــــ سبز زبرجد زمرد اور سرخ یاقوت نچھاور کرے۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۳۶ مطبوعہ مصر)

شجرۂ طوبیٰ کو حکم دیا

اسی قسم کی ایک اور روایت حافظ الحدیث علامہ محبّ الدین احمد بن عبداللہ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے سیرتِ ملاء کے حوالے سے اپنی کتاب ''ذخائر العقبیٰ'' میں نقل فرمائی ہے کہ ''شجرۂ طوبیٰ'' کو بذریعۂ وحی حکم دیا کہ ان پر یعنی (علی علیہ السلام وفاطمہ سلام اللہ علیہا پر) قیمتی موتی اور یاقوت نچھاور کرے۔

Marfat.com

''فَنَشَرَتْ عَلَيْهِمُ الدُّرَّ وَالْيَاقُوْتَ''

''تو اس نے موتی اور یاقوت نچھاور کیے۔''

تو حورعین نے موتی اور یاقوت تھالیوں میں جمع کرنے میں جلدی کی، جنہیں وہ آپس میں قیامت تک بانٹتیں رہیں گی۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۳۲)

جبریل (علیہ السلام) منبر پر

علامہ حافظ محبّ طبری غسان کے حوالے سے لکھتے ہیں —— کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حضرت علی المرتضیٰ کے ساتھ رُخصت کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا اَمَرَنِيْ اَنْ اُزَوِّجَكِ مِنْ عَلِيٍّ —— وَاَمَرَ مَلَائِكَةً اَنْ يَّصْطَفُّوْا صُفُوْفًا فِي الْجَنَّةِ

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تیری شادی علی سے کردوں ——

اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ جنت میں قطاریں بنالیں

پھر جنت کے درختوں کو حکم دیا کہ وہ آراستہ ہوں، پھر جبریل کو حکم دیا کہ وہ جنت میں منبر لگائے۔

ثُمَّ صَعِدَ جِبْرِيْلُ وَاخْتَطَبَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَثَرَ عَلَيْهِمْ مِنْ ذٰلِكَ

پھر جبریل نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا، پھر جب وہ فارغ ہوئے تو ان پر موتی نچھاور کیے گئے۔

اور پھر جب جس کسی نے جتنے موتی حاصل کرلئے وہ اپنے ساتھیوں کے سامنے

اِفْتَخَرَ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

Marfat.com

ان کی وجہ سے قیامت تک فخر کرتا رہے گا۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۳۲)

فرشتے نے خدا کا پیغام پہنچایا

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا — کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے مجھے آکر بتایا — یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے طوبیٰ کے درخت کو حکم دیا ہے کہ وہ، موتی — یاقوت اور مرجان ان فرشتوں اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں پر نچھاور کرے جو فاطمۃ الزہراء کے نکاح میں شامل ہیں — اور اس (جوڑے کے نکاح) سے سارے آسمان والے بہت خوش ہوئے۔

وَاِنَّہٗ سَیُوْلَدُ بَیْنَھُمَا وَلَدَانِ سَیِّدَانِ فِی الدُّنْیَا وَسَیُسَوَّدَانِ عَلٰی کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَشَبَابِھَا وَقَدْ تَزَیَّنَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ لِذَالِکَ فَاقْرُرْ عَیْنًا یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّکَ سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

اور ان دونوں (علی علیہ السلام و فاطمہ سلام اللہ علیہا) سے دو ایسے بچے پیدا ہوں گے، جو دنیا میں سردار ہوں گے، اور جنت میں ادھیڑ عمر اور جوانوں کے سردار ہوں گے اور جنت کی ہر چیز کو اسی لئے سجایا گیا ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیجئے، آپ پہلوں اور پچھلوں کے سردار ہیں۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۳۲)

مندرجہ بالا حدیث شریف میں — لفظ کھول — استعمال ہوا ہے — اور کھول ادھیڑ عمر یعنی بڑھاپے کے آغاز پر بولا جاتا ہے، اور اس سے مراد دنیا کی کہولت ہے — جنت میں تو سب اہلِ جنت جوان ہوں گے۔

Marfat.com

اوپر درج تمام احادیث و روایات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ بی بی پاک کا نکاح آسمانوں پر بھی ہوا —— اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بزمِ مناکحت سجائی۔

اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سیّدہ زہراء اور حضرت علی علیہ السلام بلند و بالا شان کے مالک ہیں —— انوکھا مرتبہ اور نرالا مقام رکھتے ہیں کہ عالم بالا میں فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور زمین پر نازل ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس امر کی بشارتیں سنائیں، —— اس عظیم ترین واقعہ پر وہ لوگ بھی غور کریں، جو عظمتِ زہراء اور شانِ علی علیہ السلام کے منکر ہیں —— وہ اپنے سینوں کی تختیوں سے ان تمام تحریروں کو محو کر دیں جن سے علی علیہ السلام کے ساتھ دُشمنی کے اشارے ملتے ہیں —— وگرنہ وہ یاد رکھیں کہ ان کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہ ہوگی —— اور ان کی تمام عبادتیں رائیگاں جائیں گی۔

شاہِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا جہیز

سلطانِ سلاطینِ جہاں —— رحمتِ دو جہاں —— امام المرسلین —— سیّد الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنت، سیّدہ نساء العلمین، سیّدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا کو جو جہیز عطا فرمایا اس کی تفصیل کتبِ تواریخ و سیر میں کچھ اس طرح ہے۔

چادر ________ ایک

چکی ________ ایک

بستر سادہ کپڑوں کا ________ ایک

کھجور کے پتوں کی چارپائی ________ ایک

کپڑوں کا جوڑا ________ ایک

Marfat.com

اعلیٰ کپڑے کی قمیص ——————— ایک

چاندی کے بازوبند ——————— دو

گلاس ——————— چار

موٹے کپڑے کے تکیے ——————— چار

تانبے کا لوٹا ——————— ایک

مٹی کے گھڑے ——————— دو

چارپائی ——————— ایک

اس سامان کے علاوہ چمڑے کے ٹکڑوں پر لکھی ہوئی قرآنِ مجید کی چند سورتیں بھی تھیں۔

خیال رہے — کہ سیّدہ بتول کے جہیز کے سامان کی تفصیل جو اوپر درج کی گئی ہے — یہ زیادہ سے زیادہ ہے — کیونکہ مختلف کتابوں میں مختلف روایات موجود ہیں — کسی میں تکیے کا ذکر ہے تو بازوبند کا نہیں — ان تمام روایات میں مجموعی طور پر جو کچھ تھا درج کر دیا ہے۔

حق مہر

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لختِ جگر سیّدہ کائنات کا مہر دو طرح کا ہے — ایک وہ جس کو علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ادا کیا — دوسرا وہ جس کو خدا تعالیٰ قیامت کے دن عطاء فرمائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِیْ اَنْ اُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلٰی اَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ

Marfat.com

فِضَّةٍ أَرَضِيتَ بِذَالِكَ

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے —— (اے علی!) تیرا نکاح فاطمہ سلام اللہ علیہا سے چار سو مثقال چاندی مہر کے عوض کر دوں، کیا تو اس پر رضی ہے؟''

مولا علی علیہ السلام نے خطبہ پڑھ کر عرض کیا۔

''رَضِیْتُ بِذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ''

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اس پر راضی ہوں۔''

(الشرف المؤبد ص ۷۷، ۷۸)

جب سیّدہ زہراء بتول، بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سلام اللہ علیہا بیمار ہوئیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان سے فرمایا —— اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! میری یہ وصیت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچو تو میرا سلام عرض کرنا —— اور کہنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کا بڑا مشتاق ہوں۔

سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا —— میری بھی ایک وصیت ہے —— اور وہ یہ کہ —— جب میرا انتقال ہو جائے —— تو مجھ پر چیخ چلا کر ماتم نہ کیا جائے —— اور میرے نورِ چشم حسن وحسین کو مارنا نہیں —— اور اے شیرِ خدا! —— وہ دیکھئے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کے جھرمٹ میں تشریف لے آئے ہیں —— اب میں جا رہی ہوں —— اور میرے انتقال کے بعد فلاں جگہ میں نے ایک کاغذ کا ٹکڑا بڑی حفاظت سے رکھا ہے، —— اور اس کاغذ کو نکال کر میرے کفن میں رکھ دینا —— اور اسے پڑھنا نہیں،

حضرت مولا علی علیہ السلام نے فرمایا —— فاطمہ سلام اللہ علیہا! رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے بتادو کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے؟——
حضرت سیّدہ فاطمہ نے فرمایا—— جب میرا نکاح آپ سے ہونے لگا تھا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا—— فاطمہ سلام اللہ علیہا! میں تیرا نکاح علی سے چار سو مثقال چاندی کے مہر پر کرنے لگا ہوں—— میں نے عرض کیا—— یارسول اللہ!—— علی مجھے منظور ہیں، لیکن اتنا مہر مجھے منظور نہیں—— اتنے میں جبریلِ امین (علیہ السلام) نے حاضر ہو کر حضور سے عرض کیا—— یارسول اللہ!—— خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں جنت اور اس کی نعمتیں فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مہر مقرر کرتا ہوں—— حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اس کی خبر دی تو میں پھر بھی راضی نہ ہوئی—— حضور نے فرمایا—— تو پھر تم خود ہی بتاؤ، کہ مہر کیا ہو؟—— میں نے عرض کیا—— یارسول اللہ!—— آپ ہر وقت اپنی اُمت کے غم میں رہتے ہیں—— میں چاہتی ہوں آپ کی گناہ گار اُمت کی بخشش میرا مہر مقرر ہو —— چنانچہ جبریل واپس گئے—— اور پھر یہ کاغذ کا ٹکڑا لے آئے جس میں لکھا ہے۔

جَعَلْتُ شَفَاعَةَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صِدَاقَ فَاطِمَةَ

کہ میں نے اُمت محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی شفاعت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مہر مقرر کیا۔ (جامع المعجزات مصری ص ۶۲ بحوالہ ابوالنور)

پارچہ حریر پر

جناب سیّد محمد صالح کشفی، ترمذی، حنفی اپنی کتاب —— ''کَوْکَبُ دُرِّیٌ فِی فَضَائِلِ عَلِیٍّ'' میں لکھتے ہیں، کہ جب سیّدہ کو معلوم ہوا کہ میرا مہر زرہ کی قیمت یعنی چار سو درہم مقرر ہوا ہے—— تو آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، سب لوگوں کی بیٹیوں کے حق مہر درہم و دینار کے ہوتے ہیں—— اور آپ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا مہر بھی درہم و دینار کا مقرر ہوا ہے ــــ پس فرق کیا ہوا ــــ آپ حق تعالیٰ سے درخواست کریں کہ میرا مہر آپ کی اُمت کی شفاعت مقرر کیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درگاہِ باری تعالیٰ میں التماس کیا، جو فوراً قبول ہوا ــــ اور جبریل علیہ السلام ایک پارچہ حریر لے کر حاضر ہوئے ــــ جس میں دو سطریں لکھی ہوئی تھیں، ان دو سطروں کا مضمون یہ تھا ــــ کہ حق تعالیٰ نے فاطمہ کا مہر اس کے پدرِ بزرگوار کی اُمت عاصی کی شفاعت مقرر کیا ــــ سیّد صالح حنفی بیان کرتے ہیں کہ جناب سیّدۃ النساء نے اس پارچہ حریر کو بطور تبرک محفوظ رکھا۔

جب وفات کا وقت قریب آیا تو وصیت فرمائی کہ اس پارچہ کو میرے ساتھ قبر میں دفن کر دیں، تاکہ جب قیامت کے روز اُٹھوں تو اسی پارچہ کو اپنی حجت قرار دے اپنے والد بزرگوار کی گناہ گار اُمت کی شفاعت کروں۔ (کوکب دری فی فضائل علی باب چہارم ص ۲۹۵ تا ۲۹۶)

جب اُمت پل صراط پر پہنچے گی

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ امام نسفی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا مہر قیامت کے روز اُمت کے لئے شفاعت طلبی مقرر کیا جائے۔

فَاِذَا صَارَتْ عَلَى الصِّرَاطِ طَلَبَتْ صِدَاقَهَا

''پس جب اُمت پل صراط پر پہنچے گی تو وہ اپنا مہر طلب کریں گی۔''

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۵ مطبوعہ مصر)

Marfat.com

نکاحِ فاطمہ اور شجرطوبیٰ

جناب ابوبکر خوارزمی نے بیان کیا ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے۔

وَوَجْهُهٗ مُشْرِقٌ كَدَائِرَةِ الْقَمَرِ

''تو آپ کا چہرہ مبارک چاندی کی طرح چمک رہا تھا۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے (اس شادمانی کا سبب) پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— کہ مجھے میرے ربّ کی طرف سے اپنے بھائی اور چچا کے بیٹے اور میری بیٹی کے متعلق بشارت ملی ہے۔

بِاَنَّ اللّٰهَ زَوَّجَ عَلِيًّا مِّنْ فَاطِمَةَ

''کہ اللہ تعالیٰ نے علی کا نکاح فاطمہ سے کر دیا۔''

اور خازنِ جنت رضوان کو حکم دیا تو اس نے شجرطوبیٰ کو ہلایا، تو وہ میرے اہلِ بیت علیہم السلام کے محبوں کی تعداد کے برابر رقعوں (پتوں) سے بارآور ہوا جو (بخشش کی) دستاویزوں کی صورت میں تھے —— اور ان کے نیچے اس نے نوری فرشتے پیدا کیے —— اور ہر فرشتے کو ایک ایک رقعہ دیا۔

جب لوگوں پر قیامت قائم ہوگی تو وہ فرشتے میدانِ محشر میں جمع ہونے والی مخلوق میں آوازیں دیتے ہوئے پھیل جائیں گے —— اور اہلِ بیت کے نیازمندوں میں دوزخ سے رہائی کے حکم نامے تقسیم کریں گے۔

فَلَا يَبْقٰى مُحِبٌّ لِاَهْلِ الْبَيْتِ اِلَّا دَفَعَتْ اِلَيْهِ سَكًّا فَصَارَ اَخِيْ وَابْنُ عَمِّيْ وَابْنَتِيْ فَكَاكُ رِقَابِ رِجَالٍ وَّنِسَآءٍ مِّنْ اُمَّتِيْ مِنَ

Marfat.com

النَّارِ۔

''تو اہلِ بیت کا کوئی ایسا محبّ باقی نہ رہے گا —— جسے وہ دستاویز نہ ملے۔ پس میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا، اور میری بیٹی، میری اُمت کے مردوں اور عورتوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے والے بن جائیں گے۔''

(الصواعق المحرقہ ص ۱۷۳ مطبوعہ ملتان)

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۵ مطبوعہ مصر)

سیّدۃ نساء العٰلمین کے نکاح کے سلسلے میں جتنی روایات بیان ہوئی ہیں، ان پر غور کرنے سے آپ کے مرتبہ و مقام کا پتہ چلتا ہے —— اور ہر کلمہ گو انسان کے لئے اس امر کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ کل قیامت کے روز آپ کی دُعا و سفارش کے باعث کئی گنہگاروں کی بگڑی سنور جائے گی۔

یہ وہ نکاح ہے، جس کی مثال کائناتِ ارضی میں ملنا مشکل ہے۔ کون وہ بی بی جس کا مہر اُمت کی بخشش قرار دیا گیا ہو —— وہ پاک بی بی سیّدۂ عالم —— مخدومۂ کونین، زہراء بتول سلام اللہ علیہا کی ذاتِ مقدسہ ہے —— یہ اُمتِ رسول پر وہ احسان ہے جس کو احسانِ عظیم کہا جا سکتا ہے۔

ولیمہ

علامہ حافظ محبّ الدین احمد طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی عظیم کتاب ''ذخائر العقبیٰ'' میں رقم طراز ہیں کہ انصار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کہا۔

یَا عَلِیُّ اِنَّهٗ لَابُدَّ لِلْعُرْسِ مِنْ وَلِیْمَةٍ

اے علی! شادی کے لئے ولیمہ ضروری ہے۔

Marfat.com

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میرے پاس مینڈھا ہے ــــ اور دوسرے انصار نے کھجور، ستو اور گھی وغیرہ کا سامان تیار کیا۔

ــــ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے ــــ آپ فرماتی ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے عقد کے بعد ولیمہ کیا۔

آپ فرماتی ہیں:

فَمَا كَانَ وَلِيْمَةٌ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ اَفْضَلُ مِنْ وَّلِيْمَتِهٖ

''اِس زمانے میں اِس ولیمہ سے افضل کوئی ولیمہ نہ ہوا تھا۔''

ــــ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے ''جو'' لینے کے لئے اپنی زرہ یہودی کے پاس رہن رکھ دی۔

وَكَانَ وَلِيْمَتُهٗ صِعًا مِّنْ شَعِيْرٍ وَّ تَمْرٍ وَّ حَيْسٍ

''آپ کا ولیمہ کھجور، ستو اور گھی سے تیار کیا گیا تھا۔'' (ذخائر العقبیٰ ص ۳۴)

علی علیہ السلام و فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کا گھر

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکۃ الآرا تفسیر ــــ ''الدر المنثور فی التفسیر بالماثور'' ــــ میں ابنِ مردویہ کے حوالے سے لکھا ہے ــــ کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے ــــ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ (پارہ ۱۸ سورۂ نور آیت نمبر ۳۶)

''ان گھروں میں حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ بلند کئے جائیں، اور لیا جائے

Marfat.com

ان میں اللہ تعالیٰ کا نام، اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ان گھروں میں صبح و شام۔''

جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا ——یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)!

هٰذَا الْبَيْتُ مِنْهَا لَبَيْتُ عَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةُ

''کیا یہ گھر (بھی ان گھروں میں ہے) جس میں علی اور فاطمہ رہتے ہیں۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''نَعَمْ مِنْ اَفَا ضِلِهَا''

''ہاں! یہ ان بہترین گھروں میں سے ایک ہے۔''

(تفسیر در منثور ج ۵ ص ۵۰ مطبوعہ بیروت لبنان)

سیّدہ نساء العلمین سلام اللہ علیہا کی تزویج —— ولیمہ اور گھر کے سلسلے میں جو احادیث درج کی گئی ہیں —— ان پر غور وفکر کرنے سے جو اُمور کھل کر سامنے آتے ہیں، وہ یہ ہیں ——سیّدہ پاک کا علی المرتضٰی سے نکاح منشائے خداوندی کے مطابق ہوا۔

سیّدہ طاہرہ —— وہ حورِ آدمیہ ہیں، جو ہر قسم کی —— زنانہ آلائشوں سے پاک ہیں —— آپ وہ عظیم ترین خاتون ہیں —— جن کی بزم مناکحت عالمِ بالا میں منعقد ہوئی ——سیّدہ بتول ——سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی ہیں، جن کا مہر، شفاعتِ اُمت رسول مقرر ہوا —— سیّدہ کی شادی کا ولیمہ، ایسا ولیمہ ہے جو اس زمانے کے تمام ولیموں سے افضل و اعلیٰ ہے —— اور بی بی پاک کا گھر ان بہترین گھروں میں سے ایک ہے، جن کا قرآن مجید میں ذکر موجود ہے۔

Marfat.com

ان تمام شواہد کے باوجود بعض بد بخت لوگ، خاتونِ جنت اور آپ کی اولاد پر زبانِ طعن دراز کرتے ہیں اور تحریری خباثتوں کو بے لاگ تحقیق و ریسرچ کا نام دیتے ہیں—— اہلسنّت! ایسی بد باطنی کو جہالت اور منافقت کی پیداوار تصور کرتے ہیں، کیونکہ منافقت کی سب سے بڑی پہچان شانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انحراف اور اولادِ بتول سے دُشمنی کرنا اور علی نفس رسول سے بغض رکھنا ہے، اس قسم کے باطنی مریضوں، حسد و بغض کے بیماروں—— منافقت کی اندھیری وادیوں میں بھٹکنے والوں—— اور کفر کے جذام میں مبتلا لوگوں کے لئے حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے علاج تجویز کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

دوائے تلخ مخور شہد نوش مژدہ نیوش

بیا مریض! بدار الشفائے آلِ رسول

”کڑوی دوائیں مت کھا، شہد پی اور خوشخبری سن اے مریض! آلِ رسول کے شفاخانے میں آجا۔“

Marfat.com

فضائلِ بتول علیہا السلام

ازروئے

حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیّدہ زہراء طیبہ، طاہرہ

جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

سیّدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا کے فضائل ومناقب، جو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ پاک سے ادا ہوئے، ان پر غور کرنے سے مقامِ فاطمہ کی بلندیوں کا پتہ چلتا ہے اور حقیقتیں نکھر کر سامنے آجاتی ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ اُمّ سادات، برہانِ سعادت، ملکۂ ملکِ سخاوت، مطلع چرخِ کرامت، خاتونِ قیامت، وارثۂ اقلیم فردوس، سیّدہ بتول، شہزادیٔ رسول کے مدارج ومراتب کو رسولِ دوجہاں نے کس قدر شفقت آگیں حسین ترین پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔

ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دولت ایمان سے مالا مال فرمایا ہے سیّدہ بتول علیہا السلام کی عظمت وشان کے ترانے ضرور آلاپتا ہے۔

بجز، ظاہر بین خارجیوں کے، کہ ان کے گلشنِ ایمان کو آتشِ بغضِ اہلِ بیت علیہم السلام

Marfat.com

نے جلا کر خاکستر بنا دیا ہے —— یہ بات بھی ذہن نشیں رہے کہ خاتونِ جنت اولادِ رسول کی اصل ہیں —— اور یہ بھی یقینی ہے کہ اس پاکیزہ اصل سے بداصل کسی صورت میں وفا نہیں کر سکتا —— رسولِ معظم کے گھر والوں سے عقیدت و مودّت وہی رکھتا ہے، جس کے ایمان کی دنیا آباد ہو —— سیّدہ پاک کی شان کیا ہے؟ —— آیئے! حدیث رسول سے پوچھتے ہیں ——

حدیث نمبر ا

جسم کا حصہ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ

''فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔'' (بخاری شریف جلد اوّل ص ۵۳۲)

گستاخِ بتول کافر ہے

''مواہب اللدنیہ'' میں ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدہ بتول کو —— بِضْعَةٌ مِّنِّیْ —— فرمایا ہے —— وَالْبِضْعَةُ قِطْعَةُ اللَّحْمِ —— اور قِطْعَةٌ سے مراد گوشت کا ٹکڑا ہے۔

وَاسْتَدَلَّ بِهِ السَّهِيْلِیْ عَلٰی اَنَّ مَنْ سَبَّهَا فَاِنَّهٗ يَكْفُرُ

''امام سہیلی نے اس سے استدلال کیا ہے کہ چونکہ سیّدہ زہراء سیّد عالم کے

Marfat.com

جسم کا حصہ ہیں اسی لئے آپ کی شان میں گستاخی کرنے والا کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔''

(مواہب اللدنیۃ ج ۲ص ۵۳۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۶ء)

امام سہیلی (امام عبدالرحمٰن بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۸۱ھ نے جو اس حدیث مبارکہ سے استدلال کیا ہے۔ اس پر بار بار غور کرنے کی اشد ضرورت ہے —— خاص کر ان لوگوں کے لئے یہ امر لازمی ہے جو خاتونِ جنت اور ان کے شوہر کے ساتھ ظاہری اور باطنی بغض رکھتے ہیں۔

محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام المحدثین —— شیخ محقق —— شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ —— اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ —— میں یوں رقم طراز ہیں:

میگوید کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— قال فاطمۃ بضعۃ منی —— فاطمہ گوشت پارۂ من است، وسبکی رحمۃ اللہ علیہ استدلال کردہ است بایں کہ ہر کہ دُشنام کرد فاطمہ را کافر شود۔ (اشعۃ اللمعات ج ۴ص ۶۸۵)

شیخ محقق کی تحریر کے مطابق، امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس سے یہی استدلال کیا ہے کہ سیّدہ بتول کی ذاتِ اقدس پر دشنام طرازی کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ اور اس کی شرح سے معلوم ہوا کہ آقا علیہ السلام اپنی عظیم اور پیاری بیٹی سے بے پناہ محبت فرماتے تھے —— کہ ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف، اور ان کے رنج کو اپنا رنج بتا رہے ہیں اور اپنے جسم کا حصہ قرار دے رہے ہیں —— یہی وجہ ہے کہ

Marfat.com

علمائے کرام، محدثین عظام نے سیّدہ کی بارگاہ میں گستاخی کرنے والوں کو کافر کہا ہے—— بتولِ پاک اور آپ کی اولاد پر سب وشتم کرنے والوں کو اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کرنی چاہیے——

حدیث نمبر۲

حضور نے فرمایا—— میں اجازت نہ دوں گا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سنا—— کہ آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا—— ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے اپنی بیٹی (یعنی ابوجہل کی بیٹی) کا نکاح علی ابنِ ابی طالب سے کرنے کی اجازت طلب کی۔

فَلَا اٰذَنُ لَھُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَھُمْ ثُمَّ لَا اٰذَنُ لَھُمْ

''تو میں اجازت نہ دوں گا، میں اجازت نہ دوں گا میں اجازت نہ دوں گا۔''

البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں۔

فَاِنَّمَا ابْنَتِیْ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا رَابَھَا وَ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا

''اس لئے کہ میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے جو اسے شک میں ڈالتا ہے، وہ میرے لئے بھی باعث تکلیف واذیت ہے۔''

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۹۰ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

Marfat.com

حدیث نمبر۳

حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی ـــ اور دُشمنِ خدا کی بیٹی

یہ روایت بھی حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَاِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰکِنْ وَّاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ مَکَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا

''کہ میں کسی حلال کو حرام اور کسی حرام کو حلال نہیں کرتا لیکن خدا کی قسم، خدا کے رسول کی بیٹی اور دُشمن خدا کی بیٹی ایک مکان میں جمع نہ ہوں گی۔''

(صحیح مسلم ج۲ص ۲۹۰ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

مندرجہ بالا حدیث مقدسہ کا پسِ منظر کچھ اس طرح ہے، کہ فتح مکہ کے بعد بنو ہشام بن مغیرہ نے ابو جہل کی بیٹی جویریہ کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ان کی اجازت ورضامندی کے مطابق کرنا چاہا ـــ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر کی اجازت نہ دی ـــ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کا سخت صدمہ ہوا ـــ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح ترین الفاظ میں ارشاد فرمایا ـــ کہ رسولِ خدا اور دُشمن خدا کی بیٹیاں ایک جگہ اکٹھی کس طرح رہ سکتی ہیں۔

○ ـــ کون نہیں جانتا کہ ابو جہل اسلام کا بدترین دُشمن تھا ـــ اُس نے قدم قدم پر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی تھی ـــ اور اہلِ اسلام پر طرح طرح کے مظالم توڑے تھے ـــ اور اس کی بیٹی جویریہ جس کا نکاح جناب علی کرم اللہ وجہہ سے کرنے کی اجازت مانگی جارہی تھی ـــ اس نے فتح مکہ کے روز بھی سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

Marfat.com

اذان سن کر کہا تھا کہ اللہ نے میرے باپ پر کرم کیا ہے کہ اسے گدھے کی ہینگ سننے تک زندہ نہیں رکھا۔

○ —— خیال رہے کہ اسلام نے چند شرائط کے ساتھ ایک وقت میں چار بیویاں جمع کرنے کی اجازت فرمائی ہے —— جناب مولا علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ کے اظہارِ رضامندی کا باعث بھی یہی شرعی اجازت تھی —— اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس شرعی حق کی نفی نہیں فرمائی جیسا کہ آپ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے —— کہ "میں فلاں کو حرام نہیں کرتا۔" اور نہ ہی یہ اُمور آپ کی ناراضگی کا باعث تھے۔

○ —— اصل وجہ یہ تھی کہ خدا کے رسول کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک ساتھ علی علیہ السلام کے گھر میں نہیں رہ سکتی تھی —— اور دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے —— چونکہ نظرِ نبوت چھپی ہوئی چیزوں اور باطنی اُمور کا مشاہدہ فرماسکتی ہے —— اور یہ بھی ہوسکتا کہ ابھی تک اسلام جویریہ بنت ابوجہل کے دل کی گہرائیوں میں اُتر کر وہ اثر پیدا نہ کرسکا ہو —— جو سیّدہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ کے ساتھ رہنے کے لئے ضروری تھا۔

○ —— اور تیسری وجہ یہ ہوسکتی ہے —— جس کی طرف خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے۔

"اِنِّیْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِهَا"

"مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں دین کے معاملہ میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کسی پریشانی اور فتنہ میں نہ پڑ جائے۔"

یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ جویریہ کے گھر میں آنے سے حضرت فاطمہ طاہرہ، فطری غیرت اور دیگر دینی اُمور کی بنا پر کسی آزمائش وابتلا میں نہ پڑ جائیں۔

Marfat.com

○ —— چوتھی وجہ یہ ہوسکتی ہے —— جس کی طرف بعض علماء نے اشارہ فرمایا ہے، کہ یہ امر بھی خصوصیاتِ رسول میں شامل ہے کہ آپ کی صاحبزادیوں کی موجودگی میں ان پر کوئی عورت نکاح میں نہ لائی جائے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے:

لَایَبْعُدُ اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْعَ التَّزْوِیْجِ عَلٰی بَنَاتِہٖ

''یہ امر بعید نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں پر دوسری شادی کرنے کی ممانعت آپ علیہ السلام کے خصائص میں سے ہو۔''

(الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۵۵)

یہاں جو چیز روزِ روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آئی ہے، وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچانا ہر حال میں حرام ہے، خواہ اذیت کا سبب کوئی امر مباح و سنت ہی کیوں نہ ہو —— حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے لئے دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تھا، لیکن اس کی وجہ سے سیّدہ بتول سلام اللہ علیہا کو رنج پہنچنا تو ظاہر ہے، پھر اس کے باعث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی رنج ہوتا، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کی موجودگی میں دوسرا نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

○ —— اسی سلسلے کی ایک اور روایت دیکھئے! جسے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب —— ''الخصائص الکبریٰ'' —— میں، امام احمد، امام حاکم، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہم کے حوالوں سے بیان کیا ہے —— لکھتے ہیں کہ حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

سے روایت ہے —— کہ حضرتِ سیّدنا امام حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہما السلام نے کسی کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ حضرت مسور کو ان کی بیٹی کے لئے ان کا پیغام دیں —— جناب مسور نے کہا خدا کی قسم! میرے نزدیک کوئی نسب، کوئی سبب اور کوئی داماد آپ سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

لیکن چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے —— کہ فاطمۃ الزہراء میرے جسم کا ٹکڑا ہے —— جس بات سے وہ خوش ہوتی ہیں، وہ بات میرے لئے بھی شادمانی کا باعث ہے۔

وَعِنْدَكَ اِبْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُكَ بِقَبْضِهَا

"کیونکہ آپ کے حبالۂ عقد میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی بیٹی ہے اگر میں اپنی بیٹی کو "ان پر بطور سوکن" آپ کے نکاح میں دیتا ہوں تو یہ بات ان کی اذیت کا باعث بنے گی۔" (الخصائص الکبریٰ ج۲ ص۲۵۶)

○ —— حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت حسن مثنیٰ علیہ السلام کے نکاح میں، سیّدنا امام حسین علیہ السلام شہید کربلا کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا تھیں —— آپ علیہ السلام نے حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کے لئے ان کے پاس پیغام بھیجا تھا —— جناب مسور رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ کو سنا کہ یہ عذر پیش کیا گیا کہ، یہ بات سیّدہ بتول اور آپ کی پوتی کے لئے باعث اذیت ہوگی —— اور میں یہ نہیں چاہتا کہ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی فرد کو میری وجہ سے اذیت اور تکلیف پہنچے ——

○ —— سیّدہ بتول کی اولاد کو بے دردی سے ذبح کرنے والوں کے وکلاء سے ہم

Marfat.com

پوچھتے ہیں کہ تم نے احادیثِ مصطفوی سے رہنمائی حاصل کرنا کیوں ترک کر دیا ہے؟ــــ تم سب کو کس چیز نے اندھا کر دیا ہے کہ تمہیں شانِ اہلِ بیت میں وارد احادیث نظر ہی نہیں آتیں ــــ کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہارے سینوں میں پرانی عصبیتوں اور عداوتوں کی تپش عود کر آئی ہے۔

حدیث نمبر ۴

سرگوشی

حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلایا ــــ اور کان میں سرگوشی فرمائی ــــ تو وہ رونے لگیں ــــ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی ــــ تو وہ ہنس پڑیں۔

جنابِ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سلام علیہا فرماتی ہیں، کہ میں نے اس بارے میں سیّدہ بتول سلام اللہ علیہا سے دریافت کیا ــــ تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے کان میں فرمایا کہ میرا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا ــــ تو میں رونے لگی ــــ

ثُمَّ سَآرَّنِی فَاَخْبَرَنِی اَنِّی اَوَّلُ، اَهْلِ بَیْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِکْتُ

''پھر سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے ــــ اہلِ بیت میں سب سے پہلے آپ میرے پیچھے آئیں گی۔'' (صحیح بخاری ج اول ص ۵۳۲)

ــــ مندرجہ بالا حدیث مقدسہ کی روشنی میں مسئلۂ علم غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نکھر کر سامنے آ گیا ــــ منکرینِ علمِ نبوت کا عقیدہ تو یہ ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ و

Marfat.com

السلام کوتو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں —— اور وہ —— مَاذَا تَکْسِبُ غَدًا —— کا نا جائز انطباق کرتے ہوئے، یوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ کو تو یہ تک پتہ نہیں کہ کل کیا ہوگا —— آپ کو تو اپنی وفات کے زمان و مکان تک کا علم نہیں لیکن حدیثِ مبارکہ کے یہ الفاظ ——

(فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَتْبَعُہٗ)

—— ان کی غلط فہمی —— کج فکری، اور بے علمی کو آشکارا کر رہے ہیں، ذرا غور فرمائیں کہ کتنی صاف اور واضح بات ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس قدر حتمی انداز میں فرمایا ہے کہ میرے اہلِ خانہ میں سے سب سے پہلے آپ میرے پیچھے آئیں گی۔

خیال رہے کہ انسان کی زندگی اللہ تعالیٰ نے سانسوں کے حساب سے متعین فرمائی ہے —— اور یہ بات اس کے علم وقدرت میں ہے کہ فلاں شخص دنیا میں اتنے سانس لے گا —— اور وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے جس کو چاہے اور جتنا چاہے اپنے خزانۂ علم سے حصہ علم عطا فرمائے —— ذرا اندازہ لگائیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیک وقت تمام خاندانِ نبوت کے انفاسِ حیات کو بھی گن لیا —— اور پھر ان کا آپس میں موازنہ کرتے ہوئے فوراً اعلان بھی فرمادیا، کہ سیّدہ فاطمہ کے سانس دوسروں کی نسبت کم ہیں۔

قارئین کرام! —— سائنس کی ہوش رُبا ترقی کے باوجود آج تک اس قسم کا کوئی آلہ ایجاد نہیں ہوا —— جو انسانوں کی سانسوں کا شمار کر کے بقیہ زندگی کا اندازہ لگا سکے —— یہ علم صرف تلمیذِ رحمان، سیّدِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی عطا فرمایا گیا۔

منکرینِ علمِ رسول —— اپنے ملحدانہ نظریات پر نظر ثانی کریں، کہ وہ کس ہستی معظم کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں، کہ انہیں دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں —— علمِ رسول کو

Marfat.com

—— زید —— بکر —— بچوں —— پاگلوں —— چوپایوں —— بلکہ جمیع حیوانات سے تشبیہ دینا، کافرانہ گستاخی ہے، —— اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دولتِ علم و یقین سے مالا مال فرمائے۔آمین ——

حدیث نمبر ۵

تعظیمِ بتول علیہا السلام

حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سے بڑھ کر کسی کو عاداتِ حسنِ سیرت، وقار اور اٹھنے، بیٹھنے میں حضور علیہ السلام سے مشابہ نہیں دیکھا —— آپ فرماتی ہیں، جب حضرت خاتونِ جنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں۔

قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِىْ مَجْلِسِه

تو آقا علیہ الصلوٰۃ و السلام کھڑے ہو جاتے اور آپ علیہ السلام کے (سر اقدس) کو چومتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

حضرت اُمّ المومنین سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں —— اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے۔

قَامَتْ مِنْ مَّجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ

''تو آپ علیہا السلام کھڑی ہو جاتیں، اپنے بابا کو چومتی اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔'' (جامع ترمذی جلد۲ ص۲۲)

اوپر درج حدیثِ پاک کے الفاظ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— سیّدہ عالم سلام اللہ علیہا کی آمد پر احتراماً کھڑے ہوجاتے، اور آپ کی پیشانی

Marfat.com

اقدس کو بوسہ دیتے تھے۔

مخالفینِ اہلِ بیت! ــــ بنتِ رسول علیہا السلام کے احترام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ــــ دیانت واخلاق وشائستگی کی تمام حدود کو پھلانگ کر بازاری قسم کے الفاظ آپ علیہ السلام کی شانِ اقدس میں استعمال کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں ــــ ہر قسم کی سعادتوں سے محروم! ــــ معاندینِ آلِ رسول علیہم السلام اس حدیثِ مبارکہ پر غور کریں کہ جس تقدس مآب ہستی کو صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزت وتکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ــــ تو کیا اُمت کے لئے یہ امر واجب کی حیثیت نہیں رکھتا؟ ــــ اور اگر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیّدہ طاہرہ کا ادب کرتے ہیں، تو کیا ہمیں اس سعادت سے محروم رہنا چاہیے۔

اگر اس امر کو محض عزت افزائی کے معنوں میں لیا جائے تو بھی یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ جس کی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عزت افزائی فرماتے ہیں ــــ ہم پر بھی ان کی تعظیم لازمی ہے ــــ اور اگر اس بات کو صرف شفقت فرمانے سے تعبیر کیا جائے تو بھی یہ دیکھنا چاہیے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر شفقت بار بار کس کی جانب اُٹھ رہی ہے۔

حدیث نمبر ۶

بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انداز میں چلنا

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں۔

اَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَاَنَّ مَشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ

Marfat.com

کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام چلتی ہوئی تشریف لائیں تو ان کی چال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال شریف جیسی تھی۔ (صحیح بخاری جلد اول ص ۵۱۲)

خیال رہے کہ سیّدہ بتول سلام اللہ علیہا کی چال اپنے والد ماجد سرکار نبی کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح تھی —— آپ جب چلتیں تو وہی انداز اختیار فرماتیں —— جو آپ کے والد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال میں پایا جاتا تھا —— اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چلتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ فراز سے نشیب کی طرف اُتر رہے ہیں —— اور آگے کی طرف جھک کر چلا کرتے تھے —— اسی طرح سیّدہ پاک بھی چلتی تھیں —— اہلِ بصیرت سے یہ امر مخفی نہیں کہ بلندیوں سے نشیب کی طرف اُتر کر چیختی چلاتی ہوئی انسانیت کی دستگیری فرمانا زہرا علیہا السلام کے بابا جان کی ہی شان ہے۔

خالق پاک کے محبوبِ یگانہ بن کر
آئے سرکار ہیں، سرکارِ زمانہ بن کر!

حدیث نمبر ۷

ادائے احمد مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ادائے زہراء بتول

اُمّ المومنین جناب حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہُ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ قِیَامِھَا وَقُعُوْدِھَا مِنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

''کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا کہ کوئی عادات حسن سیرت، وقار اور اُٹھنے بیٹھنے میں

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مشابہ ہو۔"

(جامع الترمذی ج ۲ص ۲۲۶ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

مطلب یہ ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ اداؤں کو ادا کرتے ہوئے، سیّدہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر ۸

سب سے زیادہ پیارے

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں۔

کَانَ اَحَبُّ النِّسَآءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ

"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عورتوں میں سے سب سے زیادہ محبت سیّدہ زہراء سلام اللہ علیہا سے تھی، اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔" (جامع الترمذی جلد۲ص ۲۲۵ تا ۲۲۶)

حدیث نمبر ۹

حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بارگاہِ مصطفوی میں عرض کی —— یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! —— میرے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا میں سے آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے۔

"قَالَ فَاطِمَۃُ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْكَ وَاَنْتَ اَعَزُّ عَلَیَّ مِنْھَا"

Marfat.com

''آپ نے فرمایا، مجھے تم سے زیادہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے محبت ہے اور تمہاری عزت میرے نزدیک ان سے زیادہ ہے۔''

(اتحاف السائل بما لفاطمۃ من المناقب والفضائل ص ۱۹ ''امام مناوی'')

حدیث نمبر ۱۰

سیّدۃ نساء العٰلمین

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت فاطمہ کی علالت کے دوران، ان کے ہاں بغرضِ عیادت تشریف لے گئے، اور فرمایا —— اے میری بیٹی! تمہارا کیا حال ہے —— بی بی پاک نے عرض کیا ''بابا جان!'' مجھے درد ہے اور میری تکلیف میں یہ چیز اضافہ کر رہی ہے —— کہ میرے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں جسے تناول کرسکوں —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

یَابُنَیَّۃُ اَمَا تَرْضِیْنَ اَنَّكِ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ

''اے میری بیٹی! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو، کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو۔''

سیّدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا نے عرض کیا —— مریم بنت عمران کیا ہوئیں؟ —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تِلْكَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَاَنْتَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ عَالَمِكَ

''وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہیں، اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہو۔''

Marfat.com

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا——

لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَيِّدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کی ہے، جو دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔(ذخائر العقبیٰ ص ۴۴)

حدیث نمبر ۱۱

چار خواتین

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَرْبَعُ نِسْوَةٍ سَيِّدَاتُ سَادَاتِ عَالِمِهِنَّ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ وَ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ وَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّاَفْضَلُهُنَّ عَالَمًا فَاطِمَةُ

"چار عورتیں اپنے زمانے کی سردار ہیں (اور وہ یہ ہیں) مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم، —— خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان میں سے زمانے کے لحاظ سے سب سے افضل فاطمہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا ہیں۔" (ذخائر العقبیٰ ص ۴۴)

——سیّدہ خدیجہ—— سیّدہ عائشہ—— سیّدہ بتول سلام اللہ تعالیٰ عنہن میں سے کون افضل ہے؟—— اس بات میں علماء و محققین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے—— اور پھر اُمّ المومنین حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ ان میں سے کون افضل ہے—— اور بعض علماء نے

Marfat.com

اس طرح بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہما زیادہ فضیلت والی ہیں —— اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادیوں میں حضرت فاطمہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا افضل ہیں۔

اور بعض علماء نے کہا ہے کہ بیوی ہونے کی نسبت سے حضرت عائشہ افضل ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی ہیں —— اور بیٹی ہونے کی نسبت سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا افضل ہیں کہ وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں —— یعنی عائشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں —— اور سیّدہ ولی کی زوجہ ہیں —— فاطمہ سلام اللہ علیہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں —— اور عائشہ سلام اللہ علیہا ولی کی بیٹی ہیں۔

اور بعض علماء نے یہ ترتیب بیان کی ہے —— کہ تمام جہانوں کی عورتوں سے حضرت مریم علیہا السلام افضل —— مریم علیہا السلام سے عائشہ افضل اور عائشہ سلام اللہ علیہا سے خدیجہ سلام اللہ علیہا افضل —— اور خدیجہ سلام اللہ علیہا سے فاطمہ سلام اللہ علیہا بتول افضل ہیں اور یہی امرِ حق ہے۔

○ —— مولانا احمد علی سہارنپوری —— بِضۡعَةٌ مِنِّیۡ ——

والی حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں:

اِنَّهَا اَفۡضَلُ النِّسَاءِ مُطۡلَقًا حَتّٰی مِنۡ خَدِیۡجَةَ وَعَآئِشَةَ وَ مَرۡیَمُ وَ آسِیَةَ

''یقیناً سیّدہ خاتونِ جنت تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی والدہ جناب خدیجۃ الکبریٰ، جناب عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا اور مریم علیہا السلام و آسیہ علیہا السلام سے بھی افضل ہیں۔''

(حاشیہ بخاری شریف ج اول ص ۵۳۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۲

خیر النساء

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ــــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

خَیْرُ رِجَالِکُمْ عَلِیٌّ وَّ خَیْرُ شَبَابِکُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَخَیْرُ نِسَائِکُمْ فَاطِمَۃُ

”تم مردوں میں سے علی علیہ السلام افضل ہیں، جوانوں میں سے امام حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام افضل ہیں اور عورتوں میں سے سب سے فاطمۃ الزہراء افضل ہیں۔“ (مسند فاطمۃ الزہراء (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۱۲۷)

اس حدیث مقدسہ پر کسی لمبے چوڑے تبصرے کی ضرورت نہیں۔ صرف چند اشعار قارئین کی نظر کرتا ہوں۔

اُمت میں علی جیسا جری کوئی نہیں ہے
دکھلا دو مجھے گر کوئی دنیا میں کہیں ہے
ہر باغِ زمانہ میں، گلستانِ جناں میں
زہراء سی کلی کوئی نہیں مجھ کو یقیں ہے
دُشمن کو بھی مایوس نہ ہونے دیا جس نے
وہ ایک ہی دنیا میں حسن دُرِّ ثمیں ہے
وہ دھرتی جہاں مرقد شبیر ہے لوگو!
وہ ساری زمیں، ساری بہشتوں کی جبیں ہے

Marfat.com

سب کچھ ہے خضر اہلِ تکلم کی زباں پر
افسوس فقط یہ ہے کہ انصاف نہیں ہے

حدیث نمبر ۱۳

سیّدہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— آسمانی فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، اس نے خدا تعالیٰ سے میری زیارت کے لئے اجازت طلب کی اور آ کر مجھے خوشخبری دی۔

اَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اُمَّتِیْ

کہ فاطمہ میری اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ (اتحاف السائل ص ۲۰)

حدیث نمبر ۱۴

فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا، اور اس نے مجھے سلام کرنے کی اجازت چاہی —— اور خوشخبری دی۔

اَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

"کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن علیہ السلام اور

Marfat.com

حسین علیہ السلام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔" (مسند فاطمۃ الزہراء، ص ۱۲۸)

حدیث نمبر ۱۵

انتہائی محبت

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَحَبُّ اَهْلِیْ اِلَیَّ فَاطِمَةُ

"میرے گھر والوں میں سے فاطمہ سلام اللہ علیہا مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے۔" (مسند فاطمۃ الزہراء ص ۲۸)

حدیث نمبر ۱۶

فضیلت کے بارے اُمّ المومنین کا فیصلہ کن ارشاد

امام طبرانی نے شیخین (بخاری ومسلم) کی شرط پر صحیح اسناد کے ساتھ روایت بیان کی ہے ـــــ کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

مَا رَأَیْتُ اَحَدًا قَطُّ اَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ غَیْرِ اَبِیْهَا

"میں نے نہیں دیکھا کسی کو فاطمہ سے زیادہ افضل سوائے ان کے والد گرامی کے۔"

(الشرف المؤبد (علامہ یوسف نبھانی ص ۵۳ مطبوعہ مصر اتحاف السائل (امام عبدالرؤف مناوی) ص ۲۱ مطبوعہ مکتبۃ العراق قاہرہ)

بہت سے محققین جن میں ـــــ علامہ تقی الدین سُبکی ـــــ امام جلال الدین سیوطی ـــــ علامہ بدر الدین زرکشی ـــــ علامہ تقی الدین مقریزی شامل ہیں، تصریح فرماتے۔

فَاَفْضَلِیَّتُهَا عَلٰی سَائِرِ النِّسَآءِ حَتّٰی السَّیِّدَةِ مَرْیَمَ

Marfat.com

"کہ فاطمہ جہان کی عورتوں یہاں تک کہ سیّدہ مریم سے بھی افضل ہیں۔"

جب اس امر کے متعلق، امام سبکی سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا، ہمارا مختار مذہب! جس کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔

یہ ہے کہ

اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلُ

"بے شک جنابِ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) افضل ہیں۔"

(الشرف المؤبد (علامہ یوسف نبہانی ص ۵۴ مطبوعہ مصر اتحاف السائل (امام عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۲۱ مطبوعہ مکتبہ العراق قاہرہ)

اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا کے ارشاد اور محققین کی تصریح سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بنتِ رسول زہراء بتول، تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں ——— حتیٰ کہ حضرت مریم علیہا السلام سے بھی افضل ہیں ——— محدثین و محققین کا یہ استدلال کہ سیّدہ بتول علیہا السلام، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا ہیں، ——— لہٰذا اس چیز کے پیش نظر کسی عورت کو سیّدہ پر فضیلت نہیں دی جا سکتی ——— اور یہ ایسا نا قابلِ تردید ثبوت ہے، جس کی حقیقت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ——— فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ
جملہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

زہراء ومریم علیہما السلام

کشتہ عشق رسول، جناب ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اہلسنّت کی ترجمانی کرتے ہوئے ——یوں رقم طراز ہیں——:

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت، حضرت زہراء عزیز

حضرت سیّدہ مریم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہونے کے باعث عزیز ہیں اور سیّدہ زہراء بتول تین عظیم ترین نسبتوں کی وجہ عزیز تر ہیں۔

نورِ چشم رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ
آں امام الاولین و الآخرین

(پہلی نسبت یہ کہ) آپ حضور رحمۃ للعٰلمین اور امام الاوّلین والآخرین کی آنکھوں کا نور ہیں۔

خیال رہے کہ سیّدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا اس آنکھ کا نور ہیں جس آنکھ کی تعریف میں قرآن ان الفاظ میں رطب اللسان ہے۔

مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی (پارہ نمبر ۲۷ سورۂ نجم آیت نمبر ۱۷)

نہ درماندہ ہوئی چشم مصطفیٰ اور نہ حد (ادب) سے آگے بڑھی۔

آں کہ جاں در پیکر گیتی دمید
روزگارِ تازہ آئیں آفرید

(وہ رحمتِ عالم) جس نے جہان کے جسم میں جان پھونک دی —— اور تازہ آئین وقانون کا زمانہ پیدا فرمایا۔

Marfat.com

بانوئے آں تاجدارِ ہل اتی

مرتضٰی مشکل کشا، شیرِ خدا

آپ علیہ السلام (بی بی پاک) تاجدارِ ہل اتی "یعنی حضرت مولا المرتضٰی"
شیرِ خدا کی زوجہ محترمہ ہیں۔

ہل اتی —— سے سورہ دہر شروع ہوتی ہے —— جو مولا مرتضٰی، سیّدہ زہراء —— اور دیگر اہلِ بیت کی تین دن تک مسلسل —— مسکین —— یتیم —— اور اسیر —— کو کھانا کھلانے کی تعریف میں نازل ہوئی۔

بادشاہ و کلبہ ایوانِ اُو

یک حسام و یک زرہ سامانِ اُو

وہ پاک علی! تھے تو بادشاہ —— مگر ان کا محل ایک جھونپڑی نما ایک چھوٹا سا گھر تھا —— ایک تلوار اور ایک زرہ اُن کا سامان تھا۔

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق

مادرِ آں کافلہ سالارِ عشق

آپ علیہ السلام مرکز پرکار عشق، یعنی امام حسن علیہ السلام اور کافلہ سالارِ عشق یعنی امام حسین علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔

آں یکے شمعِ شبستانِ حرم

حافظ جمعیت —— خیر الامم

(کون امام حسن؟) جو شبستان حرم کی شمع —— اور اُمت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جمعیت کے محافظ تھے۔

Marfat.com

تانشیند آتش پیکار وکیں

پشت پازد برسر تاج و نگیں

وہ امام حسن علیہ السلام جنہوں نے جنگ وجدل اور دُشمنی کی آگ بجھانے کے لئے تاج وتخت کے سر پر پاؤں سے ٹھوکر ماردی۔

واں دگر مولائے ابرارِ جہاں

قوت بازوئے احرار جہاں

اور دوسرے (حضرت امام حسین علیہ السلام) جو جہاں کے نیکوں کے سردار ——اور آزادلوگوں کے بازو کی قوت ہیں۔

دَرنوائے زندگی سوز از حسین

اہلِ حق حریت آموز از حسین

زندگی کی آواز میں سوز ودرد، حسین علیہ السلام سے ہے—— اور حسین علیہ السلام ہی سے اہلِ حق، حریت (غلامی اور جور وستم کی زنجیریں توڑنا)، سیکھتے ہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ تینوں نسبتیں بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

مزرعِ تسلیم را حاصل بتول

مادراں را اُسوۂ کامل بتول

''تسلیم ورضا کی کھیتی کی پیداوار—— اور ماؤں کے لئے کامل نمونہ سیّدہ بتول ہیں۔''

خیال رہے کہ—— اُسوہ کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے:

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

''بے شک تمہاری رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی زندگی) بہترین نمونہ ہے۔'' (پارہ ۲۱ سورۂ احزاب آیت ۲۱)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان والوں کے لئے اسوہ ہیں ـــــ اسی طرح سیّدہ عالم سلام اللہ علیہا اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہری اور باطنی مشابہت کی بنا پر تمام جہاں کی عورتوں کے لئے کامل ترین نمونہ ہیں۔

○

او پر بات علامہ کے اشعار کی چل رہی تھی ـــــ لگے ہاتھوں سیّدہ کائنات علیہا السلام سے علامہ کے جذبۂ عقیدت کو بھی دیکھتے چلیں۔

لکھتے ہیں۔

رشتۂ آئین حق زنجیر پاست
پاسِ فرمانِ جناب مصطفیٰ است
وَرنہ گردِ تر بتش گردید مے
سجدہ ہا برخاک اُو پاشید مے

(۱) ـــــ خدا تعالیٰ کے قانون کے رشتے نے پاؤں میں زنجیر باندھ رکھی ہے۔

(۲) ـــــ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک فرمان کا لحاظ ہے۔

(۳) ـــــ ورنہ میں تو ان کی قبر انور پر پھرتا۔

(۴) ـــــ اور سیّدہ پاک کی خاک پر جبہ فرسائی کرتا۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۷

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرحبا فرمایا

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں ـــــ کہ حضرت سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ـــــ آپ علیہ الصلوٰۃ نے مرحبا فرمایا اور اپنے پاس بٹھایا ـــــ اور سیّدہ علیہا السلام کے کان میں سرگوشی فرمائی ـــــ تو آپ رونے لگیں ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ سرگوشی فرمائی ـــــ تو وہ ہنسنے لگیں ـــــ حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بات کا سبب دریافت کیا تو فرمانے لگیں۔

مَا کُنْتُ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ

''کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز فاش کرنے والی نہیں ہوں۔''

حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں ـــــ کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے فاطمہ سلام اللہ علیہا بتول سے پھر پوچھا ـــــ تو انہوں نے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی بار سرگوشی میں یہ فرمایا تھا کہ ہر سال جبریل علیہ السلام مجھ سے قرآنِ مجید کا دور ایک مرتبہ کرتے تھے ـــــ اس مرتبہ انہوں نے دوبار دور کیا ہے ـــــ اور میں سمجھتا ہوں کہ میرا وقت وصال قریب آ گیا ہے۔

وَاِنَّکَ اَوَّلُ اَھْلِ بَیْتِیْ لِحَاقًا بِیْ

''اور تم میرے تمام اہلِ بیت سے پہلے مجھ سے ملو گی۔''

(یعنی میرے گھر والوں میں سے، سب سے پہلے تمہارا انتقال ہو گا)

Marfat.com

فرماتی ہیں میں یہ سن کر رو پڑی —— اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (چپکے سے) یہ فرمایا——

اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِىْ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ —— اَوْ —— نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَضَحِكْتُ لِذَالِكَ

''کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنت کی عورتوں کی سردار بنو گی —— یا یوں فرمایا —— کہ تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو گی؟ —— پس یہ سن کر ہنس دی۔''

(تیسر الباری شرح بخاری (علامہ وحید الزماں) جلد۴ص۶۱۶ مطبوعہ تاج کمپنی)

○ —— فرقہ ''اہلِ حدیث'' کے بہت بڑے پیشواء مولانا وحید الزماں صاحب، مذکورہ بالا حدیث شریف کے تحت یوں رقم طراز ہیں: —— کہ حضرت ابوبکر بن داؤد سے پوچھا گیا کہ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا افضل ہیں، یا خدیجہ سلام اللہ علیہا؟ —— انہوں نے کہا —— فاطمہ سلام اللہ علیہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جز (جسم کا حصہ) ہیں، جیسے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کے برابر کسی کو نہیں کر سکتا۔

○ —— ایک بزرگ نے فرمایا —— میں دنیا سے اس اعتقاد سے جانا پسند کرتا ہوں —— کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سب عورتوں سے افضل ہیں۔

○ —— ایک بزرگ کہتے ہیں کہ آخر بہشت میں حضرت علی علیہ السلام کا گھر، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے کچھ اُتر کر ہوگا —— تو حضرتِ علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ رہیں گے —— اور حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور اس طرح انہوں نے حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا کے افضل ہونے پر دلیل کی —— ہم کہتے ہیں —— آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Marfat.com

طفیل وہ اس عالی شان محل میں ہوں گے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے خاص محل میں۔

دوسری ایک حدیث میں یوں وارد ہے کہ حضرت علی سلام اللہ علیہ سو رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا —— میں اور تو اور یہ سونے والا تینوں بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے۔"

(تیسر الباری شرح بخاری ج ۴ ص ۶۱۷ مطبوعہ تاج کمپنی)

مندرجہ بالا حدیث کے ضمن میں فرقہ اہلِ حدیث کے بہت بڑے رہنما و پیشوا اور مولانا وحید الزماں نے جو کچھ تحریر کیا ہے —— موجودہ دور کے وہابی اگر اس پر غور کرنے کی زحمت گوارا کریں تو ان کی اپنی پیدا کردہ بے شمار مشکلات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

فرقہ اہلِ حدیث میں نواصب و خوارج کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس فرقہ کے لوگ اپنے بزرگوں کی کتب کلامیہ کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کریں —— اور ان تمام اُمور کا بغور جائزہ لیں اور اپنے اندر سوچنے اور سمجھنے کی قوت پیدا کریں —— امید ہے ایسا کرنے سے ایمان کا نور دلوں میں روشنی پیدا کرے گا۔

مسلک اہلِ حدیث

فرقہ اہلِ حدیث کی بات چلی ہے تو چلتے چلتے عرض کرتا چلوں کہ مولانا وحید الزماں مسلک اہلِ حدیث کے بہت بڑے قد آور لیڈر اور مذہبی پیشوا گزرے ہیں۔

شیعانِ علی

وہ اپنے فرقہ اہلِ حدیث کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمْ شِيْعَةُ عَلِيٍّ يُحِبُّوْنَ اَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلّٰى

Marfat.com

اللہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ یَتَولَّوْنَھُمْ وَ یَحْفَظُوْنَ فِیْھِمْ وَصِیَّۃَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُذَکِّرُکُمُ اللہُ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ وَاِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللہِ وَعِتْرَتِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ

''اہلِ حدیث شیعانِ علی ہیں ـــــ اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوستی ومحبت کرتے ہیں اور اس سلسلے میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کو یاد رکھتے ہیں، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہلِ بیت کے حق میں خدا کو یاد کرو ـــــ میں تم میں دو بھاری چیزیں ـــــ کتاب اللہ، اپنی عترت، اہلِ بیت کو چھوڑے جا رہا ہوں۔

آگے لکھتے ہیں۔

وَیُقَدِّمُوْنَ قَوْلَ اَھْلِ الْبَیْتِ فِیْ مَسَائِلِ الْقَاسِیَۃِ عَلٰی اَقْوَالِ الْاٰخِرِیْنَ

''اہلِ حدیث'' مسائل قیاسیہ میں اہلِ بیت کے قول کو دوسروں کے اقوال پر ترجیح دیتے ہیں۔'' (ہدیۃ المہدی جلد اول ص ۱۰۰ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

اہلِ بیت کون ہیں؟

اہلِ بیت کون ہیں؟ ـــــ گروہ اہلِ حدیث کے امام وحید الزماں لکھتے ہیں۔

وَاَھْلُ الْبَیْتِ عَلِیٌّ وَّالْحَسَنُ ـــــ وَ الْحُسَیْنُ وَ فَاطِمَۃُ وَاَوْلَادُ فَاطِمَۃَ وَاَوْلَادُ اَوْلَادِھِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

''اہلِ بیت ـــــ علی علیہ السلام ـــــ حسن علیہ السلام ـــــ حسین علیہ السلام ـــــ فاطمہ سلام اللہ علیہا ـــــ اور اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور قیامت تک

Marfat.com

ان کی اولاد کی اولاد ہے۔''

لکھتے ہیں کہ بعض نے کہا ہے کہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آلِ عباس رضی اللہ عنہ وجعفر رضی اللہ عنہ عقیل بھی اہلِ بیت علیہم السلام میں شامل ہیں۔

(ہدیۃ المہدی جلد اوّل ص ۱۰۰ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ)

حدیث نمبر ۱۸

خوشخبری

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ــــ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا، جو اس سے پہلے مجھ پر نازل نہیں ہوا تھا ــــ اس نے مجھے سلام کہنے کے لئے اللہ رب العزت سے اذن طلب کیا۔

فَبَشَّرَنِی اَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

''اس فرشتے نے مجھے بشارت دی کہ فاطمۃ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔'' (مستدرکِ حاکم جلد ۳ ص ۱۵۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

حدیث نمبر ۱۹

تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل

حضرت اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء سے ارشاد فرمایا ــــ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت علیل تھی ــــ اور اسی علالت میں آپ کا وصال شریف ہوا۔

Marfat.com

يَا فَاطِمَةُ اَلاتَرْضِيْنَ اَنْ تَكُوْنِىْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ وَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَسَيِّدَةُ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

''اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں اور اس اُمت اور مومنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو جائے۔''

(المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث حافظ الکبیر امام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف بالحاکم النیشاپوری ج ۳ ص ۱۵۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

مندرجہ بالا احادیث سے مخدومۂ کائنات، شہزادیٔ کونین، سیّدہ فاطمہ بتول سلام اللہ علیہا کے مرتبہ و مقام اور عزت و شرافت کا پتہ چلتا ہے —— اور یہ بھی کہ آپ تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں —— لیکن خارجی اور ناصبی ان تمام اُمور سے بہت دور جا چکے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے، جیسے ان کے سینے بغض و عناد کے آتش فشاں بن چکے ہیں۔

حدیث نمبر ۲۰

شرف فضیلت

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے، حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے فرمایا

نَبِيُّنَا خَيْرُ الْاَنْبِيَآءِ وَهُوَ اَبُوْكِ وَ شَهِيْدُنَا خَيْرُ الشُّهَدَآءِ وَهُوَ عَمُّ اَبِيْكِ حَمْزَةُ —— وَ مِنَّا سِبْطَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْحَسَنُ —— وَالْحُسَيْنُ وَهُمَا اِبْنَاكِ —— وَمِنَّا الْمَهْدِىُّ

''(جس کو ساری کائنات) ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتی ہے جو تمام نبیوں سے افضل و اعلیٰ، وہ تمہارا باپ ہے —— اور ہمارا شہید! تمام

Marfat.com

شہیدوں سے بہتر ہے وہ تمہارے باپ کے چچا حمزہ ہیں ——— اور ہم میں سے ایک وہ ہیں جن کے دو پر ہیں، جن کے ذریعے وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پرواز کرتے ہیں اور وہ تمہارے باپ کے چچا کے بیٹے جعفر ہیں ——— اور ہم میں اس اُمت کے سبطین (کریم و فیاض) حسن و حسین ہیں ——— اور وہ دونوں تمہارے بیٹے ہیں ——— اور مہدی علیہ السلام بھی ہم میں سے ہی ہیں۔"

ذخائر العقبیٰ ص ۴۴ علامہ امام حافظ محب الدین احمد بن عبداللہ طبری متوفی ۶۹۴ھ ——— عقد الدرر فی اخبار المنتظر ص ۲۰ یوسف بن یحییٰ بن علی بن عبدالعزیز المقدسی الشافعی السلمی سن اشاعت ۱۴۱۶ھ مطبوعہ ایران (معجم طبرانی)

اوپر والی حدیث شریف پر غور فرمائیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیاری بیٹی کے شرفِ فضیلت کو کتنے نفیس ترین اور خوب ترین پیرایہ و انداز میں، اور عظیم ترین نسبتوں کے ساتھ بیان فرما رہے ہیں ——— سیدہ بتول علیہا السلام اور اہلِ بیت عظام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کرنے والے بدمذہب خارجیوں اور بے دین ناصبیوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس طرزِ مخاطبت کا ہی کچھ پاس کرنا چاہئے۔

قارئین کرام! ——— مذکورہ حدیث پر گہری نظر ڈالیں اور اپنی تمام قلبی اور ذہنی صلاحیتوں کو یکجا کر کے غور فرمائیں گے تو آپ پر ایک ایسا راز افشاں ہوگا جو آپ کے لئے ایمانی حقیقتوں کی طرف رہنمائی، کرنے کا باعث بنے گا ——— اور یہ بات سمجھنے میں آپ کو دیر نہیں لگے گی ——— کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتونِ جنت کو اپنے خاندان، اپنی آل اور اپنی اُمت کے لئے اعتقادی اعتبار سے مرکزی حیثیت قرار دیا ہے ——— اور تو وہ ہستی ہے، جسے تقدس نے تمام اطراف سے گھیرے میں لے رکھا ہے ——— اگر کوئی اہل

Marfat.com

اور یہ بات حضرت ... خاتون جنت کی ذات سے ہے تو یہ غیر مناسب نہ ہوگا ——— کہ آپ سلام اللہ علیہا کی مرکزی حیثیت کی حامل ہیں۔

حدیث نمبر [illegible]

گفتگو میں مشابہت

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے۔

آپ فرماتی ہیں:

مَا رَأَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَشْبَهَ کَلَامًا وَحَدِیْثًا مِنْ فَاطِمَةَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْهِ رَحَّبَ بِهَا وَقَامَ اِلَیْهَا فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ

"میں نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا کسی کو کلام اور گفتگو کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نہیں دیکھا، جب حضرت فاطمہ تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں مرحبا کہتے اور کھڑے ہو جاتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا ہاتھ پکڑ لیتے اور چومتے اور پھر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔" (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۵۴)

مذکورہ حدیث پر غور فرمائیں کہ یہ کون ہستی ہے جس کا ذاتِ نبوت کھڑے ہو کر استقبال کرتی ہے ——— مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء و رسل نے ——— اور عالمِ بالا کی ساری نوری مخلوق نے ——— اور عرشِ اعلیٰ کے فرشتوں نے جس کا کھڑے ہو کر استقبال کیا ——— وہ عظمتوں کا وارث رسول ——— کس کے استقبال کے لئے ہمیشہ کھڑا ہو جاتا ہے ——— کشورِ

Marfat.com

رسالت کا تاجدار، کس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چومتا ہے۔

ایمان والو! —— یہ ہستی حسنین کریمین کی امی جان ہے —— جسے اپنی جگہ پر بٹھاتے اور اس جگہ کو مسند نبوت کہا جاتا —— ان تمام باتوں کو سامنے رکھا جائے تو یہ امر واضح ہوتا ہے کہ سیّدہ کے مرتبہ و مقام کو صرف ان کے بابا جان ہی جانتے ہیں —— صدقہ و زکوٰۃ پر گزر اوقات کرنے والے میرے گردوپیش کے نام نہاد مولوی کیا جانے کہ مخدومہ دو جہاں کی عظمت اور شان و رفعت کیا ہے۔

کھڑے ہو کر تھے استقبال کرتے مصطفیٰ ان کا
خدا ہی جانتا ہے کس قدر ہے شان زہراء کی

(خضر)

حدیث نمبر ۴۲

تلفظ کلام

حضرت اُمّ المومنین جنابِ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے فرماتی ہیں:

مَا رَأَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِّنْ فَاطِمَةَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الَّذِیْ وَلَدَهَا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

''میں نے فاطمہ سے از روئے لہجہ (تلفظ کلام، اندازِ گفتگو) کسی اور کو زیادہ سچا نہیں دیکھا، سوائے اس ہستی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کی یہ صاحبزادی ہیں۔'' (ذخائر العقبیٰ ص ۴۴)

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۳

اے کاش میں تیرے سر کا بال ہوتی

ایک بار سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حضرت اُمّ المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ سے کہا — کہ میں آپ سے افضل ہوں، کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا ہوں — حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا کہ دنیا میں تو ایسا ہی ہے، جیسا کہ آپ کہہ رہی ہیں — لیکن آخرت میں — میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ و مقام میں ہوگی — اور آپ علیہ السلام علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں گی۔

فَانْظُرِیْ اِلَی الْفَصْلِ بَیْنَ دَرَجَتَیْنِ

''آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ دونوں درجوں میں کس قدر فرق ہوگا۔''

حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا کا یہ ارشاد سنا تو سیدہ فاطمۃ الزہرا اس جواب سے خاموش ہوگئیں — جنابِ عائشہ اُمّ المؤمنین سلام اللہ علیہا نے سیّدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا کو خاموش پایا تو اُٹھ کر سیّدہ بتول کے سر پر بوسہ دیا، اور فرمایا۔

یَا لَیْتَنِیْ شِعْرَۃٌ فِیْ رَاْسِكَ

اے کاش کہ میں تمہارے سر کا ایک بال ہوتی۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۳۹ مطبوعہ مصر امام عبد الرحمٰن صفوری شافعی)

اوپر درج روایت کو علامہ صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے، ابنِ ملقن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اپنی کتاب ''نزہۃ المجالس'' میں نقل فرمایا ہے۔

Marfat.com

ابنِ ملقن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابنِ دحیہ نے اپنی کتاب ''مرج البحرین'' میں بیان کیا ہے کہ کسی جاہل نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا افضل ہیں، اور استدلال یہ کیا ہے کہ وہ جنت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہوں گی۔

وَهٰذَا لَا يُوْجِبُ التَّفْضِيْلَ

''حالانکہ اس سے فضیلت لازم نہیں آتی۔''

آیئے دیکھتے ہیں کہ شہزادی کونین سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت میں کس مقام پر ہوں گی۔

حدیث نمبر ۲۴

پانچوں ایک مکان میں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اپنی بیٹی کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا۔

اِنِّیْ وَاِیَّاكِ وَهٰذَا النَّائِمُ يَعْنِیْ عَلِيًّا وَّهُمَا يَعْنِی الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ لَفِیْ مَكَانٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''بے شک میں، تم اور یہ سونے والا یعنی علی المرتضیٰ اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین ایک ہی مکان میں ہوں گے۔'' (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۳۷)

حدیث نمبر ۲۵

ایک قُبّہ میں

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا وَعَلِیٌّ وَّ فَاطِمَۃُ وَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ قُبَّۃِ تَحْتِ الْعَرْشِ

میں، اور علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام قیامت کے دن ایک ہی گنبد میں جمع ہوگئے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ہے''۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۸۴ (حافظ علامہ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ) مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت لبنان)

حدیث نمبر ۲۶

مقامِ وسیلہ

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک ایسا مقام ہے، جسے وسیلہ کہا جاتا ہے، جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگو — سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ یَّسْکُنُ مَعَکَ فِیْھَا —

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے ساتھ اس (اعلیٰ ترین) مقام میں کون ہوگا؟ —

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ

علی و فاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام (میرے ساتھ) اس مقام میں رہیں گے۔ (کنز العمال شریف ج ۷ ص ۱۰۴ مطبوعہ حیدرآباد دکن)

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۷

وسیلہ کیا ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا — اے صحابہ رضی اللہ عنہم! تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو — صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا — اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! — وسیلہ کیا چیز ہے؟ — حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، وہ جنت میں ایک اعلیٰ مقام ہے — اس کو صرف ایک ہی شخص حاصل کرے گا۔

اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ

''اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔''

(ترمذی شریف ج ۲ص ۲۰۲ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

مذکورہ بالا تمام احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، سیّدہ زہراء بتول، مولا علی اور حسنین کریمین علیہم السلام جنت میں ایک ہی جگہ ہوں گے اور اس اعتبار سے بھی سیّدہ پاک کا مقام تمام عورتوں سے ارفع واعلیٰ ہے۔

امہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا اپنا ایک الگ مقام ہے اور سیّدہ کی اپنی ایک علیحدہ شان ہے — اور اس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں، اُمت کے لئے تمام ہستیاں قابلِ احترام ہیں بلکہ ایمان کی بربان ہیں۔

لیکن پتہ نہیں مفسدین ومنافقین کے سینوں سے ہر وقت بغض وعناد کا دھواں کیوں اٹھتا رہتا ہے؟ — یہ وہ مقام جہاں دم مارنے کی مجال نہیں — معاندین کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دیکھیں — اپنے مَبلَغِ علم کو نظر میں رکھیں — اپنی وضع قطع، چال ڈھال،

Marfat.com

شکل وصورت، رفتار وگفتار پر غور کریں ——— اور پھر ان عظیم المرتبت ہستیوں کی رفعت شان کو تصور کی نگاہوں سے دیکھیں اور پھر خود فیصلہ کریں کہ ان پاکباز شخصیات کی فضیلتوں کو اپنے ناقص علمی پیمانوں میں ناپنے کی تمہاری یہ روش مناسب ہے یا غیر مناسب۔

ہم لوگ کون ہوتے ہیں کہ جنت کے وارثوں میں جنتی درجہ تقسیم کرتے پھریں ——— ہمیں تو بس ان پاکیزہ ترین خانوادۂ رسول کی شفاعت کا امیدوار ہونا چاہیئے ——— اس قسم کے فیصلے آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار میں ہیں ——— اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ بات وسیلہ کی چلی ہے تو اس کے متعلق ایک اور حدیث بیان کرتا چلوں جسے امام ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''الجامع الصحیح'' میں نقل فرمایا ہے۔

حدیث نمبر ۲۸

جو میرے لئے وسیلہ مانگے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو ——— پھر مجھ پر درود شریف بھیجو ——— اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

ثُمَّ سَلُوْا اِلَی الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةِ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةِ

پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بے شک وہ جنت کی ایک منزل ہے، جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ

Marfat.com

میں ہی ہوں گا اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے، اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔

(الجامع الترمذی ج ۲ ص ۲۰۲ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی سنن ترمذی ص ۱۳۸۳ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان، حدیث نمبر ۳۶۱۴)

اس سے معلوم ہوا کہ وسیلہ ایک ایسا بلند و بالا مقام ہے جس میں خاتونِ جنت، علی المرتضیٰ، حسنین کریمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں گے —— اس مقام کو جنت کا سب سے افضل مقام کہا جائے تو ناروا نہ ہوگا —— اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ہم پانچوں جنت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے —— یہ بات بعض لوگوں کے تعصّبات اور اقلام و زبان کی موشگافیوں اور ناانصافیوں کا ایک انمٹ اور شائستہ ثبوت ہے۔

حدیث نمبر ۲۹

سب سے افضل

حضرت عائشہ صدیقہ اُمّ المؤمنین سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدہ جلیلہ فاطمۃ الزہراء بتول سلام اللہ علیہا کے بارے میں ارشاد فرمایا ——

هِیَ خَیْرُ بَنَاتِی اَنَّهَا اُصِیْبَتْ بِیْ

کہ (فاطمہ سلام اللہ علیہا) میری بیٹیوں میں سب سے زیادہ افضل ہے کیونکہ میری وجہ سے ان پر مصائب نازل ہوئے۔ (اتحاف السائل ص ۶۳)

خیال رہے کہ تمام عورتوں سے سرکار علیہ السلام کی بیٹیاں افضل ہیں —— اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں سے سیّدہ جلیلہ فاطمۃ الزہراء بتول سلام اللہ علیہا افضل تر ہیں۔

Marfat.com

امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

علامہ امام عبدالروٴف بن علی بن زین العابدین المعروف، امام مناوی قدس سرہ العزیز ارقام فرماتے ہیں ــــ کہ سیّدہ کی پوری اُمت کی عورتوں پر فضیلت وافضلیت میں تو کوئی شک وشبہ نہیں، لیکن اکثر علماء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ

اَنَّهَا وَاَخَاهَا اِبْرَاهِيْمَ اَفْضَلُ مِنْ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ حَتّٰى الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَةِ

''کہ بی بی پاک'' اور آپ کے بھائی حضرت ابراہیم علیہ السلام، تمام صحابہ رضی اللہ عنہم یہاں تک کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم سے بھی افضل ہیں۔''

(اتحاف السائل ص ۶۲)

حدیث نمبر ۳۰

خاتونِ جنت کے دونوں بیٹے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ بَنِىْ اُمٍّ عَصَبَةٌ يَنْتَمُوْنَ اِلَيْهِمْ اِلَّا ابْنَىْ فَاطِمَةَ فَاَنَا وَلِيُّهَا وَعَصَبَتُهَا

''ماں کے تمام بیٹوں کا ایک عصبہ ہوتا ہے ــــ جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں، سوائے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دونوں بیٹوں کے کیونکہ میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا عصبہ ہوں۔''

(المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث ج ۳ ص ۱۶۴)

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۱

میں ہی ان کا باپ ہوں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— ہر بچہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور اس کا عصبہ اس کے باپ دادا ہوتے ہیں۔

مَا خَلَا وُلْدِ فَاطِمَةَ فَاِنِّیْ اَبُوْهُمْ وَ عَصَبَتُهُمْ

"سوائے فاطمہ سلام اللہ علیہا کے صاحبزادوں کے پس بیشک میں ہی ان کا باپ ہوں، اور میں ہی ان کا عصبہ ہوں۔" (ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ص ۱۲۱)

عصبہ

اب دیکھنا یہ ہے کہ عصبۃ کہتے کسے ہیں۔

وَهُمُ الْاَقَارِبُ مِنْ جَانِبِ الْاَبِ

باپ کی جانب سے رشتہ داروں کو عصبہ کہا جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا باپ ہوں، ان کا ولی اور عصبہ ہوں —— یہی وجہ ہے کہ اولادِ بتول علیہا السلام کو، اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا ہے —— اور اسی نسبت کے باعث سادات کو احترام اور عقیدت کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے —— سیّدوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان عظیم ترین نسبتوں کو ذہن میں رکھ کر خود کو اشاعت اسلام کے لئے وقف کر دیں اور ایسے کاموں سے اجتناب کریں، جو اسلامی مزاج کے منافی اور باعث رسوائی ہوں —— دین سیکھیں اور پھر

Marfat.com

لوگوں کو سکھائیں یہی کام ان کے منصب کے مطابق ہے—— ان کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو علم دین پڑھائیں اور سکھائیں اور اپنے نانا کے منبر اور مصلی پر جلوہ افروز ہو کر دین کی عظمت وشوکت کے لئے کام کریں—— اور ان لوگوں کو اپنے نانا کریم کے منبروں سے نیچے اتار دو اور ان سے مصلے چھین لو جو تمہارے جد اعلیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم—— اور تمہارے بابا علی المرتضٰی—— اور تمہاری ماں خیر النساء—— اور تمہارے باپ حسن و حسین علیہم السلام کے خلاف زہر اُگل رہے ہیں۔

حدیث نمبر ۳۲

میزان علم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا مِیْزَانُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ کَفَّتَاهُ وَالْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ خُیُوْطُهٗ وَفَاطِمَةُ عِلَاقَتُهٗ ، تُوْزَنُ فِیْهِ اَعْمَالُ الْمُحِبِّیْنَ لَنَا وَالْمُبْغِضِیْنَا لَنَا

"میں علم کا ترازو ہوں—— اور علی اس کے دونوں پلڑے ہیں—— اور حسن وحسین اس کے ڈورے ہیں—— اور میری اُمت کے ائمہ اس کے ستون ہیں—— اور فاطمہ اس کا علاقہ (ایسی چیز جس سے کوئی چیز لٹکائی جائے) ہیں—— اور اس میں ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اعمال تولے جائیں گے۔" (اتحاف السائل (امام مناوی) ص ۵۵)

علم کی دنیا میں ہے کوئی انصاف کا حامی؟—— جو مذکورہ حدیث شریف پر غور فرمانے کے بعد کوئی نتیجہ اخذ کرکے مسلمانوں کو دہشت گردی کی دہکتی ہوئی آگ سے

Marfat.com

نکال کر، اتحاد و یگانگت اور محبت و عقیدت اور عجز و نیاز کے رستوں پر لا کھڑا کرے۔

کوئی ایسا مبلغِ دین اور خطیبِ اسلام ہے جو عدل کا جھنڈا لہراتے ہوئے میدان میں نکلے اور فرقہ بازوں کو بتائے کہ پنج تن پاک اور اُمت مصطفوی کے اماموں کی شان و عظمت کیا ہے —— اور ساتھ یہ بھی بتائے کہ علم کے نوری ترازو کی صورت کیا بنتی ہے —— وہ کون ہستیاں ہیں جو ترازوئے علم کا حصہ بن گئیں —— اور قیامت کے دن اس پاکیزہ میزان میں کیا تلنے والا ہے —— منبروں پر عدل و انصاف اور رواداری کے نعرے بلند فرمانے والے علمائے عالی مرتبت! ——

گل چین کا ہاتھ روکنا بس میں نہیں اگر
مت ہم سے اپنے عدلِ مراواں کی بات کر

(خضر)

حدیث نمبر ۳۳

سیّدہ جلیلہ کا نام جنت کے دروازے پر

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات، میں نے جنت کے دروازے پر سونے سے لکھا ہوا دیکھا۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُـحَـمَّـدٌ رَّسُـوْلُ اللّٰہِ عَـلِـیٌّ حَبِیْبُ اللّٰہِ، اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صَفْوَۃُ اللّٰہِ، فَاطِمَۃُ اَمَۃُ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (کریم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، علی علیہ

Marfat.com

السلام اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں، حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام اللہ کریم کے مخلص ترین دوست ہیں اور فاطمہ علیہا السلام اللہ کریم کی خاص بندی ہیں۔ (اتحاف السائل (امام مناوی) ص ۵۵)

حدیث نمبر ۳۴

وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سوال کیا —— ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' —— وہ کون سے کلمات ہیں، جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ربّ سے سیکھے، جن کی طفیل ان کی توبہ قبول ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سَالَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِيٍّ وَّ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

(حضرت آدم علیہ السلام نے) سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن و حسین (علیہم السلام) کے وسیلہ سے دُعا مانگی۔

(اتحاف السائل ص ۵۵،۵۶)

مفسرین نے کتب تفاسیر میں مختلف کلمات بیان فرمائے ہیں، جن سے حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی —— اہلِ ایمان کا ان سب کلمات پر ایمان ہے —— اور ان کے ساتھ ہمارا اس بات پر بھی پختہ ایمان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اوپر درج کلمات کو ان کلمات کے ساتھ ملا کر دعا مانگی تو خالقِ ارضین و سموات نے ان ہستیوں کے ناموں کے وسیلہ سے توبہ قبول فرمائی۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۵

فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا

يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْضَبُ بِغَضَبِكِ وَيَرْضٰى بِرِضَاكِ

"اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! —— اللہ تعالیٰ تیرے ناراض —— ہونے سے ناراض ہوتا ہے اور تیرے راضی ہوجانے سے راضی ہوجاتا ہے۔"

(ذخائر العقبیٰ ص ۳۹)

مطلب یہ ہے کہ اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! جس سے تو خفا ہوجائے تو اس پر اللہ تعالیٰ بھی خفا ہوجاتا ہے —— اور جس پر تو راضی ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس پر راضی ہے —— غضب فاطمہ سلام اللہ علیہا غضب خدا ہے —— رضائے بتول علیہا السلام رضائے خدا ہے —— جو بی بی پاک علیہا السلام کے بچوں کو راضی رکھے گا، خدا اس پر راضی رہے گا۔

حدیث نمبر ۳۶

میدانِ محشر میں ندا

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ يَا اَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ حَتّٰی تَمُرَّ

"جب قیامت کا دن ہوگا تو پردے کے پیچھے سے منادی ندا کرے گا، اے اہلِ محشر! فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی نگاہیں نیچی رکھو یہاں تک کہ وہ گزر جائیں۔" (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۵۳)

حدیث نمبر ۳۷

ستر ہزار کنیزوں کے ساتھ

جنابِ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے ——"الغیلانیات"—— میں حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے—— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَادٰی مُنَادٍ مِّنْ بَطْنَانِ الْعَرْشِ یَا اَهْلَ الْجَمْعِ نَكِّسُوْا رُؤُسَكُمْ، وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰی تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَی الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ مَعَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ جَارِیَةٍ مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ كَمَرِّ الْبَرْقِ ۔

"جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے دو بطنوں (اندرونی حصہ سے ایک پکارنے والا پکارے گا) اے لوگو! فاطمہ بنت محمد علیہا السلام، کے پل صراط پر سے گزرنے تک اپنے سروں کو جھکائے رکھو! اور نگاہیں نیچی رکھو—— آپ علیہ السلام پل صراط سے ستر ہزار کنیزوں کے ساتھ، جو موٹی آنکھوں والی حوروں سے ہوں گی —— بجلی کے کوندے کی طرح (برق رفتاری سے) گزر جائیں گی۔"

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۰ —— کنز العمال ج ۶ ص ۲۱۸ الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۲۵۵ —— نور الابصار ص ۴۶ —— اسعاف الراغبین علی ہامش نور الابصار ص ۱۷۱——)

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۸

جنت کی طرف

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے ــــ کہ جب قیامت کا دن ہوگا، تو عرش کے درمیان سے ان الفاظ میں ایک ندا بلند ہوگی۔

اَیُّهَا النَّاسُ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَةُ اِلَی الْجَنَّةِ

''اے لوگو! اپنی نظریں جھکا لو! یہاں تک کہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء (سلام اللہ علیہا) جنت کی طرف گزر جائیں۔''

(اتحاف السائل ص ۵۲، ۵۳)

حدیث نمبر ۳۹

دو سبز چادریں

حضرت عائشہ صدیقہ اُمّ المومنین سلام اللہ علیہا سے مرفوعاً مروی ہے۔

اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ نَادٰی مُنَادٍ مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ طَأطِئُوْا رُؤُسَکُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَةُ بِنْتِ مُحَمَّدٍ فَتَمُرُّ عَلَیْهَا رِیْطَتَانِ خُضْرَاوَانِ

جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا ندا دے گا ــــ اے مخلوقاتِ خداوندی کے گروہ اپنے سروں کو جھکا لو، اتنی دیر تک کہ فاطمہ بنت محمد ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' گزر جائیں۔ آپ علیہ السلام پل صراط سے گزریں گی تو آپ علیہ السلام پر دو سبز چادریں ہوں گی۔ (اتحاف السائل ص ۵۲، ۵۳)

مندرجہ بالا تمام احادیث سے سیّدہ جلیلہ کی شان وعظمت کی بلندیوں کی طرف

Marfat.com

اشارے ملتے —— جو ان احادیث میں اہم ترین چیز ہے، وہ ہے شہزادیٔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردے کا اہتمام: —— کہ کل قیامت کے دن بھی کسی کو آپ کی طرف دیکھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

اللہ ربُّ العزت کی طرف سے یہ آپ کی پردہ داری کا انعام ہے کہ میدانِ محشر میں جمع ہونے والوں کو نگاہیں نیچی اور سروں کو جھکانے کا حکم بارگاہِ ایزدی سے دیا جا رہا ہے —— اور پھر یہ اعزاز بھی صرف سیّدہ بتول بنتِ رسول سلام اللہ علیہا کے لئے ہوگا —— اور حور عین جنت کے محلات و باغات چھوڑ کر میدانِ محشر میں آپ کے استقبال کے لئے آئیں ہوں گی —— اور یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ آپ کے گرداگرد ستر ہزار حوروں کا جھرمٹ ہونے کے باوجود تمام اہلِ محشر کو نگاہیں جھکانے کا حکم دیا جائے گا۔

حدیث شریف کے الفاظ —— کَمَرِّ الْبَرْقِ —— کہ آپ بجلی کے کوندے کی طرح تیزی کے ساتھ پل صراط سے گزر جائیں گی —— اس میں بھی ایک نوری تمکنت ہے، کہ کائنات کی تمام عورتوں کی سردار کی شان یہ ہے کہ چشم فلک کو خیرہ کرتی ہوئی جنت میں اپنے محلات میں تشریف فرما ہوں گی۔ خیال رہے کہ اہلِ محشر میں انبیاء و رُسل علیہم السلام بھی ہوں گے اور اغیاث و اقطاب اور اللہ تعالیٰ کے نوری فرشتے بھی ہوں گے۔ سب کے لئے حکم ہوگا کہ سر جھکا لو! —— آنکھیں بند کر لو! —— کیونکہ رسولِ خدا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بیٹی —— اور حسنین کریمین علیہما السلام کی امی جان کا گزر ہو رہا ہے۔

Marfat.com

تعظیم نامِ بتول علیہا السلام

میرے مرشد کریم، شیخ الاسلام والمسلمین —— خواجہ بے کساں —— فخر دُود مانِ علمدار کربلا —— حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق یہ مشہور ہے کہ حدیث شریف پڑھا رہے تھے —— آپ نے دورانِ سبق تمام علماء سے فرمایا! —— اُٹھو اور سب حضرات تازہ وضو کرو اور آپ خود بھی اُٹھ کھڑے ہوئے —— حالانکہ آپ سمیت تمام حضرات باوضو بیٹھے تھے۔

جب سب حضرات وضو کر کے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے، تو آپ نے فرمایا —— سب حضرات اپنی اپنی آنکھوں کو بند کر لو! اور سر جھکا لو! —— کیونکہ متن حدیث میں بی بی پاک سلام اللہ علیہا کا ذاتی اسم مبارک آ رہا ہے —— اس نام کی تعظیم کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے —— پھر فرمایا —— یہ وہ پاک ہستی ہے کہ کل قیامت کے دن جن کی آمد پر تمام اہلِ محشر کو سر جھکانے اور آنکھیں بند کرنے کا حکم ملے گا پھر آپ نے سر جھکا کر آنکھیں بند فرما کر متن حدیث شریف کی تلاوت فرمائی —— راقم الحروف نے احترامِ سادات بجا لانے میں، اپنے شیخ سے فزوں تر کسی کو نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر ۴۰

جنت میں داخلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَا فَخْرَ —— وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّلَا

Marfat.com

فَخَرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَشَفَّعٍ وَّلَا فَخرِ —— وَاَنَا بِیَدِیْ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخرَ —— وَاَنَـا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخرِ، —— وَاَوَّلُ شَخْصٍ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّ مِثْلُهَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِثْلُ مَرْیَمَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

''جنت میں داخل ہونے والوں میں سے، میں سب سے پہلے ہوں اور (اس پر کوئی فخر) نہیں ہے —— میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں، اورسب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور ''اس پر'' کوئی فخرنہیں —— اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور (اس بات پر بھی مجھے) کوئی فخرنہیں —— اور میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور (اس پر بھی مجھے) کوئی فخرنہیں اور (میرے ساتھ) سب سے پہلے جوذات جنت میں داخل ہوگی وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے —— اوراس اُمت میں ان کی مثال ایسی ہے، جیسے مریم علیہا السلام کی بنی اسرائیل میں ہے۔''

(دلائل النبوۃ (لابی نعیم الاصبہانی متوفی ۴۳۰ھ ص ۲۹) —— مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

نوری شعاعیں

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں یہ ہے —— کہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پل صراط سے گزریں گے —— اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جنت کے دروازے پر دستک دیں گے —— اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس میں داخل ہوں گے۔

Marfat.com

وَاِنَّ لَهٗ فِیْ کُلِّ شَعْرَةٍ مِّنْ رَّأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ نُوْرًا

"بے شک ان کے سر کے بال اور ان کے چہرے سے نور تاباں ہوگا۔"

(الخصائص الکبریٰ)

خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے—— ان باپ، بیٹی کی رفعت شان اور علو مرتبت کو—— یہ امر قابلِ توجہ ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہر بال سے ایسی نور فشانی ہوگی کہ نوری جنت کو اپنے نور سے چمکا دے گی—— اور والضحیٰ چہرے کا نور عرشوں تک اپنے نوری اثرات مرتب کرے گا—— اب ذرا بی بی پاک کے انوار کی بھی شان دیکھئے—— اور خاتونِ جنت کی عظمتوں کو سلام کیجئے۔

حدیث نمبر ۱۴۱

انوارِ ہنسی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ اہلِ جنت—— جنت میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے،—— اتنے میں ایک نور بلند ہوگا—— لوگ اسے آفتاب سمجھیں گے اور پھر لوگ کہیں گے—— خدا کا تو یہ ارشاد تھا کہ "جنت" میں آفتاب نہ دیکھیں گے—— اس وقت رضوانِ جنت بتائے گا۔

هٰذِهٖ فَاطِمَةُ وَعَلِیٌّ ضَحِکَا فَاَشْرَقَتِ الْجِنَانُ مِنْ نُّوْرِ ضِحْکِهِمَا

"کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ المرتضیٰ ہنسے ہیں ان کی مسکراہٹ کے نور سے جنتیں چمک اٹھیں ہیں——"

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۴۱)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۲

قبر پر جھنڈا

جناب اصبغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— آپ فرماتے ہیں۔

اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَأْتِيْ قَبْرَ حَمْزَةَ وَكَانَتْ قَدْ وَضَعَتْ عَلَيْهِ عَلَمًا لَوْ تَعْرِفُهُ

کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''حضرت سیّد الشہداء'' حمزہ علیہ السلام کی قبر پر تشریف لائیں اور ان کی قبر پر جھنڈا گاڑ دیا، تاکہ آپ کی قبر کی پہچان باقی رہے'' ——

(۱) المصنف (امام عبدالرزاق) ج ۳ ص ۳۸۱ حدیث ۶۷۴۶، کتاب الجنائز، باب فی زیارۃ القبور، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، سن اشاعت ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۰ء، (۲) المصنف (امام عبدالرزاق) مطبوعہ المجلس علمی بیروت لبنان، (کراچی) ج ۳ ص ۵۷۴، کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور حدیث ۶۷۱۷

حدیث نمبر ۴۳

ہر جمعہ کو قبر کی زیارت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے ——

قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، تَزُوْرُ قَبْرَ حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ

فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جمعہ شریف کو حضرت حمزہ علیہ السلام کی قبر شریف کی زیارت فرمایا کرتی تھیں۔''

(مصنف ''امام عبدالرزاق'' ج ۳ ص ۳۸۰ حدیث نمبر ۶۷۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور)

Marfat.com

اہلِ علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ حضرت حمزہ سیّد الشہداء علیہ السلام ــــ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ہیں اور سیّدہ جلیلہ سلام اللہ علیہا کے رشتہ کے اعتبار سے دادا لگتے ہیں ــــ آپ بنو ہاشم کے شیروں میں سے ایک طاقتور شیر، جری بہادر، اور آزمودہ کار ــــ شہسوارِ میدانِ کارزار تھے۔

جب آپ شہید ہوئے تو آپ کا جگر دانتوں سے کاٹ کاٹ کر چبایا گیا، اور آپ کے جسد پاک کی بے حرمتی کی گئی ــــ سیّدہ کائنات کو اپنے دادا سے بے پناہ محبت تھی ــــ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ان کے مزارِ مقدس پر جھنڈا گاڑا ــــ اور ہر جمعۃ المبارک کو آپ کی قبر شریف کی زیارت کو تشریف لے جاتیں۔

اگر قبروں کی زیارت کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی ایسا ہرگز نہ کرتی ــــ جن روایات میں ابتدائی طور پر زیارتِ قبور سے منع کیا گیا تھا ــــ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد والے فرامین سے منسوخ ہیں۔ ان تمام شواہد کی موجودگی کے باوجود پتہ نہیں کیوں بعض لوگ ــــ انبیاء ومرسلین اور شہدائے بالیقین، اولیائے کاملین کے مزارات کی دُشمنی میں تمام اخلاقی حدود پھلانگ کر ظلمت کی وادیوں میں بھٹک رہے ہیں۔

○ ــــ خیال رہے کہ مندرجہ بالا دونوں حدیثیں میں نے ''مصنف عبدالرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی متوفی ۲۱۱ھ حدیث کے بہت بڑے امام اور محدثین کے استاد ہیں ــــ امام بخاری کے دادا استاد ہیں ــــ انہوں نے دونوں حدیثیں اپنی سند سے لکھی ہیں ــــ آج کل جو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف، مختلف فرقوں کی طرف سے تحریکیں جنم لے رہی ہیں ــــ کتب حدیث کے بعض اشاعتی ادارے بھی بددیانتی کا

Marfat.com

شکار ہوتے جا رہے ہیں —— اہلِ بیت علیہم السلام کی شان و عظمت میں لکھی گئی کتابوں کا بعض اسلامی ممالک میں داخلہ ممنوع ہے —— اور یہ بڑے ظلم کی بات ہے —— بعض اسلامی ممالک بھی پاکستان میں فرقہ واریت کو ہوا دینے میں نہایت گھناؤنا کردار ادا کر رہے ہیں —— اہلِ ایمان کے علمی حلقوں سے اپیل ہے کہ اس امر کی طرف توجہ فرمائیں۔

○ —— بات خاتونِ جنت کی چل رہی تھی کہ آپ ہر جمعہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر تشریف لے جاتیں —— اور ان کی شہادت کے بعد آپ علیہ السلام نے ان کی قبر پر جھنڈا گاڑ دیا تاکہ —— قبر کا نشان باقی رہے۔ قبروں کے نشانات باقی رکھنا اور قبروں پر نشان لگانا —— سیّدہ عالم حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی سنت ہے —— اور یہ سب کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہوا اگر یہ چیز شریعت کے خلاف ہوتی تو سیّدہ جلیلہ سلام اللہ علیہا کے بابا یہ ہرگز نہ ہونے دیتے۔

○ —— ہوسکتا ہے کہ خاتونِ جنت نے اپنی فقر و ولایت کی نگاہِ نور سے یہ دیکھ لیا ہو کہ میری قبر کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا —— اس لئے آپ علیہ السلام نے اُمت کی دینی غیرت کو اجاگر کرنے کے لئے یہ کام کیا ہو —— کہ ایمان والو! —— دیکھو میں نے اپنے دادا کی قبر کو نمایاں رکھنے کے لئے یہ عمل کیا ہے —— میں نے اپنے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا کی قبر کا خیال رکھا —— میرے والد گرامی کا کلمہ پڑھنے والو! —— تم میری قبر کا خیال رکھنا —— وہ کیسے مسلمان ہیں جو پیارے رسول کی پیاری بیٹی کی قبر کو مٹا کر، اسلامی تاریخ کے آثار کو مٹا رہے ہیں —— یہ کون پاک بی بی ہے جس کی آرام گاہ کو مسمار کر دیا گیا —— آج وہ جنت البقیع میں ہے کل اس مقام پر ہوں گی —— جہاں آج کے ملاں کا تصور و تخیل بھی نہیں پہنچ سکتا —— ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں ——

Marfat.com

حدیث نمبر۴۴

اس سفید گنبد میں جس کی چھت عرش رحمٰن ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت بیان کی ہے ـــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّ فَاطِمَةَ وَ عَلِيًّا وَّ الْحَسَنُ ـــ وَالْحُسَيْنَ فِیْ حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ فِیْ قُبَّةٍ بَيْضَاءُ شَقْفُهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ"

"بے شک فاطمۃ الزہراء اور علی المرتضیٰ اور حسن اور حسین علیہم السلام جنت کے اندر سفید گنبد میں ہوں گے جس کی چھت رحمان کا عرش ہے۔"

(اتحاف السائل بمالفاطمۃ من المناقب والفضائل ص ۴۵ امام محمد عبدالرؤف بن علی بن زین العابدین مناوی متوفی ۱۰۳۱)

مندرجہ بالا حدیث سے ملتی جلتی حدیثِ مبارکہ پہلے گزر چکی ہے وہ ہے حدیث نمبر ۴۵ ـــ اور اس کے راوی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہیں ـــ اور اس حدیث شریف کے راوی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ـــ جس پاک بی بی کا جنت میں عظیم المرتبت سفید گنبد نما محل ہوگا ـــ اس کے مزارِ مقدس کو مسمار کر کے زمین بوس کر دیا گیا ـــ یہ ان لوگوں نے کیا جو اس بی بی کے بابا کی اُمت کہلواتے ہیں ـــ یہ وہی لوگ ہیں جو ساری امت میں فسادات اور دہشت گردی کا بیج بوتے رہتے ہیں ـــ

حدیث نمبر۴۵

ندبہ بتول علیہا السلام

جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصال ہوا ـــ تو سیّدہ کائنات حضرت فاطمہ

Marfat.com

الزہراء بتول سلام اللہ علیہا نے نہایت دُکھ کے ساتھ یہ ارشاد فرمایا ——

وَا اَبَتَاهُ اِلٰی جِبْرِیْلَ اَنْعَاهُ —— وَا اَبَتَاهُ مِنْ رَّبِّہٖ اَدْنَاہ —— وَا اَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَا دَاهُ —— وَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبَّاهُ دُعَاهُ ——

''اے میرے ابا جان! —— میں جبریل سے فریاد کرتی ہوں —— اے میرے بابا جان! —— آپ خدا تعالیٰ سے کس قدر قریب ہیں —— اے میرے ابا جان! —— آپ کی جگہ جنت الفردوس ہے۔ اے میرے باپ! —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے بلاوے کو قبول کر لیا ہے ——'' (سنن ابن ماجہ شریف ص ۱۱۸، ۱۱۹ مطبوعہ، میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی)

حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو اس قدر زور سے روتے کہ آپ کی پسلیاں ایک دوسری پر چڑھ جاتیں۔

اُونٹنی کی گفتگو

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے —— کہ ایک بار سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا رات کو گھر کے دروازے سے نکلیں تو آپ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی —— عضباء —— جو آپ کو خیبر سے دستیاب ہوئی تھی، نے گفتگو کی —— اور یوں بولی ——

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلَكِ حَاجَةٌ اِلٰی اَبِیْكَ فَاِنِّیْ ذَاهِبَةٌ اِلَیْهِ

''اے اللہ کے رسول کی صاحبزادی! آپ پر سلام ہو —— کیا آپ اپنے والد ماجد سے کچھ کام، و''پیغام'' ہے؟ —— کیونکہ میں ان کے پاس جانے والی ہوں۔''

Marfat.com

''اونٹنی کی یہ بات سن کر''سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا رونے لگیں —— اور اونٹنی کا سر اپنی گود میں لے لیا——

حَتّٰی مَاتَتْ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ

''یہاں تک کہ وہ اونٹنی اسی وقت مر گئی۔''

(پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) اس کو ایک کمبل میں لپیٹ کر دفن کر دیا۔

ثُمَّ كَشَفُوْا عَنْهَا بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهَا

''پھر تین دن بعد اس جگہ کو کھول کر دیکھا تو اس کا کوئی نشان نہ ملا۔''

○—— اس اونٹنی کا حضرت سیّدہ جلیلہ فاطمۃ الزہراء سے باتیں کرنا یہ ان کی کرامت تھی، کیونکہ وہ سوائے ان کے والدِ ماجد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی سے ہم کلام نہ ہوئی —— چنانچہ وہ اونٹنی حضرت سیّدِ عالم محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک روز عرض کرنے لگی —— یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! —— میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھی، جب میں چرنے جاتی تھی تو گھاس مجھے پکارا کرتی تھی —— کہ ادھر آ —— ادھر آ —— کیونکہ تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔

وَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ نَادَى السِّبَاعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَّا تَقْرَبُوْهَا فَاِنَّهَا لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

''اور جب رات ہوتی تو درندے آپس میں ایک دوسرے کو پکار کر کہتے کہ اس (اونٹنی) کے قریب نہ جانا کیوں کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔'' (نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۳۸)

اس واقعہ سے سیّدہ کی شان کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کی عظمت و بزرگی کو جانور بھی

Marfat.com

پہچانتے ہیں ـــــ وہ لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہیں جو رسول معظم کی پیاری بیٹی کی عظمت کے قائل نہیں۔

○ ـــــ میں پوچھتا ہوں ان لوگوں سے جو اعتقادی دنیا میں دہشت گردی پھیلا رہے ہیں ـــــ کہ سینۂ ارض پر لہلہاتے ہوئے گھاس کو کیسے پتہ چل گیا کہ یہ اونٹنی ایک مدت کے بعد اللہ کریم کے آخری رسول کی سواری بننے والی ہے ـــــ

○ ـــــ میں سوال کرتا ہوں ان انسان نما درندوں سے ـــــ کہ جنگلی درندوں کو کیسے معلوم ہوا ـــــ کہ یہ اونٹنی غزوۂ خیبر کے بعد ساری زندگی کے لئے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری بن جائے گی ـــــ اللہ تعالیٰ کی عطا سے اگر آنے والے حالات سے جنگل کی مخلوق واقف ہے ـــــ تو اللہ رب العزت کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیوں واقف نہیں ـــــ اگر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانا ہے تو صدقِ دل سے ایمان لاؤ ـــــ عبداللہ بن اُبیّ منافق کی پیروی نہ کرو! ـــــ جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرو!

شادی کا کرتہ

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ ـــــ امام ابنِ جوزی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضور سیّدِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سیّدہ فاطمہ (علیہا السلام) کے لئے، جس شب ان کی شادی ہوئی تھی ـــــ ایک کرتہ بنایا ـــــ اور سیّدہ کے پاس ایک پیوند لگا پرانا کرتہ بھی تھا ـــــ اتنے میں ایک سائل نے دروازے پر آ کر سوال کیا۔

اُطْلُبُ مِنْ بَيْتِ النُّبُوَّةِ قَمِيصًا خَلَقًا

''کہ میں نبوت کے گھر سے پرانا کرتہ مانگتا ہوں۔''

Marfat.com

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے چاہا کہ اسے پرانا کرتہ دے دوں
—— آپ کو فوراً خدا تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آ گیا ——

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پارہ ۴ سورۂ آلِ عمران آیت ۹۲)

تم ہرگز بھلائی حاصل نہیں کر سکتے، جب تک تم اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔

قرآنِ مجید کا یہ فرمان یاد آتے ہی —— اپنے باپ محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عطا کردہ نیا اور قیمتی کرتہ سیّدہ نے سائل کو عطا فرما دیا —— بوقت رخصتی —— حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے —— اور عرض کیا —— یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— خدا تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ فاطمۃ الزہراء کو سلام کروں —— اور ان کے لئے اللہ کریم نے جنتی لباسوں میں سے سندس اخضر کا ایک خاص لباس ہدیۃً بھیجا ہے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو جبریل علیہ السلام کا سلام پہنچایا —— اور وہ لباس جو جبریل علیہ السلام لائے تھے پہنایا —— سیّدہ علیہا السلام نے اس دیبائے بہشتی کو پہن کر جب کافر عورتوں کے درمیان بیٹھیں تو اس کا نور مشرق و مغرب میں چھا گیا۔

فَلَمَّا وَقَعَ النُّوْرُ عَلٰى اَبْصَارِ الْكَافِرَاتِ خَرَجَ الْكُفْرُ مِنْ قُلُوْبِهِنَّ وَاَظْهَرْنَ الشَّهَادَتَيْنِ

"جب وہ نور ان کافر عورتوں کی آنکھوں پر پڑا تو ان کے دلوں سے کفر نکل گیا، اور وہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— کی رسالت کی شہادت دینے لگیں۔" (نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا کے نام پر دی جائے ـــــ اللہ کریم اس کا بدلہ اس سے بہتر عطا فرماتا ہے ـــــ سیّدہ بتول حضرت فاطمۃ الزہراء نے اپنا نیا کُرتہ سائل کو دیا اور اللہ نے اس کے بدلے جنتی دیبائے نازک ولطیف عطا فرمایا۔

سیّدہ عورتوں کے اجتماع میں

ایک دن مہاجرین وانصار کی خواتین ایک جگہ جمع ہوئیں ـــــ تو انہوں نے التجاء کی کہ سیّدہ فاطمۃ الزہراء بھی اسی اجتماع میں شرکت فرمائیں ـــــ چونکہ حضرتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس مجلس میں جانے کے لئے مناسب لباس نہیں تھا ـــــ اس لئے انہوں نے وہاں جانے میں تامل وتوقف سے کام لیا ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ بیٹی جاؤ! ـــــ ہمارا طریقہ دوسروں کو نا اُمید کرنا نہیں ہے ـــــ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اس مجلس میں تشریف لے گئیں ـــــ جب واپس اپنے حجرے میں تشریف لائیں تو (مناسب لباس نہ ہونے پر) تاسف فرمایا ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ مجمع میں سے ایک عورت کو طلب کیا جائے، تاکہ مجمع کا حال پوچھا جائے ـــــ ''چنانچہ ایک عورت دربارِ رسالت میں حاضر ہوئی، اور اس مجلس کا حال بیان کرتے ہوئے کہنے لگی جب فاطمۃ الزہراء اس مجمع میں تشریف لائیں، تو ان کے لباسِ فاخرہ سے سب عورتیں ششدر رہ گئیں ـــــ اور ایک دوسری کو کہہ رہی تھیں ـــــ اے فاطمہ! ـــــ اس قسم کے کپڑے کہاں سے آ گئے ـــــ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے کہا ـــــ یا رسول اللہ! ـــــ یہ کپڑے مجھے کیوں نظر نہیں آئے ـــــ تاکہ میں بھی شادمان ہو جاتی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ ان کپڑوں کی زیبائش اس لئے تھی، کہ وہ تمہارے زیب تن تھے۔

(شواہد النبوۃ (مترجم) ص۱۹۳)

Marfat.com

سیّدہ بتول ایک یہودن کی شادی میں

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی ہے کہ ایک یہودن کی شادی ہوئی —— اور وہ بہت مالدار عورت تھی، اس نے اپنی شادی میں عورتوں کو بلایا —— وہ نہایت فاخرہ لباس پہن کر آئیں —— پھر وہ سب کہنے لگیں کہ ہم محمد ''مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کی صاحبزادی کو اور ان کی حالت فقر کو دیکھنا چاہتی ہیں —— چنانچہ انہوں نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو بلا بھیجا —— اتنے میں جبریل علیہ السلام جنت سے ایک جوڑا لے کر حاضر ہوئے —— آپ علیہا السلام نے اس کو پہنا اور یہودنوں کے درمیان جا بیٹھیں —— جب یہودی عورتوں نے لباس دیکھا تو ششدر رہ گئیں اور پوچھنے لگیں ——

مِنْ اَیْنَ لَكِ هٰذَا یَا فَاطِمَةُ؟ —— قَالَتْ مِنْ اَبِیْ —— مِنْ اَیْنَ لِاَبِیْكِ؟ —— قَالَتْ مِنْ جِبْرِیْلِ —— قُلْنَ مِنْ جِبْرِیْلَ؟ —— قَالَتْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقُلْنَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ —— وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ——

''اے فاطمہ سلام اللہ علیہا! —— یہ (لباس) آپ کو کہاں سے ملا؟ —— آپ علیہا السلام نے فرمایا —— اپنے ابا جان سے —— کہنے لگیں، آپ کے والد ماجد نے کہاں سے لیا ہے؟ —— فرمایا جبریل سے —— کہنے لگیں، جبریل کہاں سے لائے؟ —— فرمایا جنت سے —— کہنے لگیں، ہم گواہی دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں —— اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کے سچے رسول ہیں۔''

Marfat.com

فَمَنْ اَسْلَمَ زَوْجُهَا اِسْتَمَرَّتْ مَعَهُ وَاِلَّا تَزَوَّجَتْ غَيْرَهُ

ان میں سے جس عورت کا شوہر مسلمان ہو گیا وہ اسی کے پاس رہی اور جس نے اسلام قبول نہ کیا اس کی بیوی نے کسی اور سے نکاح کر لیا۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۸ مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

(نزہۃ المجالس ص ۳۲۰ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ محلہ جنگی پشاور پاکستان)

مذکورہ واقعہ پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آئی —— کہ خاتونِ قیامت سیّدہ عالم جنت کا لباس پہن کر چند لمحوں کے لئے ان یہودی عورتوں کے درمیان تشریف فرما ہوئیں تو آپ کے لباس کو دیکھ کر وہ عورتیں ششدر و حیران رہ گئیں —— اور پھر یہ بات معلوم ہونے پر کہ یہ لباس جبریل جنت سے لے کر بحکم خداوندی حاضر خدمت ہوئے —— تو ان عورتوں کے دلوں سے کفر کے اندھیرے چھٹ گئے —— اور ان کی جگہ نورِ ایمان نے لے لی۔

اس سے معلوم ہوا کہ سیّدہ زہراء کے فیضان کا یہ عالم ہے کہ آپ توجہ فرما دیں تو کفر و شرک کی کالی رات، صبحِ نور میں ڈھل جاتی ہے اس کے ضمن میں ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۴۶

شمس و قمر، زُہرہ و فرقدین

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عالی شان ہے۔

مَنِ افْتَقَدَ الشَّمْسَ فَلْيَتَمَسَّكْ بِالْقَمَرِ، وَمَنِ افْتَقَدَ الْقَمَرَ، فَلْيَتَمَسَّكْ بِالزُّهْرَةِ، وَمَنِ افْتَقَدَ الْقَمَرَ، فَلْيَتَمَسَّكْ بِالْفَرْقَدَيْنِ

Marfat.com

فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَنَا الشَّمْسُ وَعَلِيٌّ الْقَمَرُ، وَالزُّهْرَةُ فَاطِمَةُ، وَالْفَرْقَدَانُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

جس کو آفتاب نہ ملے، وہ چاند سے تمسک کرے (یعنی ان سے فیض حاصل کرنے کے لئے ان سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہے) اور جس کو چاند نہ ملے، وہ زُہرہ سے تمسک کرے، اور جس کو زہرہ نہ ملے اسے فرقدین سے تمسک کرنا چاہئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس سے متعلق پوچھا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا —— سورج میں ہوں، چاند علی علیہ السلام ہیں —— اور زُہرہ، سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں —— اور حسن و حسین فرقدان ہیں —— سلام اللہ علیہم

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۱۵ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ پشاور)

سورج

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ میں سورج ہوں —— اس فرمان پر غور فرمائیں —— کہ سورج خدا کی عطا کردہ قوتوں کا ایک بہت وسیع ترین خزانہ ہے —— اس کی تابشوں سے کائنات کے اندر زندگی کی بہاریں ہیں —— سورج کی کرنیں زمین کو حضرت عطا کرتی ہیں —— لہلہاتے ہوئے کھیت —— چمنستان کی خوشبو بکھیرتی فضائیں —— سمندروں کی لہریں —— آکسیجن کا زندگی بخش خزینہ —— ہواؤں کی سرسراہٹ —— عالم ناسوت کی چہل پہل —— سلسلہ تنفس کی روانی یہ سب کچھ سورج ہی کی مرہون منت ہے —— اگر کوئی گیا گزرا ارضی یہ کہے کہ میں سورج سے بے نیاز ہوں، تو اس کے پاگل پن کا کوئی علاج نہیں —— اگر کوئی یہ کہے کہ میں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم سے بے نیاز ہوں تو اس کے بے دین ہونے میں کسی قسم کے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

زُہرہ

اس چھٹے ستارے کو کہتے ہیں، جو تیسرے فلک پر ہے ــــ اس کو ناہید ــــ شکر ــــ اورلولوئے فلک بھی کہتے ہیں ــــ جس کی دودھیائی روشنی اور نہایت پاکیزہ، خوش رنگ ــــ تابشیں رکھتا ہے۔

فرقدین

حدیث شریف میں فرقدین لفظ بھی استعمال ہوا ہے ــــ خیال رہے کہ ــــ فرقد ــــ ایک خوبصورت ستارہ ہے، جو قطب شمالی کے قریب ہے ــــ اور اس سے لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں ــــ اور اس کی دوسری جانب ایک دوسرا ستارہ ہے جو روشنی میں اس سے ذرا کم ہے ــــ ان دونوں ستاروں کو فرقدین کہا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُمت کو نجات کا ایک نہایت پاکیزہ راستہ بتایا ہے اور ایک خاص پیغام پہنچایا ہے ــــ اور ہر اُمتی کے لئے لازمی ہے کہ وہ ان پاکباز ہستیوں سے تمسک کرے اور ان کے دامانِ کرم سے وابستہ رہے ــــ عقیدت ومودّت کا دامن مضبوطی سے تھامے رہے ــــ سورج سے زندگی چاند سے چاندنی ــــ زُہرہ سے بھیک ــــ اور فرقدان سے رہنمائی حاصل کرتا رہے ــــ تو ان شاءاللہ زندگی کے تمام مراحل آسان ہوجائیں گے ــــ قبر پر انوار کی بارش ہوگی ــــ اور قیامت کے دن لوائے حمد کا سایہ میسر آئے گا۔

Marfat.com

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج —— علی چاند —— خاتونِ جنت زہرہ —— حسنین کریمین فرقدین —— یہ فرمان ہے۔ اس پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو تمام رسولوں کا سردار ہے۔

آیئے اسی سلسلے کی ایک اور حدیث شریف پڑھیے اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

حدیث نمبر ۴۷

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — بتول علیہا السلام

علی علیہ السلام — حسن علیہ السلام — حسین علیہ السلام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا شَجَرَةٌ وَّ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا وَ عَلِیٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَالْمُحِبُّوْنَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، فِی الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا

”میں درخت ہوں، فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کی شاخ ہے، علی علیہ السلام اس کا شگوفہ ہے اور حسن وحسین اس کا پھل ہیں —— اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے یہ حق ہے۔“

(الفردوس بماثور الخطاب جلد اوّل ص ۱۳۵ (امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۹ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ شجرِ نور ہیں جن کی نورانی ٹہنی پاک خاتونِ جنت علیہا السلام —— شگوفہ نور علی کریم علیہ السلام —— اور نور افشاں پھل حسنین کریمین علیہما السلام

Marfat.com

شہیدین ہیں ـــــ اور اہلِ بیت سے محبت وعقیدت رکھنے والے اس نوری درخت کے حسین پتے ہیں ـــــ یہ سب کے سب جنت میں ہوں گے ـــــ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پر زور انداز میں ارشاد فرمایا ـــــ کہ یہ حق ہے ـــــ یہ حق ہے ـــــ ان حقیقتوں کو صرف وہی جھٹلا سکتا ہے، جس کے سینے میں نفاق کا تنور شعلہ زن ہو ـــــ جس کے دل میں مودّت اہلِ بیت کا نور ہے وہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ آقائے قدسیاں کے گھر والوں کی شفاعت وعنایت میں جنت میں ٹھکانا ضرور ملے گا۔

تجھ کو، اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے ، جنت رسول اللہ کی

ـــــ اسی طرح کی ایک اور حدیث ـــــ ایک اور سند کے ساتھ حضرت امام حاکم (ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ) نے مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ بیان فرمائی۔

حدیث نمبر ۴۸

جنتِ عدن میں

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام جناب میناء بن ابی میناء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

اَنَا الشَّجَرَۃُ وَ فَاطِمَۃُ فَرْعُھَا وَعَلِیٌّ لِقَاحُھَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ثَمَرَتُھَا وَ شِیْعَتُنَا وَرَقُھَا وَاَصْلُ الشَّجَرَۃِ فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ وَّ سَائِرُ ذٰلِکَ فِیْ سَائِرِ الْجَنَّۃِ

Marfat.com

میں درخت ہوں، اور فاطمہ سلام اللہ علیہا اس کی شاخ ہیں، اور علی علیہ السلام اس کا شگوفہ ہے اور حسن وحسین اس کے پھل ہیں اور ہمارا گروہ اس کے پتے ہیں، اور اس درخت کی جڑ جنتِ عدن میں ہے، اور جو باقی ماندہ لوگ ہیں، وہ جنت کے دیگر حصوں میں ہوں گے۔

(المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث ج ۳ ص ۱۶۰ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ہندوستان)

خیال رہے کہ حدیث شریف میں ـــــ شِیْعَتُنَا ـــــ کا لفظ استعمال ہوا ہے جو گروہ کے معنوں میں آتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں ہمارے خصائص اور عظمت وکمالات کے ساتھ ماننے والا گروہ ـــــ اپنے سینوں میں ہماری مودّت وعقیدت کے گلستان آباد کرنے والی جماعت ـــــ اور ہمارے نام لے کر اپنی آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرنے والے اہلسنّت ہمارا گروہ ہیں۔

وہ لوگ پنج تن پاک کا گروہ ہرگز نہیں جو امہاتُ المومنین علیہن السلام ـــــ اور اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تبرا کرتے ہیں ـــــ اور مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثاروں پر سب کرتے ہیں ـــــ اپنی زندگیاں لعنت، ملامت کے کاروبار میں برباد کرنے والے ـــــ اور طریق امامت پر اُلٹے پاؤں چلنے والے، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارضین وسماوات کا گروہ کہلوانے کے ہرگز قابل نہیں ـــــ یہاں پر لمبی چوڑی بحث وتمحیص کی ضرورت نہیں ـــــ صرف مولائے کائنات کا فرمانِ ہدایت، قارئین کی نذر کرنے کے بعد دعوتِ فکر دیتا ہوں ان لوگوں کو جنہیں مغالطے میں ڈال دیا گیا ہے کہ ہم گروہ اہلِ بیت ہیں۔

Marfat.com

فرمان مولائے کائنات علیہ السلام

محدث علامہ احمد بن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۴ھ) نے صاحب "المطالبۃ العالیۃ" — کے حوالے سے مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان نقل فرمایا ہے — کہ مولا علی علیہ السلام ایک گروہ کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کے پاس کھڑے ہو گئے — آپ علیہ السلام نے فرمایا تم کون لوگ ہو؟ — انہوں نے عرض کیا —

مِنْ شِيْعَتِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے امیر المومنین! ہم آپ کا گروہ ہیں۔

"یعنی آپ کے ماننے والے، آپ کے محبّ و متبع ہیں۔"

آپ نے فرمایا اچھا خیر، اور اس کے بعد ان لوگوں سے فرمایا — اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ میں تم میں اپنے گروہ کی علامات — اور اپنے محبوں کا حلیہ نہیں دیکھتا — تو وہ لوگ شرم سے خاموش ہو گئے۔

آپ کے ایک ساتھی نے عرض کیا — حضور! ہم آپ کو اس ذات اقدس کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں — جس نے آپ کو اہلِ بیت میں سے بنا کر آپ کو عزتوں کی بلندیوں پر پہنچایا اور خصوصیتوں سے نوازا اور آپ سے محبت فرمائی — آپ ہمیں اپنے شیعوں کی صفات بتائیں۔

آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا — میرے گروہ کی صفات یہ ہیں۔

هُمُ الْعَارِفُوْنَ بِاللهِ — اَلْعَامِلُوْنَ بِاَمْرِ اللهِ — اَهْلُ الْفَضَائِلِ — اَلنَّاطِقُوْنَ بِالصَّوَابِ — مَاكُوْلُهُمُ الْقُوْتُ وَ مَلْبُوْسُهُمْ

Marfat.com

الْاِقْتِصَادُ، وَمَشْيُهُمُ التَّوَاضِعُ ـــــ نَجعُوا اللّٰهِ بِطَاعَتِهٖ

کہ وہ عارف باللہ ہوتے ہیں ـــــ اللہ کریم کے احکام پر عمل کرتے ہیں ـــــ وہ صاحب فضیلت اور صاف گو ہوتے ہیں ـــــ ان کی خوراک گزارے کے مطابق ہوتی ہے ـــــ اور لباس درمیانہ ہوتا ہے ـــــ ان کی چال میں عاجزی ہوتی ہے ـــــ اور اطاعتِ الٰہی میں سرشار ہوتے ہیں ـــــ

وَخَضَعُوْا اِلَيْهِ بِعِبَادَتِهٖ ـــــ اور اللہ کی عبادت میں خضوع اختیار کرتے ہیں۔

مَضَوْا غَاضِّيْنَ اَبْصَارَهُمْ ـــــ

عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ـــــ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے دور رہتے ہیں۔

رَامِقِيْنَ اَسْمَاعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ بِرَبِّهِمْ اور ان کے کان اپنے ربّ کے علم پر ہوتے ہیں۔

نَزَلَتْ اَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلَاءِ كَالَّتِيْ نَزَلَتْ مِنْهُمْ فِي الرَّخَاءِ ـــــ تنگی حالات اور آسائش میں ان کی حالت ایک جیسی ہوتی ہے۔

رَضُوْا عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْقَضَاءِ اللہ تعالیٰ کی قضاء سے راضی رہتے ہیں۔

''سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں'' ـــــ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے موت کا وقت مقرر نہ کیا ہوتا تو دیدار و ملاقاتِ خداوندی کے شوق، ثواب اور عذاب الیم کے خوف سے ان کی روحیں چشمِ زدن کے لئے بھی ان کے جسموں میں نہ ٹھہرتیں ـــــ ان کے دلوں میں خالق کی عظمت ہوتی ہے اور اس کے علاوہ ان کی

Marfat.com

نگاہوں میں کسی چیز کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی ــــ آگے چل کر فرماتے ہیں۔

صَبَرُوْا اَیَّامًا قَلِیْلَةً فَاَعْقَبَھُمْ رَاحَةً طَوِیْلَةً ــــ
انہوں نے تھوڑے دنوں صبر کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں لمبی راحت عطا فرمائی

اَرَادَتْھُمُ الدُّنْیَا فَلَمْ یُرِیْدُوْھَا وَطَلَبَتْھُمْ فَاَعْجَزُوْھَا ــــ
دنیا نے ان کو چاہا مگر انہوں نے دنیا کو پسند نہ کیا دنیا نے ان سے طلب کیا تو انہوں نے اُسے عاجز کردیا۔

وَاَمَّا اللَّیْلُ فَصَافُّوْنَ اَقْدَامَھُمْ تَالُوْنَ لِاَجْزَاءِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا ــــ
وہ رات کو صفیں باندھ کر قرآنی آیات کی سنوار کر تلاوت کرتے ہیں۔

قرآنِ کریم کی امثال سے اپنے آپ کو نصیحت کرتے ہیں ــــ اور کبھی اس کی دوا سے اپنی بیماری کی شفا طلب کرتے ہیں ــــ اور کبھی اپنی جبینوں ــــ ہتھیلیوں ــــ گھٹنوں اور پاؤں کے اطراف کو بچھا دیتے ہیں۔

تَجْرِیْ دُمُوْعُھُمْ عَلٰی خُدُوْدِھِمْ

اُن کے آنسو اُن کے رخساروں پر رواں ہوتے ہیں۔

وجبارِ عظیم کی تمجید کرتے ہیں اور اپنی گردنوں کو چھڑانے کے لئے اس کی پناہ لیتے ہیں ــــ یہ تو ان کی رات کی حالت ہے ــــ دن کو وہ نیک حکماء اور متقی علماء ہوتے ہیں ــــ ان کو ان کے پیدا کرنے والے کے خوف نے چھیل کر رکھ دیا ہے ــــ وہ پیالے کی طرح ہیں ــــ تو انہیں بیمار خیال کرے گا ــــ یا حواس باختہ تصور کرے گا ــــ حالانکہ وہ ایسے نہیں ہوتے ــــ بلکہ عظمت الٰہی اور اس کی حکومت کی سختی نے ان کو مدہوش کر رکھا ہے،

Marfat.com

جس سے ان کے دل اڑ گئے ہیں —— اور ان کی عقلیں جاتی رہی ہیں۔

''آگے چل کر فرماتے ہیں'' —— تو اُن میں سے جس کو دیکھے گا ——

قُوَّةً فِیْ دِیْنٍ، حَزْمًا فِیْ لَیْنٍ، اِیْمَانًا فِیْ یَقِیْنٍ، وَحِرْصًا عَلٰی عِلْمٍ، وَ فَهْمًا فِیْ فِقْهٍ، وَعَلَمًا فِیْ حِلْمٍ وَکَیْسًا فِیْ قَصْدٍ، وَقَصْدًا فِیْ غَنًی وَتَجَمُّلًا فِیْ فَاقَةٍ، وَصَبْرًا فِیْ شَفْقَةٍ، خُشُوْعًا فِیْ عِبَادَةٍ وَّرَحْمَةً لِمَجْهُوْدٍ، وَاِعْطَاءً فِیْ حَقٍّ، وَرِفْقًا فِیْ کَسْبٍ، وَ طَلَبَ حَلَالٍ، وَ نِشَاطًا فِیْ هُدًی، اِعْتِصَامًا فِیْ شَهْوَةٍ، لَا یَغُرُّهٗ مَاجَهِلَهٗ، وَلَا یَدُعُّ اِحْصَاءُ

''وہ دین میں قوی، نرمی میں محتاط، یقین میں مومن، علم کا حریص، فقہ میں فہیم، حلم میں علم، ارادے میں عقل مند، مال داری میں میانہ روی، فاقے میں صابر، شفقت میں مستقل مزاج، عبادت میں خشوع کرنے والا، غریب کے لئے رحمت، حق کی ادائیگی کرنے والا، کمانے میں نرم رو، حلال کا طلب گار، ہدایت میں کوشاں، خواہشات سے بچنے والا جہالت اسے دھوکہ نہیں دیتی، وہ اپنے عمل کا حساب کرنا نہیں چھوڑتا۔''

وہ عمل میں دھیما —— اپنے اعمالِ صالحہ کے متعلق خائف —— صبح کو اس کا کام ذکر الٰہی اور شب کو شکرِ الٰہی —— وہ غفلت کی نیند سے ڈرتے ہوئے رات گزارتا ہے —— اور صبح کو فضل و رحمت حاصل کرنے سے خوش ہوتا ہے —— اسے باقی رہنے والی چیزوں سے رغبت ہوتی ہے اور فنا ہونے والی چیزوں سے رغبت نہیں رکھتے۔

وَقَدْ قَرَنَ الْعِلْمَ بِالْعَمَلِ وہ علم و عمل اور علم و حلم کو ملائے رکھتا ہے۔

Marfat.com

وَالْعِلْمَ بِالْحِلْمِ

دَائِمًا نِشَاطُهٗ	اس کی کوشش دائمی ہوتی ہے
بَعِيْدًا كَسْلُهٗ	سستی اس سے دور رہتی ہے
قَرِيْبًا اَمَلُهٗ	اس کی امید قریب ہوتی ہے
قَلِيْلًا زَلَلُهٗ	اس کی لغزشیں تھوڑی ہوتی ہیں
مُتَوَقِّعًا اَجَلُهٗ	اس کی موت متوقع ہوتی ہے
عَاشِقًا قَلْبُهٗ	اس کا دل عاشق ہوتا ہے
شَاكِرًا رَبَّهٗ	اور اپنے ربّ کا شاکر ہوتا ہے
قَانِعًا نَفْسَهٗ	اس کا نفس قناعت پسند ہوتا ہے
مُحَرِّزًا دِيْنَهٗ	وہ اپنے دین کو بچانے والا ہوتا ہے
كَاظِمًا غَيْضَهٗ	اپنے غصے کو پینے والا ہوتا ہے
اٰمِنًا مِنْهُ جَارُهٗ	اس سے اس کا پڑوسی امن میں ہوتا ہے
سَهْلًا اَمْرُهٗ	اس کا معاملہ آسان ہوتا ہے
مَعْدُوْمًا كِبْرُهٗ	اس میں تکبر نہیں ہوتا۔
بَيِّنًا صَبْرُهٗ	اس کا صبر واضح ہوتا ہے۔
كَثِيْرًا ذِكْرُهٗ	اس کا ذکر کثیر ہوتا ہے۔
لَا يَعْمَلُ شَيْئًا مِّنَ الْخَبْرِ رِيَاءً	وہ کوئی نیکی کا کام ریا کاری سے نہیں کرتا۔
وَلَا يَتْرُكُهٗ حَيَاءً	اور نہ ہی اسے شرم کی وجہ سے چھوڑتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ شِيْعَتُنَا وَاَحِبَّتُنَا وَمِنَّا وَمَعَنَا اَهٰٓؤُلَآءِ شَوْقًا عَلَيْهِمْ

Marfat.com

یہ لوگ ہیں ہمارے شیعہ ہمارے محبّ ہیں، ہم میں سے ہیں اور ہمارے ساتھ ہیں ——— خبردار رہو! ——— ان لوگوں سے ملاقات کا مجھے شوق ہے۔

الصواعق المحرقہ ص ۲۳۶، ۲۳۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان سنِ اشاعت ۱۹۸۵ء

مندرجہ بالا مولائے کائنات کے ارشاد پاک کو بار بار پڑھیں اور غور فرمائیں ——— آپ علیہ السلام نے اپنے گروہ کی علامات بیان فرمائی ہیں۔ علامہ ابنِ حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ——— کہ جب آپ یہ تقریر فرما چکے تو ——— جناب ہمام بن عباد بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نہایت متقی اور عابد و زاہد تھے نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے اور داعی اجل کو لبیک کہا اور جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی ———

حضور مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے ساتھیوں سمیت ان کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی اور اس کے لئے دعا فرمائی۔

ہے کوئی شیعانِ حیدر کرار کہلوانے والوں میں سے ایسا کوئی شخص جو اس معیار پر پورا اترے؟ ——— ہے کوئی امر الٰہیہ پر عمل کرنے والا؟ ہے کوئی عارف باللہ ——— صاحب فضیلت ——— صاف گو، اور اطاعتِ خداوندی میں سرشار؟ ——— ہے کوئی قرآنی آیات کو سنوار سنوار کر پڑھنے والا؟ ———

تبرا بازی ——— زنجیر زنی ——— لعن و نفرین اور طعن و تشنیع کے سوا بھی کچھ یاد ہے؟ ——— ہے کوئی دین میں قوی؟ ——— ہے کوئی حلم میں علیم ——— ہے کوئی ارادے میں عقل مند ——— فاقے میں صابر، شفقت میں مستقل مزاج؟ ——— ذکر حسین علیہ السلام کا لاکھوں میں سودا کرنے والو! ——— ذکرِ حسین علیہ السلام کا سلیقہ بھی آتا ہے یا نہیں ——— رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بتول کی پاک بیٹیوں کے اسمائے گرامی باوضو، سر ڈھانپ کر اور آنکھیں

Marfat.com

بند کر کے زبان پر لانے کا کسی نے سبق پڑھایا ہے یا نہیں؟ —— کیا اپنے اساتذہ سے گالیوں کے سوا بھی کوئی چیز سیکھی ہے یا صدیاں بیت جانے کے بعد بھی اسی طرح گزر بسر ہو رہی ہے؟

میرے مخاطب اہلِ ہوش و دانش اور معتدل مزاج رکھنے والے علماء ہیں —— ذاکر نما تبرائی کسی قسم کی مخلوق کو مخاطب کرنا شعور و آگہی کی توہین ہے —— امید کی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی حیدر کرار کے مذکورہ ارشاد پر ٹھنڈے دل سے غور کرے تو اسے مودّتِ اہلِ بیت علیہم السلام کا نور میسر آئے گا —— رسولِ کریم کے گھر والوں کا —— دلوں میں ادب و احترام پیدا ہوگا —— اور اندازِ تخاطب میں ادب کے ساتھ ٹھہراؤ پیدا ہوگا —— چلتے چلتے ایک اور حدیث شریف دیکھتے چلیں —— اس حدیث کے راوی مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

حدیث نمبر ۴۹

گروہِ علی علیہ السلام شادمان ہوگا

حضرت حیدر کرار کرم اللہ وجہہ نے منادی کرا کے لوگوں کو جمع ہونے کو کہا جب لوگ آ گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

اِنَّ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: —— یَا عَلِیُّ اِنَّكَ سَتَقْدِمُ عَلَی اللّٰهِ وَ شِیْعَتُكَ رَاضِیْنَ مَرْضِیِّیْنَ ۔ وَیَقْدَمُ عَلَیْهِ عَدُوُّكَ غِضَابًا مُقْمَحِیْنَ ثُمَّ جَمَعَ عَلِیٌّ یَدَهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ یُرِیْهِمُ الْاِقْمَاحُ

(مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں) میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اے علی علیہ السلام! —— تو اللہ کے پاس آئے گا، اور تیرا گروہ

Marfat.com

راضی اور پسندیدہ ہوگا، اور تیرے دشمن اس کے سامنے غضبناک ہو کر جکڑے ہوئے ہوں گے، پھر مولا علی علیہ السلام نے ان کے جکڑے ہوئے ہونے کی کیفیت دکھانے کے لئے اپنا ہاتھ گردن پر رکھا (یعنی جس طرح دُشمنانِ علی جکڑے ہوئے ہوں گے وہ پورا نقشہ بنا کر لوگوں کو دکھایا کہ اس صورت میں جکڑے ہوئے ہوں گے کہ ان کے ہاتھ ان کی گردنوں پر باندھے ہوئے ہوں گے۔)

(الصواعق المحرقہ ص ۲۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد لکھتے ہیں۔

وَ شِیْعَتُہٗ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ لِاَنَّهُمُ الَّذِیْنَ اَحَبُّوْهُمْ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا غَیْرُهُمْ فَاَعْدَاؤُهٗ فِی الْحَقِیْقَةِ

کہ آپ کرم اللہ وجہہ کے شیعہ ''صرف'' اہلسنّت ہیں، کیونکہ وہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان سے محبت رکھتے ہیں اور دوسرے لوگ حقیقت میں ان کے دشمن ہیں۔

(الصواعق المحرقہ ص ۲۳۶ مطبوعہ المکتبہ العلمیہ بیروت لبنان)

مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا گروہ —— وہ ہے جو مذکورہ بیان کردہ علامات اور فقر کے معیار پر پورا اُترے —— وہ میرے نزدیک امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر —— شیخ الاسلام والمسلمین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر شریعت حافظ علامہ خواجہ محمد حمید الدین سیالوی تک ہے —— غوث پاک بغدادی —— داتا علی ہجویری —— خواجہ بہاؤالدین نقشبندی —— خواجہ شہاب الدین سہروردی —— خواجہ ابوالحسن شاذلی —— خواجہ جنید بغدادی —— پیر چراغ حسین چشتی رضی اللہ عنہم جیسے عظیم المرتبت لوگ ہیں ——

Marfat.com

جن کی مساعی جمیلہ سے زمین کے کونے کونے میں اسلام کا نور اور محبتوں کی خوشبو پہنچی۔

قارئین کرام! ـــــ سیّد العرب، مولائے کائنات، حیدرِ کرار کے مذکورہ ارشاد میں فقر و تصوفِ اسلامی کی ایک پوری کائنات سمائی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور حکمتوں کا ایک پورا جہاں اپنی مکمل آب و تاب کے ساتھ نظر آتا ہے ـــــ آپ اگر اس ارشاد کے ایک ایک لفظ پر غور فرمائیں گے تو آپ کے سامنے باطن میں بسی ہوئی دنیا کے چھپے ہوئے رازہائے سربستہ کھلتے جائیں گے اور حقیقتوں کے دروازے، وا ہوتے جائیں گے اور ظاہر بینوں کو نظر نہ آنے والے اسرار عیاں ہوتے جائیں گے۔

غامدیت جیسی پر اسرار شیطنت سے بچنے کے لئے اسلامی تصوف، جو اسلام کی رُوح کے مترادف ہے کا گہرا مطالعہ بہت ضروری ہے ـــــ تصوف کے خلاف زبان درازی کرنے والے سن لیں، کہ متصوفین نے جو کارنامے انجام دیئے وہ ظاہری علماء کے بس کی بات نہیں ـــــ ہے کوئی ایسا خارجی ملا؟ ـــــ جس نے مختصر سے وقت میں ۹۹ لاکھ ہنود کو دینِ اسلام کے آسمان پر پہنچا دیا ہو ـــــ ہے کوئی ایسا ناصبی مولوی؟ ـــــ جس نے شیخ الاسلام خواجہ فریدالدین مسعود شکر گنج قدس سرہ العزیز جیسا رجل عظیم پیدا کیا ہو ـــــ ہے کوئی ایسا راسبی فاضل؟ ـــــ جس نے خواجہ سیّد نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز جیسے کامل مرد پیدا کیا ہو ـــــ

آج کے پُر آشوب دور میں تو یہ ہے ـــــ اسلام ہی کے نام پر، اسلام کے خلاف مختلف لیبل لگا کر مختلف قسم کی تحریکیں جنم لے رہی ہیں ـــــ اور وہ آہستہ آہستہ نہایت خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہیں ـــــ مذہبی حالات کی ابتری کا یہ عالم ہے ـــــ کہ خود علماء کے زُمرہ میں تصور کرنے والے جہلا دینِ اسلام کا حلیہ بگاڑنے میں ہمہ وقت

Marfat.com

مصروف ہیں ـــــ اور جن کا محبوب ترین مشغلہ حیات، اُمت میں افراتفری، قتل و غارت اور انتشار پھیلانا ہے ـــــ انتہائی افسوس کی بات یہ ہے کہ قرآن و سنت کے نام پر اہلِ اسلام کو گمراہ کر رہے ہیں ـــــ اور اسی روش پر چل کر اپنے اپنے فرقوں کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں ـــــ کتب تفاسیر و حدیث میں قطع و برید جیسے ظالمانہ اور قبیح ترین فعل کا ارتکاب کر رہے ہیں اور اس کام میں وہ دن رات مصروف ہیں ـــــ ان کا بس چلے تو قرآنی آیات میں تحریف کرنے سے بھی باز نہ آئیں ـــــ اللہ کریم ان کے شر سے اُمت مسلمہ کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

○ ـــــ بات چلی اور دُور نکل گئی ـــــ بات ہو رہی تھی اس شجرِ مقدس کی جس کی شاخ سیّدۃ نساء العٰلمین ـــــ جس کا شگوفہ حیدرِ کرار ـــــ اور جس کے پھل حسنین کریمین علیہم السلام ہیں ـــــ اسی سلسلے کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں ـــــ

حدیث نمبر ۵۰

شاخِ بار آور

حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ کہ ان کے پاس حضرت امام حسن مثنیٰ بن امام حسن ابنِ امام علی علیہم السلام نے ان کی صاحبزادی کے رشتے کا پیغام بھیجا ـــــ جناب مسور رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ـــــ کہ مجھے ملاقات کا وقت عنایت فرمائیں ـــــ بوقت ملاقات حضرت حسن مثنیٰ سے ان الفاظ میں گفتگو کی ـــــ

مَـا مِنْ سَبَبٍ وَّلَا نَسَبٍ وَّلَا صِهْرٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ ۔ وَلٰكِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ـــــ فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِنِّيْ يَبْسُطُنِيْ مَا يَبْسُطُهَا، وَ يَقْبِضُنِيْ مَا

Marfat.com

يَقْبِضُهَا، وَإِنَّهُ يَقْطَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاَنْسَابَ اِلَّا نَسَبِیْ وَ سَبَبِیْ وَتَحْتَكَ اِبْنَتُهَا ، وَلَوْ زَوَّجْتُكَ قَبَضَهَا ذٰلِكَ، فَذَهَبَ عَاذِرًا لَّهُ

نہ کوئی نسب نہ کوئی نسبت اور نہ کوئی سسرالی رشتہ، مجھے محبوب ہے سوائے آپ کے نسب وسبب اور سسرالی رشتہ کے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا بارآور شاخ ہے ہر وہ بات مجھے فرحت وخوشی دیتی ہے، جو اسے خوش کرے ''یعنی اس کی خوشی، میری خوشی ہے'' جو چیز اسے پریشان کرے، وہ میری پریشانی کا باعث ہے، اور یقیناً قیامت کے تمام نسب وسسرالی رشتے منقطع ہوجائیں گے —— سوائے میرے نسب وسبب کے —— چونکہ آپ کے عقد میں ان (زہراء پاک) کی بیٹی (بنت امام حسین) ہے اگر میں اپنی بیٹی آپ کے عقد میں دوں تو یہ امر ان کی پریشانی کا باعث ہوگا اور معذرت کر کے چلے گئے۔

(المعجم الکبیر (طبرانی) ج ۲۰ ص ۲۶ - حدیث نمبر ۳۰، مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی تخریج حمید عبدالمجید سلفی)

شجنۃ

شجنہ اس پھل دار ٹہنی کو کہتے ہیں جو سرسبز وشاداب اور گھنی ہو —— آقا علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی صاحبزادی سیّدہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو اپنی پھل دار شاخ فرمایا، اس ارشاد میں ہزاروں حکمتیں اور ان گنت معانی پائے جاتے ہیں —— ان میں سے ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد تا قیامت سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے چلے گی —— شجن کا ایک معنی وادی کی بلندی کا راستہ بھی ہے، کہ آپ علیہا السلام وہ شجنہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ جن کی طفیل تاریک اور بل کھاتی ہوئی

Marfat.com

ظلمت کی وادیوں سے نکل کر بلندی کے روشن جہاں میں قدم رکھا جا سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمانا کہ میری اس بیٹی کی خوشی، میری خوشی کا باعث اور اس کی پریشانی، میری پریشانی کا سبب ہے —— میری اس بیٹی کو پریشان کرنے والے سن لیں —— کہ اس کا انقباض، رنجیدگی، افسردگی یا اداسی میری طبع نبوت کو منقبض، رنجیدہ، افسردہ اور اُداس کر دیتی ہے —— اس کو پریشان کرنے والے در پردہ مجھے پریشان کرنے میں لگے ہوئے ہیں —— اس کے ساتھ دُشمنی، اصل میں میرے ساتھ دُشمنی ہے۔

میں سوال کرتا ہوں یزید کے وکلاءِ صفائی سے کہ جس پاک خاتون علیہا السلام کے بچوں کو تپتی ہوئی ریت پر، شعلے اُگلتی ہوئی زمین پر، اور آگ برساتے ہوئے آسمان کے نیچے بے دردی کے ساتھ ذبح کرنے والوں پر ناراض ہیں یا نہیں —— کیا اس پر رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوش ہیں یا ناراض! —— یقیناً ناراض ہیں اور جس پر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ناراض ہوں اس پر خدا کبھی راضی نہ ہوگا —— اور اس بات کی طرف آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی مرتبہ اشارہ فرمایا ہے۔

حضرتِ مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کے بیٹے حضرت حسن مثنیٰ علیہ السلام سے معذرت طلبی میں بھی یہی امر کارفرما تھا کہ چونکہ آپ کے گھر میں —— سیّدہ فاطمہ صغریٰ بنتِ امام حسین علیہ السلام ہیں —— اور یہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کی پوتی ہیں —— اس لئے میں خاتونِ قیامت کو ناراض و پریشان نہیں کرنا چاہتا —— اس سے معلوم ہوا کہ جنابِ مسور رضی اللہ عنہ کا عقیدہ تھا، کہ سیّدۂ کائنات کی برزخی حیات! —— ناسوتی حیات سے کئی گنا بڑھ کر ہے —— حضرتِ مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا کہ دنیا کا کوئی آپ کے نسب سے، اور کوئی نسبت آپ کی نسبت سے محبوب نہیں ہے —— لیکن

Marfat.com

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک کا پاس ہے —— اور بی بی پاک کی افسردگی کا خیال —— اس لئے معذرت طلب ہوں ——

○ —— اوپر والی حدیث میں نوری درخت نوری شاخ کا ذکر ہوا اسی شجرِ نور سے متعلق ایک اور حدیث شریف دیکھیں۔

حدیث نمبر ۵۱

اصلِ درخت اور شاخِ درخت

علامہ زماں حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث نقل فرمائی ہے لکھتے ہیں —— کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ خُلِقْتُ اَنَا وَاَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ اَصْلُهَا وَاَنْتَ فَرْعُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اَغْصَانُهَا فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

اے علی! میری اور تمہاری تخلیق ایک ہی درخت سے ہوئی ہے۔ میں اس کی جڑ ہوں، تم اس کی شاخ ہو۔ حسن اور حسین علیہما السلام اس کی ڈالیاں ہیں، جو شخص اس کی ڈالیوں سے لٹک جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔"

نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۴ مطبوعہ مصطفیٰ بابی حلبی مصر نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۱۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا —— کہ اے علی علیہ السلام! —— میں اور تو ایک ہی درخت سے پیدا ہوئے ہیں —— میں جڑ —— تو شاخ ہے —— حسن و حسین علیہما السلام اس شاخ سے نکلی ڈالیاں ہیں —— اور جو اِن ڈالیوں سے لٹک جائے وہ جنت میں داخل ہوگا —— یہ بات صاف اور واضح ہے کہ حسنین کریمین کے دامانِ کرم سے

Marfat.com

وابستگی ہر مسلمان کے لئے بخشش کا وسیلہ ہے ــــ روحانی بلندیوں کا ذریعہ ــــ طمانیت قلبی کا باعث اور سرمایۂ سوز و گداز کے ملنے کا سبب ہے ــــ اس لئے خود کو اس بستانۂ گدا نواز سے وابستہ رکھنا اہلِ حق کے لئے بہت زیادہ ضروری ہے ــــ خاتونِ جنت کی چوکھٹ وہ چوکھٹ ہے جہاں شاہانِ زمانہ بھی دامن پھیلائے سر جھکائے کھڑے رہتے ہیں۔ یہ وہ ایوانِ فیض بار ہے جہاں اللہ کے نوری فرشتے خدمت گار بن کر حاضری دیتے ہیں۔

دخترِ سلیمان علیہ السلام

مفسر قرآن علامہ ملا معین الدین بن شرف الدین حاجی محمد فراہی، ہروی المعروف واعظ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۰۷ء) اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ'' میں روایت نقل فرماتے ہیں ــــ لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی بیٹی کے لئے بڑا ہی گراں قدر جہیز تیار کیا ــــ اپنے داماد کے لئے زرین تاج تیار کرایا، اس تاج میں سات سو گوہر نایاب مزین فرمائے ــــ یہ واقعہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے سنا اور گھر آ کر سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے پاس بیان کیا ــــ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دل میں خیال آیا ــــ کہ شاید علی علیہ السلام کے دل میں گمان ہوگا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی بیٹی اور داماد کو اتنا جہیز اور تاجِ زرّیں دیا ــــ مگر دوسری طرف پیغمبر آخر الزماں ہیں جنہوں نے اپنی بیٹی اور داماد کو بجز فقر و فاقہ کے کچھ نہیں دیا ــــ ایک نبی علیہ السلام نے اپنے داماد کو اتنا بڑا تاج ــــ اور ایک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے داماد کو بجز صبر و قناعت کچھ نہیں دیا ــــ یہ خدشہ حضرتِ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے کسی سے بیان نہیں فرمایا ــــ حتیٰ کہ آپ علیہا السلام کا انتقال ہو

Marfat.com

گیا۔۔۔۔ انتقال کے بعد حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ نے حضرتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ جنت کے صدرِ اعلیٰ پر جلوہ فرما ہیں۔۔۔۔ نوری اور حوری سب کے سب آپ علیہا السلام کی خدمت میں مامور ہیں۔۔۔۔ ایک لڑکی نہایت ہی حسن وخوبی سے آراستہ اور زیورات سے معمور ایک سنہری طشت ہاتھ میں اٹھائے ہوئے سیّدہ فاطمۃ الزہراء کی خدمت میں پیش کر رہی ہیں۔۔۔۔ وہ اس بات کی منتظر تھی۔۔۔۔ کہ حضرت سیّدہ ایک نگاہ ادھر اٹھائیں۔۔۔۔ تو یہ طشت قدموں پر نثار کرے۔۔۔۔ حضرت علی علیہ السلام نے سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا ''اے بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' یہ لڑکی کون ہے؟ ۔۔۔۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیٹی ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے میری خدمت کے لئے مقرر کیا ہے۔۔۔۔ دنیا میں جو اندیشہ میرے دل میں پیدا ہوا تھا ۔۔۔۔ آج اللہ تعالیٰ اس کا ازالہ فرما رہے ہیں۔۔۔۔ قیامت کے دن لوائے حمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے کیا جائے گا۔۔۔۔ اور ایک فرشتہ کہے گا۔۔۔۔ علی علیہ السلام!۔۔۔۔ یہ تاج زیادہ اچھا ہے۔۔۔۔ یا وہ تاج جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے داماد کو دیا تھا ۔۔۔۔ آپ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پاس اس تاج کا بڑے تعجب سے ذکر کر رہے تھے۔

(مدارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ (مترجم) ج اوّل ص ۲۴۶، ۲۴۷ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور پاکستان)

یہ ایک شمہ ہے سیّدۂ کائنات کے آسمانِ عظمت میں سے۔۔۔۔ بی بی پاک نے ناسوتی زندگی میں فقر وفاقہ کو اپنائے رکھا۔۔۔۔ اور دنیاوی آسائشوں سے دور رہیں۔۔۔۔ اللہ کریم نے آپ کو ایسی شان سے نوازا کہ آپ کو تمام جہان کی عورتوں کی سرداری کا تاج عطا فرمایا۔۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جنہیں اللہ رب العزت نے تاجِ نبوت کے ساتھ ساتھ، ساری زمین کا تختِ شاہی بھی عطا فرمایا۔۔۔۔ اور ان کی صاحبزادی کو سیّدۂ کائنات کی کنیزوں میں شامل فرما کر ایک عظیم ترین اعزاز سے نوازا۔۔۔۔

Marfat.com

زہراء ــــ مریم ــــ جنت کا کھانا

ــــ قرآنی شہادت

قرآنِ مجید

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت مریم سلام اللہ علیہا کو جنت سے رزق بے موسم کے پھل دیئے جاتے تھے ــــ ارشادِ خداوندی ہے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ج قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ط قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

''جب جاتے مریم کے پاس زکریا (علیہ السلام اس کی) عبادت گاہ میں (تو) موجود پاتے، اس کے پاس کھانے کی چیزیں (ایک بار) بولے اے مریم علیہا السلام! کہاں سے تمہارے پاس آتا ہے یہ (رزق) مریم علیہا السلام بولیں یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے حساب۔ (پارہ ۳ سورۂ آلِ عمران آیت نمبر ۳۷)

جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام کے پاس جاتے تو ان کے ہاں طرح طرح کے پھل پاتے ــــ گرمیوں کے پھل سردیوں میں ــــ اور سردیوں کے پھل گرمیوں میں ــــ یہ حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت ہے ــــ منکرینِ کرامت کو چاہئے کہ وہ قرآن کی تمام آیات پر پختہ ایمان رکھیں۔

Marfat.com

خاتونِ جنت کے لئے جنت کا کھانا

مفسرینِ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت مریم کو جو رزق دیا جاتا تھا وہ جنت کے پھل ہوتے تھے ـــــ اور اس طرح اسی آیت کے تحت مفسرین نے سیّدہ کائنات سے متعلق ایک روایت نقل فرمائی ہے، جس میں تھوڑا سا لفظی اختلاف ہے ـــــ مفہوم سب کا ایک ہی ہے۔

امام ابو یعلیٰ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چند روز کھانا تناول نہ فرمایا ـــــ آپ اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لائے، مگر ان کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ پائی ـــــ پھر آپ اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، مگر ان کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ پائی ـــــ پھر آپ اپنی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا بیٹی! کیا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے جسے میں تناول کروں، کیونکہ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔

ملکہ صبر و رضا، سیّدۃ نساء سلام اللہ علیہا نے عرض کی ـــــ میرے پاس اس وقت کھانے کے لئے کچھ نہیں ـــــ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہراء کے گھر سے باہر تشریف لے آئے ـــــ تو سیّدہ کی ایک پڑوسن نے آپ کی خدمت میں دو روٹیاں اور گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا ـــــ سیّدہ نے اس عورت سے وہ کھانا لے کر اسے برتن میں رکھ لیا ـــــ یوں گویا ہوئیں۔

وَاللّٰہِ لَاُوْثِرَنَّ بِھٰذَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَنْ عِنْدِیْ

خدا کی قسم میں اس کھانے کے بارے میں اپنے آپ پر اور گھر والوں پر

Marfat.com

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترجیح دوں گی۔

حالانکہ آپ علیہا السلام کے سب گھر والے سخت بھوک میں مبتلا تھے ——— سیّدہ علیہا السلام نے اپنے دونوں بیٹوں حسن، حسین علیہما السلام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ——— تو سرکار علیہ السلام واپس تشریف لائے ——— سیّدہ بتول نے عرض کیا ———

بِاَبِیْ وَاَنْتَ اُمِّیْ، قَدْ اَتَی اللّٰہُ بِشَیْءٍ قَدْ خَبَأْتُہٗ لَکَ

''میرے ماں، باپ آپ پر قربان، اللہ تعالیٰ نے ایک چیز عطا فرمائی ہے، جسے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے چھپا رکھا ہے۔''

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— اے بیٹی! ——— اس پیالے کو میرے پاس لے آؤ ——— مخدومہ کائنات نے وہ پیالہ اٹھایا۔

فَکَشَفَ عَنِ الْجَفْنَةِ فَاِذَا ھِیَ مَمْلُوْءَةٌ خُبْزًا وَّ لَحْمًا فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلَیْھَا بُھِتَتْ وَ عَرَفَتْ اَنَّھَا بَرَکَةٌ مِّنَ اللّٰہِ

''اور پھر'' اس پیالے سے پردہ ہٹایا تو وہ روٹیوں اور گوشت سے بھرا ہوا تھا، جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا نے جب یہ دیکھا تو حیران ہو گئیں اور جان گئیں کہ یہ سب اللہ کریم کی برکت سے ہوا ہے۔

سیّدہ کریمہ نے یہ دیکھ کر اللہ کی حمد وثنا کی ——— اور کھانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا ——— سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس کھانے کو دیکھا تو اللہ جل جلالہ کی حمد وثنا بیان کی ——— اور فرمایا:

مِنْ اَیْنَ لَکِ ھٰذَا یَا بُنَیَّةُ؟

Marfat.com

اے بیٹی! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ہے؟

سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی —— ابا جان!

هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کریم کی حمد وثناء بیان کی۔

پھر فرمایا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَكِ شَبِیْهَةً سَیِّدَةَ نِسَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَاِنَّهَا كَانَتْ اِذَا رَزَقَهَا اللّٰهُ رِزْقًا فَسُئِلَتْ عَنْهُ —— قَالَتْ: —— هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

تمام تر تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے تجھے بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار کی طرح بنایا ہے —— کیونکہ جب اللہ تعالیٰ انہیں پاکیزہ رزق عطا فرماتا ہے، اور ان سے پوچھا جاتا کہ یہ رزق کہاں سے آتا ہے؟ تو آپ جواب دیتیں، کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

سیّد عالم حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی المرتضیٰ —— امام حسن —— امام حسین —— ودیگر تمام گھر والوں کو بلایا —— اور وہ طعام کھانے کا حکم دیا

فَاَكَلُوْا وَاشْبَعُوْا وَبَقِیَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ فَاَوْسَعَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلٰی جِیْرَانِهَا

Marfat.com

تمام گھر والوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور کھانا اسی طرح باقی رہا، سیّدہ عالم فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے اسے پڑوسیوں میں تقسیم کر دیا۔

دو روٹیاں اور ایک ٹکڑا گوشت —— یہ زیادہ سے زیادہ ایک یا دو آدمیوں کے لئے ہوتا ہے —— امہاتُ المومنین سمیت تمام اہلِ خانہ کا سیر ہو کر کھانا —— اور پھر برتن کا طعام سے بھرا ہوا ہونا —— بی بی پاک سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی ان کرامات میں سے ہے جو بنی اسرائیل کی سردار بی بی مریم کو عطا کی گئیں —— اہلِ مودّت کے نزدیک تو سیّدۂ عالم کا ہر قدم کرامت اور ہر لفظ عبادت ہے۔

دُعائے رسول

مفسرِ قرآن علامہ ملا حسین رحمۃ اللہ علیہ واعظ کاشفی علامہ معین کی معارج النبوۃ کے حوالے سے لکھتے ہیں —— کہ ایک روز حضور سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے گھر میں تشریف لائے اور پوچھا —— بیٹی! —— کیسی گزر بسر ہو رہی ہے —— جناب سیّدہ نے عرض کی —— ابا جان! —— تین روز سے میں نے، میرے بیٹوں اور ان کے باپ نے کچھ نہیں کھایا —— بلکہ ہم تک کھانے کی خوشبو تک نہیں پہنچی ——

حضور رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے —— اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی ——

(۱) تفسیر الدر المنثور فی التفسیر الماثور (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) ج ۲ ص ۳۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

(۲) تفسیر روح البیان فی تفسیر القرآن (امام حقی رحمۃ اللہ علیہ) ج ۲ ص ۳۱ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۳ء

(۳) التفسیر المظہری (قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی) ج ۲ ص ۴۳، ۴۴ مطبوعہ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ پاکستان

(۴) تفسیر —— الکشاف (علامہ محمود بن عمر ابو القاسم زمخشری) ج اول ص ۲۷۵ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ، کَمَا اَنْزَلْتَ عَلٰی مَرْیَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ

''اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واہلِ بیت محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین پر اسی طرح غیب سے رزق نازل فرما، جس طرح تو نے مریم بنت عمران پر نازل فرمایا تھا۔''

دُعا کے بعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کو فرمایا ـــــ بیٹی! ـــــ ذرا اپنے باورچی خانے کی طرف دیکھو! ـــــ کہ تمہیں کیا نظر آتا ہے ـــــ جناب سیّدہ زہراء روانہ ہوئیں تو آپ کے پیچھے پیچھے حضرت حسن علیہ السلام اور جناب حسین علیہ السلام بھی باورچی خانے میں پہنچ گئے ـــــ وہاں جا کر دیکھا تو ایک خوبصورت جواہر نگار پیالہ ثرید سے بھرا ہوا رکھا ہے اور اس پر بھنے ہوئے گوشت کے ٹکڑے رکھے ہیں ـــــ جن میں سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے ـــــ جنابِ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا نے وہ پیالہ اٹھایا اور باہر لا کر اپنے بابا کے حضور پیش کر دیا ـــــ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔

کُلُوْا بِاِسْمِ اِلٰہِ مُحَمَّدٍ

خدائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر کھانا شروع کرو۔

پس حضور رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ـــــ علی کرم اللہ وجہہ ـــــ فاطمہ سیّدۃ النساء ـــــ حسن مجتبیٰ ـــــ حسین شہید کربلا علیہم السلام نے اس پیالے سے کھانا تناول فرمایا۔

ـــــ ایک روایت کے مطابق یہ پاکیزہ طعام سات روز تک باقی رہا اور یہ تمام خانہ

Marfat.com

رسول کے افراد ہر روز صبح وشام اس میں سے کھاتے رہے، مگر اس پیالے میں ذرہ برابر بھی کمی نہ ہوئی —— ساتویں روز حضرت امام حسن علیہ السلام اس میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر باہر نکلے تو ایک یہودی عورت نے آپ سے پوچھا، کہ یہ گوشت آپ کو کہاں سے ملا ہے؟ —— امام حسن علیہ السلام نے فرمایا —— اللہ کریم نے ہمیں غیب سے بھیجا ہے —— اس یہودیہ نے کہا —— آپ یہ لقمہ مجھے عطا کردیں —— امام حسن علیہ السلام نے اپنی سخاوت آگیں جبلت کی بنا پر وہ لقمہ اس عورت کے حوالے کرنے کے لئے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا، تو وہ لقمہ آپ کے ہاتھ سے غائب ہوگیا —— اور اس کے ساتھ ہی سیّدہ کریمہ سلام اللہ علیہا کے باورچی خانے سے وہ پیالہ بھی اٹھالیا گیا —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس واقعہ پر مطلع ہوکر ارشاد فرمایا اگر اسی طرح دوسروں پر اس کھانے کا اظہار نہ کیا جاتا تو تمام زندگی ختم نہ ہوتا۔ (روضۃ الشہدا ص ۱۳۳ مطبوعہ خیابان بوذر جمہری تہران ایران)

با یہودے چادرِ خود را فروخت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں —— بنی سلیم قبیلے کا ایک اعرابی دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور آتے ہی گستاخانہ انداز میں خرافات بکنے لگا —— ماہتابِ رسالت کے گرداگرد ستاروں کی طرح جھرمٹ لگا ہوا تھا —— انہوں نے اس اعرابی کی بے باکانہ گفتگو سنی تو سب کے چہرے آتشِ غضب سے سرخ ہوگئے —— جنابِ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتہائی غیظ کے عالم میں تلوار کھینچ لی اور اس گستاخ کا سر قلم کرنے لگے —— مگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمینی کو ایسا کرنا ناگوار ہوا —— اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منع فرمایا —— عمر رضی اللہ عنہ! —— اے

Marfat.com

چھوڑ دو، یہ ناسمجھ ہے — رحمتِ دوعالم کا حسنِ اخلاق دیکھا تو اعرابی نے آنکھیں نیچی کر لیں، اور آپ کے قدموں میں گر گیا — اور بصد ادب کہنے لگا — اے شہنشاہِ مملکت رحم وکرم میرا نام بھی اپنے غلاموں میں شامل کر لیجئے — آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے اسے حلقہ بگوش اسلام کر لیا۔

توحید ورسالت کا اقرار کر لینے کے بعد اس اعرابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں انتہائی مفلس وقلاش اور نادار ومحتاج ہوں، خود بھی بھوکا ہوں اور میرے اہل وعیال بھی بھوکے ہیں — میری یہ مصیبت دور فرمائی جائے — شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا — کون ہے وہ جو اس شخص کو اُونٹ پیش کرے — ارشادِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سنا تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گردن خم کر کے کھڑے ہو گئے — اور عرض کی آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! — میرے پاس ایک ہی ناقہ ہے — سو وہ میں اسے ابھی لائے دیتا ہوں —

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا — کون ہے جو اس کے ننگے سر کو چھپائے — مولائے کائنات سیّدنا حیدرِ کرار کرم اللہ وجہہ اُٹھے اور سر اقدس سے اپنا عامہ اُتار کر اس کے سر پر رکھ دیا — اور خود معمولی کپڑے سے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا — پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا — کون ہے جو اس کے اہل وعیال کے لئے کھانے کا انتظام کرے — تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے — یہ اسلام کا وہ سخت ترین دور تھا، جب اصحابِ صفہ اور دیگر حضرات کو کئی کئی وقت پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا تھا۔

لباس کی کمی اور غربت کا یہ عالم تھا کہ سارے جسم کو صرف معمولی چادر سے ڈھانپنا

Marfat.com

پڑتا —— بہرصورت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سنا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر حسرت ٹپکنے لگی —— سبھی کے دل میں یہ خیال بار بار کروٹیں لے رہا تھا، کہ کاش آج ہمارے پاس غلہ ہوتا تو محبوبِ کبریا کی خوشنودی بھی حاصل ہو جاتی اور تعمیل ارشاد بھی کر لیتے۔

مجلس میں حاضر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش دیکھا تو تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ اپنے ساتھ لے جاؤ اور دیگر مہاجرین وانصار صحابیوں کے گھروں میں جاؤ جہاں سے جو کچھ بھی دستیاب ہو، لے کر اسے دو۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤدبانہ اُٹھ کھڑے ہوئے، اعرابی کو ساتھ لیا، جو صحابہ رضی اللہ عنہم دربارِ رسالت میں موجود نہیں تھے۔ان کے گھروں میں پھرنا شروع کر دیا —— مگر ہر طرف سے مایوسی ہوئی تو حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دل میں خیال کیا کہ اب اس آستانۂ عطا —— اور بحرِ سخا کی طرف چلنا چاہئے —— جہاں سے مایوسی کا امکان ہی نہیں ——

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اعرابی کو ساتھ لئے ہوئے آستانۂ زہراء پر حاضر ہو گئے —— سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا پردے کی اوٹ سے ان کی آمد کا مطلب دریافت فرمایا —— تو جنابِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے سارا حال من وعن عرض کر دیا —— سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی نے دروازے پر سائل کو دیکھا —— تو جذبۂ سخاوت جوش میں آ گیا —— گھر میں بھی اچھی طرح نظر دوڑائی —— مگر وہاں اللہ کے نام کے سوا کوئی چیز نظر نہ آئی —— بس صرف آپ کی اپنی ایک چادر مقدس تھی —— بار بار نظر اٹھتی تھی

Marfat.com

اوراس ردائے پاک پر آ کر ٹھہر جاتی تھی۔

بظاہر کسی کو چادر عطا کر دینا بڑی معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے ـــــ مگر جب گھر میں صرف ایک ہی چادر ہو، اور وہ بھی اس پردہ نشیں کی چادر جس کے رُخ انور کی طرف فرشتے بھی نظر نہ اُٹھاتے ہوں ـــــ جو کئی دن تک بھوکی تو رہ سکتی ہو ـــــ مگر پردہ کی طرف سے ایک لمحہ بھی کوتاہی نہ فرماتی ہو ـــــ اس کا سائل کو اپنی چادر عطا فرما دینا بہت بڑی بات ہے۔

بہرحال آپ علیہا السلام نے اللہ کا نام لے کر ردائے مقدسہ اٹھائی اور جناب سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما کر ـــــ کہا اسے شمعون یہودی کے پاس لے جائیں ـــــ اسے کہنا کہ یہ بنت علیہا السلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر ہے اسے خرید لو، اور اس کی قیمت کا جو غلہ آتا ہے اسے اعرابی کو دے دو ـــــ جناب سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ردائے زہراء کو تعظیماً آنکھوں سے لگایا ـــــ اور شمعون یہودی کے پاس لے گئے ـــــ اسے چادر دے کر فرمایا ـــــ کہ یہ چادر خرید لو، ـــــ اور اس کے عوض جتنا غلہ بنتا ہے اس سائل کو دے دو ـــــ شمعون نے پوچھا ـــــ آپ یہ چادر کہاں سے لائے ہیں؟ ـــــ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں اعرابی کی آمد اور حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے چادر عطا فرمانے کا پورا واقعہ سنا دیا۔

شمعون یہودی نے یہ واقعہ سنا تو تڑپ کے رہ گیا ـــــ اس نے کہا جس شخص کی بیٹی کا یہ کردار، اور ایثار ہے ـــــ وہ شخص بلاشبہ خدا تعالیٰ کا سچا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ـــــ میں اس کی رسالت پر صدقِ دل سے ایمان لاتا ہوں، آپ سب سے پہلے مجھے مسلمان کریں، باقی کام بعد میں ہوگا ـــــ پھر وہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر

Marfat.com

مشرف بہ اسلام ہوئے —— بعدازاں اس نے کثیر مقدار میں غلہ بھی اس شخص کو دیا —— اور جنابِ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے گھر بھی ہدیۃً غلہ وغیرہ بھیج کر نہایت ادب و احترام کے ساتھ آپ کی چادرِ مبارک واپس کردی۔

ردائے فاطمہ سلام اللہ علیہا تو سرمایہ عصمت کائنات تھی —— غیرت خداوندی کب گوارا کرسکتی ہے کہ جس فاطمۃ الزہراء کے پردے کا تحفظ کرتے ہوئے قیامت کے دن تمام دنیا کی نگاہیں نیچی کرنے کا حکم دیا جائے گا —— اس فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے سر کی ردا فروخت ہوجائے —— دیکھنا تو یہ ہے —— کہ جنابِ سیّدۃ فاطمۃ الزہراء کی سخاوت —— اور سائل نوازی کا مقام کس قدر بلند ہے۔ اسی مقام پر ترجمانِ اہلسنّت حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ——

مزرعِ تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اُسوۂ کامل بتول
بہرِ محتاجے دلش آں گونہ سوخت
با یہودے چادرِ خود را فروخت

(۱) تسلیم و رضا کی کھیتی کی پیداوار، اور ماؤں کے لئے کامل ترین نمونہ سیّدہ زہراء بتول ہیں۔

(۲) ایک حاجت مند کے لئے آپ کا دل اس طرح تڑپ اُٹھا —— کہ آپ نے اپنی پاک چادر ایک یہودی (شمعون) کے پاس فروخت کردی۔

(۱) البتول ص ۱۹۰ تا ۱۹۴ —— مطبوعہ چشتی کتب خانہ فیصل آباد۔ سن اشاعت فروری ۲۰۰۴ء (علامہ صائم چشتی)

(۲) اسرارِ خودی ص ۱۵۳ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، کراچی، سن اشاعت فروری ۱۹۹۰ء (ڈاکٹر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

○—— علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے خاتونِ جنت کی اس منقبت میں پوری عقیدت کے ساتھ انیس اشعار لکھے ہیں اور ہر شعر اپنے اندر معانی کا ایک پورا جہاں بسائے ہوئے ہے—— علامہ کے چار اور اشعار ہدیہ قارئین کرتا ہوں، تاکہ مملکت نور کی ملکہ کے ساتھ علامہ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدتوں کا کچھ اندازہ ہو سکے—— اور اس گدا نواز گھرانے کی طفیل ہماری ان گنت خطاؤں کا کفارہ بن جائیں—— اور کل قیامت کے دن شفاعت کی بھیک کے لئے دامن پھیلا سکیں——

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں——

نوری و ہم آتشی فرمانبرش
گم رضایش در رضائے شوہرش

''نوری فرشتے اور جنات سب آپ علیہا السلام کے فرماں بردار و غلام تھے —— اور آپ کی رضا اپنے شوہر کی رضا میں تھی''——

آں ادب پروردۂ صبر و رضا
آسیا گردان و لب قرآں سرا

آپ علیہا السلام صبر و رضا کی پرورش کی ہوئی تھیں—— آپ علیہا السلام چکی پیستی تھیں، لیکن لب زبان پر قرآنِ پاک کی تلاوت ہوتی تھی''——

گریہ ہائے اُو زبالیں بے نیاز
گوہر ، افشاندے بدامانِ نماز

''آپ علیہا السلام کا گریہ تکیہ سے بے نیاز تھا (یعنی تنگیٔ حالات کے باوجود بھی آپ نے کبھی آنسو نہیں بہائے) —— لیکن نماز کی حالت میں آپ

Marfat.com

کے آنسو موتیوں کی طرح گرتے تھے۔

وفات سیدہ

سیّدہ نساء العلمین سلام اللہ علیہا کے وصال مبارک کی تاریخ میں مورخین کا اختلاف ہے لیکن تحقیق شدہ امر یہ ہے کہ آپ نے اپنے والد ماجد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ھ کو دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرما گئیں۔

تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ وَّدَفَنَهَا عَلِيٌّ لَيْلًا (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۳)

سیّدہ کے آخری لمحات

ایک روز مولا علی کرم اللہ وجہہ حجرہ سیّدہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ سیّدہ نے اپنے ہاتھ مبارک سے آٹا گوندکر کچھ روٹیاں پکائی ہیں اور خود ہی اپنے بچوں کے کپڑے دھو رہی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس صورت پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا: اے مخدومۂ دو جہاں، اے معصومہ آخر الزماں اے بلقیس حجرۂ تقدیس و کمال، اے آسیہ عالم تکمیل و کمال، اے فاطمۃ الزہرا! میں نے آپ کو اس عرصہ میں ایک بار بھی دنیا کے دو کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جب کہ آپ ایسے تین کاموں میں مصروف ہیں۔ اس میں کیا حکمت اور کیا راز ہے؟ جنابہ سیّدہ نے یہ بات سنی تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا اے شہسوار عرصۂ لافتیٰ، اے طراز حلہ صفا، اے راز دار مصطفےٰ، اے شگوفۂ باغ ابوطالب اے نو اختہ لقب اسد اللہ الغالب۔ ''هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ'' یہ میرے اور آپ کے درمیان جدائی کی صورت ہے۔''

Marfat.com

یا علی میں نے آج خواب میں اپنے ابا جان کو بلندی پر کھڑے دیکھا، آپ چاروں طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے کسی کے منتظر ہوں۔ میں نے فریاد کرتے ہوئے عرض کیا۔ ابا جان آپ کہاں ہیں؟ آپ کی جدائی میں میری جان جل گئی اور جسم پگھل گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹی فاطمہ! میں ادھر کھڑا انتظار کر رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا بیٹی میں تیرا انتظار کر رہا ہوں۔! بیٹی آج تو دنیا کی مصیبتوں کے قید خانے سے نکل کر عشرت فضائے عقبیٰ کے باغ میں آ جائے گی۔ اے فاطمہ! اب بہت جلد ملاقات ہونے والی ہے۔ کل رات کو تو ہمارے پاس ہوگی۔

یا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں نے تو جان لیا ہے کہ یہ میرا آخری دن ہے۔ آئندہ شب کے پہلے حصہ میں انتقال کر جاؤں گی۔ یہ روٹیاں میں نے اس لیے پکائی ہیں کہ کل آپ میری مصیبت میں مصروف ہوں گے تو میرے بچے بھوکے نہ رہیں اور بچوں کے کپڑے اس لیے دھو رہی ہوں نہ جانے میرے بعد میرے بچوں کے کپڑے کون دھوئے گا اور میرے یتیموں کے دل کی خواہش کو کون پورا کرے گا۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنے بیٹوں کے سر میں کنگھی کر لوں۔ نہ معلوم میرے بعد ان کی زلفوں اور چہروں کا غبار کون دھوئے گا۔ (روضۃ الشہداء)

مولا علی نے جناب سیّدہ کی یہ باتیں سنیں تو آب دیدہ ہو کر فرمانے لگے۔ اے دخترِ رسول! ابھی تو آپ کے والد محترم کی جدائی کا داغ بھی آسودہ نہیں ہوا کہ آپ کی جدائی کا وقت سر پر آ گیا ہے اور ایک زخم پر دوسرا زخم لگ رہا ہے۔ سیّدہ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ نے اس مصیبت پر بھی صبر کیا ہے تو اس پر بھی صبر کریں اور آپ میرے

Marfat.com

پاس ہی رہیں۔ میری جان آپ کی راہ دیکھتی رہے گی اور دارالقرار میں ملاقات ہوگی۔ آپ نے یہ بات کہی اور اپنے شہزادوں کے کپڑے پانی میں بھگوکران کے چہروں کی طرف نظر کی تو دل سے آہ نکل گئی، جناب سیّدہ نے اشکبار ہوکر اپنے بیٹوں سے فرمایا۔ کاش میں جان لیتی کہ میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا اور تمہارے کام کس طرح پورے ہوں گے۔

(روضۃ الشہدا ص ۱۳۸ مطبوعہ ایران علامہ ملا حسین کاشفی متوفی ۹۱۰ھ)

کھانے سے انکار

حضرت سیدہ علیہا السلام نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ میرے بیٹوں کے لیے کھانا فلاں مقام پر لگادو۔ جب تک وہ کھانا نہ کھالیں میرے پاس نہ آنے دینا۔ کچھ دیر بعد شہزادے واپس آئے تو حضرت اسماء نے حکم کے مطابق کھانا پیش کیا۔ شہزادوں نے کہا، اسماء جی! آپ جانتی ہیں ہیں کہ ہم نے اپنی ماں کے بغیر کھانا کبھی نہیں کھایا۔ اب کیا سبب ہے کہ آپ نے ہمیں علیحدہ بیٹھا کر کھانا دیا ہے؟ حضرت اسماء نے کہا آپ کی والدہ کی طبیعت کچھ خراب ہے آپ کھانا کھالیں۔

شہزادوں نے کہا۔ ہمیں بغیر والدہ کے کھانا تناول کرنا گوارہ نہیں اور یہ کہتے ہوئے دونوں شہزادے حجرۂ طاہرہ میں چلے آئے۔ آکر دیکھا تو جناب سیّدہ علیہا السلام نے تکیے پر سر مبارک رکھا ہوا ہے اور جناب سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے سرہانے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سیدہ نے بیٹوں کو دیکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ انہیں تھوڑی دیر کے لیے میرے ابا جان کے مزار اقدس پر بھیج دیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے بیٹوں کو فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لیے اپنے نانا جان کے مزار اقدس کی زیارت کر آئیں۔ تمہاری والدہ کی طبیعت ٹھیک نہیں یہ کچھ دیر آرام کرلیں۔ یہ سن کر حسنین کریمین علیہما السلام

Marfat.com

تشریف لے گئے۔ (روضۃ الشہدا،ص۱۴۰)

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یتیم آئے

ابھی شہزادوں کو گئے ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اچانک حجرۂ بتول کے دروازے پر نالہ وفریاد کی آوازیں سنائی دیں۔ جناب حسن وحسین آہ فغان کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ اے ابا حضور ہمیں اندر آنے کی اجازت دیجئے تا کہ ہم اپنی والدہ محترمہ کا آخری دیدار کرلیں اور انہیں الوداع کریں۔ جناب شیر خدا نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور دونوں شہزادوں کو آغوش میں لے کر فرمایا: اے جانان پدر! تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ تمہاری امی جان اس وقت دنیا سے جا رہی ہیں۔

جناب حسنین نے عرض کیا: ابا حضور آپ نے ہمیں نانا جان کے روضۂ اقدس پر جانے کا حکم دیا تھا۔ جب ہم روضۂ اقدس کے قریب پہنچے تو ہمارے کانوں میں کسی کی آواز آئی کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ، فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کے یتیم آئے ہیں، اور یہ اسماعیل علیہ اسلام فرما رہے ہیں کہ، قیامت کے دن کے شفیع آئے ہیں۔ اور یہ کہ محمد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ میرے جگر کے ٹکڑے آئے ہیں۔ جب ہم نے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر نانا جان کو سلام کیا تو قبر مبارک سے آواز آئی۔ اے میرے بیٹو! واپس جاؤ اور اپنی والدہ کا آخری دیدار کرلو۔ ہم انہیں لینے آئے ہیں اور انبیائے کرام ہمارے ساتھ ہیں۔ (ایضاً ص۱۴۲)

بعد ازاں شہزادوں نے اپنی والدہ کی طرف دیکھا اور زار و قطار روتے ہوئے عرض کرنے لگے۔ امی جان! اپنی آنکھیں کھول کر ہمارے ساتھ باتیں کریں اور اپنے یتیموں کے حال پر ایک نظر ڈال لیں۔ خاتونِ جنت نے جب بیٹوں کی آواز سنی تو آپ نے

Marfat.com

آنکھیں کھول کر باہیں پھیلا دیں۔ اور دونوں کو آغوش میں لے کر فرمایا: اے مظلوماں مادر نہ جانے میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا اور تمہارے دشمن تم پر کیا کیا جفائیں کریں گے۔ بعد ازاں سیّدہ پاک نے اپنی پیاری بیٹیوں کو بلا کر ان کے بھائیوں کے سپرد کیا۔ اور ان سب کے لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سفارش کی۔ (ایضاً)

سیّدہ نے خود غسل فرمایا

سیّدہ بتول علیہا السلام نے جناب علی اور حسنین کو دوبارہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاضری کے لیے بھیجا۔ اور جب یہ لوگ چلے گئے تو آپ نے اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا کو بلا کر کہا امی! میرے لیے پانی لائیں تاکہ میں غسل کرلوں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پانی رکھ دیا تو جناب سیّدہ نے اس طرح غسل فرمایا کہ میں نے آج تک کسی کو اس خوبی کے ساتھ غسل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر انہوں نے مجھ سے صاف ستھرے کپڑے طلب کیے جو میں نے دیئے۔ آپ نے کپڑے پہن کر مجھے کہا کہ میرا بستر کمرے کے درمیان بچھا دیں۔ میں نے بستر بچھا دیا۔ آپ پہلو کے بل تکیے کا سہارا لے کر قبلہ رو ہو کر لیٹ گئیں اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیا۔

بعد ازاں آپ نے حضرت اسمائل بنت عمیس کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ میرے ابا جان کے مرض میں جبرائیل علیہ السلام آپ کے جسد اطہر کو حنوط کرنے کے لیے بہشتی کافور لائے تھے جس کے تین حصے کر کے ایک حصہ اپنے لیے رکھ لیا اور دو حصے مجھے عطا فرماتے ہوئے فرمایا کہ ایک حصہ تمہارا اور ایک حصہ علی کا ہے۔ اے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا! وہ کافور چالیس مثقال کی مقدار میں ہے اور فلاں مقام پر رکھا ہوا ہے۔ اس میں سے میرے حصے کا

Marfat.com

بیس ۲۰ مثقال لے آ۔ اور میرے لیے حنوط (چند خوشبودار چیزوں کا مرکب جو میت کو غسل دینے کے بعد اس پر ملتے ہیں) بنا لے اور بیس مثقال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سنبھال کر رکھ لے۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب سیّدہ کے فرمان کی تعمیل کر دی تو آپ نے فرمایا: اے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اب تو بھی باہر چلی جا۔ اور مجھے تنہا چھوڑ دے تا کہ میں تھوڑے سے وقت میں اپنے پرُوَرْدِگار کے حضور میں معروضات پیش کرلوں۔

سیّدہ کی امت رسول کے لیے دعا

جناب اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا باہر آ گئیں تو تھوڑی دیر بعد ان کے کانوں میں جناب زہراء کے رونے اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں مناجات کرنے کی آواز آئی۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کی آواز پر کان لگا دیئے اور آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ الٰہی میرے والد گرامی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے اور اس شوق کے صدقے سے جو میری ملاقات کا رکھتے ہیں۔ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درد دل کے صدقے سے جو میری جدائی میں زاری کرتے ہیں۔ اور حسن و حسین کے سوز دل کے صدقے سے جو انہیں میری جدائی کے غم سے ملنے والا ہے۔ اور میری چھوٹی چھوٹی بچیوں کے صدقے سے جو میرے غم میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گی۔ میرے ابا جان کی امت کے گناہگاروں پر رحم فرما اور ان کے گناہوں سے درگزر فرما۔ جناب سیّدہ کی گفتگو کے اس مقام پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چیخ نکل گئی۔ (روضۃ الشہداء ص ۱۴۲)

پردے کا اہتمام

حضرت سیّدہ بتول علیہا السلام نے اپنے مرض کے دوران حضرت اسماء رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہا پر سوال کیا کہ کوئی ایسا طریقہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص میرے جنازہ کو بھی نہ دیکھ سکے۔ تو حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا بنت رسول میں نے حبشہ میں دیکھا کہ وہاں کے لوگ چارپائی پر درختوں کی شاخیں باندھ کر اوپر ایک کپڑا ڈال دیتے ہیں۔ جس سے وہ چارپائی ڈولی کی سی صورت میں تبدیل ہوجاتی ہے اور مکمل پردہ ہوجاتا ہے۔ پھر جناب اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھجور کی چند شاخیں لے کر اس کی شکل بنا کر لائی۔ سیّدہ نے اس پالکی نما چارپائی کو دیکھ کر فرمایا۔

مَا اَحْسَنَ هٰذَا اَوْ اَجْمَلَهٗ تُعْرَفُ بِهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ ۔

کیا ہی اچھی اور خوب ہے، (یہ پالکی نما چارپائی) جس سے عورت کو مرد سے پہچانا جاتا ہے۔

سنن کبریٰ (بیہقی) جلد ۴ ص ۳۷، حلیۃ الاولیاء (امام ابونعیم، ج ۲ ص ۴۳، ذخائر العقبیٰ (محب طبری) ص ۵۳۔

یہ بھی فرمایا کہ جب میرا جنازہ تیار ہوجائے تو اسی قسم کی ڈولی نما چارپائی تیار کرنا اور مجھے دفن کرنے کے لیے رات کے وقت جانا اور ہرگز کسی دوسرے کو میرے جنازے کی اطلاع نہ کرنا۔ (البتول)

کتب سیر میں یہ بھی آتا ہے کہ سیّدہ بتول نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ مجھے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ مل کر غسل دیں اور میرے جنازہ پر کسی کو نہ بلائیں۔

مگر طبقات ابن سعد وغیرہ کتب میں ہے کہ جناب سیّدہ نے غسل مبارک کی وصیت اس طرح فرمائی تھی کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ''ام المومنین'' فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار تھیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ گھر

Marfat.com

میں موجود نہیں تھے۔ تو سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا۔ امی جان مجھے غسل کرا دیجئے۔ چنانچہ میں پانی ڈالتی رہی اور آپ اچھی طرح غسل فرماتی رہیں۔ پھر فرمایا۔ میرے پاس میرے نئے کپڑے لے آئیے پھر آپ نے وہ نئے کپڑے پہن لیے اور فرمایا میری چارپائی میرے گھر کے درمیان بچھا دیجئے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ چارپائی پر قبلہ رخ لیٹ گئیں اور فرمایا: امی جان اب میں وفات پا جاؤں گی۔ میں نے غسل کر لیا ہے۔ لہٰذا میرا جسم نہ کھولا جائے۔ اس گفتگو کے بعد آپ کا وصال ہو گیا۔ پھر جب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر آئے تو میں نے سارا ماجرا سنا دیا۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! اب آپ کے جسم کا کوئی حصہ غسل کے لیے نہیں کھولا جائے گا۔

(طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۴۶ بحوالہ البتول)

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت اُمّ المومنین اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا کی حدیث موجود ہے آپ فرماتی ہیں کہ مجھے سیّدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام نے کہا۔

یَا اُمَّہْ اِنِّیْ مَقْبُوْضَۃٌ الْاٰن وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا یَکْشِفُنِیْ اَحَدٌ۔

اے امی جان عنقریب میں دنیا سے رخصت ہونے والی ہوں اور میں نے غسل کر لیا ہے اس لیے کوئی بھی (غسل کے لیے) میرا جسم نہ کھولے۔

(مسند امام بن حنبل ج ۶ ص ۴۶۲۔)

امام ابونعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیاء میں روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمۃ علیہا السلام کے وصال کا جب وقت آیا تو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پانی کے لیے کہا تو آپ پانی لے آئے، جس سے سیّدہ نے غسل فرمایا اور اپنے کفن کے کپڑے منگائے جو پیش کر دیئے گئے، پھر آپ نے انہیں پہن لیا اور کچھ خوشبو لگائی۔

Marfat.com

ثُمَّ اَمَرَتْ اَنْ لَّا تُکْشَفَ اِذَا قُبِضَتْ ۔[1]

سیّدہ عالم کی روح ربّ عالم نے خود قبض فرمائی

صاحب روح البیان، امام المحققین، راس المفسرین، زبدۃ العارفین، قدوۃ ارباب الحقیقہ والیقین، حضرت شیخ اسماعیل حقی قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۱۳۷ھ) اپنی معرکۃ الآرا تفسیر میں رقمطراز ہیں:

کَمَا رُوِیَ اَنَّ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا لَمَّا نَزَلَ عَلَیْھَا مَلَکُ الْمَوْتِ لَمْ تَرْضَ بِقَبْضِہٖ قَبَضَ اللّٰہُ رُوْحَھَا ۔[2]

قارئین! جس ہستی پاک کی روح خود خداوند عالم قبض فرمائے، اس کی شان اقدس کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اور اس بات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سیّدہ جلیلہ کی خواہشات کو اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ مخدومہ کائنات کی سب سے بڑی خواہش اپنے بابا کی امت کی بخشش ہے۔ اور اللہ ربّ العزت قیامت کے دن سیّدہ کی سفارش پر اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر فضل وکرم کی بارش ضرور فرمائے گا۔

خیال رہے کہ امام حقی نے مذکورہ بالا روایت کو نقل فرمانے کے بعد ولی کامل حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ العزیز کی ایک دعا کو نقل فرمایا ہے۔ تاکہ خوارج اور دیگر مخالفین اولادِ رسول اپنے دل و دماغ سے اٹھنے والے عنا کے شعلوں کو دبا سکیں۔ حضرت ذوالنون

---

[1] پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ وصال کے بعد (غسل کے لیے ان کے جسم کو نہ کھولا جائے)۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۴۳ مطبوعہ دارالکتاب العربیہ بیروت لبنان)

[2] جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس جناب عزرائیل علیہ السلام روح قبض کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ اس پر راضی نہ ہوئیں (کہ ملک الموت) میری روح قبض کرے) پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو خود قبض کیا۔ (تفسیر روح البیان ج ۸ ص ۱۱۴ مطبوعہ کوئٹہ پاکستان)

Marfat.com

مصری رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں ان الفاظ میں عرض کرتے ہیں۔

اِلٰهِیْ لَا تَکِلْنِیْ اِلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ وَلٰکِنْ اِقْبِضْ رُوْحِیْ اَنْتَ [1]

قارئین کرام: ایک لمحہ کے لیے کتاب سے نظریں اٹھا کر اپنے اردگرد کا جائزہ لیں —— اور دیکھیں کہ وہ کون لوگ ہیں —— جو سیّدہ عالم کی شان و مرتبت کو تسلیم کرنے سے گریزاں ہیں —— ان کا انداز گفتگو —— ان کا رنگ بیان کس امر کی طرف غمازی کررہا ہے —— یاد رہے کہ ان کی زبان پر صرف ایک ہی جملہ بار بار آئے گا —— کہ وہ دیکھو جی! یہ کیسے ہوسکتا ہے'' —— اور ان لوگوں کے اس جملہ کے جواب میں ایک حدیث شریف پیش کرتا چلوں —— اس امید پر —— شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات ——

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حدیث نمبر ۵۲

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بحری جہاد کا ایک شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے —— جس کا سر گھوم رہا ہو —— وہ ایسا ہی ہے، جیسے خشکی کے اندر اپنے خون میں لوٹ رہا ہو —— ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہی ہے جیسے خدا کی راہ میں پوری دنیا کا سفر کرنے والا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَکَّلَ مَلَکَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ اِلَّا شَهِیْدَ الْبَحْرِ فَاِنَّهٗ یَتَوَلّٰی قَبْضَ اَرْوَاحِهِمْ وَیَغْفِرُ لِشَهِیْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبَ کُلَّهَا اِلَّا الدَّیْنَ وَلِشَهِیْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبَ وَالدَّیْنَ ۔ [2]

[1] اے اللہ! مجھے موت کے فرشتے کے حوالے نہ کرنا بلکہ میری روح خود قبض کرنا۔ (روح البیان ایضا)

[2] بیشک اللہ تعالیٰ نے جانوں کے قبض کرنے پر عزرائیل (علیہ السلام) کو مقرر کیا ہے مگر جو شخص دریا میں شہید ہوتا، اللہ تعالیٰ اہل کی روح خود اپنے دست قدرت سے نکالتا ہے'' خشکی پر شہید ہونے والے کے سوائے قرض کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں لیکن سمندر میں شہید ہونے والے کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ قرض بھی۔

(سنن ابن ماجہ شریف، باب فضل غزو البحر ص ۲۰۴ مطبوعہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی)

Marfat.com

کیوں جناب آیا کچھ سمجھ میں! ـــــ یہی نا کہ سمندروں کی موجوں کے درمیان لڑکر شہید ہونے والوں کی روحیں اللہ پاک خود اپنے دستِ اقدس سے قبض فرماتے ہیں ـــــ دریاؤں، سمندروں کے پانیوں میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے کا یہ اعزاز قیامت تک کے لیے ہے ـــــ سیّدہ عالم سے متعلق ـــــ قَبَضَ اللّٰہُ رُوْحَھَا ـــــ پر اعتراض کرنے والو! مندرجہ بالا حدیث مقدسہ پر بھی ایک نظر ڈالو!

اور یہ حدیث اس کتاب میں موجود ہے جو صحاح ستہ میں شامل ہے ـــــ امام حقی نے خاتونِ جنت کی فضیلت میں جو روایت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح اپنے دستِ اقدس سے قبض فرمائی ـــــ اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے ـــــ

ابن ماجہ کی حدیث اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

نمازِ جنازہ

بقول علامہ شبلنجی بوقت وصال آپ کی عمر ۲۸ سال تھی۔ رات کو بقیع میں مدفون ہوئیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بعض نے کہا کہ حضرت عباس (عمِ رسول) رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں حضرت عباس اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم اترے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا۔

كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَزُوْرُ قَبْرَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ [1]

[1] تو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر روز ان کی قبر شریف کی زیارت کرتے تھے۔ (نور الابصار ص ۴۷)

Marfat.com

سیّدہ کی اولاد

خاتونِ جنت سیّدہ فاطمہ بتول سلام اللہ علیہا کے صاحبزادے۔

۱-حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲-حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کربلا۔

۳-حضرت سیّدنا محسن رضی اللہ عنہ جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔

آپ کی صاحبزادیاں

۱-سیّدہ اُمّ کلثوم سلام اللہ علیہا۔ ۲-سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا۔

۳-بقول لیث بن سعد تیسری صاحبزادی رقیہ تھیں جو بچپن میں قبل از بلوغ انتقال فرما گئی تھیں۔(ایضاً)

اشعار سیّدہ بتول

حضرت مولا علی سے روایت ہے کہ سیّدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے والد کی وفات کے بعد ان کی قبر پر تشریف لے گئیں اور کچھ توقف کے بعد قبر انور سے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور اپنے چہرے پر رکھتے ہوئے فرمایا۔

مَاذَا عَلٰی شَمَّ تُرْبَتَ اَحْمَدٍ اَنْ لَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

''جو شخص روضۂ اطہر کی مٹی سونگھ لے اس پر لازم ہے کہ ساری عمر عنبر و کستوری کو نہ سونگھے۔''

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا صَبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

''مجھ پر ایسے مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اگر وہ دنوں پر گریں تو وہ راتیں ہو جائیں۔''

Marfat.com

خاتونِ کربلا

سیّدہ زینب بنت علی

سَلَامُ اللہِ عَلَیْھَا

ہیں بنت دختر سلطان دوسرا زینب
قرار و راحت مولائے مرتضٰی زینب
عقیلۂ بنی ہاشم ہیں، تاب صوت علی
شبیہِ زہراء ہیں، ناموس ھل اتی زینب
شریکہ غم شبیر، کہہ رہے ہیں علی
بتول کہتی ہیں، خاتونِ کربلا زینب
عطا ہو بھیک خضر کو برائے نام حسین
علی کریم کی بیٹی ہیں آپ یا زینب

(خضرؔ)

خاندانِ رسالت کی شیر دل خاتون، بطلۂ ارض کرب و بلا —— نورعین پیغمبر —— راحتِ قلبِ حیدر وصفدر —— ثانی زہراء بتول —— آبروئے دینِ رسول —— بحرِ عفت و عصمت —— اخترِ برج شرافت وطہارت —— آسمانِ عزت وعظمت —— خاتونِ جنت کا عکس جمیل —— سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا —— وہ ہستی معظّمہ ہیں جسے اہلِ دل شریکۃ

Marfat.com

الحسنین کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

یہی وہ زینب کبریٰ ہے جو سلطان سلاطین اقالیم ولایت کی شہزادی ہے ـــــ جس نے اپنے عظیم المرتبت بھائی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مدینۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑا ـــــ سفر کی صعوبتیں برداشت کیں ـــــ مشکلات کا سامنا کیا ـــــ ہر قسم کے شدائد کو اپنے خاندانی اور فطری استقلال سے جھیلا ـــــ تاکہ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلستان کی خون ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آبیاری کی جائے ـــــ اور طوفانِ باطل کا رخ موڑ دیا جائے ـــــ ان دونوں بہن بھائی نے کربلا کی آگ اگلتی زمین پر ایسے ایسے کارنامے انجام دیئے ـــــ جس کی اس کائناتِ ارضی میں مثال نہیں ملتی۔

کون زینب؟ ـــــ جس کے بچوں کے پاکیزہ خون کی سرخی چہرۂ اسلام کا غازہ بن گئی ـــــ یہ وہی زینبِ کبریٰ ہے، جس نے عورت کو سماجی پستیوں سے اٹھا کر عزت کی بلندیوں پر پہنچا دیا ـــــ خاتونِ جنت کے بعد سخاوت و عنایت اور فقر و رضا میں ـــــ جرأت و مرتبت اور ایثار و شرافت میں نمایاں ترین شخصیت کا نام سیّدہ زینب بنت زہراء ہے ـــــ اس پاک بی بی کا ہر کردار حیرت انگیز ہے ـــــ یہ وہ عصمت مآب خاتون ہے جو مخدرات خانہ رسول کی بوقت مصائب امید و آسرا تھی ـــــ اس بقعہ نور کے نوری کردار کو کربلائی تاریخ اور خدمتِ اسلام میں فراموش کرنا ـــــ عدل و انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے ـــــ کربلا کی سرزمین ہو ـــــ یا کوفہ کے بازار ـــــ عسقلان کی گلیاں ہوں ـــــ یا دمشق کا قید خانہ ـــــ مخدومۂ کائنات علیہا السلام کی ہر مستورہ کا کردار عظیم ہے، لیکن ان تمام کرداروں کا مرکزی نقطہ ـــــ خاتونِ کربلا، زینب کبریٰ کو تصور کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی —— زینب بنت علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔

☆ زینب بنت فاطمۃ الزہراء، بنت محمد رسول اللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم

باپ:

سیّدنا ومرشدنا مولامرتضٰی علی کرم اللہ وجہہ بن ابوطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم۔

ماں:

فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔

لفظ زینب:

لفظ زینب —— زین اب تھا —— الف کے حذف سے —— زینب ہوا —— اور اس کا مطلب یوں سمجھ لیں کہ لفظ زینب کی شکل —— زین اب ہے —— اس میں عربی اضافت کے لحاظ سے معنٰی ہوگا —— اپنے باپ کی زینت —— اور اگر فارسی اضافت کے اعتبار سے دیکھیں —— جیسے —— زین اب —— تو اس کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ اپنے باپ کی سیرت وکردار کا کامل نمونہ۔

☆ بعض نے زینب کا معنٰی استغفار کرنے والی لکھا ہے۔

☆ لسان العرب میں ہے۔

زَیْنَ: اَلزَّیْنُ: خِلَافُ الشَّیْنِ ۔ زین: خلاف شین ہے۔

وَھُوَ اَقْتَعَلَ مِنَ الزِّیْنَةِ —— اور کسی چیز کو زینت کے لیے ایجاد کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔"

Marfat.com

خیال رہے ـــــ شین، زین کی ضد ہے ـــــ شین کا معنی عیب لگانا اور زین: کسی چیز کو مزین کرنا ـــــ زینت بخشنا ـــــ سنوارنا ـــــ نکھارنا کے معنوں میں آتا ہے۔

اب ان تمام معنوں پر غور کریں تو سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا مولا علی علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ کا عکس جمیل نظر آئیں گی۔

☆ علی شجاعت کا آفتاب ـــــ علی علم کا آسمان ـــــ علی سخاوت کا بحر زخار ـــــ علی سلطنت فقر کا تاجدار ـــــ علی محبت و شفقت کے گلزار کی بہار جانفزا ـــــ علی عنایت کے انوار کی بارش ـــــ علی جنت کے پھولوں کی خوشبو ـــــ علی حق و صداقت کی للکار۔

☆ سیّدہ زینب علیہا السلام کے صحن عالم میں قدم رکھنے سے لے کر عالم ناسوت کی زندگی کے آخری سانس تک آپ کے کرداروں سے پتہ چلتا ہے کہ علی کریم کی بیٹی اپنے باپ کا کامل نمونہ ہے ـــــ گدانوازی ـــــ کرم ـــــ جود وسخا ـــــ اور برکات و ترحم میں اپنی والدہ کا پرتو ہیں۔

ولادت

سیّدہ زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کی ولادت پانچ جمادی الاول ۵ھ کو ہوئی ـــــ علامہ علی بن حسین ہاشمی خطیب نے اپنی کتاب عقیلہ بن ہاشمی میں لکھا ہے۔

وُلِدَتْ زَيْنَبُ الْكُبْرٰى، بِنْتُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الْخَامِسِ مِنْ جَمَادَى الْاُوْلٰى فِى السَّنَةِ الْخَامِسَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ ۔ وَ ذَكَرَ جَلَالُ الدِّيْنِ السَّيُوْطِىُ فِىْ رِسَالَتِهٖ (اَلزَّيْنَبِيَّةِ) قَالَ: وُلِدَتْ زَيْنَبُ فِىْ حَيَاةِ جَدِّهَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔

زینب کبریٰ بنت امیر المومنین کی پانچ جمادی الاول میں پانچ ہجری کو

Marfat.com

ولادت ہوئی ــــ اور اسے جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے (زینبیہ) میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ زینب اپنے نانا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (ظاہری) حیات میں پیدا ہوئیں۔

(عقیلۃ بنی ہاشم ص ۵ مطبوعہ طباعۃ نشر توزیع بیروت حارۃ حریک، مؤلف: علی بن الحسین الہاشمی الخطیب سن اشاعت ۱۹۹۳)

اسم والقاب

آپ کا اسم گرامی زینب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود رکھا ــــ علی بن حسین رقمطراز ہیں ــــ

سَمَّاهَا جَدُّهَا رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) زَيْنَب اِسْمٌ اِخْتَارَ ۝ لَهَا جَدُّهَا سَيِّدُ الْبَشَرِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

آپ کا اسم مبارک آپ کے نانا جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "زینب" رکھا یہ نام آپ کے نانا کریم سیّد البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے لیے پسند فرمایا۔

(حوالہ ایضاً)

زینب نام کیوں رکھا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا نام زینب اس لیے رکھا۔

وَاخْتَارَهَا لَهَا اِسْمٌ "زَيْنَب" اِحْيَاءً لِذِكْرِى ابْنَتِهِ الرَّاحِلَةِ "زَيْنَب" الَّتِى كَانَتْ قَدْ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ وِلَادَةِ الطِّفْلَةِ بِقَلِيْلٍ، فَوَجَدَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهَا وَحُزِنَ لِفَقْدِهَا حُزْنًا ثَقِيْلاً ۔

آپ کا نام زینب علیہا السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لیے رکھا

Marfat.com

تا کہ آپ کی بڑی صاحبزادی سیّدہ زینب جن کا انتقال ہو چکا تھا، کی یاد تازہ رہے۔ جو نوزائیدہ بچی کی ولادت سے تھوڑا عرصہ پہلے وصال فرما چکی تھیں جس کے باعث مصطفٰے کریم غمگین ہوئے اور ان کی غیر موجودگی کے سبب حضور علیہ السلام کو انتہائی صدمے سے گزرنا پڑا۔

(تراجم سیدات بیت النبوۃ ص ۶۵۹ مطبوعہ دارالدیان للتراث القاہرہ مصر سن اشاعت ۱۹۸۸ء ڈاکٹر عائشہ بنت الشاطی مصری)

سیّدہ زینب کبریٰ بنت بتول علیہا السلام کا نام سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''زینب'' اس لیے رکھا کہ حضور علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی سیّدہ زینب بنتِ رسول کا انتقال ہو چکا تھا، اور اس کے تھوڑا عرصہ بعد سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا نام زینب رکھا تا کہ اپنی بڑی صاحبزادی کی یاد ہمیشہ تازہ رہے۔

لوگ مبارکیں دے رہے تھے
نبی و علی پر رنج و ملال طاری تھا

جب سیّدہ زینب علیہا السلام کی ولادت ہوئی تو مدینہ منورہ کے رہنے والے لوگ مبارکوں کے پھول پیش کر رہے تھے —— اور خانہ رسول میں اداسیوں کی تپتی ہوئی بادسموم چل رہی تھی —— لوگوں کے دلوں میں یہ امر پوشیدہ تھا —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے ہاں —— ایک بیٹی پیدا ہوئی ہے جو اپنی ماں کی جگہ لے گی —— ادھر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی معظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے تپتے ہوئے صحرائے کربلا کا منظر تھا —— کہ یہ نوزائیدہ بچی کن کن مراحل سے گزرے گی —— یہ پیغمبر علیہ السلام کی نظروں کے سامنے تھا۔

Marfat.com

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مبارک باد پیش کرنے اور خانہ رسول سے خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر—— حضرت علی ابن ابی طالب کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔

يُهَنِّئُهُ بِوَلِيدَتِهٖ، فَأَلْقَاهُ وَاجِمًا حَزِيْنًا يَتَحَدَّثُ عَمَّا سَوْفَ تَلْقٰى اِبْنَتُهُ بَعْدَهُ وَبَكٰى —— عَلِيٌّ —— اَلْفَارِسُ الشُّجَاعُ، ذُو اللِّوَاءِ الْمَنْصُوْرِ، الْمُلَقَّبُ بِاَسَدِ الْاِسْلَامِ .

اوران کی صاحبزادی کی ولادت پر مبارک باد پیش کی اور انہیں غمگین وافسردہ دیکھا کہ آپ اپنی بیٹی پر ''کربلا'' میں آنے والی مصیبتوں کو بیان فرمارہے ہیں۔ جو شہسوار، بہادر اور فتح کا جھنڈا اٹھانے والے، اسلام کے شیر کا لقب پانے والے ''علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' آنسو بہارہے ہیں۔

(سیدات بیت نبوۃ ص ۶۶۷۔ ۶۶۸ مطبوعہ دار الدیان مصر)

قارئین کرام!—— اوپر درج روایت کا تعلق حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ہے—— جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صحابی ہیں جن کی عمر مبارک ایک روایت کے مطابق اڑھائی سو سال—— اور ایک روایت کے مطابق ساڑھے تین سو سال—— شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق جناب سلمان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے اس طرح آپ کی عمر چھ سو سال سے کچھ زیادہ بنتی ہے—— آپ نے ۳۵ھ میں شہر مدائن میں انتقال فرمایا—— آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔

Marfat.com

جناب سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سنا کہ خاتونِ جنت کے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے تو آپ صاحبزادی کی ولادت پر مولائے کائنات کی طرف چل پڑے تاکہ ان کی خدمت میں مبارک باد پیش کی جا سکے —— آپ نے مبارک باد پیش کرنے کے بعد آپ کرم اللہ وجہہ کو دیکھا —— کہ مولا علی آنسو بہا رہے ہیں —— اور کربلا میں بیٹی پر آنے والی مصیبتوں کو بیان فرما رہے ہیں —— یہ وہ علی ہیں جو میدان شجاعت کے شہسوار —— اسد اللہ الغالب کا لقب پانے والے —— اور ہر میدان میں فتح کا جھنڈا لہرانے والے —— آج مغموم و پریشان اور اضطرابی کیفیت میں آنسو بہا رہے ہیں —— اور ان لمحات کو تصور کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ان کی یہ بیٹی کوفے کے دربار میں قیدیوں کی قطار میں لگ کر اپنے بھائی کی مصیبتوں کو یاد کر رہی ہے —— اور سر جھکائے اپنے جدِ اعلیٰ پر درود کا ورد کر رہی ہے۔

حضرات! —— آپ یہ خیال نہ کریں کہ یہ تحریر افسانوی رنگ میں ہے نہیں نہیں یہ وہ بات ہے جسے جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیان کیا —— اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّ المومنین اُمِّ سلمہ، علی المرتضیٰ اور اپنی بیٹی بتول دوسرا کے سامنے بیان کیا اور ان شہادتوں اور مصائب کا علم شبیر کربلا کو بھی تھا —— اور زینب کبریٰ کو تھا —— اس کی تفصیل آگے آئے گی —— آیئے: اسی قسم کی ایک اور روایت ملاحظہ فرمائیں —— سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے خاتونِ کربلا پر آنسو بہائیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی آنسو بہائے

سیّدہ زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا اپنے گھورے میں ہیں —— اور ان کے نانا جان

Marfat.com

"فَيَتَمَثَّل" النَّبِيُّ الْعَظِيمُ وَ قَد الْحَنٰى عَلٰى بِنْتِ الزَّهْرَاءِ يُقَبِّلُهَا بِقَلْبٍ حَزِيْنٍ وَ عَيْنَيْنِ دَامِعَتَيْنِ عَالِمًا بِتِلْكَ الْاَيَّامِ السُّوْدِ الَّتِىْ تَنْتَظِرُهَا وَرَاءَ الْحُجُبِ ۔

رسول عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، اپنی نواسی پر جھکے ہوئے غم کا اظہار فرما رہے ہیں اور نہایت غمگین دل کے ساتھ اپنی نواسی کو چوم رہے ہیں، اور ان مصائب کے دنوں کا خیال کرتے ہوئے جو "بی بی پاک" کا چھپ کر انتظار کر رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

(ایضاً ص ۲۶۸)

ایمان والو! —— تصور کی نگاہوں سے اس غم آگیں منظر کو دیکھو! کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنگھوڑے میں لیٹی ہوئی نوزائیدہ بچی پر جھکے ہوئے ہیں —— اور تقریباً نصف صدی بعد رونما ہونے والے مصائب وآلام کو نگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھ کر آنسو بہا رہے ہیں —— اور غمگین دل کو تھامے ہوئے نواسی کو چوم رہے ہیں —— یہ منظر ایمان والوں کے لیے المناک بھی ہے، دردناک بھی —— خاتونِ کربلا کی مصیبتوں کو یاد کر کے آنسو بہانا میرے آقا کریم علیہ السلام اور مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ کی سنت ہے، اس سنت پر عمل کرنے والے خوش بخت ہیں۔

ایمان ومحبت سے خالی —— اور درد سے ناآشنا دلوں میں رقت کا پیدا ہونا ناممکن ہے —— ایسے دلوں میں ظلم وجور اور تشدد کی آگ کے سوا کوئی چیز جگہ نہیں پا سکتی —— تاریخ کے اوراق پر عمیق نظر ڈالیں تو آپ کو خارجیوں، ناصبیوں کے افعال واعمال میں اسی قسم کا رنگ نظر آئے گا —— قتل وغارت گری ان کا محبوب ترین مشغلہ حیات ہے —— یہ ؟؟

Marfat.com

بے رحم قاتل ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کی لاشوں پر گھوڑے دوڑائے —— لاشوں کو درختوں پر کئی کئی دن تک لٹکائے رکھا —— یہ لوگ بربریت کی پیداوار ہیں —— یہ وہ خونخوار بھیڑیے ہیں جو تاتاریوں سے زیادہ ظالم ہیں —— دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ان کے ظلم واستبداد سے محفوظ رکھے یہ لوگ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— دین اسلام —— اہل ایمان اور انسانیت کے ازلی دشمن ہیں۔

دل شفقت سے دھڑ کنے لگا

سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا ایک روز قرآن مجید کی کچھ آیات کی تلاوت فرما رہی تھیں —— ان آیات کی تفسیر کے بارے میں اپنے والد گرامی مولا مرتضیٰ سے دریافت کیا —— اور اسی دن ایسا ہوا کہ جناب علی نے اپنی بیٹی کے سامنے کربلا کے المناک واقعہ کا اشارۃً تذکرہ فرمایا —— مولا علی اس وقت حیرت زدہ ہو گئے، جب سیّدہ زینب نے جواباً عرض کیا۔

اَعْرِفُ ذٰلِكَ يَا اَبِىْ اَخْبَرَتْنِىْ اُمِّىْ ۔ وَلَمْ يَجِدِ الْاَبُ مَا يَقُوْلُ: فَاطْرَقَ صَامِتًا وَ قَلْبُهٗ يَخْفِقُ رَحْمَةً وَحَنَانًا ۔

اے ابا حضور! میں اس بات کو جانتی ہوں۔ میری ماں (فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے مجھے (واقعات کربلا) بتا دیئے تھے اب باپ کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا۔ تو خاموش ہو کر، سر جھکا لیا اور آپ کرم اللہ وجہہ کا دل محبت وشفقت سے دھڑ کنے لگا۔

تراجم سیدات بیت النبوۃ ص ۶۶۹ ـ ۶۷۰ مطبوعہ دار الدیان للتراث القاہرہ مصر سن اشاعت ۱۹۸۸ء ڈاکٹر عائشہ عبد الرحمن بنت الشاطی مصری۔

Marfat.com

ارباب علم وفضل اور تاریخِ اقوام عالم پر نظر رکھنے والوں —— اور فہم وفراست اور شعور ودانش کی دنیا کی عزت ووقار کو چار چاند لگانے والوں کی بارگاہوں میں دست بستہ عرض رسا ہوں —— کہ خاتونِ جنت جیسی ماں —— اور خاتونِ کربلا جیسی بیٹی، ارضین و سمٰوات میں کہیں ہو تو بتادو!

خاتونِ جنت کی وصیت

حضرت سیدۃ نساء العٰلمین کے وصال کا وقت قریب آیا تو اپنے ان لمحات میں اپنی بیٹی سیّدہ زینب علیہا السلام کو جو وصیت فرمائی اسے ڈاکٹر عائشہ عبدالرحمٰن نے ان الفاظ میں تحریر کیا ہے۔

اَنْ تَصْحَبَ اَخَوَیْهَا وَ تَرْعَاهُمَا وَتَكُوْنَ لَهُمَا مِنْ بَعْدِهَا اُمًّا .
وَلَمْ تَنْسَ "زَیْنَبُ" هٰذِهِ الْوَصِیَّةَ .

کہ وہ اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ رہیں اور ان دونوں کا خیال رکھیں ان کی دیکھ بھال کریں —— اور ان (زہراء پاک علیہا السلام) کے بعد ان دونوں کے لیے ماں کا کردار ادا کریں —— اور اس وصیت کو سیّدہ زینب نے ہمیشہ یاد رکھا، کبھی نہیں بھلایا۔ (ایضاً ص ۶۷۶)

قارئین! —— اگر ذہن حاضر ہو تو غور فرمائیں کہ سیّدہ زینب دونوں بھائیوں سے چھوٹی ہیں —— ہماری سوسائٹی اور سماج میں چھوٹی بہن بیٹی کے درجہ میں آتی ہے، لیکن خاتونِ جنت فرما رہی ہیں —— کہ میرے بعد میرے بیٹوں کی تم ہی ماں ہو —— اس لیے کہ سیّدہ عالم اپنی بیٹی کی تمام صلاحیتوں سے پوری طرح آگاہ تھیں —— انہیں یہ معلوم تھا کہ میری بیٹی زینب علیہا السلام بیک وقت ماں اور بہن کا کردار ادا کرسکتی ہے۔

Marfat.com

جلالتِ زینب علیہا السلام اور امام حسین علیہ السلام

بعض روایات میں اس طرح آیا ہے:

اِنَّ الْحُسَيْنَ كَانَ اِذَا زَارَتْهُ زَيْنَبُ يَقُوْمُ اِجْلَالًا لَهَا، وَكَانَ يُجْلِسُهَا بِمَكَانِهِ .

کہ جب بی بی زینب امام حسین علیہ السلام کے پاس ملاقات کے لیے تشریف لاتیں تو امام حسین علیہ السلام ان کی جلالت شان کی وجہ سے کھڑے ہو جاتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

(عقیلۃ بنی ہاشم ص ۱۲ موسسۃ المفید بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۳ء۔ تالیف علی بن حسین ہاشمی الخطیب)

سیّدہ زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا ——— جب اپنے بڑے بھائی امام حسین علیہ السلام کو ملنے کے لیے ان کے پاس تشریف لے جاتیں تو امام حسین علیہ السلام ان کا کھڑے ہو کر استقبال کرتے ——— اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے ——— اور ایسی شفقت و محبت سے پیش آتے جس میں عقیدت و احترام کی آمیزش بھی پائی تھی ——— اور یہ سب کچھ آپ کے رنگ شوکت و اجلال کے باعث ہوتا ——— آپ کی شان سطوت مستورات جہان سے فزوں تر تھی ——— کیونکہ آپ کے مزاجِ اقدس میں اپنے نانا مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم و حلم کے انوار موجود تھے ——— اور گفتار و کردار میں اپنے باپ علی مرتضیٰ علیہ السلام کا دبدبہ پایا جاتا تھا ——— اور اس پاکیزہ پیکر نور میں اپنی ماں خاتونِ جنت کے تمام اطوار و انداز جلوہ گر تھے ——— آپ جب چلتیں تو ایسے معلوم ہوتا جیسے زہراء بتول علیہا السلام آ رہی ہیں ——— جب گفتگو فرماتیں تو اس میں علی کریم علیہ السلام کی جھلک نظر آتی ——— یہی وہ امور تھے جن کو دیکھ کر امام حسین علیہ السلام تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔

Marfat.com

مزار رسول پر حاضری

سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا جب کبھی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دیتیں تو اس کا نقشہ کچھ اس طرح ہوتا تھا —— کتاب عقیلہ بنی ہاشم میں ہے۔

وَكَانَتْ اِذَا اَرَادَتْ اَنْ تَزُوْرَ قَبْرَ جَدِّهَا رَسُوْلِ اللّٰهِ تَخْرُجُ لَيْلاً. اَلْحَسَنُ عَنْ يَمِيْنِهَا. وَالْحُسَيْنُ عَنْ شِمَالِهَا. وَاَبُوْهَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَامُهَا. فَاِذَا قَرُبَتْ مِنَ الرَّوْضَةِ النَّبَوِيَّةِ، سَبَقَهَا اَبُوْهَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَخْمَدَ ضَوْءَ الْقَنَادِيْلِ. فَسَأَلَهُ الْحَسَنُ عَنْ ذٰلِكَ مَرَّةً. اَجَابَهُ اَیْ بُنَیَّ اِنِّیْ اَخْشٰی اَنَّ هُنَاكَ اَحَدًا يَنْظُرُ شَخْصَ اُخْتِكَ زَيْنَبَ.

اور جب آپ علیہ السلام اپنے نانا رسول کریم "علیہ الصلوٰۃ والتسلیم" کے روضہ اقدس کی حاضری کا ارادہ فرماتیں تو رات کے وقت نکلتیں (اور نقشہ یوں ہوتا) کہ امام حسن "علیہ السلام" دائیں جانب ہوتے —— اور امام حسین "علیہ السلام" بائیں جانب ہوتے۔ اور ابا جان امیر المومنین علی علیہ السلام آپ کے سامنے ہوتے —— جب آپ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب پہنچتے تو آپ کے ابا جان امیر المومنین علیہ السلام! آگے بڑھتے اور قندیلوں کی روشنیاں بجھا دیتے —— ایک مرتبہ اس بارے میں امام حسن علیہ السلام نے اپنے والد گرامی سے پوچھا (کہ ابا جان آپ روشنیاں کیوں بجھا دیتے ہیں؟) تو حضرت علی علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! مجھے اس بات کا خدشہ ہے، ہوسکتا ہے کہ

Marfat.com

یہاں کوئی ہو۔ اور تیری بہن زینب علیہا السلام کی شخصیت کو دیکھ رہا ہو۔

(عقیلۃ بنی ھاشم ص ۱۳ مطبوعہ مؤسسۃ المفید بیروت علی بن حسین خطیب)

قارئین عظام! —— مندرجہ بالا روایت پر کسی لمبے چوڑے تبصرے سے احتراز کرتے ہوئے صرف اتنا کہوں گا —— کہ بی بی پاک کی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کا یہ منظر ذہن میں رکھیں —— اور سن اکسٹھ ۶۱ ہجری کے پہلے مہینے محرم الحرام کی دس تاریخ کی نماز عصر کے بعد رونما ہونے والے واقعات پر تصور کی نظر ڈالیں —— کربلا سے کوفہ کا سفر —— اور کوفہ سے عسقلان اور عسقلان سے دمشق کی سفری صعوبتوں کی ایک ایک گھڑی —— اور کوفہ کے بازار —— دمشق میں ظلم کے دربار میں قیدی کی حیثیت میں کھڑی ہوئی یہی بی بی زینب علیہا السلام اور دیگر مخدرات بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا حضرت سجاد علیہ السلام ابن حسین علیہ السلام —— ان تمام مناظر کو حاشہ خیال میں لا کر —— فیصلہ کریں کہ پہلے منظر کو کیا نام دیا جائے —— اور دوسرے مناظر کو کس نام سے تعبیر کیا جائے —— اگر ایک جملے میں کچھ کہنا چاہیں تو پہلے منظر کو طرز حیا —— اور دوسرے منظر کو مقام رضا کہہ لیں۔

☆ دس محرم الحرام بوقت ظہر بھی اسی قسم کا ایک منظر رونما ہوا —— کہ جب امام علیہ السلام فوج اشقیاء کے ساتھ جنگ کے لیے روانہ ہونے لگے —— گھوڑے پر سوار ہوئے تو سیّدہ سکینہ سلام اللہ علیہا نے گھوڑے کی اگلی ٹانگوں کو کلاوے میں لے لیا —— امام نے یہ دیکھ کر اپنی بہن زینب علیہا السلام کو آواز دی کہ اس میری معصوم بچی کو خیمہ میں لے جاؤ! حضرت نادم صابری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے اشعار میں اس طرح منظر کشی کی ہے —— فرماتے ہیں —— کہ امام نے سیّدہ زینب علیہا السلام کو فرمایا کہ بچی ضد کر رہی ہے اور

Marfat.com

میدان میں جانا ہے وقت کم ہے —— سیّدہ نے اپنے بھائی کی یہ بات سنی تو اشکبار ہو گئیں —— اور بچی کو اٹھا لیا —— اسی اثناء میں فوج یزید کے چند سوار امام کی طرف بڑھے —— امام نے سیّدہ زینب علیہا السلام سے فرمایا۔

یقیناً صبر کی دولت سے مالا مال ہو تم بھی
مقام شکر ہے، دین نبی کی ڈھال ہو تم بھی
وہ دیکھو! آ رہے ہیں اشقیاء بنت علی، جاؤ
خدا حافظ! چلو اب اپنے خیمہ میں چلی جاؤ
چھپالو ثانی زہراء علیہا السلام چھپالو روئے نورانی
مبادا اس پہ پڑ جائے کسی کی چشم شیطانی

شاہنامہ حسین ج ۲ ص ۱۰۶ مطبوعہ مکتبہ پیام حریت خانپور ضلع رحیم یار خان

سیّدہ زینب کے شوہر

آپ کے شوہر نامدار کا اسم گرامی حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے —— حضرت سیّدہ زینب علیہا السلام کے شوہر حبشہ میں پیدا ہوئے —— اور وہ مسلمانوں میں پہلے شخص ہیں جو حبشہ کی سرزمین پر پیدا ہوئے —— حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ —— سردار و سرور —— معزز و محترم —— پاکیزہ نفس —— پرہیزگار و متقی —— سخی اور جواد تھے —— آپ کی سخاوت کا ہر سو چرچا تھا —— غریبوں، مسکینوں اور یتیموں پر آپ بہت خرچ کرتے تھے۔

سُمِّيَ قُطْبَ السَّخَاءِ ۔ لَا يَبِيعُ مَعْرُوفًا وَلَا يَرُدُّ سَائِلًا ۔

لوگ آپ کو سخاوت کا قطب کہتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ

Marfat.com

واپس نہیں جانے دیا۔ (سیدات بیت نبوۃ ص ۶۸۳)

☆ جناب محمد بن سیرین سے روایت ہے ——— فرماتے ہیں کہ ایک تاجر شکر بیچنے کے لیے مدینہ منورہ میں لایا ——— اور بازار میں اس کی قیمت گر گئی تھی ——— جس سے اس تاجر کو مایوسی ہوئی ——— ''سیّدہ زینب علیہا السلام کے شوہر'' ——— حضرت عبداللہ کو اس بات کی خبر پہنچی ——— تو ———

فَاَصَرَ قُھْرَنَہُ اَنْ یَّشْتَرِیَہُ وَیَھَبَہُ لِلنَّاسِ ۔

آپ نے اپنے تجارت کے منتظم کو حکم دیا کہ اس تاجر کی ساری شکر خرید لو! اور حاجت مندوں میں تقسیم کردو! (حوالہ ایضاً)

مہمان نوازی

آپ کی مہمان نوازی کے بارے میں ——— الشماخ ——— ''معقل بن ضرار'' ——— اپنے اشعار میں بیان کرتے ہیں۔

اِنَّکَ یَـا ابْـنَ جَـعْـفَـرَ نِـعْـمَ الْـفَـتٰـی

وَ نِـعْـمَ مَـاْوٰی طَـارِقٍ اِذَا اَتٰـی

وَرُبَّ ضَیْفٍ طُـرُقِ الْـحَـیِّ سَرٰی

صَـادِقٌ زَادًا، وَحَـدِیْـثًـا مَـا اشْتَھٰـی

اے عبداللہ بن جعفر! بے شک تم بہترین جوان ہو۔ تمہارا آستانہ بے وقت آنے والے مہمانوں کے لیے نہایت اعلیٰ جائے پناہ ہے۔ ہاں پسندیدہ کھانوں اور بہترین تواضع سے خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ج ۲ ص ۲۹۰ مطبوعہ مصر)

Marfat.com

دعائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت امام ابن حجر عسقلانی (شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ) اپنی کتاب "الاصابة فی تمیز الصحابة"۔ میں عبداللہ بن جعفر طیار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

وَاَمَّا عَبْدُ اللهِ فَیَشْبَهُ خَلْقِیْ وَ خُلُقِیْ ۔ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ ۔ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِیْ اَھْلِهٖ وَ بَارِكْ لِعَبْدِ اللهِ فِیْ صَفْقَةِ یَمِیْنِهٖ قَالَھَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَفِیْهِ ۔ وَاَنَا وَلِیُّھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔

کہ عبداللہ، صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر دعا فرمائی۔ اے اللہ کریم! جعفر کو نیک اولاد عطا فرما۔ اور عبداللہ کو معاملات تجارت میں برکت عطا فرما اور یہ دعا آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ اور اسی روایت میں ہے کہ میں ان کا دنیا و آخرت میں ولی ہوں۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ج ۲ ص ۲۸۹ مطبوعہ دار الفکر۔ ومطبعۃ السعادۃ بجوار محافظۃ مصر سن اشاعت ۱۳۶۸ھ)

سفارش

تمام لوگ جناب عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اور قدر و منزلت کو —— جو ان کو اہل بیتِ نبوت میں حاصل تھی سے بخوبی واقف تھے —— اور آپ کے الطافِ کریمانہ کے معترف تھے —— یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ بوقت ضرورت اپنے ذاتی معاملات و امور میں —— مولا مرتضیٰ —— حسن مجتبیٰ —— اور حسین سیّد الشہداء علیہم السلام کے درمیان حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بناتے تھے —— جناب علی ان کی خواہشات و معروضات کو مسترد نہیں فرماتے تھے۔

Marfat.com

☆ حضرت ابن سیرین قدس سرہ العزیز سے روایت ہے فرماتے ہیں —— کہ عراقی باشندوں میں سے، ایک زمیندار نے —— حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں —— جناب علی سے اپنے کسی کام کی سفارش کے لیے عرض کیا —— حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارگاہ علی میں اس زمیندار کی سفارش کی —— جس کی بنا پر اس دہقان کی حاجت پوری ہوگئی —— اس زمین دار نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس ہزار درہم بھیجے —— آپ نے وہ تمام درہم واپس کر دیئے —— اور ——

قَالَ اِنَّا لَا نَبِیْعُ مَعْرُوْفًا ۔

فرمایا ہم نیکی کو فروخت نہیں کرتے۔

(الاصابۃ فی تمیز الصحابہ ج ۲ ص ۲۹۰۔ تراجم سیدات بیت النبوۃ ص ۶۸۵)

قارئین —— توجہ فرمائیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کی حاجت روائی کے لیے مولائے کائنات کے حضور سفارش کی اور اس زمیندار نے آپ کا شکریہ ادا کرنے کی یہ صورت نکالی کہ آپ کو چالیس ہزار درہم بھیجے —— اور آپ نے وہ تمام درہم واپس کرتے ہوئے یہ کہلا بھیجا کہ ہم نیکیاں بیچا نہیں کرتے —— مطلب صاف ظاہر ہے —— کہ ہم خانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگ جو کچھ کرتے ہیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں —— اور احسانات کی تجارت نہیں کرتے۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ آج کے دور میں لوگ کیا کچھ نہیں کرتے —— عام لوگ تو رہے ایک طرف —— مذہب کی ترجمانی کرنے والے ایسے ایسے کارنامے انجام دے رہے ہیں جن سے انسانیت کی تذلیل ہو رہی ہے —— اور صورت حال کچھ اس طرح

Marfat.com

دکھائی ہے کہ ——

سب گلیوں میں بازاروں میں، قرآن کے تاجر پھرتے ہیں
دستار کا سودا کرتے ہیں، عرفان کے تاجر پھرتے ہیں
افکار چرائے جاتے، لگتا ہے مول عقیدوں کا
بک جاتے ہیں ایمان، خضر، ایمان کے تاجر پھرتے ہیں

(خضر)

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک عظیم المرتبت شخصیت کا نام ہے —— آپ بہت بڑے تاجر —— امیر اور ایسے مال دار تھے جن کے مال میں غرباء و مساکین خود حصے دار سمجھتے تھے —— آپ کی شخصیت بڑی دلنواز اور پروقار تھی —— آپ عمر بھر اپنے سسر اور چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حسنین کریمین علیہما السلام کے ساتھ رہے —— آپ کی آخری عمر میں نظر کی روشنی بہت زیادہ کمزور ہوگئی تھی —— اسی لیے آپ نے اپنے دونوں بیٹوں کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ بھیجا تھا —— اور بچوں کی شہادت کا سن کر آپ نے فرمایا —— میں امام حسین علیہ السلام کے ساتھ نہ جاسکا لیکن خون یعنی میرے بچے تو ان پر قربان ہوگئے ہیں —— اور اس بات پر آپ فخر فرماتے۔

کچھ واضعین روایات نے ایسے افسانے بھی گھڑ کر اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں —— جو سراسر جھوٹ پر مبنی ہیں —— ان میں زیادہ تر لوگ بنو ہاشم کے مخالفین ہیں —— اور ان روایات میں قطع و برید کرنے والے خوارج و نواصب ہیں —— خاندان نبوت کے ان چھپے ہوئے دشمنوں کے قلم کی موشگافیوں نے امت مسلمہ کو منتشر کر دیا ہے —— ان لوگوں نے اقتدار کی کرسیوں کے قریب جگہ پانے کے لیے روایات میں

Marfat.com

تراش خراش کی سوداگری کی۔

سیّدہ زینب علیہا السلام کے سسر

خاتونِ کربلا سیّدہ زینب علیہا السلام کے سسر کا نام حضرت جعفر طیار بن ابی طالب بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ـــــ حضور علیہ السلام کے چچازاد مولا علی کے بڑے بھائی ہیں ـــــ آپ نے قریش مکہ کے ظلم وستم اور شدائد کے زمانے میں اپنی اہلیہ سمیت دیگر کئی مسلمانوں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی ـــــ اور اس کے بعد مسلمانوں کے ساتھ واپس آئے اور خیبر کی فتح کے دن مدینہ منورہ پہنچے ـــــ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے بغل گیر ہوئے۔

وَجَعَلَ يُقَبِّلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا:

مَا اَدْرِىْ بِاَيِّهِمَا اَنَا اَشَدُّ فَرَحًا

بِقُدُوْمِ جَعْفَرَ، اَمْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ

میں ''عقل انسانی سے'' نہیں جانتا، ان دونوں باتوں میں سے کس بات سے زیادہ خوش ہوں، فتح خیبر سے یا جعفر کی واپسی سے۔

اور ساتھ یہ بھی فرمایا:

اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰى، اَنَا وَ جَعْفَرٌ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ ـــــ

لوگ مختلف درختوں سے ہیں، میں اور جعفر ایک درخت سے ہیں۔

(تراجم سیدات بیت النبوۃ ص ۶۸۱ مطبوعہ دار الدیان مصر سن اشاعت ۱۹۸۸ء)

حضرت جعفر طیار علیہ السلام نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محلات

Marfat.com

کے ماحول کو اپنے کلامِ بیان سے فتح فرمایا —— اور ان کے چھوٹے بھائی علی نے تلوار کے نشان سے خیبر کو فتح فرمایا —— حضور علیہ السلام نے اسی ضمن میں ارشاد فرمایا —— کہ میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکا کہ مجھے کس بات کی زیادہ خوشی ہے —— فتحِ خیبر کی یا جعفر سے ملاقات کی —— اور پھر فرمایا —— میں اور جعفر ایک درخت کے پھل ہیں۔

طیار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلَائِکَۃِ ۔

میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے دیکھا ہے۔

(جامع ترمذی ص ۱۴۳۱ حدیث نمبر ۳۷۶۳ باب مناقب جعفر بن ابی طالب مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء، جامع الترمذی ج ۲ ص ۲۱۷ باب ایضاً مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

حضرت جعفر بن ابی طالب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرشتوں کے ہمراہ جنت میں پرواز کرتے ہوئے دیکھا —— منکرینِ شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی پوچھے —— کہ تمہارا عقیدہ تو یہ ہے کہ آقائے دو جہاں دیوار کے پیچھے کیا ہے نہیں دیکھ سکتے (معاذ اللہ) —— لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کے اندر، فرشتوں کے جھرمٹ میں جناب جعفر کو اڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

شباہت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے فرمایا۔

Marfat.com

اِشْبَھْتَ خَلْقِیْ وَ خُلِقِیْ ۔

تم صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہو۔

(السنن الترمذی، الجامع الصحیح ص۱۴۳۱ حدیث ۳۷۶۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

فراست ابی المساکین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں—— کہ میں اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیات قرآنی کے بارے میں سوال کرتا تھا—— حالانکہ میں خود اس بارے میں آگاہی رکھتا تھا اور میں فقط اس لیے سوال کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھانے کے لیے دیں—— اور جب کبھی میں جناب جعفر بن ابی طالب کی جناب میں سوال کرتا—— تو وہ مجھے جواب نہ دیتے—— بلکہ مجھے اپنے گھر لے جاتے اور اپنی زوجہ سے فرماتے۔

یَا اَسْمَاءُ اَطْعِمِیْنَا ۔

اے اسماء (بنت عمیس) ہمیں کھانا کھلاؤ۔

جب وہ ہمیں کھانا کھلا کر فارغ ہوتیں تو حضرت جعفر طیار مجھے جواب ارشاد فرماتے (یعنی میں جو قرآنی آیات کی تفسیر کے بارے میں سوال کرتا اس کا جواب بعد میں دیتے)

وَکَانَ جَعْفَرُ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ وَ یَجْلِسُ اِلَیْھِمْ وَ یُحَدِّثُھُمْ وَ یُحَدِّثُوْنَہٗ فَکَانَ رَسُوْلُ اللہِ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) یکنیہ بابی المساکین ۔

اور حضرت جعفر طیار مسکینوں سے بہت زیادہ محبت وشفقت فرماتے اور آپ

Marfat.com

ان کے ساتھ بیٹھتے، اور ان مسکینوں سے گفتگو فرماتے۔ حضور علیہ السلام ان کو ابوالمساکین (مسکینوں کا باپ) کی کنیت سے پکارتے۔

(ایضاً ص ۱۴۳۲ احدیث ۳۷۶۶)

افضیلت جعفر طیار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں:

مَا احۡتَذَی النَّعَالَ وَلَا انۡتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الۡمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الۡكُوۡرَ بَعۡدَ رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَفۡضَلُ مِنۡ جَعۡفَرِ (بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ)

نہ کوئی جوتے پہن کر "چلنے والا" اور نہ کوئی اونٹنی پر سواری کرنے والا، اور نہ کوئی گھوڑے کی زین پر سوار ہوا "ان میں سے کوئی نہیں" جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جعفر بن ابی طالب سے افضل ہو۔

(السنن الترمذی، الجامع الصحیح ص ۱۴۳۱ احدیث نمبر ۳۷۶۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء باب مناقب جعفر بن ابی طالب)

خاتونِ کربلا سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کا مقام و مرتبہ بیان کرنا میرے لیے مشکل ترین مرحلہ ہے ـــــ بی بی پاک کا مختصر ترین ذکر کیا ہے تاکہ ان کے بھکاریوں میں نام آ جائے ـــــ آپ کا عظیم ترین کردار خواتین اسلام کے لیے مشعل راہ ہے اور کامل نمونہ ہے ـــــ بارگاہِ خداوندی مین دعا ہے کہ بی بی پاک سیّدہ زہراء بتول علیہا السلام ـــــ اور آپ کی صاحبزادیوں کے صدقے میں مجھ پر اور تمام عالم اسلام پر رحم فرمائے (آمین)۔

مولانا بابر حسین بابرؔ نے سیّدہ زینب سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں عقیدت بھرے انداز میں یوں ارقام فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

معزز ہیں نواسی مصطفیٰ کی سیّدہ زینب
یہ بی بی رحمت عالم کی رحمت کا اشارہ ہیں
خطاب ایسا کہ دربارِ یزیدی کو ہلا ڈالا
یہ عزم و جرأت و شرم و حیا کا استعارہ ہیں
ہیں دیکھے کربلا کے سب مصائب اپنی آنکھوں سے
گدا پرور ہے ان کا گھر جو بابرؔ کا سہارا ہیں

بابر حسین بابرؔ

Marfat.com